

Qays Mānakpūrī,
" 'Abd Allāh 'Alavī

Tārīkh Korā Mānakpūr

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

نام نیکو رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

افسوس باشندگانِ لندن اور فرانس تو ہمارے وطن پر طبع آزمائی کرین اور ہم اپنے بزرگوار کے نامیون سے بہی واقف نہین ہین سچ ہے کہ اگر مورخ کا قلم اپنی روانی سے صفحۂ عالم کو بوقلمون نکرتا تو آج مشاہیر عالم کے کارنامے ہمارے سامنے خیالی تصویرین ہوتین اونکی ہستئ جاوید پر گمنامی کا تاریک پردہ پڑا ہوا ورد برد زمانہ اُن جواہرات کو خاک مین چہپائے رکھتا۔

بس نامور بزیر زمین دفن کردہ ایم
کہ از ہستی اش بروئے زمین یک نشان نماند

اِس لئے مؤلف نے آیندہ نسلون کے واسطے حالات تواریخی قصبہ جات کڑا و مانکپور قلمبند کرنا مناسب سمجہا کیونکہ زمانِ سابق مین قصبہ جات مذکور داخل فہرست بلاد ہند تھے اور بہت سی قومونکا عروج و تنزل ہوچکا تھا اور کسیوقت مین یہہ مقامات اہل ہنود و اسلام کی حکومت کے مرکز تھے۔ پس مؤلف نے کوشش کے ساتھہ جہانتک ہوسکا واقعات گذشتہ اور موجودہ قلمبند کرکے اس مختصر تحریر کا نام **تاریخ کڑا مانکپور** رکہا اگرچہ ان حالات کے لکہنے مین راقم کو وقفیت یہہ واقع ہوئی کہ اہل ہنود کے یہان سیوائے نام کسی واقعہ کا صحیح پتہ

نہین چلتا اور سلاطین کی کتب تواریخ اور روزنامچہ سلاطین مین یکجائی نام کڑہ مانکپور بلا واؤ عطف تحریر ہے اور اسوقت دفاتر سرکاری مین قصبۂ کڑا کا نام اور رسوادخط لکھا جاتا ہے لیکن قصبۂ مانکپور کا نام تبدیل ہو گیا ہے صرف نام پرگنہ مانکپور کے نام سے لکھا جاتا ہے ایسی صورت مین تحریرات سابق کا صحیح فیصلہ کرنا دشوار ہوا البتہ صحت اسکی بیانات قوم اور ملفوظ بزرگان اور اسناد شاہی سے ممکن تھی لیکن وہ بھی صاف طور سے دستیاب نہین ہوتے زبانی بیانات تعلّی کے ساتھ ہین ہر شخص اقوام پارینہ کا بیان ہے کہ ہمارے مورث بوسیلہ جہاد تشریف لائے اور فلان راجہ جو یہان کا حاکم تھا اوسکو قلع قمع کرکے مسند نشین ریاست ہوئے اور ظاہر ہے کہ روایت کے ساتھہ درایت کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ زبانی روایت زمان دراز کی غیر وقعت خیال کیجاتی ہے اور جہان روایات زبانی اور تحریری بلا وجوہ عقلی قابل تسکین ہون وہان ثبوت مادی اولیٰ سمجھا جاتا ہے اسلیئے مؤلف نے کتب تواریخ و اسناد شاہی و کاغذات خانگی اور خطاب و عہدہ و علاقہ دیہات و ساخت عمارت و طرز معاشرت اور دستورات قوم سے نتیجہ تواریخ منتخب کرکے **تاریخ کڑا مانکپور** مرتب و تالیف کی ہے اور اس کتاب کے دو حصہ اور چار ابواب کرکے حصہ اوّل متعلقہ جغرافیہ اور دوسرے حصّہ مین تواریخی حالات اور سوانح عمری و شجرۂ خاندان درج کیئے گئے ہین۔ ناظرین سے امید انصاف ہے۔

ملتمس

عبداللہ علوی قیس مانکپوری۔ مؤلف۔ کتاب۔

شکریہ

الحمدللہ کہ یہ نسخہ تاریخ بزبان حکومت رعایا پرور و عدل گستر عالیشان والا دودمان عالیجناب معلّی القاب جناب مولوی سید محمد ہادی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع پرتابگڈہ دام اقبالہٗ بعد ملاحظہ سرسری طبع ہوئی اور مین تہ دل سے اون حضرات عالیشان کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے قبل طبع کتاب نظر عمیق سے اس نسخہ کا مطالعہ فرمایا۔ لہذا چند صاحبان ذیشان کا نام نامی و اسم گرامی ظاہر کرتا ہون۔

(فہرست اسماء)

اسم شریف	مضمون
(۱) عالیجناب مسٹر ہوپ سیمپسن صاحب بہادر رجسٹرار کواپریٹو سوسایٹی ممالک متحدہ آگرہ اودھ	اُنہون نے کتاب کو پسند فرمایا اور جناب مسٹر برن صاحب بہادر کو اس کتاب کی تعریف تحریر فرمائی۔
(۲) عالیجناب آنریبل راجہ رام پال سنگھ صاحب بہادر مرحوم رئیس کالا کانکر۔	کتاب کی بعد ملاحظہ تقریظ تحریر فرمائی۔
(۳) عالیجناب خان بہادر مولوی فریدالدین احمد صاحب پنشنر سب جج و رئیس قصبۂ کڑا۔	اُنہون نے کتاب کا ملاحظہ فرما کر پسند کیا۔
(۴) عالیجناب ایم-اے-بابو مدن گوپال صاحب پروفیسر کنگ کالج۔	اُنہون نے بعد ملاحظہ کتاب اپنی تقریظ تحریر فرمائی
(۵) عالیجناب منشی جالپا پرشاد صاحب اڈیٹر اودھ اخبار و رئیس قصبۂ مانکپور۔	اُنہون کتاب ہذا کی تالیف مین امداد فرمائی۔
(۶) عالیجناب مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب سجادہ نشین سلون۔	اُنہون نے بعد ملاحظہ تاریخ ختم کتاب تحریر فرمائی

پہلا حصہ جغرافیہ

(کڑہ مانک پور)

یہہ دو بستیان دریائے گنگا کے دونون کنارون پر جانب دکھن قصبۂ کڑا ضلع الہ آباد مین اور جانب شمال قصبۂ مانکپور ضلع پرتاب گڈہ مین واقع ہین اور مابین دونون قصبون کے پہلے دریائے گنگ حد منفاصل تھا اب یکے بادیگرے ۵ میل کا فاصلہ ہو گیا ہے حیثیت اور صورت آبادی موجودہ یکسان اور ایک وقت کی معلوم ہوتی ہے مکانات اور مقابر و معابد پختہ بکثرت ہین پورانی اینٹون سے جدید عمارات تعمیر ہوتی ہین اور خشت ہائے کہنہ کی کثرت سے مکانات خام مین بھی اینٹین کہچڑی ہین بالخصوص مقابر پختہ اس کثرت سے ہین کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہر وہمین بمقدار آبادی یہہ کثرت نہین ہے اور اب اِن قصبہ جات کی آبادی

برائے نام ہے لیکن آئین اکبری مین یہہ قصّے داخل فہرست بلاد ہند ہین اور تاریخ فرشتہ اور اسکے پہلے کی کتب ہائے تاریخ اور تحریرات مین ولایت کڑہ مانکپور لکھا ہوا ہے اور حقیقت مین بانی اہل ہنود یہہ مقامات راجدھانی کے تہے اور حکومت افاغنہ مین مانکپور۔ دہلی۔ کو چک لکھا جاتا تہا اور مثل بلاد دہلی و قنوج مردم خیز مقامات تھے یہان کے باشندے دور دراز ملکون مین پائے جاتے ہین کہ بوجہ انقلاب حکومت جلاوطن ہوکر چلے گئے ہین۔

نمونہ ہائے خشت کہنہ

خشت نمبر (۱) چار انگشت موٹی اور ایک ہاتہہ عرض مربع۔

ایضاً نمبر (۲) ایک بالشت موٹی اور اسیقدر چوڑی اور ڈیڑہ بالشت لمبی۔

ایضاً نمبر (۳) چار انگشت موٹی اور ایک بالشت عرض مربع۔

خشت ہائے نمبر الغایت نمبر ۳ عہد حکومت اقوام بہر کی شمار کیجاتی ہین خشت پزی کے اوسوقت جو کچہہ طریق ہون لیکن باوجود دراز قامت ہونے کے نہایت پختہ اور عمدہ ہین۔

خشت (نمبر ۴) دس انگشت عرض مربع وارتفاع یہہ حکومت راجہ پرتھی راج عرف پتھورا کی معروف ہے لیکن کم پائی جاتی ہے۔

ایضاً (نمبر ۵) ایک بالشت طول اور چہہ انگشت عرض اور دو انگشت موٹی کہ جسکو آٹھہ بریہ کہتے ہین عہد راجگان قنوج کی ہین اور انکا ابتک رواج دیہات قصبہ جات مین موجود ہے اور انکے خشت پزی کے طور ایسے ہین کہ خشت ہائے خام چنکر لکڑیان اوسپر نبار کرکے اور مٹی سے سر بہر کرکے آگ لگا دیجاتی ہے جسمین اکثر اوقات اینٹین خام رہجاتی ہین اور کھنجر ہوجاتی ہین کیونکہ بذریعہ دود کش دہوان یا زیادہ آنچ خارج نہین کیجاتی۔

خشت (نمبر ۶) دس انگشت طول اور چہہ انگشت عرض اور دو انگشت موٹی } زمان حکومت
ایضاً (نمبر ۷) گیارہ انگشت طول اور چہہ انگشت عرض اور ڈیڑہ انگشت موٹی۔ } افاغنہ

شروع حکومت اسلام مین اسکا رواج ہوا بلند مقامات جسکو پزاوہ کہتے ہین اور جو ان قصبہ جات مین موجود ہین اور بیرون آبادی خشت پزی کیلئے ایسے مقامات قرار دیئے جاتے تہے اور بذریعہ کوڑے اور کسافت گہاس وغیرہ کے کہ جسکی آنچ معتدل ہوتی تہی اینٹین

پکائی جاتی ہتیں جو نہایت پختہ اور مضبوط ہین انہین اینٹونکی عمرین ایکہزار سال کی مان لیگئی ہین۔ خشت (نمبر ۸) سات انگشت طول پانچ انگشت عرض اور سوا انگشت موٹی جسکو لکہوری کہتے ہین اور یہہ حکومت مغلیہ کی ہین اور قصبۂ کڑا مین پائی جاتی ہین اور قصبۂ مانکپور مین نہین ہین مگر خشت ہائے نمبر ۶ و ۷ مانکپور مین زیادہ ہین۔ اور زمان فرخ سیر سے خشت بزی ان قصبہ جات مین نہین ہوتی آبادی کی تعمیرات کا زوال اسیوقت سے خیال کرنا چاہئے۔ حدود قصبہ کا اندازہ اور عروج و تنزّل کا زمانہ خشت ہائے کہنہ اور نشانات ناپراوہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

انگریزی اینٹین جسکو گوما کہتے ہین ابتک ان قصبہ جات مین نہین ہتین لیکن ۱۹۰۸ع سے قصبہ کڑہ مین بیرونجات سے آنے لگین اور تعمیر شروع ہوگئی۔ اور قصبۂ مانکپور مین اس قسم کی خشت بزی شروع ہوگئی ہے

باب اوّل متعلق قصبۂ کڑہ

(وجہ تسمیہ آبادی)

اہل ہنود روایت کرتے ہین کہ درگاہ دیوی جسکو اب سیتلا دیوی[۱] کہتے ہین اِس دیوی نے دواپر جگ مین امداد دیکر سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ رکہہ دیا تہا زبان سنسکرت مین ہاتہہ کو کر کہتے ہین لہذا برعایت لفظ کر اس مقام کا نام کڑہ معروف ہوگیا۔ دوسری روایت ایک راجہ کے ہاتہہ شل ہونیکی ہے یعنی راجہ نے ہاتھہ کو ایک پتھر سے جو سرزمین کڑہ مین حضرت آدم کیوقت سے رکھا ہوا تہا مَس کیا تہا اور اچہا ہوگیا تہا اوسوقت کرآیا محاورہ ہاتہہ صحت یافتہ کہا گیا اور کثرت استعمال سے کرآیا کا لفظ کڑہ معروف ہوگیا۔

سرزمین کڑہ ایک پارینہ مقام ہے لیکن مبالغہ پسند طبیعتون نے اسکی قدامت ہونے مین افسانہا گوناگون نقل کئے ہین حالانکہ کسی بزرگ کی یادگار بنانے سے زمانہ تعمیر عمارت اوس بزرگ کی زمان موجودگی سے شمار نہین کیا جاتا کیونکہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات[۲]

---

[۱] دیکھو مندر سیتلا دیوی مندرجہ صفحہ ۱۱ (جغرافیہ کتاب ہذا)۔

[۲] دیکھو موضع برام پور ضلع فتحپور اور مواضعات اطہر تحصیل بارہ وانباری تحصیل چایل ضلع الہ آباد و محلہ الوپ شنکری واقع شہر الہ آباد۔

مین ہندی یوی کے استہان ومندر تعمیر ہوئے ہین لیکن میلے سب مقامات مین ایک ہی تاریخ پر ہوتے ہین اہل اسلام جو سات آٹھہ سو برس سے اِس قصبے مین آباد ہوئے ہین وہ بھی ایسی خوش کن حکایات کے شامل کرنیمین قیل وقال کرتے ہین ۔ نقل ہے کہ بزمان حضرت سلیمان پیغمبر ایک دیو گرفتار ہو کر خدمتمین پیغمبر صاحب کے جارہا تہا اور جب وہ سرزمین کڑہ مین پہونچا تو اوس نے اس مقام کو دیکھکر بیان کیا کہ کئی ہزار سال گذرے جب مین اول مرتبہ یہان آیا تہا تو عمارات یہان کی سونے کی تہین اور بعد عرصہ بعید جب دوبارہ میرا گذر ہوا تو چاندی کے مکانات مشاہدہ کئے اور تیسری مرتبہ ویرانہ دیکہا اور چوتھی مرتبہ اب خشت اور پتہر کے مکانات دیکھتا ہون واقعی یہ حکایات عبرت الناظرین تو ضرور ہے لیکن یہہ قیاس کہ آبادی موجودہ وہی ہے جو پہلے سونے چاندی کی تہی اور جسکو آفتاب کی تمازت نے پگہلا کر دریاے گنگا مین بہا دیا ہے اب اینٹ اور گارے کی عمارات رہ گئین ہین ۔ ایسا ہے جیسا کہ اہل ہنود موجودہ شہر اجودہیا کی نسبت بیان کرتے ہین اور اس شہر مین بہی اہل اسلام کی قدامت بیان کرنیکے لئے مقبرہ شیث بن حضرت آدمؑ موجود ہے جسکی تعمیر کا زمانہ تقریباً چار سو سال کا ہوا ہے ۔ غرض قصبہ کڑہ کا بانی کوئی شخص خاص معلوم نہین ہوتا ہے اہل ہنود کے معتبر مقولات اور اشعار زبان سنسکرت[۱] سے اور یہہ اشعار ایک پتہر پر کندہ ہین اور وہ پتہر منجملہ سنگ ہاے پارینہ ہند عجائب خانہ کلکتہ مین رکہا ہوا ہے اور جسکی نقل معہ ترجمہ درج کتاب ہذا کیجاتی ہے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی موجودہ اکبر پور کے ملحق دریاے گنگا مین ایک کنڈہ ہے جسکو اہل ہنود جہانوی کندہ کہتے ہین اور اس کنڈہ کے مغربی حصہ دریا کو بہاگیرتھی گنگا اور مشرقی کو جہانوی گنگا کہتے ہین اور منقول ہے کہ بہاگیرت مہاراج گنگا جی کو سری مہادیو جی کی جٹا سے لیکر جب روانہ ہوئے تو اثناے راہ مین بمقام سرزمین کڑہ جہان اب اکبر پور آباد ہے ۔ جہانو رشی نے بزور کرامات چہین لیا اور پی گیا اور جب بہاگیرت مہاراج نے بہت دنون خوشامد اور منت کی تو اپنی ران کو چیر کر گنگا کو بہا دیا اسوقت سے جہانوی کنڈہ گنگا کا کنارہ پرستش گاہ اہل ہنود ہو گیا اور رشی و منی عبادت و ریاضت کی غرض سے یہان رہنے لگے اور رفتہ رفتہ ایک گانون آباد ہو گیا ۔ اور مضامین اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین کڑہ مین کرکوٹک نام

[۱] دیکھو جرنل ایشیاٹک سوسائٹی حصہ پنجم صفحہ ۱۰۶۷ ۔ اور پراچین لیکہا من مالا حصہ اول ۔

ناگ دیوتا یہان رہتا تہا لہذا یہہ مقام عبادت وریاست کے لئے معتبر کیا قرار دیا گیا اسلئے اس مقام پر آبادی ہو گئی سمبت ۱۰۹۳ بکرمی تک ایک گاؤن کی حیثیت پر رہتا اور کرکوٹک ناگ دیوتا کے نام سے کڑہ معروف ہوا ہے اگرچہ بہت پورانا اور قدیم مقام کڑہ ہے لیکن آبادی اسکی مثل شہر یا قصبہ کے پہلے نہین تہی کیونکہ بہ ترکیب ہندی کڑہ مانکپور پکارا جانا اسکی صاف دلیل ہے یعنی آبادی مشہور کے ساتہہ غیر معروف آبادی لگائی جاتی ہے جیسے فتحپور ہسوہ اور غازیپور زمانیہ وغیرہ وغیرہ

نقل عبارت پتھر	ترجمہ
श्री सम्वत १०६३ अषाढ सु १ अथ श्रीमत्पुकामहाराज धि राज श्री जसपाल को आल्हधो क्रू ले कड़ा आमे महामाय जीव स म ध्वि सा ह जी अत्व वे ते ज स्वी मि ध्वर वि क्रम शा अन्वे राम प्र सा द वि च मा न न र पा लि त अ च्च सं ना: १ **अथ श्लोक** क र्कों टि क स्स ता ग स्स ध नि स्था न स्स ली ह र-ना प्र रा स्स रा ज अ पर्वे की र्ते तं क लि ना श न म १ स म्वि त पू र्जः ल यो ग्र मो न वा रा च न व रिव्लः॥ च तु र्द स्सु ग स ज जा नं मु क्ति स्था नं भ व त ले २॥ शा लि ग्रा मो म हा जी गी सं म्म ले ह	سمبت ۱۰۹۳ بکرمی اساڑہ سودی یکم آج سری مدہوکر مہاراج دہراج سری جس پال گنگاجی کے کنارے جسکو جہالونی گہاٹ کہتے ہین کڑہ نام ایک گاؤن ہے جہان مہا نام جیو سمادہ ساہ جی جس پال ور مدہو بکرم ساہ انکے بعد رام پرشاد راجہ گذرا ہے **اشعار** یہہ کرکوٹک ناگ دیوتا کے رہنے کی جگہہ ہے اس دیوتا کی برکت سے نجات ملتی ہے یہہ گاؤن نیا آباد ہوا ہے یہہ استان بہت پورانا ہے۔ سال گاؤن جوگیون کا استہان اور سنبل مین مہادیوجی کا مندر ہے۔ اجودہیا مین نندگاؤن نجات دہندہ ہے رنڈکا۔کڑہ۔کاشی۔کالی کلکتہ۔بٹیشر۔ کالنجر۔مہاکال نجات دہندہ مقامات ہین

स्मंदिरे नंन्द ग्रा मः का श
लंप्य मुक्तिदः इरे गाकः सु
करे काशी काली काल वो टे
स्वरः कालिं जरो म हा काल श्री
खिलः नव मुक्तिदः ॥

حدود اور رقبہ آبادی قصبہ کڑہ مع دیگر حالات

حد شرقی سیاہ و جہانگیرآباد حد غربی موضع کمال پور شمالی دریائے گنگا حد جنوبی دارانگر گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۶۵ء مین رقبہ آبادی [illegible] ایکڑ ۲ روڈ ۲۰ پول اور ۱۷ محلہ اور مردم شماری از روے ۱۸۸۱ء (۵۰۸۰) حسب ذیل لکھی ہے۔

ہندو			مسلمان			میزان کل		
مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان
۱۰۱۰	۱۰۴۴	۲۰۵۴	۱۵۰۶	۱۵۲۰	۳۰۲۶	۲۵۲۶	۲۵۶۴	۵۰۸۰

اس قصبہ پر ہوس ٹکس ۱۸۸۱ء مین قایم ہوا تھا اسوقت ایکہزار دس مکانات تھے لیکن تجارت اور آبادی مین جب کمی واقع ہوئی تو ۱۹۰۱ء مین ہوس ٹکس موقوف ہو گیا سڑک شاہی اور مسافرونکی سرایے منہدم ہو گئی صرف ایک سڑک پختہ قصبہ سے باہر روانگی کیواسطے جو کڑی گھاٹ سے تحصیل سراتہو کو جاتی ہے موجود ہے اور یہ قصبہ شہر الہ آباد سے ۴۰ میل جانب گوشہ غرب شمال دریائے گنگ پر واقع ہے۔

مشہور عمارات و معابد و مقابر پارینہ

قلعہ لب گنگ۔ گوشہ مشرق و شمال آبادی موجودہ سے دریائے گنگ کے کنارے ایک قلعہ ہے اور اس قلعہ کی ساخت مثل باون کوٹ اقوام بہر کے سورج بیدی ہے اور آبادی کے بعد کا لتعمیر شدہ ہے کیونکہ قلعہ کی مٹی مین کویلہ اور کنکر اونکی آمیزش ہے اور رقبہ بھی قریب

اٹھارہ بیگہ کے ہے جسپر اسوقت زراعت ہوتی ہے اور قلعہ کے تین طرف خندق ہے جو خاک اور مٹی سے پٹ گئی ہے زیر قلعہ دریائے گنگا روان ہے بلائے قلعہ چند عمارات ہین جو مختلف اوقات مین تعمیر ہوئی ہین ایک ورمینار پیمایش کا ہے جو مہتم بندوبست نے تعمیر کرایا ہے زمانۂ تعمیر قریب سمبت ۱۰۹۳ بکرمی کے ہے۔

قلعہ اچل گڈھ ۔ مزرعہ سیاہ مین قریب گوشۂ دریائے گنگا واقع ہے سمبت ۱۸۲۰ بکرمی مین اچل گر گوشائین نے جو عامل مرہٹہ کا گورو تھا زمان حکومت مرہٹہ مین تعمیر کرایا ہے اور اسوقت ایک مٹی کا ٹیلہ ہے۔

تکیہ گدا علیشاہ ۔ مزرعہ سیاہ مین واقع ہے باقی حالات حصّہ تواریخ مین مذکور ہونگے

درگاہ ملک سلطان شرقی ۔ مزرعہ سیاہ مین واقع ہے سال تاریخ وفات مصرعہ ہشتصد ہشتاد ہجری شد شمام ٭ یہ زمانہ ضرور سلاطین شرقیہ جونپور کا ہے۔

کالا منڈف ۔ بازار گھاٹ مین تعمیر کردہ کرشنا پنڈت عامل مرہٹہ مقام کڑہ کا ہے اسکے دروازہ پر سرکار عالی مصاف دار السلطنت صوبۂ الہ آباد غرّہ ذیقعدہ ۴۲ سنہ جلوس والا عالمگیر ۱۱۱۴ھ کتبہ تحریر ہے۔

روضۂ قتلغ خان ۔ موضع سیاہ سرحد کڑہ پر واقع ہے یہ ایک خوشنما عمارت ہے جسکے چار گوشہ پر چار بروج اور روضہ پر گنبد کلان ہے قتلغ خان فرزند اکبر سلطان بلبن کا ہے بوقت معاودت ملک بنگالہ کڑہ مین وفات پائی بوجہ نہونے مرمت کے روضہ شکست ہوتا جاتا ہے۔

روضۂ شیخ سلطان ۔ محلہ کاغذیان مین واقع ہے اشعار تاریخی درج ذیل ہین۔

شیخ سلطان بن حسن بافضل وجود	رفت در شوال فی الدار الخلود
یکہزار و شصت و یک بود از سنین	بست و دوم از رہ تاریخ بود
کرد بدرش روضۂ او را بنا	در مہ رمضان چو جنت رخ نمود

روضۂ شاہ خوب اللہ ۔ یہ روضہ لب گنگ گجراتی گھاٹ پر واقع ہے اور اس روضہ کے چارون طرف دیوارون مین اشعار ذیل تحریر ہین۔

اندرون روضہ	روضۂ خلد برین خلوت درویشان است	تا بہ خدمت درویشان است
دیوار مشرق پر	اللہ اللہ آن ولی خدا	مقتدائے امام پیر ہدا
دیوار مغرب پر	حبذا کاخ کہ جائے کعبہ گرساز د مقام	پردر اُم القرادر بطن خویش اش چون جنین
دیوار جنوب پر	عنایت اللہ خاک درگاہش	حرم دین راہنما د ضیا
دیوار شمال پر	جو ز سال وصال تاریخش ہے	فضل رحمت بیافت رضوان جا

قبر سالار حاجی جمال - قلعہ لب گنگ کے گوشۂ شمال و مغرب مین ہے یہہ شہدائے مجاہدین لشکر سالار مسعود سے ہین اولاد انکی موضع دولت پور مین آباد ہے وصلت و مصاہرت موضع بری تحصیل کنڈہ سے ہے -

قبر ملک احسان - عوام مین جو شکل آسان مشہور ہین یہہ قبر درمیان دیوار قلعہ لب گنگ جانب گوشہ مغرب واقع ہے شہدائے مجاہدین سے ہین عرس آپکا دسوین رمضان کو ہوتا ہے اولاد انکی محلہ دلال کڑہ مین ہے اور اقوام شیوخ معروف ہے وصلت و مصاہرت مثل اقوام پارینہ دیہات حوالی کڑہ سے ہے -

احاطہ و مقبرہ مولانا خواجگی - لب گنگ کبڑی کہاٹ پر واقع ہے یہ ایک پُر فضا مقام ہے دروازہ اسکا گوشہ شمال و مغرب کیطرف ہے اندرون احاطہ دو درخت نیب بطور شامیانہ مزار پر سایہ فگن ہین جدید تعمیر سید کبیر الدین احمد نے بروز جمعہ شعبان المعظم ۱۳۰۳ھ سے شروع کرکے بروز جمعہ ماہ رجب ۱۳۱۴ھ مین ختم کی سال ولادت مولانا صاحب ۸۰۹ھ اور سال وفات ۸۶۹ھ ہے قطعہ سنگ مزار تصنیف کردہ مولانا صاحب -

برائے خدائے عزیزان من	نویسید بر گور من این سخن
کہ چون خواجگی در تہ خاک شد	نکو شد کہ خسکم جہان پاک شد

مندر کلیشر ناتھ مہادیو اور کوٹی نانگہ - لب گنگ موضع جہانپور مین واقع ہے - عرصہ ستر برس کا ہوا کہ کلیشر ناتھ کے قریب یہہ کوٹی تعمیر ہوئی ایک فقیر نانگہ بطور گدی نشین یہان رہتا ہے اس کوٹی مین اس فرقے کی سمادھی ہے اور وارد و صادر کے

واسطے سدابرت بھی جاری ہے اور متفرق مقامات سے اسکے متعلق معافیات اراضیات بھی ہین۔
چبوترہ چھترپال۔ اس مقام پر ایک حوض پختہ جسکو کنڈہ کہتے ہین جین مذہب والونکا ہے جین مذہب والونکی جب مراد پوری ہوتی ہے تو اس کنڈہ کو گھی سے بھرتے ہین شاید پہلے اس مذہب کے لوگ یہان آباد تھے۔
مندر سیتلا دیوی۔ موضع جہانپور مین واقع ہے عرصہ سولہ برس کا ہوا کہ سیتل پرشاد کایستھ کہرے ساکن قصبہ کڑا نے اسکی تعمیر کی ہے اور اسوقت اندر دس سال کے بہت عمارات چندے سے اقوام شودر ہنود نے تعمیر کرائی ہین اور سلسلہ تعمیرات بھی جاری ہے اس مندر پر ہر سال ماہ اساڑہ اور چیت وساون کی اشٹمی کو میلہ ہوتا ہے لیکن ماہ اساڑہ کی اشٹمی کو بڑا میلہ ہوتا ہے دُور دُور سے سوداگری اسباب فروخت کیواسطے آتا ہے اہل ہنود کے بچون کا یہان مونڈن ہوتا ہے لوگ جھنڈیان اور چھوٹے بیش قیمت جلگے اور بینی کے لاتے ہین اور گاتے بجاتے آکر مندر پر چڑھاتے ہین اس مندر کے پنڈے اقوام مالی ہندو اور مسلمان دونون ہین اور سیتلا دیوی کی اس مقام پر استھاپت ہونیکی وجہ کہہ بیان کیجاتی ہے کہ متھرا کا راجہ اوگرسین نام تھا اور اوسکا بیٹا راجہ کنس اور بیٹی مسماۃ دیوکی تھی جو بسدیوجی کو بیاہ گئی تھی اور نارد مُن برہمن نے راجہ کنس کو بہکا رکھا تھا کہ مسماۃ دیوکی کی اولاد تیرے قتل کا باعث ہوگی اس اندیشہ سے اوس نے اپنے باپ راجہ اوگرسین کو تخت سلطنت سے اوتار دیا تھا اور خود تخت نشین ہوکر مسماۃ دیوکی اور بسدیوجی کو نظر بند کر رکھا تھا اور جو اولاد دیوکی کے پیدا ہوتی تھی اوسکو قتل کروا ڈالتا تھا چنانچہ آٹھوین اولاد مسماۃ دیوکی کے سری کرشن نہایت حسین بیٹا پیدا ہوا بسدیوجی بخوف قتل اپنے پارۂ جگر کو لیکر دریاے جمنا اوترکے اوس پار موضع گوکل مین گئے یہان نندا گوپ کی جورو مسماۃ یسوداکے اسوقت ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی بسدیوجی نے آنکھہ بچاکے اپنے پارۂ جگر کو اُسکے پہلو مین لٹا دیا چونکہ رات کا وقت تھا کسی نے نہین دیکھا اور اوسکی لڑکی نوزائیدہ کو لیکر اور فوراً چڑھے دریا مین کودکے اِس پار ہوآئے صبحکو راجہ کنس کو یہہ معلوم ہوا کہ دیوکی کے دختر پیدا ہوئی ہے طلب کرکے حسب معمول اوسکو قتل کرنا چاہا وہ ایک دیوی تھی غصہ ہوکر

وہان سے اُوڑہی اور سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ ٹیک دیا جب غصہ فرو ہوگیا تب یہان سے روانہ ہوکر کوہ
بندہاچل قریب مرزاپور مین یہہ دیوی مقیم ہوئی یہان کے پہاڑ پر آٹھہ بھوجا کی مورت انکی
موجود ہے اور بہت بڑا میلہ ہوتا ہے چونکہ سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ رکہا تہا اور ہندی زبان
مین ہاتہہ کو کر کہتے ہین لہذا برعایت لفظی کر کے اس مقام کا نام کڑہ معروف ہوگیا اور بسبب اسکے
کہ کڑہ کے مقام پر غصہ دیوی کا فرو ہوگیا تہا اس لئے نام دیوی کا اس مقام پر سیتلا کہلایا گیا
اور کہتے ہین کہ جلہری یعنی حوض آب کے اندر ایک نشان پنجہ کا اب بہی موجود ہے۔

روضۂ قطب عالم۔ لب گنگ جانب گوشۂ شمال و مغرب یک عمارت سنگین
گنبددار موجود ہے اور ایک سنگین مسجد بہی قطب عالم کی لب دریا بلند ٹیلہ پر محاذی
روضہ موجود ہے لیکن یہ مسجد اب اندرون احاطہ کوٹھی خان بہادر مولوی فریدالدین احمد
آگئی ہے اور روضہ بہی اندرون احاطۂ باغ آگیا ہے لیکن روضہ و مسجد کے قطعہ تاریخ سے
معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر کردہ محمد علی ہے مگر یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ صاحب قبر کس خاندان کے لوگون
سے تھے اور بانی عمارت محمد علی کون بزرگ تھے صرف قطعہ سال تاریخ سے اسقدر ثابت ہوتا ہے
کہ سنہ ۱۱۱۶ھ مین جو آخر عہد سلطنت عالمگیر بادشاہ ہے تعمیر روضہ ہوئی۔

۱۱۱۶	محمد علی کرد بہر خدا بتاریخ سالش چو ہاتف شنید		بنا روضۂ قطب عالم عجب ندائے بہ بیت العتیق انما	۱۱۱۶

قبر سید احسن رضوی۔ محلہ قطبی مین ہے اولاد انکی زمینداران موضع دارانگر مین ہے۔
روضۂ بندگی شاہ فرید۔ محلہ قطبی مین ہے یہ بزرگ سنہ ۸۹۱ھ مین پیدا ہوئے
اور سنہ ۹۹۱ھ مین وفات پائی اولاد آپکی سادات مشہدی قصبہ کڑہ مین موجود ہے۔
درگاہ سالار حسن و روضہ بودھی شہید و روضہ منور شاہ کے حالات
راقم کو نہین معلوم ہوئے۔
خانقاہ۔ بناکردہ حاجی الحرمین سید محمد راجی دانشمند ہے جو سنہ ۱۰۵۸ھ ہجریہ مین تعمیر ہوئی ہے۔
کوٹھی و مسجد جدید۔ محلہ قضیانہ مین ہے جسکو خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد
مشہدی نے بعد غدر سنہ ۱۲۷۵ھ تعمیر کرایا ہے۔

پاٹی گلی وسنگین دالان - پاٹی گلی کے نام سے محلہ معروف ہے لیکن پاٹی گلی اسوقت منہدم ہوگئی ہے دالان سنگین موجود ہے زمانہ تعمیر عہد شاہجہان بادشاہ ہے جسکو قریب تین سو برس کے گذرتا ہے اس دالان سنگین مین شہتیر چوبی درخت شیشم کے ہین زمانہ تعمیر کے نصب کردہ بیان کیجاتے ہین بانی اس عمارت کا کوئی شخص اولاد سید محمد اصفہانی سے ہے اور ابتک یہ عمارت مقبوضہ خاندان ہے شان عمارت سے پایا جاتا ہے کہ کسی بزرگ کی خانقاہ ہے -

قلعہ رتہاس گڈھہ - اندرون آبادی قصبہ کڑہ ایک مسمار شدہ قلعہ ہے جو بطور شہر پناہ تعمیر ہوا تہا اسوقت کچھہ نشانات اوسکے قریب محلہ نخاس نمایان ہین -

امام باڑہ بازار - سید احمد حسن قطبی کا یہ امام باڑہ تعمیر کردہ ہے سید احمد حسن چند قطعات ملکیت کا زمیندار تہا اسکے تین لڑکیان تہین بحین حیات حقیت وملکیت جایداد اپنی مسماۃ نجم النسا بی بی زوجہ خود کو ہبہ کردی تہی اور مصارف امام باڑہ اور مجالس عشرۂ محرم آمدنی ملکیت غیر منقولہ سے حسب وصیت زبانی سید احمد حسن ہوتے تہے سید احمد حسن پہلے فوت ہوئے اور سنہ ۱۲۹۶ھ مین اونکی زوجہ مسماۃ نجم النسا بی بی نے وفات پائی ہرسہ دختران نے کاغذات سرکاری مین بجائے مادر متوفیہ اپنا نام داخل ہونیکی استدعا کی سید حسین ساکن قصبہ مانکپور برادر متوفیہ معترض ہوا الغرض باعانت مولف کتاب ہذا امام باڑہ اور مکان مسکونہ اور ایک ربع حصہ ملکیت زمینداری واقع چک مجوبان کہ جسکی آمدنی ایکسو روپیہ سالانہ کے قریب ہے واسطے مصارف امام باڑہ کے نذر حضرت امام حسین ہوکر وقف کیا گیا اور کاغذات سرکاری مین لکھا گیا -

مسجد سنگین بازار - اس مسجد کو قربان علی نے سنہ ۱۲۶۱ھ مین تعمیر کرایا ہے -

کرد قربان علی بنا مسجد
تا ہر آن کو در آید از در آن

باہتمام حسن علی شدہ خاص
گوید الحمد از برای خلاص

اونچی حویلی - محلہ بازار مین واقع ہے عرصہ سو برس کا ہوا کہ شیخ امام بخش چکلہ دار شاہ اودہ نے تعمیر کرایا ہے -

استھل بابا ملوک اس محلہ بھگت مین ہے حالات مفصل حصہ تواریخ مین تحریر ہین
مسجد پیر بخش خیاط محلہ بھگت مین ہے ۱۲۵۶ھ سال تعمیر ہے۔ قطعہ تاریخ

صد شکر کہ این مسجد پُر نور کرامت	تعمیر پذیر رفت جو از روئے ہدایت
تاریخ بنایش سحر از غیب شنیدم	ادریس شدہ بانی این کان عبادت

قبر سید محمد صفہانی۔ مسجد سنگین محلہ بازار کے پہلو مین ہے یہ مورث سادات اصفہانی کڑہ ہین۔
مسجد اللہ والی۔ سرا ے قدیم منہدم شدہ کے پہلو اور سڑک پختہ کے جانب مشرق واقع ہے اس مسجد کو نگاہی مل ایک شخص اہل ہنود نے شاید تعمیر کیا تھا اور جب وہ منہدم ہوگئی تو ۱۹۰۸ء مین تعمیر جدید اسکی ایک عورت نے کی ہے جو سادات سبزواری کہلاتی ہے شعر

مسجد اللہ والی در کڑہ	شد بہ اعمال نگاہی مل بنا

قبر شیخ کمال الدین عرف مولانا کالو بالائے سڑک پختہ جانب پچھم ایک بلند ٹیلہ پر واقع ہے یہہ مرید وخلیفہ حضرت شاہ حسام الحق مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اولاد انکی موضع رکن پور پرگنہ کڑہ مین آباد ہے۔
قبر مولوی بشیر علی شاعر۔ یہہ قبر بالائے سڑک پختہ قریب رخت املی ایک بلند ٹیلہ پر جہان بہت سے مقابر پختہ ہین واقع ہے بشیر علی زبان اُردو کے شاعر اور خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کے شاگرد تھے آپکا آخری کلام یہہ تہا۔ ؎

اے رہروے سالک محمدؐ	افسوس یہ حسرت ورجا ہے
تربت پہ بشیر کے جو گذرے	تکبیر کی اوس سے التجا ہے

خانقاہ اچھو میان یا اولٹی مسجد۔ محلہ بہار دواری کے شمال مین ایک مسمار شدہ عمارت ہے۔

فہرست گنگا گھاٹ حوالی گڑہ

نمبر شمار	نام گھاٹ	نام تعمیر کنندہ گھاٹ	مدت بنیاد گھاٹ تا سنہ ۱۹۱۲ء
۱	بازار گھاٹ	کرشنا پنڈت مرہٹہ عامل گڑہ	۱۹۰ سال
۲	گجراتی گھاٹ	گردہاری دوبے ساکن دارانگر	۱۹۰ سال
۳	بندرابن گھاٹ	بندرابن برہمن	۱۴۰ سال
۴	پرشاد گھاٹ	پرشاد برہمن	۱۴۰ سال
۵	گھاٹ ہیم راج	ہیم راج چوبے ساکن کالینجر	۱۴۰ سال
۶	گھاٹ اگروالہ	اگروالہ ساکن میٹھر	۱۴۰ سال
۷	گھاٹ گلاب	گلاب ڈہمیر ساکن سکرہا	۹۰ سال
۸	گھاٹ منورتھ	منورتھ چہتری جے پور	۱۴۶ سال
۹	گھاٹ شیوبخش	شیوبخش بقال ساکن سوپر گنہ کماسن	۱۹۰ سال
۱۰	گھاٹ بشٹا	بشٹا برہمن	۱۹۰ سال
۱۱	کہتری گھاٹ	بزرگوار گوپال کہتری اکبرپور	۱۹۰ سال
۱۲	گھاٹ بسنت رائے	بسنت رائے شتر کے قوم چہتری سکونت گنگا پار	۱۴۰ سال
۱۳	گھاٹ گنگا پُتر	فقیرے گنگاپتر ساکن اکبرپور	۹۰ سال
۱۴	گھاٹ باج پئی	باج پئی ساکن منہا	۱۴۰ سال
۱۵	گھاٹ بیاس جی	بیاس جی برہمن ساکن اکبرپور	۲۴۰ سال
۱۶	چنتامن گھاٹ	چنتامن چوبے ساکن کرینٹی	۱۹۰ سال
۱۷	گھاٹ پتُو باونا	پتُو باونا ساکن ہبونگر	۹۰ سال
۱۸	گھاٹ سیتل داس	سیتل داس باونا ساکن ہبونگر	۱۶۵ سال
۱۹	گھاٹ اُمرے	اُمرے باونا ساکن ہبونگر	۱۶۵ سال
۲۰	گھاٹ سوہنی	مسماۃ سوہنی قوم باونا ساکن ہبونگر	۱۶۵ سال
۲۱	گھاٹ سیوارام	سیوارام باونا ساکن ہبونگر	۱۴۰ سال
۲۲	بیراگی گھاٹ	مان داس بیراگی	۲۴۰۰ سال

روضۂ جہان خان۔ موضع جہانپور مین واقع ہے اور یہہ موضع ان کے نام سے منسوب ہے روضہ کے اندر کچہہ عبارت محکوک ہے اور بخط طغرا انت کلام اللہ لکھا ہوا ہے۔

گنگا گہاٹ۔ قصبۂ کڑہ اور اکبر پور مین ۲۲ گہاٹ پختہ مذکورہ دریاے گنگا مین موجود ہین لیکن زمان تعمیر انکا تین سو برس سے زیادہ کا نہین ہے لیکن گنگا اشنان کے میلے پہلے اکبر پور مین ہوتے تہے اب کبڑی گہاٹ مین ہوتے ہین۔

روضۂ شاہ محمد سمعیل۔ موضع سمعیل پور ملحق کڑہ واقع ہے اور موضع سمعیل پور انکا آباد کردہ ہے یہہ ایک وسیع احاطہ ہے جسمین شاہ صاحب کی آرام گاہ ہے آپ پیر و مرشد کمال خان کہکر صوبہ دار کڑہ مانکپور کے تھے اولاد آپ کی قصبۂ کڑا و مانکپور اور مواضعات رشیدئی اور علاولپور ٹکڑہی وغیرہ مین موجود ہے۔

روضۂ فقیر ہاشم۔ اولاد شاہ محمد سمعیل سے ہین مقبرہ اور احاطہ درگاہ پس پشت احاطۂ شاہ محمد اسمعیل واقع ہے قطعہ سال تاریخ وفات ۱۱۰۳ھ ہے۔

چون گنبد منور ازو در چرخ گشتہ	موجود ہمچو اختر سر بر فلک کشیدہ
از موت ہیچ کس را چون چارہ نباشد	قبر فقیر ہاشم تاریخ او گزیدہ +

روضہ مجنون خان قاقشال۔ بالاے سڑک موضع سونرئی بزرگ کی اراضی مین واقع ہے روضہ سنگین عالیشان گنبد کے نیچے دو قبرین ہین اور روضہ کے پچہم جانب ایک مسجد سنگین ہے بعہد اکبر بادشاہ مجنون خان گورنر صوبہ کڑہ مانکپور رہتا۔

چبوترۂ تاج خان۔ یہ مقبرہ ایک بلند چبوترہ سڑک کے پچہم طرف موضع سونرئی بزرگ مین ہے۔

روضۂ کمال خان کہکر۔ آبادی موضع کمال پور کے ملحق جانب مشرق واقع ہے اور یہہ موضع بہی انکے نام سے آباد ہے یہ صوبہ دار کڑہ مانکپور بزمان اکبر بادشاہ تھے۔

مقبرہ سید شاہ بدر فیروز۔ موضع کمال پور مین ہے یہہ مورث خاندان چودہران تجندہی سے ہین۔

مقابر مردان پور۔ یہہ قبرین زمین مردان پور مین ہین انپر دہوپ کی گردی اثر

نہین کرتی ہمیشہ ٹھنڈی رہتی ہین۔

روضہ و احاطہ درگاہ خواجہ کڑک ۔اس درگاہ کے دو احاطہ ہین اول احاطہ مین بہت مقابر پختہ ہین اور دوسرے احاطہ مین بہی بہت سے مقابر ہین مغرب کیطرف ایک چہوٹی مسجد ہے اور اوسکے پہلوے شمال مین اور جنوب مین ایک ایک کوٹہری ہے جنوبی کوٹہری مین ایک قبر پختہ ہے صحن مسجد مین ایک روضہ بیضاوی گنبددار ہے اور زیر گنبد ایک دراز قامت قبر ہے جو خواجہ کڑک صاحب کی معروف و مشہور ہے اس احاطہ مین امرایان خلجی اور شہزادگان عصر کے مقابر ہین خواجہ حسن صاحب کا عرس سالیانہ تیسری تاریخ ماہ رجب مین ہوتا ہے مفصل حالات آپکے حصہ تواریخ قصبہ کڑہ مین آیندہ تحریر ہونگے ۔وفات ۳ رجب ۰۰۰ھ مین ہے۔

عیدگاہ ۔جانب شمال درگاہ خواجہ کڑک سے واقع ہے اور یادگار ناصر مشہور ہے ناصر امیر الامرا عہد سلطنت مغلیہ مین تھے۔

روضۂ سیف خان ۔عیدگاہ سے شمال کیطرف ایک احاطہ وسیع کے اندر واقع ہے جہان سیف خان کا آباد کردہ ایک مزرعہ ہے جسکو چبوترہ سیف خان عرف گڈریہ پور کہتے ہین اور یہ بہی امیر الامرا کے خطاب سے سرفراز تھے۔

روضۂ دیوان علیخان ۔عیدگاہ سے پورب کیطرف ہے یہہ جاگیردار سیونڈہا تحصیل کروان ضلع باندہ کے تھے اولاد انکی موضع سیونڈہا مین آباد ہے منجملہ اولاد عبدالغفار خان میدار موضع ظفرپور پرگنہ کڑہ ہے۔

قبر مولانا کاچونک ۔بخارجی احاطۂ خواجہ کڑک جانب جنوب کچہہ فاصلہ پر واقع ہے مولانا صاحب مرید و خلیفہ مولانا شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ مانکپوری کے تھے۔

روضۂ شریف شہید ۔جانب شمال درگاہ خواجہ کڑک سے واقع ہے کہتے ہین کہ وقت تعمیر گنبد قبر بمصداق شعر ایک صداے غیب سُنی گئی اور گنبد عدم تعمیر رہ گیا ؎

مردمان سازند گنبد برمزار اولیا	برمزار ما غریبان گنبد گردون بس است

روضہ و احاطہ سید قطب الدین محمد مدنی ۔اس روضہ کے گرد ایک وسیع احاطہ ہے جسمین بہت سے مزارات ہین درمیان مین دو قبر زیر گنبد ہے جنوب کیطرف ایک گنبد بیضاوی ہے

یہہ قبر سید قطب الدین محمد مدنی کی مشہور ہے اور روضہ کے ملحق اندرون احاطہ ایکدرخت بہیڑہ کا ہے یہ احاطہ
محاذی درگاہ خواجہ کڑک جانب جنوب واقع ہے ماہ چیت مین چند یکشنبہ کو عورات کا میلہ ہوتا ہے اور
یہہ میلہ بیبیو نکے نام سے مشہور ہے عرس غیرہ اس و ضبر نہین ہوتا نہ کوئی مجاور یا خادمان درگاہ ہین البتہ
ہر میلہ کی شب مین عورات درخت بہیڑہ کے نیچے اپنا دامن پہیلا کے بیٹھتی ہین جسکے دامن پر پہل درخت
بہیڑہ از خود گرتا ہے عورات کا اعتقاد ہے کہ وہ عورت حاملہ ہوجاتی ہے سادات قطبی قصبہ کڑہ کا بیان
ہے کہ سید قطب الدین محمد مدنی ہمارے مورث کا مقبرہ ہے کہ جو فاتح قلعہ کڑہ تھے اور جنہوں نے بعہد سلطنت
غلامان راجہ کڑہ کو شکست دیکر یہان بود و باش اختیار کی ہے۔
(نوٹ) اس مقام پر کوئی مراسم فاتحہ خوانی ادا نہین ہوتے حالانکہ صاحب قبر کی موجودگی مین وہ رسم حکومت
اسلام یہان ہوچکا تہا برخلاف اسکے میلہ اس قسم کا ہوتا ہے جیساکہ مجاہدین اسلام کے شہدا کے مقابر پر
بلا ادائے مراسم عرس وغیرہ ہوتا ہے۔

قبر ملک قطب حیدر۔ یہہ سرداران مجاہدین اسلام سے تہے اور ہمراہ سید سالار ساہو پدر
غازی میان لشکر جہادی وارد قصبہ کڑہ ہوکر میدان جنگ مین اقوام بہر کے ہاتھ سے شہید ہوگئے مگر
اسوقت قصبہ کڑہ مین اونکی قبر لاپتہ ہے حالانکہ اونکے ہمردیف ملک امام الدین کا روضہ قصبہ مانکپور
مین موجود ہے اور انکی قبر پر مراسم فاتحہ خوانی اور عرس غیرہ کچھہ نہین ہوتا لیکن سات یکشنبہ کو سات میلہ عورات
کے ہوتے ہین اور بیٹیون کے میلے کہلاتے ہین۔

مدرسہ حجام۔ عمارت سنگین زیر گنبد کلان احاطہ مقبرہ سید قطب الدین محمدؒ کے مغرب کیطرف واقع ہے
یہہ مقام تدریس تہا اسیطرح کا ایک مدرسہ مانکپور مین کالیخان کا تہا۔

قبر سید ابو الخیر۔ جانب مشرق احاطہ سید قطب الدین محمدؒ سے واقع ہے اور قبر پر نام علی لکھی ہے
یہہ مورث خاندان سادات مشہدی قصبہ کڑہ مین کہتے ہین کہ سنہ ۱۱ ھ مین آپ وارد کڑہ ہوئے اور بمقام
شیہ ڑیا سکونت اختیار کی۔

قبر سید بندگی شاہ میٹھی۔ محاذی احاطہ سید قطب الدین محمد جانب مشرق واقع ہے
یہ برادر حقیقی سید بندگی شاہ فرید مشہدی کے ہین اولاد آپکی قصبہ کڑہ مین موجود ہے۔

قبر اکبر شہید۔ مابین سڑک قصبہ کڑہ و دارانگر سڑک کے پورب طرف قریب گنگا باغ واقع ہے۔

گھوڑے شہید۔ دو قبرین جنکا تعویذ قبر اونچا تعمیر ہوا ہے بالائے سڑک پختہ محاذی قبر سید بندگی شاہ میٹھی جانب مشرق کچھ دور فاصلہ پر واقع ہین عزیزیون کا بگڑا ہوا گھوڑا شہید ہے۔

مسجد قاضی محمد یعقوب۔ یہہ خاندان مشہدی قصبہ کڑا سے ہین مسجد شریف پر بخط طغرا کلمۂ طیب لکھا ہوا ہے اور ۹۷۰؁ھ کندہ ہے۔

اقوام موجودہ قصبۂ کڑہ

(ہنود)

برہمن۔ مالوی برہمن۔ گنگا پتر۔ مہا برہمن۔ رستوگی۔ کہتری۔ بقال۔ تنبولی۔ حلوائی۔ اہیر۔ تیلی۔ گڈریہ۔ کلوار۔ بھاٹ۔ بڑہئی۔ باری۔ حجام۔ سونار۔ جڑیا۔ درزی۔ موچی۔ دہوبی۔ چمار۔ بہنگی۔ کہٹیک۔ مالی۔ مورائی۔ کورحی۔ بہڑبہوبخہ۔ کالیستھہ۔ قوم جڑیا اس قصبے کے قدیم باشندے ہین پہلے مذہب انکا جین مت تھا۔ اور اقوام لوہار۔ کمہار۔ دہرکار۔ ملاح۔ پاسی۔ چڑیمار۔ اور چہتری خاص قصبہ مین آباد نہین ہین۔ مہنت اور ناگہ فقیر ونکا یہان مسکن اور گور دستہان ہے۔

(اسلام)

شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ جولاہا۔ نداف۔ نان بائی۔ کنجڑا۔ قصائی۔ معمار۔ درزی۔ حجام۔ دفالی۔ فقیر۔ پیرزادہ۔ میراثی۔ تہوی۔ منہار۔ کاغذی۔ کمنگر۔ چہپگر۔ مالی۔ بہشتی۔ سُنی اور شیعہ دونون فرقے کے لوگ آباد ہین۔ طوائف۔ گویا۔ ہجڑا۔ بہٹیارہ آباد نہین ہے۔

پیشہ

اہل ہنود مین کالیستھہ و رستوگی و برہمن اور اہل اسلام مین شیخ و سید زمینداری اور نوکری پیشہ ہین اور سلسلۂ ملازمت مین بڑے بڑے عہدو پر ممتاز ہین جاگیرات عطیۂ سلاطین کے اجزا ابتک مقبوضہ اہل اسلام و قوم کالیستھہ کے ہین یہان کے دیگر باشندے معدودہ چند سوداگری پیشہ ہین قوم کہتری مہاجنی اور قوم مورائی زراعت پیشہ ہے۔

تجارت

کوئی مشہور کاروبار تجارتی بجز تعزیہ سازی نہین ہے پہلے دیسی کاغذ بنایا جاتا تھا بوجہ قایم ہونے کارخانہ کاغذسازی بمقام سری رام پور ضعف پیدا ہوا اور حسب شہر لکھنؤ مین پیپر مل قایم ہوئی یہان کاغذسازی کا کام بند ہوگیا علی ہذا لمکن بھی ایک پاٹ کا یہان کا مشہور تھا مگر اب نہین بنایا جاتا۔

صنعت

جڑاؤ کام زیورات مین جو کہ یہان کا مشہور ہے تعزیہ سازی ہین بندش اور آئینہ بندی اور شہرون سے جداگانہ ہے مٹھائی چندیہ اور کیوڑہ یہان کی ایجاد ہے چندیہ کا موجد بابا ملوک داس ہے، اور دیگر دستکاری معمولی بطور دیگر مقامات کے ہے۔

میلے

میلہ صحبت۔ میلہ سیتلا دیوی۔ میلہ گنگا اشنان۔ بی بیون کا میلہ۔

علوم و فنون

اہل ہنود مین سنسکرت کا جاننے والا کوئی نہین ہے اہل اسلام مین زبان عربی کے جاننے والے دو ایک شخص ہین زبان فارسی اور انگریزی کے ماہر زیادہ ہین قانون دان اور وکلاء عدالت اور بیرسٹر ایٹ لا موجود ہین طبیب یونانی اور بید مصرانی نہین ہین ڈاکٹری فن سے بعض اشخاص کچھ واقف ہین شاعری زبان اردو مین کم لوگ ہین صرف ایک شخص سید عارف حسین کا کلام عمدہ ہوتا ہے مگر زمان سابق مین اردو زبان کے شاعر میر پرورش علی تخلص سخی اور مولوی وحید الدین تخلص حید اور مولوی بشیر علی تخلص بشیر نامی گرامی گذرے ہین اور شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی بھی اس قصبہ مین آیا تھا علی ہذا القیاس ہندی بھاشا مین بھی پہلے لوگ شاعر تھے منجملہ اونکے بابا ملوک داس کا کلام ایک شہرت خاص رکھتا ہے زمان گذشتہ مین علوم عربیہ کے علماء زیادہ تھے چونکہ باشندگان قصبہ کا میلان طبیعت ملازمت کیطرف زیادہ تھا اس لئے سلطنت انگریزی مین تعلیم انگریزی کی ترقی ہوئی اور علوم عربی کے حاصل کرنے مین کمی واقع ہوگئی۔

پیداوار ارضی

پانی یہان کا شور ہے اور تماکو زیادہ پیدا ہوتا ہے نیشکر اور دھان خاص قصبہ مین پیدا نہین ہوتا

مگر ترکاریان ہر قسم کی پیدا ہو سکتی ہین لیکن بوئی نہین جاتی ہین باغات انبہ و مہوہ بکثرت ہین ترشا یا نہین ہے اور قلمی آم کے پودہونگی اب فرایش ہے درختان تار نہین ہین اور کہجور کے درخت زیادہ ہین

طرز معاشرت

اہل ہنود اور مسلمان کا طرز اور طریقہ مثل دیگر قصبہ جات ممالک متحدہ آگرہ اودہ کے ہے لہجہ کلام مثل شہر الہ آباد کے ہے اور مادری زبان دہیاتی پوربی ہے۔

(۷۸۶)	باب دوم متعلق قصبہ مانکپور	(۷۸۶)

حد شرقی موضع ڈنڈولی حد غربی نالہ سنگرام پور جنوبی دریائے گنگا تا سر حد موضع گوتنی اور حد شمالی زمین موضع بجہا بہیٹ چونکہ آبادی سابق ویران ہو کر متفرق ہو گئی ہے اور ہر ایک پارہ آبادی کا نام اوسکے مالکون نے جداگانہ رکہہ لیا ہے اب سواد خط قصبۂ مانکپور باقی ہے نہ مانکپور کا نام کاغذات سرکاری مین لکہا جاتا ہے صرف نام پرگنہ مانکپور لکہا جاتا ہے البتہ حسب تحقیقات بند وبست سرکاری قصبۂ مانکپور کا شمار دیہات مندرجہ تحت ذیل پر کیا گیا ہے۔

مواضعات ڈنڈولی و کہمسرہ۔ بہاناپور۔ پاٹی ہار۔ چوکاپور۔ سنگرام پور۔ بہمن پور۔ جوت دمن۔ کاچھی ہٹی۔ دوری باغ۔ سلطانپور۔ پورۂ علی نقی۔ چک چندان۔ راناپٹی۔ میر گڈوا۔ چک حمت علی۔ عنایت گنج۔ آئیمہ راجی محمد حیات۔ احاطۂ خانقاہ۔ چک میر میران۔ چک میر خورد۔ ترکۂ ابو العلی۔ منہیاری ٹولہ وغیرہ اور رقبہ سما جات ا لگہ کا ہے ان ملکیت ہائے متفرق سنے ویرانہ مین بنیاد مکانات پختہ اور بوسیدہ اور مقابر پارینہ اقوام گذشتہ کی یادگار باقی ہے۔ ۵

ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانۂ +		ہست ورق دفتر از یاد صاحب خانۂ

اس قصبے مین سٹرک خام ایک الہ آباد سے رائے بریلی کو گئی ہے اور دوسری سٹرک خام قصبہ سے پرتاب گڈہ کو اور تیسری سٹرک خام قصبہ سے سلون کو گئی ہے سٹرک آہنی ریلوے قصبہ کی آبادی کے شمال و مشرق مین ہے اسٹیشن ریلوے کا نام گوتنی ہے ۱۹۱۲ع مین ریلوے ٹرین اس قصبہ مین جاری ہوئی ہے۔ یہہ قصبہ پرتاب گڈہ سے گوشۂ جنوب و مغرب مین بہ فاصلہ ۲۴ میل واقع ہے۔

وجہ تسمیہ آبادی قصبۂ مانکپور

راے مالدیو عرف راے مان دیو پسر بلدیو قوم گہروار راجپوت جو میان دوآب کا رہنے والا تھا ۱۱۱۶ء مین جب راجہ قنوج کا ہوا تو گنگا پار اوتر کے صوبہ اودہ مین اپنی حکومت اسنے قایم کرلی اور مانکپور موجودہ کے گوشۂ پورب دکہن مین دریاے گنگا کے کنارے ایک بستی آباد کی اور اس آبادی کا نام اسنے مانپور رکہا راجہ مانکچند کے عہد حکومت مین مانپور کا نام تبدیل ہوکر مانکپور مشہور ہوا اسوقت قصبۂ بہار رونق پر تہا اور بودہ مذہب کا مدرسہ تہا اسوقت تک مانکپور بہار پکارا جاتا تہا حکومت سلطنت اسلامیہ مین جب قصبۂ کڑہ کو ترقی ہوئی تو قصبۂ بہار کا ساتہ چہوٹ گیا اور قصبۂ کڑہ مانکپور مشہور ہوا جو اب تک دور و دراز مقامات مین معروف ہے۔

عمارات و معابد و مقابر

اس قصبے مانکپور مین اہل ہنود کے معابد مین بجز مندر جوالا مکہی دیوی و قلعہ لب گنگ اور چند جدید گنگا گہاٹ کے کوئی پرانی عمارت موجود نہین ہے در باب تعمیر معابد بہ عموم کا اثر اس موضع مین کم پایا جاتا ہے کیونکہ اقوام ہنود کی حکومت یہان مسلمانونکے حملۂ مجاہدانہ تک ہی ہے البتہ مسلمانونکے مقابر و مساجد اور ٹوٹی پہوٹی عمارات موجود ہین مگر بہت سے مقابر کے وارث اور متولی پائے نہین جاتے۔ اللہ اللہ یہہ باشندگان شہر خموشان جو پاؤن پہیلائے ہوئے سرزمین مانکپور مین سوئے ہین کبہی ایسے صاحب حکومت تہے جنکی قبر پر روشنی تو درکنار کبہی باد صبا بہی ہوکر نہین گذرتی کہ گرد و غبار تو صاف ہوجاتا البتہ ان مقابر پارینہ کی صفائی کرنیوالے زمینداران حال ہین کہ وہ مقابر شہدا اور بزرگان قوم کو صاف کرکے کہیت بنوا رہے ہین اسلیئے راقم ان گم گشتگان کا پورا پورا حال لکہنے مین قاصر ہے مگر مشہور مقابر اور مقامات کا حال تحریر کرتا ہون۔

موضع کہمسرہ ۔ یہہ گاؤن گوشۂ جنوب و مشرق لب گنگ آبادی موجودہ مانکپور سے واقع ہے پہلے نام اسکا کہیم سرائے تہا کثرت استعمال سے کہمسرہ ہوگیا راجپوتونکے زمانہ سلطنت سکندر لودہی اس موضع کو بوجہ تنخواہ رانی بہوین آباد کیا تہا اور پہر بعہد شاہجہان بادشاہ ان راجپوتونے بدست راجی سید عبدالقادر گردیزی بیع کردیا۔

رانی بہبوئین ۔ نام رانی سیتا زوجۂ راجہ رام چندر راجہ اجودہیا کا ہے اور یہہ مقام

آبادی موضع کہمسرہ کے ملحق جانب شمال واقع ہے اس مقام پر ایک چبوترہ خشتی ہے اور ایک پتھر نصب ہے اور پتھر پر نشان نقش پا ہین جسکو اہل ہنود چرن کہتے ہین یہہ نشان قدم مصنوعی نقوش قدم موجودہ ٹھاکردوارہ مہاراجہ ٹیکم گدھ واقع شہر اجودھیا کے ہین رانی بہوئین کا مقام گنگا کے کنارے واقع ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین راجہ رامچندر اور رانی سیتا دیوی یہان آئی ہونگی اور گنگا سے عبور کیا ہوگا کہ دریا کے کنارے اونکی یادگار اہل ہنود نے تعمیہ کی ہے۔

یکشنبی مسجد - رانی بہوئین کے ملحق جانب شمال دریائے گنگا کے کنارے بتخانہ بزرگ اہل ہنود کا تہا اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی جب بتقریب دورہ وارد قصبہ مانکپور ہوا تو اس بتخانہ کو منہدم کراکے رات بھر مین مسجد تعمیر کرائی گئی اور صبحکو اس مسجد مین نماز سحر ادا کرکے یہان سے چلا گیا اسوجہ سے یہہ مسجد یکشنبی مشہور ہو گئی۔

شاہ آباد اور سیاہ - شاہ آباد[1] ملحق صمد آباد اور سیاہ جسکو عوام الناس سیہیا کہتے تھے یہہ دونون آبادیان مابین یکشنبی مسجد اور صمد آباد اور موضع مبارکپور واقع تہین اور اب ان دونون آبادیونکا نشان تک باقی نہین ہے شاہ آباد ملکزادہ جہجو کا مقام تخت گاہ تہا اور سیاہ اونکی لشکر گاہ تھی

احاطہ مقبرہ نتھن دین انا ابدال - آبادی موجودہ صمد آباد کے ملحق پورب کیطرف واقع ہے آپ مرید و خلیفہ مولانا شاہ محمد اسمعیل قریشی کے ہین جنکا مزار شریف موضع بہمرولی پرگنہ چایل ضلع الہ آباد مین ہے نقل ہے کہ جو شخص ایکدن مین پہلے مولانا صاحب کی قبر پر فاتحہ پڑہے اور وہان سے چلکر نتھن ابدال کی قبر پر فاتحہ پڑہے پہر قصبہ کڑہ مین پہونچکر مزار خواجہ کرک پر فاتحہ پڑہے تو وہ شخص خواجہ کرک صاحب کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

مقبرہ نتھن دیوان - مابین صمد آباد اور مانکپور دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے نشان عمارت قبر سے کسی دولتمند کا قبرستان ظاہر ہوتا ہے اور اسم شریف مین لفظ دیوان موجود ہے یہان ہر چہار اطراف مین کثیر التعداد مقابر ہین اور ان مقابر کا کوئی وارث موجود نہین شاید یہہ قبرستان اقوام افغانی کے عہد کے ہین نتھن دیوان صاحب مرید و خلیفہ شیخ تقی ملقب بہ جائک المعروف بہتی گل بیتہا ہین مگر لقب جائک کا کوئی سبب خاص معلوم نہین ہوتا کیونکہ اونکی اولاد مین شیخ ملکن ہین

[1] دیکہو دستاویز ہبہ نامہ نوشتہ راجی سید عبدالقادر بنام راجی علی جواد مورخہ ۲۵ شعبان ۱۰۵۹ھ۔

اور جنسے بارہ مواضعات مکن پور وغیرہ ضلع فتحپور مین آباد ہین اور وہ لوگ اپنے تئین اولاد جعفر طیار بن ابیطالب بیان کرتے ہین اور وصلت اور مصاہرت بہی اونکی دیگر سادات و شیوخ قرب و جوار کیساتہ ہے شاید یہہ لقب عطیہ مرشد ہو علی ہذا انکا دوسرا لقب بہی ہتی گل ہتی کا اشارات درویشانہ سے ہے شیخ تقی کا مقبرہ لب دریائے گنگ موضع بہنڈاپور پرگنہ ہتگام ضلع فتحپور مین موجود ہے اور کبیر داس معروف درویش کو فیض باطنی شیخ تقی صاحب سے پہونچا ہے پہلے کبیر داس مانند برہمن کا جیایہ ہوا تہا حالت اسلام مین شیخ تقی جالک کے مرید ہونے کے سبب سے کبیر داس جولاہا مشہور ہوگیا بلکہ کبیر داس ہی اصلی نام نہین معلوم ہوتا چونکہ وہ شاعر تہا ہندی مین شاعر کو کب یا کبیر کہتے ہین اور داس بمعنی غلام یعنی شاعرون کا غلام اپنا نام رکہہ لیا تہا۔
شیخ تقی کا سال وفات سنہ ۹۸۲ھ اور کبیر داس نے سنہ ۱۰۳۱ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ۔

با ہزاران آرزو اندر بہشت	چون تقی روشنضمیر حق پرست
بہر سال ارتحال آن جناب	شد ندا از عقل مہر حق پرست

گہاٹ کہنہ گنگا۔ محاذی مقبرہ نتہن دیوان لب گنگ ایک گہاٹ بوسیدہ اور شکستہ ہے اس سے دریافت ہوتا ہے کہ پورانی آبادی مانکپور اسکے بالائی حصّہ پر واقع ہوگی۔
بنگلہ و مقبرہ لولی منُنیا۔ بنگلہ ایک ہجرہ ہے اور اسکے ملحق مقبرہ لولی منیا ایک طوائف کا ہے
مزار شاہ غلام حسن۔ لب گنگ واقع ہے یہہ بزرگ خاندان پانڈ گلی کے مورث اعلی ہین۔
قلعہ لب گنگ۔ رقبہ اس قلعے کا تخمیناً ۶۰ بگہ کا ہے اینٹین بلحاظ قامت بہرون کے عہد کی ہین اور ساخت سورج بیدی مثل باون کوٹ اقوام بہر کی ہے بانی اسکا راجہ مانکچند گہروار مشہور ہے اس قلعہ کی تعمیر بعد آبادی مانکپور کے اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ قلعہ کی مٹّی مین کویلہ اور کنکو بونکی آمیزش ہے اور ظروف گلی قلعہ کی بنیاد مین پایجاتی ہین صدر دروازہ شمال کیطرف ہے بالائے قلعہ گوشہ جنوب و مشرق مین ایک مسجد بوسیدہ ہے جسکے صحن مین قبر سید حامد خان عباسی کی ہے عہد شاہان اودہ مین قلعہ تحصیلداری کا مقام تہا اب ویران ہوکر منہدم ہوتا جاتا ہے

چغد نوبت می زند بر قلعۂ افراسیاب	پردہ داری میکند بر طاق کسرا عنکبوت

یہہ قلعہ نزول سرکار تہا سنہ ۱۸۷۹ع مین راجہ رام پال سنگہ رئیس کالاکانکر نے گورنمنٹ سے بحقیت زمینداری خرید کرلیا۔ اور قلعہ کے خندق مین کاشتکاری ہوتی ہے۔

بھینسا ٹیر۔ قلعہ مذکور کے دروازہ پر ایک برج بوسیدہ ہے اگلے زمانہ مین یہان بھینسہ کی قربانی ہوتی تھی۔

قلعۂ رتھاس گڈہ۔ محاذی قلعہ لب گنگ یہ قلعہ زمین دوز ہے شہر پناہ کو ہندی زبان مین رتھاس گڈہ کہتے تھے۔

روضۂ راجی سید نور۔ انکا نام راجی سید نورالدین عرف نورالحق ہے یہ روضہ محاذی قلعہ لب دریاے گنگا جانب گوشہ مشرق و شمال مین واقع ہے احاطہ اسکا خشت کا ہے جسمین بہت سے مقابر انکی اولاد کے ہین اور روضہ کے ستون پتھر کے ہین اور فرش سنگ مرمر اور سنگ موسی کا ہے زیر گنبد تین مقابر جسمین دو سنگ مرمر کے اور ایک راجی نور شاہ اور دوسرے راجی سید مبارک کی ہے اور تیسری قبر معمولی پتھر کی ہے بالاے ستون زیر گنبد قطعات سال تاریخ نہایت خوشخط پتھر وں پر کندہ ہے لیکن بوجہ مرور ایام چند مصارع ابیات کے ایسے محکوک ہو گئے ہین کہ پڑہے نہین جاتے جسقدر پڑہے گئے وہ درج کتاب کئے جاتے ہین ہر چند کہ مادہ سال تاریخ کا مصرعہ پڑہا نہین جاتا لیکن مضامین دیگر مصارع سے تعمیر روضہ کی بزمان اکبر بادشاہ معلوم ہوتی ہے راجی سید نور شاہ فرزند اکبر راجی سید حامد شاہ کے ہین۔

قادر ذوالجلال والاکرام	آسمان راست قدر کش بانی
چون مشوش شدہ عنایت او	ہم بتوفیق و لطف سبحانی
در زمان جلال دین اکبر	کہ بداوش خدا جہانبانی
روضہ را ساخت مصطفے راجی	کش چو رضوان سزد بدربانی
بہر سال نہاد تاریخش +	ہم بیک بیت گفت دہقانی

قطعہ دیگر

جناب راجی سید نور دین شہ	شدہ واصل ز دنیا قرب اللہ
بجستن سال فوتش بود ذاکر	کہ سید نور دین شد واصل اللہ

راجی سید نور صاحب کے مرید و خلیفہ مخدوم بندگی نظام الدین قصبہ امیٹھی اور مخدوم

بشیخ من اللہ عرف شیخ بڈھن جونپوری جنکی اولاد اسوقت سجادہ نشینان سلون جشتیہ حسامیہ کرمیہ ہین۔ راجی نور جب صفا مرید و خلیفہ راجی حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تہے اور آپکی اولاد مختلف مقامات قصبۂ مانکپور و رسولپور و مصطفے آباد و بازید پور وغیرہ مین آباد ہے اور ان مقامات مین بڑے با برکت اولادنی مساجد راجی نور کے نام سے تعمیر کرائی ہین اسوقت بیشتر مذہب اولاد کا شیعہ ہے اسوجہ سے آپکی روضہ کی مرمت نہین ہوتی دوسری قبر زیر گنبد جو سنگ مرمر کی ہے وہ راجی نور کے پوتے راجی سید مبارک کی ہے انکے قطعہ سال تاریخ وفات مین صرف دو شعر پڑہے گئے وہ درج کئے جاتے ہین۔

	امام سالکان قطب اقطاب		شہ دین حضرت راجے مبارک	
	درین دنیائے دون حلت نمودہ		کہ ذاتش بد تعالی اللہ تبارک	

مقبرہ راجے سید ابو العلی ۔ محاذی روضہ راجے نور جانب شمال بفاصلہ دس قدم ایک بلند چبوترہ پختہ ریختہ اور بوسیدہ ہے جسپر علاوہ قبر راجے سید ابو العلی کے اور بہت سے مقابر خاندانی ہین راجے سید ابو العلی نبیرۂ راجے سید حامد شاہ کے ہین آپ سجادہ نشین درگاہ راجے سید حامد شاہ کے تھے اور ترکہ ابو العلی آپکے نام سے اس قصبہ مین ابتک لکہا جاتا ہے موضع علی پور آپکا آباد کردہ ہے۔

مسجد سنگین و روضہ راجے سید کرم اللہ عرف راجے کرمو ۔ اس مسجد کا روکار سنگین تھا وہ منہدم ہوگیا ہے روضہ خستی کا گنبد شکست ہوگیا ہے زیر گنبد دو قبرین ہین ایک قبر راجے سید کرم اللہ اور دوسری قبر راجے سید غلام احمد عرف راجے گومن اونکے نواسہ کی ہے بیرون گنبد مزارات و مقابر پختہ و خام اولاد راجے گومن کے ہین موضع کرم گنج عرف کرمو گنج راجے کرم اللہ کا آباد کردہ ہے ان بزرگوار کا عرس سالیانہ یہان ہوتا تہا جب سے اولاد کا مذہب شیعہ ہوگیا مراسم سالیانہ فاتحہ خوانی بند ہوگئے۔

احاطہ مقبرہ راجے سید براہیم ۔ یہ احاطہ راجے نور کے روضہ سے چالیس قدم کے فاصلہ پر جانب گوشۂ جنوب و مشرق واقع ہے راجے سید ابراہیم۔ راجے نور شاہ کی ساتوین پشت اولاد مین ہین راجے ابراہیم شاہ درویش کامل مشہور ہین آپکے قوم اجنّا تابع تہی کہتے ہین کہ جب آپ وضو کرتے تہے تو کوئی خدمتگار نہین ہوتا تہا۔ اجنّا وضو کراتے تہے اور لوٹا پانی کا معلق رہتا تہا کوئی پانی ہاتہو نپر ڈالنے والا نظر نہین آتا تہا موضع ابراہیم پور جو اب شمولہ علاقہ بریانوان ہے آپکا آباد کردہ ہے اولاد آپکی مانکپور مین اور دیگر مقامات مین موجود ہے آپکی اولاد مین سید یسین تھے جنکا آباد کردہ موضع سید یسین پور عرف سید اسی پور شمولہ

علاقہ بریانوان ہے۔

خانقاہ حسامی - یہہ عمارت سنگین جسکے پہلوے غربی و شرقی مین دالان خشتی ہین اور ایک احاطہ خشتی سے محدود ہے صدر دروازہ جانب شمال ہے دالان سنگین سجادہ نشینان خانقاہ کی نشست گاہ ہے گرد و پیش مکان اہل خاندان کے ہین اس خانقاہ کے بانی شاہ قاسم رحمۃ اللہ علیہ ہین اور مجالس عرس تمامی بزرگوار حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ سے اولاد تک اس خانقاہ اور دیگر مقامات قرب مین ہوتے ہین۔

روضۂ سلیمان خاتون - محاذی دالان سنگین خانقاہ جانب شمال ایک روضہ کلان گنبد کا واقع ہے جو روضۂ سلیمان خاتون کا معروف ہے زیر گنبد علاوہ قبر سلیمان خاتون کے دیگر بزرگوار خاندان حسامی کے بہی ہین کہتے ہین کہ سلیمان خاتون دختر سلیم شاہ سوری بادشاہ دہلی کی تہین انکا عقد نکاح شاہ قاسم کے ساتھہ ہوا تہا لیکن اینٹین اس روضہ مین اقوام بہر کے زمانہ کی ہین اور ساخت بہی پارینہ معلوم ہوتی ہے۔

درگاہ حسامی اور مسجد - اس درگاہ کے دو احاطہ ہین احاطہ اول کا صدر دروازہ گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے اور اس دروازہ کے اندر پہلوے مغربی مین ایک دالان سنگین تعمیر کردہ قاضی شمس الدین اولاد شیخ احمد محتسب عثمانی رئیس کڑہ کا ہے اور جانب مشرق اسکے ایک دالان خشتی ہے اور احاطہ کے صحن مین بیشتر مقابر خاندان حسامی کے ہین اور ایک قبر وسط صحن مین شیخ مخدوم بخش قوال سایر عہد شاہ اودہ کی ہے احاطہ اول مین جانب شمال دوسرا جزو احاطہ کچہہ بلندی پر واقع ہے جسکا دروازہ جانب جنوب احاطہ اول مین ہے اس دوسرے احاطہ مین مزار اقدس حضرت مولانا شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس احاطہ مین بہی بہت سے مقابر اس خاندان کے ہین اور ان دونون احاطہ درگاہ سے جداگانہ چار ہاتہہ کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک مسجد ہے جب وہ پارینہ ہوگئی تو حاجی شاہ محمد اسمعیل سجادہ نشین خانقاہ نے اوسکی تعمیر جدید کی اور کنوان پختہ بہی صحن مسجد کے گوشہ جنوبی و مشرقی مین تعمیر کرایا ہے۔

قبر سید خان شاہ - مورث سادات اصفہانی قصبۂ کڑہ و موضع منڈہا اور مرید و خلیفہ مولانا شاہ حسام الحق مانکپوری - پہلے آپ قصبۂ کڑہ مین بود و باش کرتے تھے سمیان موسیٰ و سید عیسیٰ سادات قطبی سے اور آپ سے ملال خاطر ہوا اور ان لوگون نے آپکو تکلیف دی تب آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ حسام الحق صاحب سے شکایت کی حضرت نے ان کے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ موسیٰ دہر گہونسا اور عیسیٰ دہر پیسا چنانچہ موسیٰ ہاتھی کے گہونسہ سے اور عیسیٰ زیر دیوار دب کر

ہلاک ہوئے اور سید خان شاہ نے حسب اجازت اپنے مرشد کے موضع منڈوا میں کونت اختیار کی ایکمرتبہ آپ واسطے زیارت مرشد مانکپور میں قیام پذیر تھے اور یہان عارضہ ہیضہ پھیلا ہوا تھا اس عارضہ مین آپ نے وفات پائی قبر آپ کی زیر دیوار مشرق احاطہ درگاہ حسامی موجود ہے کہتے ہین کہ آپنے اس قصبہ سے اس عارضہ کو ہمیشہ کیلئے جذب کرلیا ہے جب کبھی اس عارضہ کا اثر یہان نمایان ہوتا ہے تو لوگ گندم بریان اور گوڑ جسکو گوڑ دھنیان کہتے ہین آپکی قبر پر نیاز دلاتے ہین۔ اوسوقت یہ عارضہ قطعی معدوم ہوجاتا ہے

احاطہ و مزار حاجی عبد الکریم۔ ملحق روضہ سلیمان خاتون اندرون حلقہ خانقاہ واقع ہے جسمین آپ سودہ ہین مفصل حال آپکے حصّہ تواریخ مین تحریر ہونگے۔ اور بانی درگاہ شریف شاہ محمد غفور عطا صاحب ابن حضرت شاہ کریم عطا صاحب ہین

مقبرہ نصیر الدین پہلوان۔ یہہ مقبرہ آبادی مانکپور سے گوشہ مشرق بالائے نالہ جنگلی واقع ہے اس مقبرہ پر پہلے ایک گنبد کلان تہا ۱۸۷۱ء مین کثرت بارش سے گنبد منہدم ہوگیا زیر گنبد دو قبرین ہین ایک شاہ نصیر الدین اور دوسری اونکے دوست کی انکی نیاز تین کوڑی اور دوست کی دو کوڑی کی شیرینی پر ہوتی ہے۔ زیادہ مصارف سے آپ ناخوش ہوتے ہین اور مُراد بھی پوری نہین ہوتی شہر دہلی اور اوسکے جوار مین آپ نصیر الدین شاہ قلم معروف ہین آپ مرید و خلیفہ شیخ علاء الحق صاحب پنڈوی بنگالی کے ہین اور شاہ ولایت مانکپور تھے آپکا زمانہ خواجہ سرور جہان سلطان شرقی جونپور کا ہے آپ کی اولاد یا خادموں سے کوئی نہین ہے مولانا شاہ حسام الحق کو وقت عطاے ولایت مانکپور اونکے پیر و مرشد حضرت نور قطب عالم پنڈوی نے فرمایا تہا کہ نصیر تا نصیر و حسام تا قیام۔

مزار لولی نارنگ۔ یہہ مقبرہ پختہ بالائے جنگی نالہ محاذی مزار میر نصیر الدین پہلوان واقع ہے اس قبر کا گنبد مزار شکست ہوکر قبر کا سرپوش ہے کہتے ہین کہ لولی نارنگ ایک طوائف کی لڑکی تہی جو عہد طفلی سے عابدہ تہی انکی عبادت اور ریاضت اور کمالات کی داستان فقراء کے ملفوظات در کتب مین مطول موجود ہین لولی نارنگ کا زمانہ اوسوقت کا معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان تازہ ولایت سے ایسی عورت کو لولی اپنی زبان مین بولتے تھے۔

مزار حبیب اللہ۔ لولی نارنگ کے مزار کے ملحق جانب شمال ایک قبر سنگین جسپر حبیب اللہ فوت شد ۱۰۴۳ھ پتھر پر منقوش ہے۔

محمد باڑہ - اس مزار حبیب اللہ سے جانب مشرق کچھہ فاصلہ پر ایک گنبد عالیشان تھا جو اب منہدم ہو گیا ہے اور احاطہ باقی ہے سابق مین یہہ مقام پہلوانون کے کشتی لڑنیکا تھا اکھاڑہ کے بجائے باڑہ بولا جاتا تھا محمد خان و عنایت خان جنکا آباد کردہ عنایت گنج اور کالے خان جنکا کالے مدرسہ مشہور ہے سرداران قوم گھروار سے تھے -

میدان چوکاپور - اس وسیع میدان مین صدہا مقابر و مساجد اقوام د امغانیان کے موجود ہین اور ہزارہا مقابر پختہ کھود کر کھیت ہو گئے ہین یہہ وہ میدان ہے کہ جسمین شیوخ اسلام مجاہدین غازی میان سے اور اقوام بھر سے میدانداری ہوئی اور بعد کو چالیس سال باہم مابین شیوخ و بھر معرکہ آرائیان رہین اور یہہ وہی میدان ہے کہ جسمین مانکپور پہلے آباد تھا اور شیوخ د امغانیان کا عروج و تنزل واقع ہوا -

قبر مولانا شاہ محمد اسمعیل - یہہ مورث خاندان حسامی مانکپور ہین قبر انکی روضۂ ملک مام الدین کے مغرب کیطرف ہے مکان مسکونہ بھی انکا اس مقام پر بیان کیا جاتا ہے -

روضۂ ملک مام الدین - ملک مام الدین سرداران لشکر جہادی غازی میان سے ہین بعد فتوحات جنگ کڑہ مانکپور یہہ مانکپور مین مقیم تھے جب سالار غازی میان بہرائچ مین شہید ہو گئے اور مسلمانونکا زمانہ گردش مین آیا تو ملک امام الدین بھی حملہ کفار مین گھر گئے قوم مخالف نے آپ کو سخت تکلیف دی چونکہ آپ کے ہمراہ چھہ دختران ناکتخدا اور ایک زوجہ تھین قوم مخالف نے دختران ناکتخدا کی خواستگاری جبریہ کی ایسی استدعا قوم مخالف کی ایک عادت مستمرہ تھی اس قوم کا عام دستور تھا کہ دولہن کا ڈولہ پہلے سردار قوم بھر کے یہان اوتارا جاتا تھا دوسرے روز اوسکے شوہر کی نوبت ہوتی تھی زناکاری کوئی فعل معیوب نہین تھا الغرض ملک صاحب کیطرف سے انکار ہوا مگر اونکی زوجہ نے بخوف ہلاکت جان لڑکیونکا دینا قبول کیا - اور جب مخالفین کا تقاضا شدید ہوا اوسوقت ملک صاحب نے درگاہ جناب باری مین نہایت انکساری کیساتھہ مناجات کی کہ اے پردہ پوش گنہگاران اس بندۂ عاجز وبیکس کی عزت و حرمت تیرے دست قدرت مین ہے ناگاہ زمین شق ہو گئی ملک صاحب اپنی دختران پاکدامن کو لیکر پیوند خاک ہوئے قوم مخالف ملک صاحب کی اس کرامات کی قائل ہو گئی تل چاول جسکو ہندی محاورہ مین تل چوری کہتے ہین اور ہنود کے دیوتاؤن پر چڑہائی جاتی تھی وہی مستورات انکی قبر پر چڑہانے لگے یعنی دختران ناکتخدا ابتک تل چوری مزار پر چڑہاتی ہین اور کڑہی روٹیان اور

پُھلکی جو خاص خورش اہل ہنود ہے عورات ہندو اور مسلمان ملک صاحب کی قبر پر چڑہاتے ہین جسکو عوام الناس ایک محاورۂ خاص مین ملک پچھوانا بولتے ہین یہہ وٹیان و پُھلکی بالائے قبر ملک صاحب پر پہیلائی جاتی ہین اِن مراسم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسوقت یہان اسلام کا گذر نہین ہوا تہا کہ دستور فاتحہ خوانی ہوتا کیونکہ ملک صاحب کا فاتحہ یا عرس ابتک نہین ہوتا البتہ روضۂ ملک صاحب شہزادہ کیقباد بادشاہ دہلی نے تعمیر کرایا تہا گنبد مزار اب منہدم ہوگیا ہے - ماہ اگہن مین ہر سال سات میلے سات جمعرات کو قبر ملک صاحب پر ہوتے ہین اور ان میلون کا نام ملک بیٹھ ہے اِن میلون مین عورات کی کثرت ہوتی ہے مگر میلے صفائی مین عمدہ ہوتے ہین اول جمعرات کو جب خفیف میلہ ہوتا ہے عورات اپنے محاورہ مین کہتی ہین کہ آج پہلی کیواڑی کُہلی - اور روضہ ملک امام الدین سے جانب شمال بیس قدم کے فاصلہ پر ایک احاطہ جسمین قبر زوجہ ملک صاحب کی ہے عورات جب قبر ملک صاحب پر جاتی اور نیاز چڑہاتی ہین تو بوقت واپسی کچھہ کنکریان قبر زوجہ ملک صاحب پر پہینکتی ہین اس مطلب سے کہ اس نے دختران معصوم کو حاکم بدکار کے دینے کو کیون منظور کیا تہا پس کنکریان ایک سنگ ملامت ہے خادم درگاہ یا جاروب کش اس مزار کے قوم دفالی سے ہین جو خود کو لشکریان غازی میان سے شمار کرتے ہین -

مزار شاہ جمال الدین اولیا اور زندہ سوختہ - یہہ مزار آبادی موجودۂ مانکپور سے جانب شمال واقع ہین یہہ مزار پختہ ہشت پہلو مدوّر سطح زمین سے پانچ فیٹ بلند اور ستّر فیٹ مدوّر اسکا چبوترہ ہے اور بالاے چبوترہ دیوار و سنین صراحیان یا نقش و نگار ہین اور دروازہ سنگین جانب جنوب واقع ہے اور بالاے شہ نشین دو قبرین پتہر کی ایک شاہ جمال الدین اولیا دوسری زندہ سوختہ کی ہے اور ان قبرون کے گرد پتہر کا کٹہرہ ہے اور ان مزارات کے چارونطرف صدہا مقابر پختہ بیشتر سادات گردیزی مانکپور کے ہین اور اسکے محاذی مکانات و آبادی بہی سادات گردیزی کی ہے مجاور درگاہ شریف منور علیشاہ بن باقر علیشاہ ہے جو بیان کرتا ہے کہ میری پچیس پشت اس درگاہ کی جاروب کشی مین گذری ہین اور جو بیانات میرے خاندان مین نقل ہوتے آئے ہین وہ یہہ ہین کہ شاہ جمال اولیا اور زندہ سوختہ برادران حقیقی اپنی قوم کے سردار تھے بوسیلہ جہاد یہان تشریف لائے اور راجہ مانکچند سے جنگ کر کے شہید ہوئے ایک عرصہ تک انکی قبرین لاپتہ رہین جب بادشاہ دہلی کو عالم رویا مین بشارت ہوئی کہ ہمارے مقابر تعمیر کیے جاوین پس بحکم بادشاہ دہلی ایک مقام مین دو قبرین تعمیر ہوئین

جب صندوق قبر تیار ہوا تو ایک مقام قریب ترکے زمین خود بخود شق ہوگئی اور اوس مین شق شدہ سے یہہ دونون شہید برآمد ہوئے اور صندوق تیار شدہ مین استراحت فرمائی تب سے یہہ مزارات زیارتگاہ عام مین پہلے معافی زمین متعلق درگاہ زیادہ تہی اب صرف ۵ بگیہ باقی ہے جو وجہ معاش جاروب کش کی ہے اور یہہ معافی عطیہ سادات گرویزی ہے۔

(نوٹ) بوجہ امتداد ایام شاید اس روایت کے حافظہ مین کچہہ فرق آگیا ہے لیکن شان قبر شاہد ہے کہ مقبرہ ضرور کسی امیر کا ہے قبرستان سادات گرویزی کے الحاق سے اور معرکۂ مجاہدانہ راجہ مانکچند اور شہاب الدین گرویزی سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ شاہ جمال الدین اولیا اور زندہ سوختہ ضرور اوسی جماعت سے تہے اور شہید ہوئے جب دوبارہ اولاد سید شہاب الدین کو عروج ہوا تو اونہون نے قبرین ان شہداء کی تعمیر کرائین اور خطاب زندہ سوختہ کی کوئی وجہ خاص معلوم نہین ہوتی بجز اسکے کہ ریاضت وعبادت مین خود کو جلا دیا۔ مــ تا نسوزی بر نہ آید بوئے عود + اور مقابر کا احاطہ جو مدوّر ہے یہہ مقام بالائے قلعہ زمین دوز جسکو رتہاس گڈہ کہتے ہین اوسکے ایک گوشۂ مشرق وشمال مین واقع ہے یہہ کوئی مُدوّر برج ہوگا چونکہ شہدا موصوف بالائے بُرج شہید ہوئے تہے اس لئے انکا احاطہ فرار مدور تعمیر کیا گیا کہ برج کی علامت ظاہر رہے۔

احاطۂ مزار راجے سید حامد شہ گرویزی۔ یہہ احاطہ جانب مغرب چند قدم کے فاصلہ پر مزار شاہ جمال الدین اولیا سے واقع ہے راجے سید حامد شہ عالیخاندان سادات گرویزی مانکپور سے ہین اور آپکی اولاد قصبۂ مانکپور اور اطراف وجوانب مین آباد ہے آپ مرید وخلیفہ رشید مخدوم شاہ حسام الحق صاحب مانکپوری کے ہین اور درجہ فقر مین آپ شاہ ولایت جونپور تہے اور آپکے احاطۂ درگاہ مین ایک قبر سنگین آپ کی ہے اور بہت سے مقابر انکے خاندان اور شہزادگان عصر کے ہین چنانچہ آپکے مزار سے بفاصلہ سولہ ہاتہہ جانب مشرق قبر سید احمد ثانی کی ہے جو آپکی پانچوین پشت مین ہین اور شیخ پیر محمد صاحب سلونی کو اول شرف بعیت سید احمد ثانی سے حاصل ہوا ہے کیونکہ شیخ پیر محمد صاحب کے بزرگ جدّ اعلیٰ مخدوم شیخ من اللہ عرف شیخ بڈہن سید احمد ثانی کے جدّ اعلیٰ راجے سید نور صاحب کے مرید وخلیفہ تھے بعد وفات سید احمد صاحب شیخ پیر محمدؒ نے سلسلہ کرمیہ مین بعیت حاصل کی ہے۔ محامد وخصایل راجے سید حامد شہ بیشمار ہین مخدوم شاہ اشرف جہانگیری کچھوچھوی اپنی کتاب لطایف اشرفی مین آپکے اوکا

حمیدہ تحریر کرتے ہین آپ لکھے پڑھے نہین تھے سلاطین شرقیہ جونپور آپکے معتقد تھے ایک مجلس علمائے دین آپکو بغرض امتحان طلب کیا تہا اور مسائل شرعی آپسے دریافت کیے گئے تہے آپکے جوابات سے علامہ عصر مولانا حسن طاہر آپ کا مرید ہوگیا تہا علم باطنی کا آپ مین شرف حاصل تہا آخون درویزہ جو شہر پشاور کے مغربی دروازہ پر آسودہ ہین اور جنسے تمامی افغانستان مین سلسلہ بعیت ہے آپکے مرید و خلیفہ ہین **نقل ہے** کہ سو برس بعد وفات آپکے کسی درخت کی جڑ سینہ پاک پر آگئی تہی اولاد کو بشارت ہوئی چنانچہ صندوق قبر کہولا گیا اور جڑ کاٹی گئی اور غسل و کفن دوبارہ دیا گیا اور اصلاح بنوائی گئی اور پہر مدفون ہوئے اور سابق کا کفن اور ناخون اور موئے تراشیدہ مدت تک اولاد کے پاس تبرکاً رکہے رہے لوگ اوسکی زیارت سے مشرف ہوتے تہے بوجہ امتداد ایام اضایع ہو گئے مگر ایک عصائے چوبی آپکا ابتک موجود ہے سنگ مزار ٹوٹ گیا تہا معتقدان نے چندہ کرکے قبر کی مرمت ۱۳۰۹ھ مین کرادی اور احاطہ درگاہ کا دروازہ شکستہ ہوگیا تہا بجائے دروازہ چوبی کے اب دروازہ آہنی لگادیا گیا ہے زمانہ سلاطین وقت سے اکثر اولاد کا مذہب شیعہ ہوگیا ہے اسوجہ سے آپکی قبر کی جانب کم توجہی ہے بلکہ آپکی قبر کے متصل تعزیہ مدفون ہونے لگے ہین آپنے بعمر نوے سال ۸۹۰ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ درج ہے۔

تاخت چون از جہان بخلد برین گفت سرور بسال تاریخش		حامد ذات احمدی و علی قطب دین حامد خدا و نبی		۸۹۰ھ

روضۂ عنایت خان - یہہ روضہ ایک احاطۂ بزرگ مین مزار راجے حامد شاہ کے جانب مغرب بیس ہاتھہ کے فاصلہ پر واقع ہے عنایت خان سرداران اقوام گھروا سے ہین اور عنایت گنج اُنکا آباد کردہ ہے اُنکی نسل سے اب کوئی مانکپور مین نہین ہے عنایت گنج مین پختہ احاطہ تہا مگر اب وہ نیست و نابود ہے لیکن مقبرہ بوسیدہ اُنکا ابتک موجود ہے یہہ روضہ نہایت خوشنما تعمیر ہوا تہا اسمین مغرب کیطرف تین گنبد عالیشان تھے درمیانی گنبد کے نیچے قبر عنایت خان کی ہے مگر اسوقت تینون گنبد منہدم ہوگئے ہین احاطہ کی دیوارین بلند ہین دو دروازے ایک جانب شمال اور دوسرا جانب جنوب ہے اور احاطہ کے گوشہ شرقین جنوب و شمال مین بروج تھے وہ بھی اب گر گئے ہین۔

قبر راجے رستی گرویزی - یہہ قبر معہ دیگر مقابر پختہ کے بالائے حصار رتہاس گڈھ عنایت گنج سے جانب جنوب واقع ہے یہہ خاندان سادات گرویزی مین صاحب کمال درویش گذرے ہین

اولاد انکی مانکپور اور مصطفےآباد وغیرہ مین آباد ہے - شادی بیاہ کے کہانے مین اب تک ان کا حصہ لگایا جاتا ہے -

مسجد و مقبرہ میر طوفان شہید - بازار شاہ آباد مین بالکے نالہ محاذی قبر راجہ رشنی جانب مغرب کچھہ دور فاصلہ پر مسجد بوسیدہ اور مقبرہ میر طوفان واقع ہے - انہون نے شہر ربیع الثانی سنہ ۸۶۵ھ مین کفار کے ہاتہہ سے بضرب تیر تفنگ شہادت پائی یہان عرس سالیانہ ہوتا تہا جب سے دوست علی مجاور فوت ہوگیا مراسم عرس بند ہوگئے میر طوفان کی اولاد اب یہان آباد نہین ہے مگر کچھہ لوگ اس نسل کے موضع ہیبت پور پرگنہ ہتگام تحصیل کہاگا ضلع فتحپور مین آباد ہین انکی اولاد کا مکان شاہ آباد مین لب سڑک تہا اب صرف مسجد باقی ہے اس خاندان مین ایک شادی ایسے اصراف سے ہوئی تہی جسکی دعوت کا کہانا اقوام تمام سکنائے مانکپور کو دیا گیا تہا میر طوفان کے بالین مزار پر جو سنگ نصب ہے اوسمین جو قطعات و عبارت کندہ ہے وہ بجنسہ نقل کیجاتی ہے -

میر طوفان چون ہنر بریکہ تاز	بر سر کفار شہہائے دوید
از قضا تیر اجل یعنی تفنگ	بر تن پاک شریف اور سید
سال فوتش از خرد بتسلیم گفت	کو بجائے میر طوفان شد شہید

خمس ستین و ثمانمائة شہر ربیع الثانی تحفة العبد مولانا مبارک -

الہی چنان کن کہ انجام کار	تو خوشنود باشی و ما رستگار
ہر کہ آید بجہا اہل فنا خواہد شد	آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد شد

مقبرہ نواب لصمد خان - یہہ سادات گرونری خاندان سے ہین یہہ مقبرہ ایک بلند اور وسیع چبوترہ پر میر طوفان کے مقبرہ کے جانب شمال کچھہ فاصلہ پر واقع ہے اور اس چبوترہ پر اور مقابر بھی موجود ہے لیکن اب یہان مردے دفن نہین ہوسکتے -

روضہ لاڈلی بی بی - مقبرہ نواب عبد الصمد خان سے چند قدم کے فاصلہ پر جانب شمال یہہ روضہ واقع ہے اس روضہ کے گرد ایک بلند احاطہ خشتی ہے اور دروازہ سنگین بر سمت پورب کیطرف واقع ہے اور وسط احاطہ مین روضہ سنگین گنبد دار ہے اور اس روضہ کے باہر بہت سے مقابر پختہ ہین یہہ لاڈلی بی بی خاندان سادات گرونری سے ہین جنکا لقب راجہ میر تکر بہا ہے کیونکہ موضع کا بہا اس خاندان کی ملکیت آبائی تہی

اس خاندان کے لوگ اب مانکپور مین آباد نہین ہین میر خیرات حسین ساکن سلون اسی نسل سے تہے ایک نابالغ لڑکا ان کا قصبۂ سلون مین موجود ہے۔

قبرستان بارہ دواری - یہہ ایک بلند اور وسیع چبوترہ جسپر مقابر پختہ ہین لاڈلی بی بی کے روضہ سے جانب گوشۂ مغرب شمال مین کچہہ دور فاصلہ پر ہے یہہ قبرستان بارہ گہرونکا ہے اسوقت اون گہرون سے کوئی باقی نہین ہے۔

عیدگاہ - مزرعہ آئمہ راجہ محمد حیات مین جانب گوشۂ مغرب و شمال واقع ہے یہہ عیدگاہ پرانی ہے مغرب کی دیوار کے دونون سرونپر بروج سنگین تھے لیکن وہ منہدم ہو گئے فرش عیدگاہ ایک چبوترہ بلاقید تہا اسوجہ سے اسمین احتمال ناپاکی اور آمد و شد جانوران کا تہا حاجی کریم بخش نے کوشش کے ساتہہ چندہ سے احاطہ تعمیر کرایا اور اوسمین دروازہ لگا دیا اب یہہ مسجد عیدگاہ نو تعمیر ہو گئی۔

گہوڑے شہید - غوری شہید کا بگڑا ہوا گہوڑا شہید ہے یہہ مقابر آبادی شاہ آباد سے جانب شمال واقع ہین۔

چھیپونکی مسجد - یہہ مسجد آبادی شاہ آباد کے مغرب کیطرف ہے اقوام چھیپا پہلے یہان آباد تھے یہہ مسجد چندہ سے بنائی گئی تہی اس مسجد کے بانی کی اولاد اب ضلع مانڈہ پرگنہ کرا مین آباد ہے اور قوم چھیپا معروف ہے

روضۂ شہاب الدین گردیزی اور روضۂ شہزادی - یہہ دو روضہ گنبد دار ایک احاطۂ خشتی کے اندر جسمین بہت سے مقابر پختہ ہین اور احاطہ منہدم ہو گیا ہے اور منجملہ دو روضہ کے ایک روضہ سنگین ہے جو شہاب الدین گردیزی کا معروف ہے مگر سوا اس قبر کے سادات گردیزی کے کوئی مورث یہان مدفون نہین ہین گردیزی سادات کا بیان اس روضہ کی نسبت عجیب و غریب ہے وہ کہتے ہین کہ شہاب الدین ہمارے مورث کا مقبرہ دریا کے کنارے پر تہا جب وہ مقام دریا برد ہونے کے قریب ہوا تو اولاد نے یہہ روضہ تعمیر کرا کے دوبارہ اس روضہ مین مدفون کیا بیان ایسا ہے جیسا کہ نسبت قبر شاہ جمال الدین اولیا - ہم پہلے تحریر کر چکے ہین اور یہہ بیان صرف بطور قصہ کہانی زبانی ہے کوئی ثبوت تحریری نہین ہے نہ کوئی عمل مابعد ایسا ہے کہ جسکی صداقت سے اسکو تسلیم کر لیا جائے اولاد شہاب الدین مانکپور مین بکثرت پہلے آباد تہی اور اب بھی آباد ہے مگر کسی خاندان کا گورستان یہان نہین ہے ساخت روضہ ہمشکل مسجد جامع و چہل ستون واقع شاہ آباد ہے دوسرا روضہ شہزادی کا مشہور ہے جسمین قبر کے گرد پتہر کا کٹہرہ نہایت خوشنما ہے اور قبر کے سرہانے

دیوار مین ایک پتہر نصب ہے او قطعہ تاریخ اوسمین کندہ تھا مگر بوجہ مرور ایام حروف اُسکے محکوک ہو گئے ہین صرف ایک شعر پڑہا جاتا ہے جو درج کرتا ہون۔ ؎

وزید باد خزان شمع مجلس جعفر   ہزار حیف کہ گل شد نماند تا بسحر

اب غور طلب یہہ امر ہے کہ یہہ مقبرہ کس خاندان سے ہین اول جعفر خان بن خضر خان ابن سلطان علاء الدین خلجی جاگیردار کڑہ مانکپور اگر اس جعفر خان کی بیگم کا یہہ روضہ ہے تو اسکا چچا شہزادہ شہاب الدین تہا روضہ سنگین اوسکا ہے۔

مسجد جامع۔ شاہ آباد کے مغرب کیطرف دریاے گنگا کے کنارے ایک عالیشان عمارت سنگین تھی جو منہدم ہو گئی صرف مغرب کیطرف کی عمارت سنگین جسمین وہ دالان وسیع اور اوسکے پہلو مین ایک سمت شمال اور دوسرا سمت جنوب دالان موجود ہے اس مسجد کے مصارف کیواسطے شاہجہان بادشاہ دہلی نے حسب فرمان شاہی صما ہبگہ زمین معاف عطا کی ہے جسکے فرمان کی نقل بجنسہ درج تاریخ ہذا ہے اور بوجہ انقلاب حکومت یا متولیان کی طمع سے یہہ اراضی معافی اب زمینداری خالصہ ہے۔ اور وہ زمین میر عدل نے جنکے نام فرمان شاہی ہے منتقل بہی کر دی ہے اگرچہ فرمان کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ میر عدل راجے عبدالقادر نے ایک قصبہ بنام شہاب الدین آباد۔ آباد کیا تہا اور شاہجہان بادشاہ کا نام شہاب الدین ہے اور میر عدل کے مورث کا نام بہی شہاب الدین تہا اور غرض میر عدل کی اپنے مورث کے نام سے تہی اور دریردہ خوشنودی مزاج شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ سے بہی تھی۔

اس قصبے کی آبادی اور نام کا جو کچہہ سبب ہو لیکن یہہ بات ذہن نشین نہین ہوتی کہ راجے سید عبدالقادر میر عدل نے کئی لاکہہ روپیہ صرف کر کے مسجد اور مکانات سنگین جو عمارت عالیشان دریا کے کنارے واقع ہین تعمیر کرائی اور صما ہبگہ زمین بحیلہ مصارف مسجد حاصل کی کیونکہ اُسوقت زمین ایسی بیش قیمت شئے نہین تہی جسقدر روپیہ تعمیرات مین صرف ہوا ہوگا اوس قیمت مین ایک علاقہ زمینداری خرید کر لینا ممکن تہا اوس وقت کے کاغذات خانگی اس خاندان کے راقم نے بچشم خود دیکہے ہین میر عدل کے پاس جیسی عمارات عالیشان مقبوضہ تہین ویسا علاقہ زمینداری یا معافی نہین تہا۔

نقل فرمان

مہر



دستخط طغرا

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت ـ چون بعرض مقدس رسید که سعادت و نقابت پناه فضائل دستگاه سلالۂ سادات الاماجد العظام نتیجۃ النقاد اولیاء الکرام نقادۃ العرفا والاعاظم ذی الحسب الطاہر والنسب الظاہر زبدۃ الافاضل والاکابر راجے سید عبدالقادر میر عدل در سواد بلدۂ مانکپور عسکر ظفر اثر برکنار دریا قصبہ بنام نامی و اسم سامی اشرف اقدس اعلیٰ رفع ہمایون اعلیٰ آباد ساختہ بشہاب الدین آباد موسوم گردانیدہ التماس نمود کہ مسجد جامع میخواہد در انجا بنا کند تا سکنہ انجا باداے صلوات خمسہ جمعہ و عیدین قیام نمودہ محتاج رفتن جاے دیگر نباشند و اثر مثوبات آن لاحق روزگار اشرف ہمایون گردد و نیز التماس نمود کہ بر محترفہ و سکان آن قصبہ از عملہ و فعلہ و پتہ و گذر و غیرہ ہیچکس را مجال تعدی و ستم نباشد با مرفہ الحال و فارغ البال کما ینبغی بادات مشاغل خویش نمودہ بدعاگوے دوام دولت ابد پیوند اشتغال می نمودہ باشند و این معنی از دیاد آبادی و معموری قصبہ و اجتماع مردم شود حکم جہان مطاع گردون ارتفاع از مکمن لطف و مرحمت شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین مزروع و افتادہ بالمناصفہ دیدہ و دانستہ بطریق انعام موبد و مخلد وجہ اخراجات مسجد و ضیافت وارد و صادر و باغات از پرگنہ حویلی مانکپور و غیرہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ سیادت و نقابت پناہ مشار الیہ اولاد و امجاد موصی الیہ بطناً بعد بطن و نسلاً بعد نسل ابداً مؤبداً تفقد احوال مساکین اردین انجا کوشیدہ بہ ترویج و تعمیر مسجد و قیام قصبہ اقدام می نمودہ باشند

وسلسل حکام وعمال متصدیان جهات وجاگیرداران فوجداران کروریان حال واستقبال الصوبه سرکار آنکه
بموجب حکم اشرف اقدس اعلی کوشیده اراضی مذکوره رابمود ه حیک نسبته متصرف موهی الیهم بازگذاشته اصلاو
مطلقا تغیر وتبدل برآن راه ندهند وبعلت یابوجهات واخراجات مثل قلنغه وپیشکش وجرمانه وضابطانه
محصولانه ومهرانه دروغگانه وبیگار وشکار روده نیمی ومقدمی وصدی ومی وقانونگوئی وضبط هرساله وتکرار
زراعت واحضار اشخاص وتصحیح صدور وتجدید اسناد وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت
نسازند بانفراغ خاطر حاصلات آنرا صرف اخراجات مسجد وضیافت وارد وصادر درانجا وغیره نمی نموده باشند
وجمیع سکنه محترقه واهل کسب آن قصبه ازبقال وحبسی وبافنده وکاغذی ودلال وملاح وغیره که در بازار
بیٹنه وگذر کار میکنند از جمیع تکالیف ومطالبات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرده از جمیع عوارضات مصون
ومحروس شناخته اصلا ومطلقا بهیچ نه من الوجوه مزاحم نشوند تمامی متعلقات ومضافات آن قصبه را
بلاشرکت ومساهمت بآن سیادت ونقاوت پناه مستفاض الیه وفرزندان موهی الیه منسوب داشته اصلا مداخلت
ننمایند وبعلت زکوة محترقه وسایر امور نامشروعه وممنوعه بادشاهی یکدام طلب وتوقع نکنند می باید که
هیچکس از اهالی انجا را وهیچ معامله وقضیه تکلیف رجوع بدیگری بغیر آنها نکنند می باید که بموجب مقرره مسلم
داشته از شوائب تغیر وتبدل مصون سند درین باب هرساله فرمان ویروانچه تجدید نطلبند واز فرموده
تخلف وانحراف نورزند چون بتوقیع رفیع منیع اشرف اعلی مزین ومحلی گردد اعتبار نمایند در عهده دانسته
تحریراً فی التاریخ ۲۸- خورداد الهی سنه ۳-

(نوٹ) عبارت ظہری اس فرمان کی بوجہ محکوک ہوجانے حروف کے پڑھی نہیں گئی اسلئے اخیر
عبارت کے فقرات تحریر کیے جاتے ہین - ۲۸ - ماہ خورداد الہی سنہ ۳ مطابق ۳- شہر شوال سنہ ۱۰۲۹ھ متقدس

ازحویلی مانکپور قریب آبادانی مسجد زمین افتادہ - ما بیگہ لایق زراعت	ازقریات گذارہ ازموضع بلدہ واز تغیر جاگیردار - ما ھـ بیگہ مزروع	ازقریات پایرگاہ ازموضع بہکہری وغیرہ ما ھـ بگہ - افتادہ لایق زراعت

اور واضح رہے کہ فرمان مذکور مین قصبہ کا نام شہاب الدین آباد لکھا گیا ہے اور صماہ بیگہ اراضی واسطے
مصارف اور وارد وصادر مسجد کے سرکار دہلی سے عطا ہوئی ہے اور اوسوقت کے دوسرے کاغذات کے
دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے پہلے یہان ایک آبادی کا نام شاہ آباد تھا اسکے قریب مین جب میر عدل نے

سلہ دیکھو ہبہ نامہ نوشتہ راجے علی سجاد بن راجے عبدالقادر مورخہ ۴- رمضان سنہ ۱۲۰۱ ہجری -

ایک قصبہ آباد کیا اوسکا نام شہاب الدین آباد رکہا پس یہہ دونون قصبے اب شامل ہو گئے اور سب کا نام
شہاب الدین آباد لکہا جانے لگا اور جب میر عدل کی اولاد راجے سید محمد حیات کا زمانہ ہوا تو انہون نے
اپنی کل ملکیت کا مجموعہ کر کے اپنے نانکار کی ایک سند حاصل کر کے موضع کا نام آیمہ راجے محمد حیات قرار
دیا جو اسوقت بہی کاغذات سرکاری اور خانگی مین لکہا جاتا ہے راجے سید عبد القادر میر عدل کو بذریعہ فرمان
شاہی پانسو بیگہ زمین مین تحال آحویلی مانکپور۔ قریات گذارہ۔ اور قریات پائیگاہ سے ملی تہی شہاب الدین آباد
مین اُسکے حدود بہت کم تہے اسوقت موضع آیمہ راجے محمد حیات مین سات سو بیگہ کا رقبہ ارضی ہے
پس بہت سے چکوکات کی زمین اسمین شامل ہو گئی ہے۔

چہل ستون و سنگین محل چہل ستون مقبرہ ہے جسمین تین تین درجے ہر چہار اطراف مین
سنگین عمارت کے تہے اوسکے وسط مین ایک گنبد کلان سنگین تہا جو اسوقت منہدم ہے زیر گنبد تین
قبرین ایک سنگ مرمر کی جانب مشرق اور دو سنگ سرخ کی جانب مغرب لیکن تینون مقابر برابر تہین ان
مقابر کو کوئی نہین بتلا سکتا کہ کس بزرگ کی قبرین ہین بعض لوگ کہتے ہین سنگ مرمر والی قبر شہید کی ہے
اور بعضون کا خیال تہا کہ قبرین فرضی ہین یہہ عمارت عمدہ تعمیر کرائی گئی تہی اور اسمین چالیس ستون اس
ترکیب کے ساتہہ تعمیر کیئے گئے تہے کہ باہر سے کوئی شخص بندوق یا گولی یا تیر چلائے تو جو شخص وسط کے
کمرے مین بیٹہا ہو گا اوسکو کچہہ نقصان نہ پہونچے گا بلکہ گولی یا تیر کسی ستون مین رہجائیگا اسکی تعمیر پر پرچا
بادشاہ دہلی کو دیا گیا تہا کہ شاہی مکان کی نقل راجے سید عبد القادر میر عدل نے بنوائی ہے پس میر عدل
نے بخوف و عتاب سلطانی فرضی قبرین اسمین تعمیر کرائی ہین تاکہ یہہ عمارت منہدم ہونے سے محفوظ ہے بعض
کہتے ہین کہ یہہ دفینہ ہے اور قبرین فرضی ہین ان خیالات سے قابض حال راجے سید تعشق حسین نے بطمع دفینہ ایک
قبر کو جسکا تعویذ سنگ مرمر کا تہا کہود ڈالا جب تختہ فرار جدا کیا گیا تو اوسمین سے ایک خوشبو برآمد ہوئی اور کیا دیکہا
کہ ایک مردہ شخص سو رہا ہے مگر اوسکی ہڈیان سُرخ ہین اور صرف ہڈیان باقی ہین یہہ دیکہکر فوراً سنگ فرار
بند کر دیا گیا قابضان عمارت جنکا موروثی ترکہ ہے وہ اس عمارت کی تعمیر کی اصلی حقیقت نہین بتلا سکتے
نہ کوئی کاغذ اونکے یہان ایسا ہے کہ جسکے دیکہنے سے اس عالیشان عمارت کا صحیح پتہ دریافت ہو سکے نہ کوئی علاقہ
زمینداری کی ایسی فہرست بنام راجے عبد القادر اس خاندان مین موجود ہے کہ اس عمارت کے شایان ہو
اور اگر ہے تو وہی فرمان شاہجہان بادشاہ کا جسکی نقل راقم لکہہ چکا ہے یا چند دیہات زمینداری کے کاغذات ہین

جنکے دیکھنے سے قیاس غالب نہین ہوتا البتہ کتب تواریخ سے جاگیرداران خلجی کی یہان سکونت ثابت ہوتی ہے
جنکا مفصل حال راقم آیندہ حصہ تواریخ کتاب ہذا مین اور اقوام و امتحانیان کے عروج کے ساتھ تحریر کریگا
تواریخ[سلہ] سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ جلال الدین فیروز خلجی شہنشاہ دہلی مانکپور مین دریائے گنگا کے کنارے
قتل کیا گیا ہے چہل ستون کا مشرقی حصہ سنگین دوسرا حاطہ مین واقع ہے جہان بڑی بڑی عمارات سنگین ہتین
اور اسوقت مشرقی پہلو مین ایک عمارت سنگین موجود ہے یہہ سنگین محل ایک درباری مکان معلوم ہوتا
ہے یا خانقاہ مقبرہ چہل ستون اسکے وسط کے دالان کشادہ ہین اور دو منزلہ کمرے ایسے ہین کہ ہانکی
نسبت سے وسطی دالان کے لوگ کہانی پڑتے ہین جلسہ عام کیغرض سے یہہ مکان ضرور تعمیر ہوا ہے اور عرصہ
دراز سے اس محل مین اب تعزیہ داری ہوتی ہے اور سید الشہدا حضرت امام حسینؑ کے نام کی مجالس
اسمین برپا ہوتی ہین اس محل کے مشرق جانب زیر محل ایک وسیع تہ خانہ سنگین ہے یہہ تہ خانہ موسم
گرما مین سرد رہتا ہے اور اس محل کے صحن مین اسکے مہندس نے عجیب صنعت رکہی ہے کہ صحن گہرا ہے
پانی کی نکاس کو کوئی بدررو نہین ہے عملداری انگریزی مین حکام ضلع اس مقام پر عین موسم برسات مین
آئے اور اسکے صحن مین پہول گلاب کے بوقت بارش ابر باران ڈالے گئے کہ دیکہین وہ پہول بہکر کسطرف کو
جاتے ہین لیکن وہ پہول جہان ڈالے گئے تہے وہین رہے - اور پانی صحن کا جلد خشک ہو گیا اس محل کی
پشت پر رنگین محل و پائین باغ تہا مگر وہ نیست و نابود ہو گیا صرف ایک سنگین دالان اوسمین موجود ہے اور
محل سنگین کے سامنے سمت شمال اس محل کا جواب سنگین عمارت تہی وہ بہی کہود گئی اور اس محل کے
پورب کیطرف چوبی محل تہا اوسکا نشان بہی باقی نہین ہے اور چوبی محل کی ایک دیوار جنوبی باقی ہے جسمین
سنگین دروازہ کلان جانب جنوب رو یہ ہے اور رنگین محل کے شمال مین ایک مکان خشتی نو تعمیر موجود ہے
اور ان سب عمارات کا ایک وسیع خشتی احاطہ ہے جسکا صدر دروازہ اوتر کی جانب ہے اس احاطے کے گوشہ مغرب
و شمال مین ایک چہتری دار گنبد ہے کہ جسمین ستون پتہر کے ہین اور چہت کے نیچے چند قبور ہین جنکو کوئی نہین
بتلا سکتا کہ یہہ مقابر کسکے ہین اور اوسکے قریب ایک چہوٹی ٹٹی کی مسجد ہے اور اسکے پہلوئے شمال مین بیرون
صحن چند مقابر پختہ ہین وہ البتہ مالکان و قابضان عمارت کے عورتون کی ہین -
راجے سید علی سجاد اور راجے سید علی جواد ابنائے راجے سید عبد القادر کی حویلی محاذی قلعہ لب گنگ

سلہ دیکہو تاریخ فرشتہ و طبقات ناصری - و تاج المآثر -

اور عمارت مکانات قاضیان مانکپور کے پشت پر واقع تھین جو اسوقت منہدم ہو کر کھیت ہو گیا ہے یہہ بات سمجھہ مین نہین آتی کہ جب ان لوگونکے باپ کی عمارت عالیشان شہاب الدین آباد مین موجود تھی تو ان کے نام سے یہہ حویلی کیون معروف ہوئی۔

اقوام موجودہ قصبۂ مانکپور

برہمن - مہابرہمن - گنگاپتر - اقبال - تیلی - تمبولی - برئی - حلوائی - اہیر - گڈریہ - کلوار - باری - نائی - کہار - بھڑبھونجہ - بہاٹ - بڑہئی - لوہار - سونار - درزی - دہوبی - چمار - موچی - چارپار دوز - پٹوا - ملاح - دہرکار - کمہار - چڑیمار - کائستھ - کہٹک - پاسی - مورائی - کبنی یا کوری - کہٹا - قوم کہٹا سوائے قصبۂ مانکپور و دیگر مقامات مین پہلے آباد نہین تھی کیونکہ زمان سابق مین ریشم بافی کا پیشہ یہہ لوگ کرتے تھے بیش قیمت ریشمی کپڑہ شہر دہلی کو مانکپور سے جاتا تھا (دیکھو کارنامہ تغلق) اسوقت یہہ قوم پارچہ بافی کا کام کرتے ہے اور شہر بنارس اور بہت مقامات مین آباد ہے اور ادنی درجہ کے ہندؤن مین انکا شمار ہے اور قوم بقال سہ روانی آباد ہے جو خطۂ کشمیر سے قبل عملداری اسلام یہان آباد ہوئی تھی اب یہان سے تمام ہند مین منتشر ہو گئی لیکن یہ قوم اپنی تارک الوطنی دوسرے مقامات مین مانکپور بیان کرتی ہے - قوم راجپوت اس قصبہ مین آباد نہین ہے برہمن بھی تہوڑے آباد ہین مسلمانونکا اس قصبہ مین تعصب تھی کسیوقت مین زیادہ بڑہ گیا تھا کہ اہل ہنود مین شریف قوم کی آبادی بہت کم رہ گئی کیونکہ ابتک اس قصبے مین یہہ رسم چلی آتی ہے کہ گاؤ قصاب وسط آبادی کے بلند مقامات مین ہر روز با آواز بلند وہ الفاظ پکارتے ہین کہ قوم ہنود جسکے سننے کی برداشت نہین کر سکتے۔



مذہب سکھہ کی ایک عمارت موسوم بہ سنگہت دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے اور سنگہت کے اندر گرو کی سمادہ بھی ہے اور ایک گدی نشین اس فرقہ کا یہان رہتا ہے سال مین ایکمرتبہ گرو پرب کا جلسہ ہوتا ہے اس فرقہ کے لوگ اور دیگر مذہب کے لوگ جمع ہوتے ہین اور کتہا اس جلسہ مین راگ و رقص مین مشغول ہوتے ہین اور ختم جلسہ پر موہن بھوگ (حلوا) تقسیم ہوتا ہے -

پرم ہنس

ایک سنگہت بوسیدہ فرقہ پرم ہنس کی شاہ آباد کے مغرب جانب دریاے گنگا کے کنارے واقع ہے اسمین ایک فقیر رہتا ہے مگر کوئی جلسہ نہین ہوتا ہے۔

قوم اسلام

شیخ۔سید۔پٹھان۔جولاہا۔نداف۔نان بائی۔کنجڑا۔قصائی۔معمار۔درزی۔ حجام۔دفالی۔فقیر۔پیرزادہ۔قلعی گر۔گوئیا۔طوائف۔دہوبی۔منہار۔مالی۔موچی۔قوم مغل آباد نہین ہے اور بہشتی بہی آباد نہین ہے سُنی اور شیعہ دونون فرقے کے لوگ آباد ہین۔

پیشہ وران

شیوخ وسادات زمینداری پیشہ اور پٹھان زمینداری اور مہاجنی اور قوم کایستہہ زمینداری و نوکری اور پیرزادگان زمینداری معافی اور نیز نوکری پیشہ ہین اور سلسلہ بیعت مریدانکے پابند ہین اس قصبہ کے لوگ ملازمت سرکاری مین اسوقت کم عہدہ دار ہین قوم مورائی زیادہ زراعت پیشہ ہے جاگرات عطیہ سلاطین دہلی اور لکہنؤ کے اجزا ابتک مقبوضہ اقوام شیوخ وسادات ہین۔

تجارت

کوئی مشہور کاروبار اس قصبہ مین نہین ہوتا اور ہفتہ مین چہہ روز بازار رپٹیہ مقامات بہمن نور اور کنور گنج وشاہ آباد مین ہوتا ہے لیکن ۱۹۱۲ء سے ایک جدید بازار سٹیشن ریلوے پر قایم ہوا ہے جسکا نام علی حسن گنج قرار پایا ہے۔

صنعت

کوئی خاص صنعت یہان کی مشہور نہین ہے البتہ زمان سابق مین یہان کاغذ اور ریشمی کپڑا بنایا جاتا تہا لیکن لوہار اور بڑہئی یہان کے زیادہ ہوشیار اور کاریگر ہین۔

میلے

صحبت غازی میان۔ہلک بیٹن۔چالا بندہیا چل۔اور بہت سے گنگا اشنان کے میلے ہوتے ہین۔

علوم وفنون

اہلِ ہنود مین زبان سنسکرت کا کوئی عالم نہین ہے مسلمانون مین زبان عربی کے عالم معدود چند ہین فارسی کے جاننے والے زیادہ ہین زبان انگریزی کے ماہر دو چار شخص ہین طبیب یونانی کوئی نہین ہے اور فن ڈاکٹری مین بھی کوئی نہین ہے علم طب یونانی کے ماہر زیادہ ہین اونمین حکیم مرتضی حسن مہر پور آوردہ ہین زبان اُردو کے شاعر زیادہ ہین جنکو زبان لکھنؤ کی تقلید ہے بخصوص راجے سید تصدق حسین تخلص بعشق و میر حیدر حسین تخلص حیدر و شاہ عبدالغفور تخلص بقا اور حافظ خلیل حسن تخلص خلیل اور جلیل القدر حافظ جلیل حسن تخلص جلیل شاعر درباری ریاست حیدرآباد دکن و عبداللہ علوی تخلص قیس مؤلف تاریخ ہذا اور انشا پردازی کے تحقیق بہت کم ہین۔ علم موسیقی مین مہتاب خان او عبدالدین خان گویا موجود ہین۔

پیداوار اراضی

پانی یہان کا شور ہے تماکو زیادہ پیدا ہوتا ہے اور ترکاریان بھی زیادہ پیدا ہوتی ہین نیشکر اور دہان خاص قصبہ مین نہین ہوتا باغات انبہ و مہوہ بکثرت ہین ترشا یا نایاب ہے درختان تاڑ زیادہ ہین عرق تاڑ او تارا جاتا ہے او کہجور کے درخت کم ہین۔

عمارات موجودہ

عمارات پارینہ مین عیدگاہ ۔ مسجد جامع ۔ چہل ستون سنگین محل ۔ باؤلی ۔ خانقاہ حسامی ۔ اور جدید مکانات مین مکان محمد حیدر خان مرحوم اور گنگا گہاٹ وغیرہ ہین۔

طرز معاشرت

ہندو اور مسلمان کا طرز معاشرت مثل دیگر قصبہ جات صوبۂ اودہ کے ہے مگر خاندان پیرزادگان مین علاوہ عُرس رسم گاگر بھرنے کی ہے اس قصبے کے باشندون کو زبان اُردو مین تقلید لکہنؤ سے ہے اِس لئے لہجۂ کلام لکھنوی ہے اور مادری زبان دیہاتی پوربی ہے۔

~~~~~X*X~~~~~
~~~~~

دوسرا حصۂ تواریخ

ہندوستان کے اصلی باشندے اور ممالک کے حملے

اصلی باشندے ہندوستان کے وحشی اور جنگلی کوتاہ قامت رنگ سیاہ بدصورت تھے اور ننگے رہتے درختوں کے پھل اور جڑین اور سوّر و ہرن کا گوشت کہاتے تھے نکیلے پتھرون سے شکار کرتے تھے بعدہ دہاتون سے آگاہ ہوئے - سچ ہے کہ پہلے انسان ایک شکاری تہا اور شکار کرنے مین بعض مویشی اسکے مطیع ہوگئے تو شکاری سے چرواہا بنا پہر گلہ بانی سے زراعت کے پیدا ہونیکا تجربہ حاصل ہوا اور اسوقت سے غذا مین غلہ کا اضافہ ہوا اور زراعت کرنے سے سکونت مستقل کا موقع ملا اب گاؤن آباد ہونے لگے اور آپس کی ضروریات مین تجارت کی ضرورت لاحق ہوئی اکثر ان سے تاجر ہوا اور آپس کی باتین یاد رکہنے کی غرض سے علامتین لکہنے پڑہنے کی ایجاد ہوئین تو تہذیب کے درجہ پر فائز ہوا -

ہندوستان کے اصلی باشندے اول ہی درجہ پر تھے کہ کوہ ہمالیہ سے ایک قوم جسکا نام لوڈہ تھا حملہ آور ہوئی اور ان وحشیونکو مغلوب کیا اسکے بعد پہر شمالی ہند سے متعدد حملے ہوئے جو پہلے لوگ آئے ہوئے تھے وہ اصلی باشندونکے ساتھ جنوب کیطرف ہٹ گئے اور جو لوگ رہگئے وہ حملہ آورون سے ملگئے تیسرا حملہ ہمالیہ کے شمال و مغرب کے درّون سے ہوا یہہ قوم نہایت مضبوط اور قوی تھی ہندوستان مین اس قوم کا نام دراوڑ کہلایا گیا یہہ قوم سانپ اور درختونکو پوجتے تہے اس قوم نے جنگل کو صاف کرنا اور کاشتکاری کی بنیاد ڈالی اور سابق کے باشندونسے ملگئی - چوتھا حملہ ہندوستان کے پورب دراوڑ کے گوشہ سے ہوا اس نے قوم دراوڑ کو مغلوب کیا اور آخر مین وہ مل جل گئے - پانچوان حملہ پہر اسی سمت سے ہوا اس حملہ کے لوگ تورانی کہلاتے تہے جسمین تورانی کایستہ داخل ہین کشمیر سے بنگالہ تک کا ملک ان کا مقبوضہ تھا یہہ قوم اب ملک بنگالہ مین زیادہ ہے -

آریہ

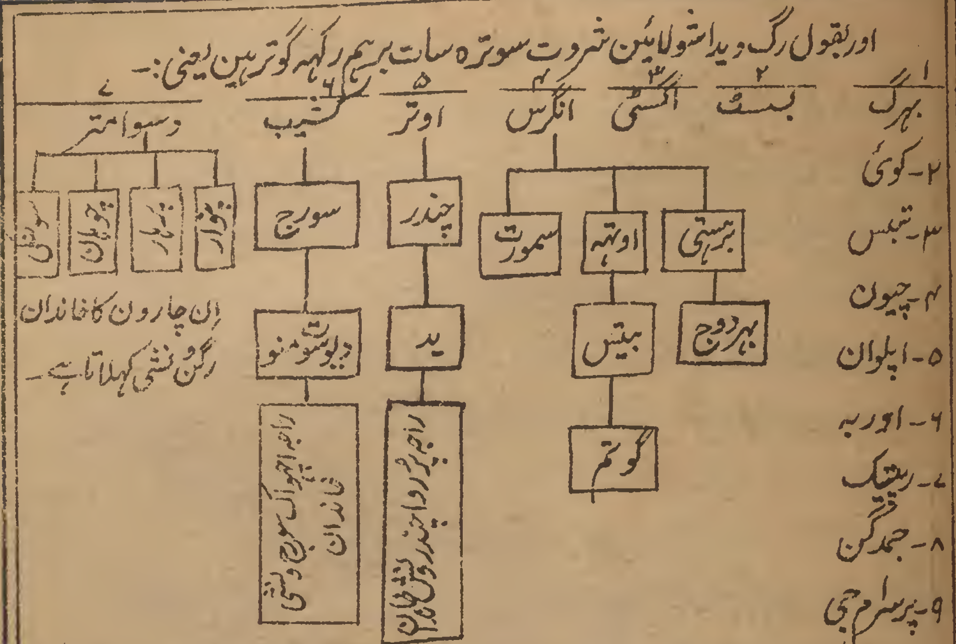
آریہ مراد باشندگان سرزمین ایران سے ہے کوہ قاف کے باشندے چند گروہ ممالک ایران وترکستان مین جو پہلے آباد ہوئے تھے ترکستانی گروہ ماوراالنہر سے بڑہا اور ایک گروہ سرزمین ایران سے چلا یہہ دونون گروہ سرحد ایران پر پہونچکر باہم ملگئے اور پہر وہان سے آگے بڑہے اور شہر ہرات کو اپن

گروہون نے آباد کیا ان گروہون کے لوگ مختلف زبانین بولتے تھے ایک زبان کرنیکی غرض سے انہون نے زبان کو آراستہ کیا اور اوسکا نام سنسکرت رکھا اور اس زبان مین قانون شریعت یعنی ویدونکی بنیاد ڈالی اس گروہ کے لوگ برہمن اور چھتری تھے اس گروہ کے لوگ جب سرحد ہندوستان پر پہونچے تو انکو ایک دریا ملا زبان سنسکرت مین اوسکو سندہو کہا اور اوسکے کنارے پر قیام کیا ہندوستان کے باشندے ان لوگونکو بوجہ بودوباش لب دریا سندہو کہتے تھے اور چند زمانے بعد مین بوجہ کثرت استعمال سندہو تبدیل ہو کر ہندو مشہور ہو گیا چونکہ یہہ گروہ سرزمین ایران سے آیا تھا لہذا یہہ گروہ آریہ بھی معروف ہوا گروہ آریہ نے چار قومین بنائین۔ اول برہمن یعنی ویدخوان۔ دوم کشتری یعنی صاحب تیغ سوم ویش یعنی تاجر چہارم شودر یعنی خدمت پیشہ۔ برہمن اور چھتری تو اول درجہ گروہ آریہ سے تھے اور انکے درمیانی درجہ کے لوگ ویش اور ممالک مفتوحہ کے باشندے شودر کہے جاتے تھے۔ منوجی کا قول ہے کہ کوئی شخص جنم کے باعث برہمن خواہ چھتری نہین ہوتا بلکہ کرم سے ہوتا ہے دونوں اقوام برہمن اور کشتری مین بھی چند اقسام ہین چنانچہ اول برہمن مین تین اقسام مصرحہ ذیل ہین اور اون مین بھی بہت سے خاندان ہین۔

گوڑ	دراوڑ	اوپ برہمن
(۱) کان کُبج۔	(۱) مہارشٹر۔	(۱) متھر یا چوبے۔
(۲) میتھل۔	(۲) دراوڑ۔	(۲) ساکلدیپی۔
(۳) گوڑ۔	(۳) گرجر یعنی گجراتی۔	(۳) کشمیری۔
(۴) سارسوت۔	(۴) کارناٹک۔	
(۵) اُتکل۔	(۵) تیلنگ۔	

علی ہذا القیاس کسٹریون مین بھی دو اقسام اور چند خاندان مصرحہ ذیل ہین۔

کسٹری	اوپ کسٹری
(۱) سورج ونشی	(۱) چترگپت ونشی
(۲) چندر ونشی	(۲) چندرگپت ونشی
(۳) اگنی ونشی	(۳) ناگ ونشی
(۴) رشی ونشی	



آریہ کو جب ہندوستان مین تسلط ہوا تو اسکا نام آریہ ورش رکہا گیا اسمین کوئی شک نہین کہ آریہ ورش کے باشندے علم و اخلاق مین درجہ اول پر تھے لیکن علم تواریخ شاعرون کے سپرد تہا کوئی بیان نظم اور مبالغہ سے خالی نہین تہا اب صحیح واقعات کا معلوم کرنا دشوار ہوگیا۔

اہل اسلام و اہل یورپ نے مبالغہ پسند طبایع شاعران ہند کے کلام اور غیر آریہ کے گیتون اور بنواڑون اور سیاحان غیر ممالک کے روزنامچون سے حالات تواریخی منتخب کرکے قومی تواریخ بہم پہونچائی ہے پہر بہی سیوائے قیاس آرائی کے صحیح بہروسہ ناممکن ہے۔

نام و لقب اقوام اہیر و بہر

اہیر لفظ سنسکرت بمعنی شکاری یہہ قوم اصلی اقوام ہند سے ہے جسکا طرز معاشرت اوسوقت وحشی اور جنگلی تہا آریہ نے ایسے لوگونکو یہہ خطاب دیا ہے اور جب اس قوم کے لوگون نے مویشی پالنا اختیار کیا تو وہ لوگ گوالا یا گوال یا گڈریہ کہلائے اور بعض مقامات مین ایسی حالت پر بہی اہیر ہی کہلاتے رہے اور انمین سے جو گروہ وحشی و جنگلی رہا وہ لوگ بہر کے لقب سے معروف ہوئے کیونکہ ابہر کے معنی بہی شکاری کے ہین کثرت استعمال سے ابہر کا الف حذف ہوگیا صرف بہر باقی رہ گیا۔

طرز معاشرت اقوام بهر

انکا طریقہ قدیم وحشی اور جنگلی انسانوں کی مانند تہا اور اب بہی بعض مقامات مثل گونڈہ وغیرہ کے مزروعہ زمین سے نفرت کلی ہے جب جنگل کا کوئی قطعہ مزروعہ ہوجاتا ہے تو وہ اسکو چہوڑ کر دوسرے صحرائی مقامات مین چلے جاتے ہین اور اونکی زندگی ہمیشہ ایک جنگل سے دوسرے جنگل کی آوارہ گردی مین صرف ہوتی ہے یہہ لوگ نہایت بزدل ہوتے ہین لیکن سچے امین اور عمدہ شکاری ہین اور شکار کے تعقب مین وہ کبہی نہین تہکتے اپنی لمبی بندوقون سے عمدہ نشانہ لگاتے ہین مگر نیل گائے کی حفاظت مین البتہ ہندوین ظاہر کرتے ہین اور سور کے گوشت اور شراب کے بڑے شایق ہین انکی دعوتون مین چاول اور گوشت اور مہوہ کی شراب بکثرت لنڈہائی جاتی ہے۔

پرستش اقوام بهر

سامائی دیوی کے سامنے بکرے کی بہینٹ چڑہاتے ہین کارے گورے دیوتاؤن یعنی سانپون کے روبرو مرغی کے چوزونکی قربانی کرتے ہین بنس پتی مائی کا پوجا البتہ ہندؤنکے مشابہ ہے کیونکہ چہڑہاوا غلہ وگہی وغیرہ کسی برہمن کو دیا جاتا ہے مگر انکی شادی بیاہ مین کسی برہمن کی ضرورت نہین ہوتی اور ملک برہما کے مانند دولہ کا باپ ایک چہوٹا قطع جنگل کا دولہ کو شکار کہیلنے کے لئے عطا کرتا ہے اگرچہ بعض مراسم اور پرستش ابتک اقوام پاسی اور اہیر وبہورائی وچمار اور علی الخصوص اقوام خانہ بدوش مین پائی جاتی ہین جس سے صاف طور سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ مجموعہ اقوام کسیوقت مین ایک ہونگی۔

تعمیرات اقوام بهر

بہرونکی تعمیر کردہ سنگین وخشتی قلعے اور باندہ اور زمین دوز تنگ گڈہیان ممالک متحدہ آگرہ واودہ مین ابتک موجود ہین بہار کے دو بودہ منارونکو اور حریا کوٹ[سلہ] جو غازیپور مین واقع ہے بہرونکا تعمیر کردہ ہے اور یہی حالت اون کہنڈرون اور ویران مواضعات کے ٹیلون اور قصبہ جات کی ہے جو اضلاع بستی وغازیپور واعظمگڈہ وگونڈہ والہ آباد وپرتابگڈہ اور رائے بریلی وغیرہ مین واقع ہین اور اکثر بہراڈیہہ کے نام سے معروف ہین اور بہرونکی مسمار گڈہیان جنمین تختہ جنگل ہوتا تہا ابتک جابجا موجود ہین اور اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین باون[۵۲] کوٹ بہرونکے نام سے مشہور ہین بہرون کے

سلہ دیکہو اودہ گزیٹیر۔

تالاب اور قلعے سورج بیدی پورب پچھم لمبے ہوتے تھے حالانکہ اہل ہنود کے مکانات اور قلعے اور تالاب چندر بیدی اوتر دکھن لمبے ہوتے ہین۔

حالات مجمل

قوم بہر[۱] اون اصلی اقوام سے ہے کہ گورکھپور سے لیکر بندیلکھنڈ اور ساگر تک کا ملک جنکے قبضہ مین تہا اور قوم بہر کے نام مختلف اضلاع غازیپور وبستی مین ابتک مشہور ہین یعنی بہر۔راج بہر۔بہر یتوا۔بیار۔بیون۔بند۔جونکہا۔

بہر[۲] خود کو راج بہرون سے افضل سمجھتے ہین اور راج بہران کے دعوے کو تسلیم نہین کرتے یہہ دونون فرقے آپس مین اکل وشرب نہین کرتے ہین۔بہرونکی آبادی ضلع غازیپور مین زیادہ ہے لیکن ان کے قبضہ مین ایک ایکڑ زمین نہین ہے مگر خاص خاص اب کاشتکاری کرنے لگے ہین ورنہ مثل اقوام پاسی و آرکہہ چوکیداری وضع کی خدمت انکے متعلق تھی انمین کثرت سے جرایم پیشہ مثل چوری اور نقب زنی کے عادی ہین۔راج بہر سور کا گوشت نہین کہاتے اور ادنی درجہ کے ہندو خیال کیئے جاتے ہین لیکن بہر بالکل ہندو سوسائٹی سے خارج ہین ایک مثل مقامی راج بہرونکی یہہ مشہور ہے کہ انکا تعلق ستاسی راج سے ہے۔

یہہ[۳] بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ پورانون مین بہرونکا اوسوقت تک سراغ نہین ملتا جبتک اسبات پر غور نکرین کہ برہما پوران مین اونکا ایک تاریک بیان ہے۔

غازیپور[۴] اور اعظمگڈہ مین بہرون کے دشمن سینگر راجپوت تھے جو بہپوند ضلع اٹاوہ سے آئے تھے اور ضلع مرزاپور مین بہرونکے راجہ ٹلی پہیا پور مین رہتے تھے جسکو راجہ گودن دیو گہرواڑ مورث خاندان کنتت ضلع مرزاپور نے لیلی تھی پرگنہ بہدوی کی حکومت مونا راجپوتون نے لیلی جو امریاپور اور انے مہ پور سے آئے تھے پرگنہ جہونسی ضلع الہ آباد مین بئیس لوگون نے اور سکندرہ مین تسیال اور دواب

---

[۱] دیکھو کتاب متحدہ مصنفہ مسٹر ولیم کروک صاحب۔بی۔اے۔بنگال سروس۔

[۲] رسالہ سر ایچ۔ایم۔الیٹ صاحب۔

[۳] ایضاً۔

[۴] دیکھو رسالہ مسٹر شیرنگ صاحب۔

ضلع فتحپور مین کہیجر وتیغ اور کرّہ و پرگنہ اتہربن و کرالی اور چایل ضلع الہ آباد اور پرگنہ مانکپور اور بہار و دہنگو مین ۔ رام پور ضلع پرتابگڈہ مین بسین راجپوت نے بہرونکی جگہہ حاصل کی ۔

اودہ[1] کے بہر ہیرواون قصص اور حکایات مین ملتے ہین جو سنہ ۱۶۰۷ء اور سنہ ۱۸۳۷ء کے درمیان مین تصنیف ہوئے ہین ۔

جن اصحاب نے ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ فرمائی ہے کہ اصلی اقوام صوبہ اودہ اور میان دوآب پاسی و بہر تہے جب آریہ نے اپنا سکہ جمایا تو انکو صحرا نورد ہونا پڑا یہہ اپنے تمدن آزادانہ اور سادگی سے بسر کرتے تہے جنگل کے پہل اور درختونکی جڑین اور شکار کا گوشت انکی غذا تہی دہوپ کی تپش اور سردی کی تکلیف کے لئے غارونمین رہنا پسند تہا تہذیب کے سیلاب نے آخر انکو بہی ڈبو دیا اور آریہ اپنے رقیب کی دیکہا بہالی سے صحرا نوردی مین قوم فاتح کے شریک عادات و اطوار ہوئے اور بہادر راجپوتون کے ساتہہ شمشیر آزمائی ہونے لگی اور رفتہ رفتہ رہزنی اور غارتگری پر کمر ہمت کی جب ہندوستان کے راجگان عیش و عشرت مین پڑے اور بدنظمی نے اپنا عمل کیا تو انکے نمبر بڑہنے لگے اور مسلمان حملہ آور و فاتح جب آریہ کی جمعیت کو پریشان کیا اسوقت انکو فاتح اپنی حکومت قایم کر لی اور استقلال کے ساتہہ قلعہ بندی شروع کی اور صوبہ اودہ مین بہت سے کوٹ اور گڈہیان تعمیر کرائین کہ آرام کے ساتہہ لوٹ مار کیا کرین جیسے جیسے صعوبتونکا سامنا ہوا ویسے ویسے تجربہ بڑہتا گیا رفتہ رفتہ ان قلعون کی ریاستین قایم ہوتی گئین اسلام کی حکومت قایم ہوتے وقت انکی حکومت تمام صوبہ اودہ مین درمیان دوآب مین اچہی طرح پہیل گئی تہی اور دولت کیساتہہ قومیت کا نمبر بہی تبدیل کر دیا گیا اور چہتریونمین شمار ہونے لگا صوبہ اودہ مین اب اقوام بہر بجز ضلع گونڈہ اور کہین پائی نہین جاتی ۔

کنپوریہ فرقہ کا مورث اعلیٰ جو راجپوتونکا ایک گروہ کلان اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین راجگان راہمرا و سہس تہے تہوا نے نصف ضلع پرتابگڈہ بہرونکو شکست دیکر چہین لیا تہا اور بہرونکے سردار راجہ تلوکی اور بلوکی میدان جنگ مین قتل کرکے چہوڑ دیئے گئے تہے اسیطرح ڈونڈیا کہیڑ کے بیسون کا بیان ہے کہ راجہ ابہی چند جو خاندان بیس کا بانی تہا رائے ڈال والی ڈلمو اور رائے

[1] دیکہو رسالہ مسٹر ڈبلیو سی بنٹ صاحب ۔

بال دائی رائے بریلی کو گنگا کے کنارے شکست دی اور یہہ بات ثابت ہو چکی ہے[۵۱] کہ راجہ ابھے چند ہمعصر راجہ راہس اور راجہ سہس کے تھے اور تیرہوین صدی کے اوائل مین زندہ اور موجود تھے۔ ایک روایت یہہ بھی مشہور ہے کہ رایان ڈال اور بال کو سلطان ابراہیم شرقی نے ڈلموء مین جنگ کرتے وقت گنگا کے کنارے مابین سرحد اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ قتل کیا ہے اور اسکی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ سال مین ایک مرتبہ اہیرن کا میلہ ایک ٹیلہ پر گنگا کے کنارے ہوتا ہے جہان ان سردارونکی قبرین ہین جو مقام ڈلموء سے کچھہ فاصلہ پر واقع ہین اور اس مقام کو شاہ بھی کہتے ہین یہان قوم اہیر اون کے نام پر دودہ چڑہاتے ہین علی ہذا کڑہ مانکپور کے گرد و نواح کے اہیر بھی راجہ جے چند والی کڑہ اور راجہ مانکچند والی مانکپور کے نام پر دودہ چڑہاتے تھے لیکن اسوقت یہان قلعہ جات کڑہ و مانکپور مین کوئی رسم ادا نہین ہوتی

قوم کایستھہ

(دیکھو صفحہ ۱۴۱ - چترگوپت ونشی)

اقوام کایستھہ نے یہہ ثابت کیا ہے[۵۲] کہ دھرم راج جو گنہگارونکی سزادہی کو مامور ہین اونہون نے سری برہماجی سے عرض کی کہ ایسا بڑا کام مجھہ سے اکیلے انجام نہین ہوسکتا ہے پس سری برہماجی اس دہیان مین مشغول ہوگئے تو ایک پُرش سیام روپ دوات قلم ہاتھہ مین لئے ہوئے سامنے آکھڑا ہوا تب سری برہماجی نے اوس سے فرمایا کہ تو میرے کایا سے پیدا ہوا ہے لہذا نام تیرا کایستھہ رکھا گیا چونکہ تو میرے چتر سے یعنی دل مین تیری گپت (حفاظت) ہوئی ہے اس لئے لوگ تجھکو چترگپت کہین گے تب سری چترگپت کوٹ نگر مین جاکر دیوی کی پوجا مین مشغول ہوئے اور دہرم شرمانے کہ اوتم دوج تھے اپنی دختر مسماۃ ایراوتی کو چترگپت کے ساتھہ بیاہ کردیا اور اس عورت سے آٹھہ فرزند پیدا ہوئے یعنی - ہموان - چترچارو - اورن - چت اندری چارو - سوچارو - چتر - مت مان - اور دوسری عورت مسماۃ دکشنا سے چار بیٹے پیدا ہوئے۔

[۵۱] دیکھو رپورٹ ضلع رائے بریلی مرتبہ کروک صاحب۔

[۵۲] دیکھو یم سنگھتا اور پدم پوران اور بہوشیہ پوران اور گرڑ پوران اور رگ وید دیجر وید اور مہابھارت انواسن پرب۔

بہاتو۔ بہاتو۔ بیرج وان۔ سری باستنب۔ بیل ول بیسر چار ون نے متہرا مین اپنی نودو باش
اختیار کی اسلیئے اوسکی ذات ماتھر کہلائی اور سوچار و گوڑ دیش مین ساکن ہوا لہذا اوسکی
ذات گوڑ معروف ہوئی اور جتیر ساکن بہٹ ندی ہوا اوسکی ذات بہٹ ناگر ہوئی اور مت مان
اپنی عورت کے ساتہہ چلا گیا اوسکی ذات سکہہ سینہ کہلائی گئی اور ہموان نے اپنے کو آماد کر دیا اوسکی
ذات امشٹ ہوئی اور بہاتو سری داس نگر مین آباد ہوا اوسکی ذات سری واستو یہ اور بہاتو
سور سین کو چلا گیا اسلیئے اوسکی ذات سورج دُج کہلائی اسی طرح جسقدر اولاد سری چترگپت
کی جہان جہان آباد ہوتی گئی اون مقامات کے نام سے ذات اونکی معروف ہوئی ماسوائے اس کے
اور اسباب بہی تفریق ذاتون کے ہین جیسے سری باستنب کے دو بیٹے پیدا ہوئے اولاد اکبر کی
اولاد کہرے کایستہہ اور دوسرے لڑکے کی اولاد باستنب وسری ال مشہور ہوئی ۔

دو کتبے قلعہ کالنجر سے برآمد ہوئے ہین جنسے ایسا ثابت ہوا ہے کہ۔ کوسمبہی کے کایستہو نکا
مورث اعلی اس مرتبہ کو پہونچگیا تہا کہ اوس نے اجیگڈہ کا قلعہ لیلیا تہا جسکے جانشین جنیوا۔ ہارو کا
جلنہار۔ گنگا۔ دہرا۔ کملا۔ اور مالکا ہتی۔ یہہ آخر نام مالکا لفظ مالکی سے متشابہ ہے جسکا تذکرہ
تاریخ فرشتہ اور طبقات ناصری مین مفصل طور سے مندرج ہے کہ جسکو ۶۴۷ھ مین سلطان
ناصر الدین محمود نے کڑہ مین شکست دی ہے اور یہہ خاندان بہہ خیال کیا گیا ہے اس خاندان کا آغاز
اور خاتمہ ڈیڑہ سو برس کے اندر ہو گیا ہے کل چہہ پشت دورہ حکومت رہا۔

اقوام مورائی اور کورمی

یہہ قوم صوبہ اودہ اور تمامی ہند مین منتشر ہے اور زیادہ تر زراعت پیشہ ہے اور بعض
مقامات مین مورائی کو موراؤ اور کورمی کو کُنبی کہتے ہین۔

مؤ لفظ ہندی پراکرت ہے زمان سابق مین مؤ اوس گانؤن کو کہتے تہے جو راجہ کے دربار سے
انعام مین ملتا تہا اور چونکہ اس قطعہ عطیہ کا وہ شخص مالک ہوتا تہا اسلیئے وہ موراؤ یا مورائی کے
لقب سے معروف تہا اور یہہ لقب بہت پورانا ہے زمان سابق کے القاب موروثی ہوتے تہے موضع
کے رائے کی گو حیثیت باقی نہ ہے لیکن اولاد رائے کے لقب سے پکاری جائیگی یہہ ظاہر ہے کہ

سلہ دیکھو رسالہ مسٹر لیسن صاحب۔

ہندوستان مین کاشتکاری زمینداری کا زینہ ہے اول ہندوستان مین کاشتکاری شروع ہوئی اور وہ کاشتکار ہی بالآخر زمیندار کہلائے پس گانوٗن کا مالک مورائی ہوا اور جب اوسکی اولاد کی ترقی ہوئی تو بعض نے صرف کاشتکاری پر اکتفا کیا مگر تب بہی لقب اونکا بدستور سابق قایم رہا۔ لیکن ان کے دُور کے رشتہ دار کورمی کہلاتے تہے اونکے ساتہہ یہہ لقب موروثی ہوگیا یہہ دونون قوم کے لوگ کارے گورے دیوتاؤن کو پوجتے ہین پس اصلی اقوام ہند کا خون انمین شامل ہے قاعدہ کی بات ہے کہ قوم مفتوحہ ہمیشہ قوم فاتح کے اطوار پر چلتی ہے آریہ کی دیکہا بہالی اور اونکے ساتہہ بود وباش کہنے سے انمین ہندوپن آگیا ہے۔

اقوام پاسی

پاسی لفظ ہندی پراکرت جسکے معنی قریبی یا نزدیکی کے ہین اور اسوقت یہہ قوم صوبہ اودہ اور میان دوآب ضلع الہ آباد مین زیادہ آباد ہے اس قوم کے لوگ سور پالتے ہین اور شراب بکثرت پیتے ہین اور شراب کو مدائن دیوتا کہتے ہین اکی چہوٹی قسم نہین کہاتے دستور اور رسومات مشابہ قوم بہر سے ہے اور ذاتونکی تفریق بہی ہے اور مثل قوم بہر انمین بہی ایک قوم راج پاسی کی ہے جو اپنے تئین ہندوستان کا اہل حکومت ہونا کسی وقت مین ظاہر کرتے ہین ان لوگون کی قومی گیتون اور بیواڑون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین یہہ لوگ حکمران تہے کیونکہ جنگ پر سرام اور اپنے خاندانکی تباہی بیان کرتے ہین اور دعویدار ہین کہ ہم لوگ چہتری بنس ہین مگر عادات اور صفات مین مثل اقوام بہر یہہ بہی امانت داری مین ایماندار اور جرائم پیشہ مثل چوری اور نقب زنی مین مشاق ہین راقم کے نزدیک اقوام بہر کے رشتہ دار قریب ہین اگر یہہ نہین ہے تو وہ فرقہ چہتری جو پرسرام کی جنگ مین مغلوب ہوکر بہرونکی ذریات مین شامل ہوگیا ہے اونکے رشتہ دار قریب ضرور ہین۔

صوبہ اودہ کے راجپوت

اودہ کے راجپوت تین تاریخی زمانے پر تقسیم ہوسکتے ہین مگر بسین۔ گہروار۔ اور چندیل تاریخی زمانے سے پہلے یہان آباد ہوئے ہین اور گوتم۔ جنوار۔ چوہان۔ ریکوار۔ دکہیت۔ سکروار نے بارہوین صدی عیسوی کے خاتمہ پر شہاب الدین محمد غوری کے تاخت وتاراج کے بعد

نقل وطن کیا ہے اور گہلونت سینگر۔ بنوار۔ گوڑ۔ اور بربہار۔ اسلامی حکومت قایم ہونیکے بعد آئے ہین۔ راوت اور مہرور صرف ضلع اوناؤ کے باشندے ہین علاوہ ہیوبنس راجپوتون اور کنواروں کے تمام فرقے اپنا وطن شمالی مغرب یا مغرب خاص بیان کرتے ہین جنہین مالوہ اور بندیلکہنڈ اور میان دوآب گنگا اور جمنا اور وہ حصہ ملک جو جمنا کے اس پار دریاے گہاگرہ سے دہلی تک اور گہاگرہ پار واقع ہے ان فرقون کا قدیم وطن تہا جو اب علاقہ زیبور مین آباد ہین اور اودہ کے چہتری فرقے جو صوبہ اودہ سے باہر اپنی اصلیت کا دعوی کرتے ہین وہ ایک چہتری کی نسل بیان بیان کرتے ہین مگر وہ نہین کہتے کہ راجپوت حملہ آورونکی فوج سے اونکا تعلق تہا بیسواڑہ کے راجپوتون کا بہی ایسا ہی خیال ہے جو تلوک چند کی اولاد ہونیکا دعوی کرتے ہین جو ملک متوسط سے آیا تہا۔ اور راجکمار بیان کرتے ہین کہ وہ مین پوری کے چوہان بریار سنگہہ کی اولاد مین ہین جسکے ذریعے سے وہ راجہ پرتہی راج دہلی کے عزیز قریب ہونیکے دعویدار ہین ان مستثنیات کے سوائے مشرقی اودہ کا کوئی فرقہ مغربی اصلیت کا مدعی نہین ہے شکمی فرقونکی روایتون سے یہہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ انمین بہت سے فرقونکا قریبی تعلق اصلی اقوام کے ساتہہ ہے اور اسکے شبہہ کرنیکی بہت بڑی وجہ یہہ ہے کہ اونکی نسل خالص ہے۔ مثلاً اقوام کنبوریہ اور بندل گوتی روایتی طریق سے مخلوط شادیون سے پیدا ہوئے ہین اور امیٹا اپنے تئین چمار گوڑ کہتے ہین۔ روتار ایک کثیر التعداد فرقہ ہے جسکے والدین برہمن اور دوسرے اقوام کی عورات ہین اور ریلوار بہی ایک عورت اعلی کی نسل ہین جسکے تین عورتین دوسری قوم کی ہتین اور یہا لے سلطان کی ایک مشتبہ اصلیت ہے بہت سے بیس تلوک چندی بیسوں کے برابر نہین سمجہے جاتے اس امر کے ثبوت مین کہ موجودہ اقوام راجپوت مختلف قومونکا ایک مجموعہ ہے میسٹر نیسفیلڈ صاحب بہت سے شکمی فرقون کا نام بیان کرتے ہین جنکی نسبت اونکی راے ہے کہ وہ شکاری یا چوپان فرقون سے ہین یعنی بروار۔ گدڑیا۔ کہنگار۔ گوجر۔ بہٹ گوجر۔ یادو جادون۔ میو۔ گوڑ۔ چمار گوڑ۔ جیسوار۔ ڈومار۔ کہاگی۔ ناگور۔ ناگ بنسی۔ بہلیا۔ بڑیا وغیرہ اور اسمین شک نہین کہ ترقی کی ابتک یہہ کارروائی جاری ہے

بیس[۱]

چہتیس ۳۶ اقوام شاہی مین بیسونکا بہی شمار ہے بعض کا خیال ہے کہ یہہ سورج بنسی خاندان کا

[۱] دیکہو ٹاڈ راجستان۔

ایک شکمی فرقہ ہے کیونکہ انکا تذکرہ نہ تو چندر بہان کی فہرست مین ہے، نہ کو مریال چرتر مین اور
صوبہ اودہ مین یہہ لوگ ڈونڈیا کہیڑے سے اپنی اصلیت کا سراغ تبلاتے ہین[۵۱] ویسواڑہ
وہ ملک ہے جسکے مغرب مین کانپور اور مشرق مین سئی ندی اور جنوب مین چہوآب ندی اور شمال مین
دکہتان ہے ہیون تسنگ سیاح چینی نے راجہ ہرش بردہن کو جو سنہ ۶۰۷ع سے سنہ ۶۴۸ع تک
بالائے ہند مین ایک بڑا راجہ تہا فیشی یا ویشیا لکہا ہے[۵۲] جس سے یہہ اخذ ہوا ہے کہ مراد بیس ہے ورنہ
اونکا تعلق مالوہ اور بلبہی راجپوت خاندانون سے غیر ممکن تہا اور انکا قومی ہیرو سالباہن ہے
جو ایک سانپ خیالی بیٹا تہا اور جسنے بکرماجیت راجہ اوجین کو مغلوب کیا تہا اور اس سانپ کی
علامت اور روایت کو قومی روایت سے استحکام دیا گیا ہے جسمین بیان ہے، کہ سانپ نے اس
خاندان کے کسی شخص کو ہلاک نہین کیا درحقیقت سانپ ایک نسلی توتم ہے ڈونڈیا کہیڑے کے
بیسونکا بیان ہے[۵۳] کہ راجہ سالباہن کی بیسوین پشت مین راجہ ابہے چند ہوئے اور گنگا اشنان
کیغرض سے شیوراجپور ضلع فتحپور مین وارد ہوئے تہے راجہ ارگل ضلع فتحپور نے اپنی دختر کا بیاہ
راجہ ابہے چند کے ساتہہ کردیا تہا اسلئے راجہ ابہے چند شیوراجپور مین مقیم ہوگئے اور اقوام بہر کو
شکست دیکر اونکے علاقونپر قابض ہوئے اسیوقت سے بیسواڑہ کی ابتدا شمار کیجاتی ہے راجہ
ابہے چند کی دسوین پشت مین راجہ تلوک چند ہوئے اور انکے دو بیٹے ہرہرد یو اور پرہتی چند تہے
تلوک چندی بیس خالص خون کے فرقو نمین شادی بیاہ کرتے ہین اونکی شاخین ہرہردیو اور
پرتہوی چند ہین اور معمولی بیس اپنی لڑکیونکو سینگر۔ بہدوریہ۔ چوہان۔ کچہواہہ۔ گوتم۔
پربہار۔ دکہیت۔ گہروار جہتریونمین بیاہ دیتے ہین اور بناپہر۔ جنوار۔ کہیچر۔ رکہوبنسی۔
ریکوار۔ کرچول۔ گہلوت فرقونکی لڑکیان قبول کرتے ہین فرقہ بیوار واقع مین پوری د
بیس ڈونڈیا کہیڑے کے تارک الوطن ہین سنہ ۱۳۹۱ع و سنہ ۱۳۹۲ع مین انہون نے راٹہورون کے
ساتہہ ایسا ہنگامہ برپا کیا تہا کہ جسکے فرو کرنے کی غرض سے شاہی فوج کے بہیجنے کی ضرورت

[۵۱] دیکہو رسالہ سر ایچ۔ ایم۔ الیٹ صاحب۔
[۵۲] دیکہو رسالہ جنرل کننگہم صاحب۔
[۵۳] دیکہو کتاب صحیفہ زرین صفحہ ۲۲۳۔

لاحق ہوئی تہی - دیولی پرناہل مین اونکا خاص مقر ہے جو ایک زبردست مقام بیان کیا گیا ہے سلطان
خضر خان نے کوئل سے اٹاوہ جاتے وقت سنہ ۱۴۲۰ء مین حملہ کر کے اسکو تاخت و تاراج کیا ہے
فرخ آباد کی تاریخ مین مذکور ہے کہ ڈونڈیا کہیڑے کے تارک الوطن کو ہنسراج اور بچھراج دو
بہائی لیگئے ہتے وہ پہلے اصلی قوم بہینہار کے مطیع تہے لیکن آخر کار انہون نے انکو وہان سے نکال دیا -
اور سکت پور - سور یکہہ وغیرہ مواضع جو ایسن ندی کے پار واقع ہین پہر اپنی حکومت جمائی -
بداؤن مین چودہری اور راے دو فرقے مین جو بیسواڑہ کے روایتی سرغنہ دلیپ سنگہ کے
دو بیٹونکی اولاد ہین ضلع بستی مین یہہ لوگ ترک وطن ہونیکی تاریخ صرف پانچ چہہ پشت اوسوقت
سے بیان کرتے ہین کہ جب مسٹر مین صاحب نے تاریخ مشرقی لکہی تہی گورکہپور مین اس فرقہ کے
لوگ اپنے کو ناگ ونشی خاندان بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ مشہور نگلے کاندہین کی ناک
سے پیدا ہوئے ہین جو وسیشتہا کی ملکیت ہتی - غازیپور کا فرقہ دعویدار ہے کہ وہ گہیں راے
کی اولاد ہے جو بیسواڑہ سے پندرہ پشت قبل مین آیا تہا اور جنگل مین آباد ہوا تہا روہیلکہنڈ
مین انکی تارک الوطنی اکبر بادشاہ سے زیادہ مدت کی نہین پائی جاتی انکے خاندان مین ایک
مشہور قصہ یہہ ہے کہ انمین سے دو شخصون نے شہزادہ ارکل کو مسلمان کے ہاتہہ سے کیونکر بچایا تہا
اور اوسی زمانہ سے وہ گوتم کے ساتہہ اپنی شادی کرنیکو اپنی بڑی خوش نصیبی سمجہتے ہین - ان
باتون کے بعد اس امر مین بڑا شبہہ ہے کہ یہیں خالص خون راجپوت ہین یا نہین معلوم ہوتا ہے کہ
اس فرقے مین چارسو برس پہلے مختلف طبقے کے لوگ جری اور بہادر شریک تھے اور اعظمگڈہ مین
یہہ لوگ اسلامی طریق کے مطابق خواجہ منہاج کی یادگار مین بائین پردے کا انگرکہہ پہنتے ہین
اور اونکی ساخت کی نسلی علامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انمین اصلی اقوام کا خون ملا ہوا ہے اور انکی
عورتین سفید کپڑون کے سوا رنگین نہین پہنتی ہین اور پاؤن مین زیور طلائی نہین پہنتی ہین اور
مرد ہل کو ہاتہہ سے نہین چہوتے - ان لوگونکو اس بات پر ناز ہے کہ وہ صوبہ اودہ مین فیاض
اور دولتمند اور بہادر و عالیخاندان اور خوش پوشاک ہین حالانکہ اون راجپوتونکی طرح نہین ہین

۵۱ دیکہو تاریخ مبارک شاہی -
۵۲ دیکہو لکچر ڈاکٹر بیڈ صاحب -

جو کاشتکار یا سپاہی بن سکتے ہین گو کہ فوجی خدمات کے متعلق اپنی ہمتمات پر غالب آ گئے ہین مگر ابھی تک کوئی ایسا نہیں جس نے دریائی سفر اختیار کیا ہو اور اوسکو اپنی ذات مین شامل ہونیکی اجازت دیگئی ہو نہین ہے۔ کلکتہ سے جیپور تک مہاجنی اور تجارت پیشہ البتہ ہین۔

کینپوریہ راجپوت

اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈھ مین چند علاقہ جات کانپوریہ راجپوت کے ہین اون کا بیان[۵۱] ہے کہ راجہ مانکچند گہرواروالی مانکپور کی اولاد دختری مین ہملوگ ہین راجہ مذکور نے اپنی دختر سوجہیہ کہہ ہمارے مورث اعلی کو بیاہ دی تہی اور اپنا راج پاٹ دختر کو دیدیا تہا اور اوسکے بطن سے ایک بیٹا راجہ کانہہ پیدا ہوا اور راجہ کانہہ کے دو بیٹے راجہ رہس اور راجہ سہس پیدا ہوئے اور راجہ رہس نے اپنی راجدہانی مقام گوراکٹاری مین قرار دی اور آکی گیارہوین پشت مین دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے راجہ آدہان راجہ تلوئی اور چہوٹے گلاب شاہ راجہ شاہ مؤ ضلع رائے بریلی مین اور انکی اولاد سے اور بہت سی ریاستین ہوگئین اور راجہ سہس نے اپنی راجدہانی مقام کیتہولا ضلع پرتابگڈھ مین قرار دی چنانچہ راجہ مہیش بخش سنگہ راجہ سہس کی بیسوین پشت مین ہین اور سوجہیہ رکہہ مورث کی دوسری عورت سے جو قوم کی برہمنی تہی جو اولاد پیدا ہوئی وہ شہر الہ آباد مین پانڈے کے لقب سے معروف ہے۔

حالات ترقی قوم اور علاقہ جات صوبہ اودہ

بیان[۵۲] ہے کہ ایک معزز فرقہ راجپوت کا ناگ ونشی خاندان یا پیروان بدہ سے بہا گا تہا پس راجپوتونکی جماعت کثیر اقوام بہر اور چیرو مین شامل ہوگئی تہی پہر جب اہل اسلام نے سرداران بہر کو شکست دی تو کچہہ اقوام بہر مسلمانون اور کچہہ دوسری اقوام مین شامل ہوگئی موجودہ اقوام مین ایک بڑا حصہ بہرونکی ذریات کا ہے اور ان مین بعض زوال سلطنت مغلیہ پر قوت حاصل کرکے اپنی ریاست اور حکومت قایم کرکے راجپوتون مین داخل ہوگئے۔

---

۵۱ دیکہو صحیفہ زرین صفحہ ۱۴ و ۱۴۷۔

۵۲ دیکہو رسالہ مسٹر کارنیگی صاحب۔

تاخت وتاراج زمان سابق مین زمینداران صوبہ اودہ کا دستور العمل تہا مگر شاہان اودہ کے ہر لونگ
مین لوٹ مار ملک گیری کا اول مرکز ہوگیا تہا اکثر اقوام سرکش کی ترقی کا باعث یہی بدعملگی اور
بدانتظامی تہی حکام اودہ کا دستور تہا کہ دیہات اور مواضعات کی سالانہ تشخیص جمیع مالگذاری کرتے
تہے اور حکام کا تقرر بھی منجانب شاہ اودہ چندروزہ تہا بعض محل مین کل محاصل محال ملکیت سرکار
سمجھکر پوری خام نکاسی پر تشخیص مالگذاری ہوتی تہی اور زمیندار ونکو کچہہ رقم یا زمین بطور نانکار یا حق
التحصیل چہوڑ دیجاتی تہی اور تشخیص جمیع بر پٹہ وقبولیت ہوتی تہی مگر زمیندار کا ایک گونہ کوئی حق
مستقل نہین تہا اور رعایا کے حقوق بہی زمیندار کے سامنے بیوقعت تہے ویسے ہی اون کو
آزادی تہی ایک گاؤن کو چہوڑکے دوسرے گاؤن مین آباد ہوجانے سے کل مواخذہ سے کاشتکار
بری ہوجاتی تہی چہوٹی چہوٹی زمینداریان معرض زوال تہین بڑے علاقہ دار خودسر تہے اور
اونکی روزافزون ترقی تہی کیونکہ چہوٹی زمینداری بڑے علاقہ دار کی چوگان گاہ تہی جب چہوٹے
زمینداران کے کاشتکار ماتحت فصل غلہ یا پیداوار اراضی جمع کرتے تہے بڑے علاقہ دار قریب تر
لوٹ مار شروع کردیتے تہے رعایا پریشان ہوکر بڑے علاقہ جات کی زمینداری مین آباد ہوجاتے تہے
جب گاؤن چہوٹے زمیندار کا لوٹ لیا جاتا تہا تو وہ بخوف مواخذہ خراج سرکاری مفرور ہوجاتے
تہے علاقہ داران کلان کے وکلاء وکارندگان ناظمان چکلہ داران شاہی کے ہمراہ رہتے تہے
اونہون نے حکام سے کہہ سنکر اس گاؤن کو بہی شامل قبولیت علاقہ کلان کرالیا کیونکہ اسی غرض سے
تو تعلقدار صاحب نے پہلے ہی ہاتہہ صاف کیا تہا برتقدیر چہوٹے زمیندار جا بنر کہیل کے کچہری
چکلہ داران مین حاضر ہوگئے تو تحقیقات لوٹ مار تو درکنار رہائی بدون ضمانت ادائے جمع سرکار
دشوار تہی وہی حریف علاقہ دار کے وکلاء وکارندگان ضامن ہوجاتے تہے جسکو اوس وقت کے
محاورہ مین قبض کہتے تہے قبض ہونا تہا کہ علاقہ دار صاحب کے پاؤن اس زمینداری مین جم گئے
بعض محل مین چہوٹے زمینداران ان حادثات سے محفوظ رہنے کی غرض سے اپنی زمینداری کا
حفظ یر تحصیل کرادیا کرتے تہے مگر یہہ بات دشوار گذار کوششون سے حاصل ہوتی تہی جب
چہوٹے زمیندار نے سمجہہ لیا کہ ہمکو علاقہ دار کلان سے جانبری ہنوگی تو خود علاقہ دار صاحب
سے کچہہ معاہدہ کرکے اپنی درخواست سے اپنی زمینداری کو شامل قبولیت علاقہ کرادیتے تہے

اس قسم کی شاملاتی زمینداری عہد انگریزی مین زمینداری قابلِ حرسیانی یا ماتحت داری کہلاتی ہے

عرب و اسلام

عرب[۵۱] کا ملک سکندر اعظم کے حملون سے محفوظ رہا حضرت عیسیٰ کے تین سو برس پہلے سے یہہ ملک آزاد تہا اور ایکہزار برس تک کسیکا مطیع نہین رہا اس ملک کے باشندے چست و چالاک قوی مضبوط دلیر و جفاکش سواری کے فنون مین طاق سفر کے مشاق محنت کے عادی مصیبت مین مستقل مزاج آپس کی خانہ جنگیون مین شہرۂ آفاق ہو چکے تھے صرف ایک رہبر صادق کی ضرورت تہی چنانچہ ۲۰ اگست ۵۷۰ء مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ مین جو دریائے قلزم کے کنارے سے ۲۰ کوس کے فاصلے پر واقع ہے پیدا ہوئے اور اس قوم جنگجو کے ہادی ہو گئے حضرت نے سبکو دینی و دنیوی ترقیات مین لگا دیا عام دعویٰ قوم کا یہہ تہا کہ سب بندے اللہ کے ایک امت اور ایک قوم ہو جائین اور ہر ایک توحید کا معتقد اور اسلام کا پیرو ہو آخر مین اس سچے دین نے شرک و بت پرستی صرف عرب ہی کی زمین متبرک سے نہین بلکہ دنیا کے بڑے بڑے حصون سے دور کردی اور فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا خلیفہ عمر کے عہد[۵۲] دولت مین ۱۰۳۶ شہر فتح ہوئے یہہ خلیفہ معاملات پولٹیکل مین درجہ اول کا تہا اور جو قواعد جنگ اس نے مرتب کئے تہے جبتک اوسکے جانشین وہیر عمل کرتے رہے فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا عرب مین خلفاء راشدین کے بعد بنی امیہ اور عباسیہ خاندان دورہ حکومت ہوا لیکن فتوحات کا سلسلہ ترقی پذیر رہا چندہی دنونمین دمشق سے لیکر بنگال تک اسلامی سلطنت بنی امیہ کی اور بعد عباسی ایشیاء کوچک اور سیریا کی فتح کے بعد فوجین اسلام کی قسطنطنیہ مین داخل ہو گئین اور وہان سے تہوڑے ہی عرصہ مین دیانا پر حملہ کیا گیا اور یورپ مین فرانس کے وسط مین اسلامی پہریرا اوڑنے لگا ملک اسپین مین اسلامی سلطنت زبردست قایم ہوگئی مشرق کیطرف سلسلہ فتوحات ایران افغانستان اور تاتار ہوتا ہوا ہندوستانمین پہونچا

[۵۱] دیکہو تمدن عرب اور تاریخ عرب۔

[۵۲] دیکہو الفاروق اور سیرت فاروق اور دفتر عباسیہ اور سیر البغداد و طاق کسریٰ۔

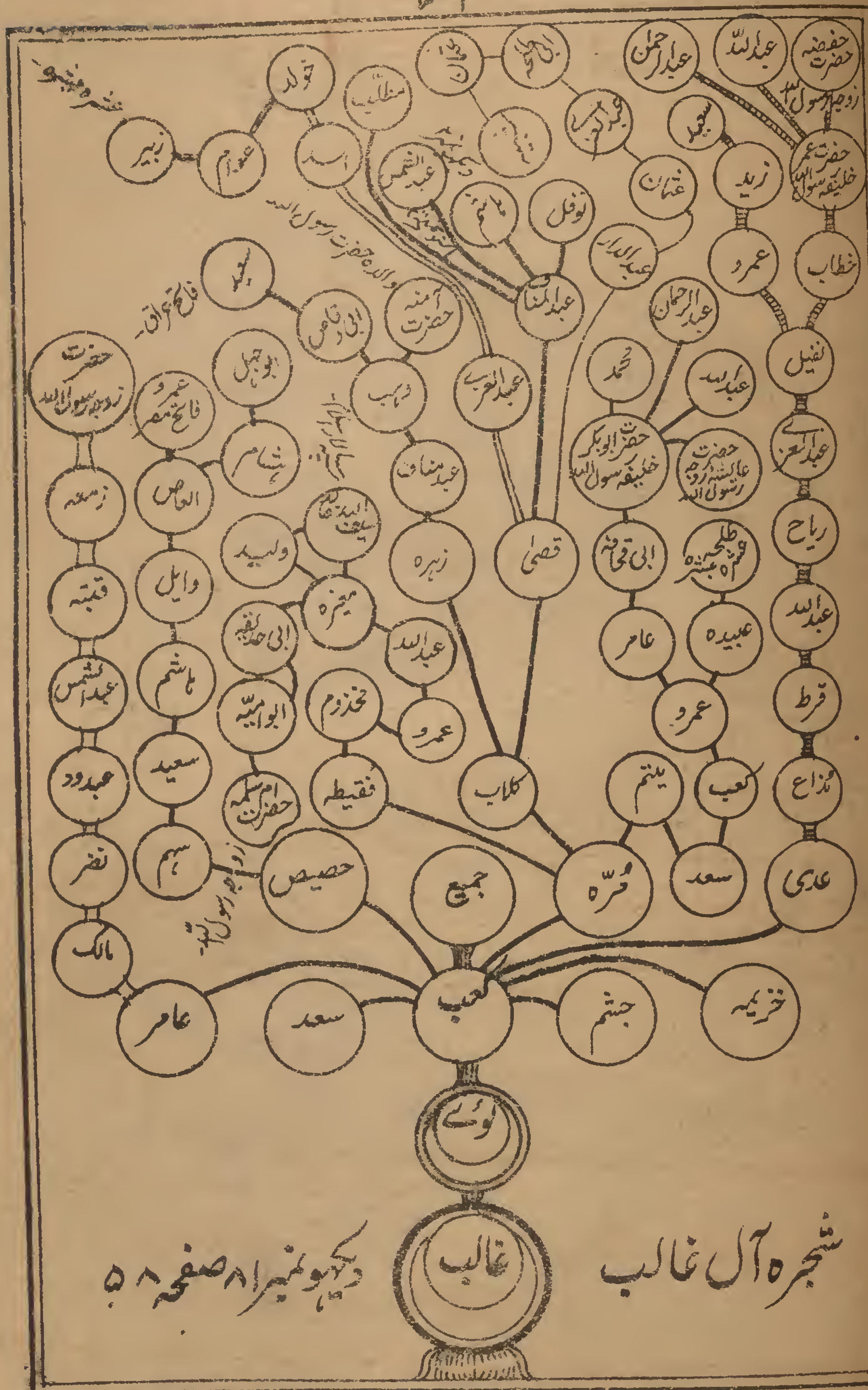
اسلئے ہندوستان میں پاک و متبرک نسلین شیوخ وسادات عرب بکثرت آباد ہین چونکہ ہندوستان مین سلطنت اسلامی اقوام غور و غزنین نے قایم کی ہے اسلئے پٹھان اور مغل بھی ہندوستان مین زیادہ آباد ہین لہذا اول شجرہ قبایل عرب درج کیا جاتا ہے تاکہ شیوخ وسادات کو اپنے شجرہ خاندانی کے سمجھنے مین آسانی ہو اور بعد مین مختصر ذکر خیر اقوام پٹھان اور مغل کیا جائیگا۔

شجرہ قبائل عرب از آدم علیہ السلام [سلہ]

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حضرت آدم	شیث	انوش یونس	قاینن	مہلائیل	یرد	اخنوخ ادریس	متوشلخ	لامک
۱۰ نوح	۱۱ سام	۱۲ ارفخشد	۱۳ شالخ	۱۴ عابر	۱۵ فالغ	۱۶ سلکان	۱۷ حضر	۱۸ شاروخ
۱۹ ناحور	۲۰ آزر یا تارخ	۲۱ ابراہیم	۲۲ اسماعیل	۲۳ قیدار	۲۴ عوام	۲۵ عوص اول	۲۶ مرہ	۲۷ سمایے
۲۸ زراخ	۲۹ ناجب	۳۰ سعصر	۳۱ ایہام	۳۲ آفتاد	۳۳ حمران	۳۴ این	۳۵ بری	۳۶ بجری
۳۷ بلحنی	۳۸ ارعوا	۳۹ عنفا	۴۰ حسان	۴۱ عیبنی	۴۲ اکرعا	۴۳ عبید	۴۴ عنقف	۴۵ عستقی
۴۶ ماحی	۴۷ ناحوز	۴۸ فاجم	۴۹ کالنح	۵۰ بدلان	۵۱ بلدارم	۵۲ حجرا	۵۳ ناسل	۵۴ ابی القوام
۵۵ بستاویل	۵۶ برد	۵۷ عوص دوم	۵۸ سلامان	۵۹ ہمسع	۶۰ اود	۶۱ عدنان	۶۲ مور	۶۳ حمل
۶۴ نابت	۶۵ سلامان دوم	۶۶ ہمسع دوم	۶۷ الیسع	۶۸ اود دوم	۶۹ اد	۷۰ عدنان دوم	۷۱ معد دوم	۷۲ نزار
۷۳ مضر	۷۴ الیاس	۷۵ مدرکہ	۷۶ غزیمہ	۷۷ کنانہ	۷۸ نضر	۷۹ مالک	۸۰ فہر [سلہ۲]	۸۱ غالب

[سلہ] دیکھو تاریخ ابن خلدون ۔ توریت شریف۔

[سلہ۲] فہر کے تین پسر تھے ۔غالب ۔ ومحارب وحارث ۔پس حارث کے قتیبہ اور اونکے وہب اونکے ہلال اونکے جراح اونکے عبداللہ۔ اونکے ابو عبیدہ عامر فاتح شام تھے۔


حضرت حفصہ زوجہ رسول اللہ
عبداللہ
عبدالرحمن
حضرت عمر خلیفہ رسول اللہ
سعید
زید
عمرو
خطاب
نفیل
عبدالعزیٰ
ریاح
عبداللہ
قرط
رزاح
عدی
حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ
عبداللہ
محمد
عبدالرحمان
حضرت ابوبکر خلیفہ رسول اللہ
ابی قحافہ
طلحہ عشرہ مبشرہ
عبیدہ
عامر
عمرو
کعب
تیم
سعد
مُرّہ
عثمان
عبدالدار
نوفل
ہاشم
عبدالشمس
مطلب
اسد
عبدمناف
عبدالعزیٰ
قصی
کلاب
زہرہ
عبدمناف
وہب
حضرت آمنہ
ابی وقاص
سعد
فاتح عراق
خویلد
عوام
زبیر
عشرہ مبشرہ
والدہ حضرت رسول اللہ
عبداللہ
عمرو
مخزوم
یقظہ
مغیرہ
ولید
سیف اللہ خالد
ابی حذیفہ
ابوامیہ
حضرت ام سلمہ
ابوجہل
ہشام
عمرو فاتح مصر
العاص
وائل
ہاشم
سعید
سہم
حصیص
جمح
حضرت سودہ زوجہ رسول اللہ
زمعہ
قیس
عبدشمس
عبدود
نصر
مالک
عامر
سعد
کعب
جشم
خزیمہ
لوی
غالب
شجرہ آل غالب
دیکھو نمبر ۱۸ صفحہ ۵۸

شجرۂ آل عبد الشمس بن عبد المناف

عبد الشمس

عبد العزی
نوفل
ربیعہ
امیہ اکبر
امیہ اصغر
حبیب

ولید
ابو حذیفہ
ہندہ
ولید
ابو العاص
حرب

مروان
الحکم
محمد
خالد
عفان
عتبہ
ابو سفیان

حضرت عثمان خلیفہ رسول اللہ
عثمان
امیر معاویہ
حضرت ام حبیبہ
امیر شام یزید
سعید
عبد الملک
عبد الرحمن
معاویہ
خالد
عمر
عتبہ
خالد


دیکھو نمبر ا صفحہ ۵۹-

شجرہ آل ہاشم

دیکھو نمبر ۲ صفحہ ۵۹

ہاشم

عبدالمطلب

ام حکیمہ
برہ
عاتکہ
صفیہ
اروی
الیمہ
حجل
قثم
فرار
مقوم
عتبہ
غیدیہ
ابولہب
عبداللہ
زبیر
جعفر
حمزہ
عبداللہ نمبر ۱
عباس
عبداللہ
ابوطالب عمران
عقیل
مسلم
جعفر
طالب
محمد
عبداللہ
عبداللہ

علی
حضرت محمد رسول اللہ
فاطمۃ الزہرہ
جعدہ
زینب
ام ہانی
محمد حنفیہ
عباس
عبداللہ
امام حسین
امام حسن
زبیر
حسن مثنیٰ
عبداللہ
ادریس
عمر
عبداللہ
احمد
یعقوب
محمد

امام زین العابدین
چار دختران
علی
محمد
حسین
عمر
زید
عبدالرحمٰن
حسن
حسین
عبداللہ
عباس

امام محمد باقر
دو دختران
ابراہیم
عبداللہ
علی
جعفر

امام جعفر صادق
اسمٰعیل
عباس
اسحاق
محمد
عبداللہ

امام موسیٰ الکاظم
احمد
ہارون
سلیمان
فضل
زینب
عمر
ابراہیم
عبداللہ
قاسم
عباس
محمد
حسن
جعفر

امام علی الرضا
امام تقی
علی
موسیٰ مبرقع
امام علی النقی
محمد
حسین
امام حسن عسکری
جعفر کذاب
ایک دختر
عبدالحسین
اسحاق

عباس عم رسول مقبول صلعم کے کئی پسر تھے لیکن یہان صرف عبداللہ کا سلسلہ عقاب قایم کیا جاتا ہے کیونکہ ہندوستانمین زیادہ تر یہی سلسلہ ہے۔

قاسم موتمن
مامون رشید
امین الرشید
معتصم
ہارون رشید ابوجعفر خلیفہ پنجم
مہدی محمد ابو عبداللہ خلیفہ سوم
ہادی ابو محمد موسی خلیفہ چہارم
عبیداللہ
مسماۃ ریطہ زوجہ مہدی
علی
منصور ابوجعفر عبداللہ خلیفہ دوم
محمد
سفاح ابو عباس عبداللہ خلیفہ اول
علی
صالح
سلیمان
عبداللہ
عباس

مہدی ابو عبداللہ خلیفہ سوم کی بارہ [۱۲] اولاد تھین۔ [٥٢]

۱ علی۔ ۲ عبیداللہ۔ ۳ یعقوب۔ ۴ اسحاق۔ ۵ ابراہیم۔ ٦ موسی۔ ۷ ہارون الرشید۔ ۸ عباسہ دختر۔ ۹ عالیہ دختر۔
۱۰ منصورہ دختر۔ ۱۱ سلیمہ دختر۔ ۱۲ بانوقہ دختر۔

٥٢ دیکھو ابن خلکان صفحہ ۱۳۳۔ اور طبری صفحہ ٦٦٦ جلد ۲۔

مغل

مغل نسل ترکستان کی ہے اور ہندوستان میں یہہ نسل آباد ہے کیونکہ فاتح ہند یہہ قوم ہے اس قوم کے سردار کا لقب ترکی زبان مین بیگ کا ہے اور عورات کا خطاب بیگم اور رئیس کل خطاب خان ہے ہمکو مکمل شجرہ کسی خاندان کا نہین ملا اکثر لوگ اپنا سلسلہ نسل چنگیز خان بادشاہ چین و ترکستان سے منتہی کرتے ہین لہذا ایک مختصر شجرہ درج کتاب کیا جاتا ہے۔

سلطان ابو سعید

اولجایتو خان

غازان خان

ارغون خان

تیمور خان بادشاہ چین مغلون کی سلطنت چین مین سنہ ۱۳۶۸ء تک رہی

ابو سعید میرزا

محمد میرزا

امیر تیمور صاحبقران

آیاقا خان

باندو خان

جوجی خان

ترغائی خان

طرغائی

نلوار

منگو خان بادشاہ چین

ہلاکو خان بادشاہ ایران

قوبلا خان

آقا خان

جوجی خان بادشاہ قپچاق و روس

تولی خان بادشاہ ایران

چغتائی خان بادشاہ ترکستان و ماوراء النہر

اوکتائی خان بادشاہ چین

چنگیز خان

اس بادشاہ نے سنہ ۶۲۴ھ مین وفات پائی اور تبریز مین مدفون ہوا۔

افغانستان کی اقوام

اِس ملک کے باشندے عموماً پٹھان یا افغان کہلاتے ہین اور یہہ نسل ہندوستان مین بکثرت آباد ہے اگلے زمانہ مین یہہ ملک پکھتان[51] کہلاتا تھا کیونکہ زبان سنسکرت کی پورانی کتابون مین اس ملک کا نام پکھتان دیش لکھا ہوا ہے اور پکھتان کا بگڑا ہوا لفظ ہندوستان مین اب پٹھان ہے اور اس ملک کی زبان کو بھی پختو زبان اب تک کہتے ہین اور جسکا بگڑا ہوا لفظ پشتو ہے اس زبان مین ہندی اور فارسی اور ترکی زبان کے الفاظ بگڑے ہوئے مخلوط ہین لیکن زیادہ تر بگڑے ہوئے الفاظ ہندی اسمین شامل ہین بعض مورخین نے لکھا ہے کہ زبان پشتو مین پہاڑ کی چوٹی کو پاتھل کہتے ہین اور جب پہاڑون کے اوپر کے باشندے ہندوستان مین آئے تو وہ لوگ پٹھان کے نام سے مشہور ہوئے۔

مسلمان[52] مورخین لکھتے ہین کہ بخت نصر بادشاہ کے ہنگامہ مین ایک گروہ مصری یہان کے پہاڑون مین پناہ گزین ہوا تھا اس گروہ کے لوگ اولاد ملک طالوت بن قیس بن جھلیب بن اخنوخ بن یہودا۔ ابن حضرت یعقوب پیغمبر مین تھے اور ملک طالوت کے بارہ بیٹے تھے از انجملہ دو پسر برخیا اور ارمیا کو حضرت سلیمان پیغمبر نے ایک کو وزیر الممالک اور دوسرے کو سپہ سالار فوج کا عہدہ عنایت فرمایا تھا اور ان دونکا خطاب آصف اور افاغنہ کا تھا اور آصف کے اٹھارہ اور افاغنہ کے چالیس بیٹے پیدا ہوئے تھے چونکہ گروہ افاغنہ یہان آیا تھا اسلئے اس گروہ کے لوگ افاغنہ یا افغان کہلائے گئے۔ تاریخ فرشتہ سے افغان کی وجہ تسمیہ فریاد و زاری ہے یعنی جب لشکر اسلام نے اس سرزمین کو فتح کیا تو یہان کے مرد زیادہ قتل ہوگئے تھے عورات اونکی شبانہ روز گریہ و زاری مین مصروف رہتی تھین اور اہل ایران کی آمد و رفت تھی جب کوئی ایرانی یہان سے واپس جاتا تھا اور اوس سے ایران مین لوگ پوچھتے تھے کہ احوال کابل بچہ طور ہست تو وہ جواب دیتا تھا کہ از ہر خانہای کابل صدای افغان می آید پس لفظ افغان ضرب المثل ہو کر نام قوم افغان مشہور ہوگیا۔ راقم کے نزدیک اصلی باشندے یہان کے ترکی نژاد ہین ان پہاڑون کے نام سے ضرور یہہ قوم معروف ہوئی ہے

[51] دیکھو پراچین لیکھن حصہ دوم۔

[52] دیکھو تاریخ فرشتہ۔

جیسے غور کے باشندے غوری - نقل[۵۱] ہے کہ سپہ سالار اسلام نے بزمان پیغمبر اسلام ایک سردار افاغنہ کو
جسکا نام عبدالرشید[۱] قیس بن عمیقص[۲] بن سلول[۳] بن عتبہ[۴] بن نعیم[۵] بن فرہ[۶] بن سکندر[۷] بن زمان[۸] بن علین[۹]
بن بہلول[۱۰] بن سلم[۱۱] بن صلاح[۱۲] بن قارود[۱۳] بن آیتم[۱۴] بن تہول[۱۵] بن کرم[۱۶] بن اسمال[۱۷] بن غلیفہ[۱۸] بن حذیفہ[۱۹] بن
نہال[۲۰] بن قیس[۲۱] بن علیم[۲۲] بن اسمعول[۲۳] بن ہارون[۲۴] بن قمرو[۲۵] بن ابی[۲۶] بن عیب[۲۷] بن زال[۲۸] بن لوی[۲۹] بن
عاہنل[۳۰] بن طارخ[۳۱] بن ارزند[۳۲] بن مندول[۳۳] بن سلم[۳۴] بن آرمیا بن ملک طالوت تہا بنابر دعوت اسلام
پیغمبر صاحب کے حضور مین حاضر کیا گیا تہا پس جب عبدالرشید مشرف بہ اسلام ہوا تو پیغمبر صاحب نے
قیس کا نام عبدالرشید رکہا اور فرمایا کہ تو ملک طالوت کی اولاد ہے اسلئے تیرے نام کیساتہہ لقب
ملک ہونا زیبا ہے عبدالرشید کے چار فرزند پیدا ہوئے - غر غشتی - خرشیون سرمبنی - بٹنی اور ان
چارون کی صدہا خیل ہو گئے لیکن ملک عبدالرشید کے آبا و اجداد کے نام زبان عرب سے اخذ کیئے گیئے ہین
زبان پشتو کا کوئی نام سوائے اولاد کے نہین ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود ملک عبدالرشید وارد اس ملک کے
ہو کر ساکن ہوئے -

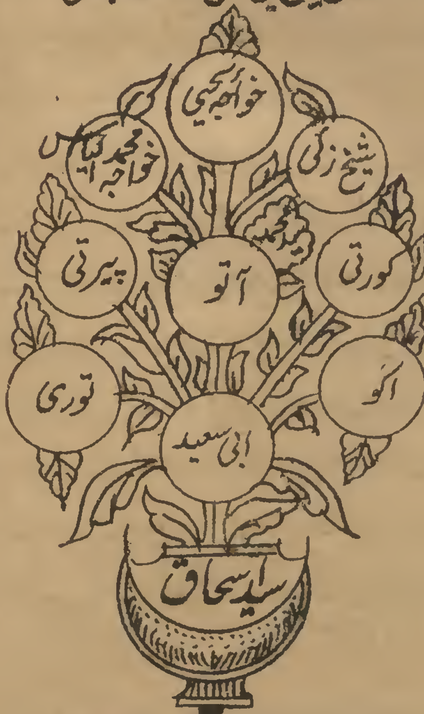
۳ - محرم ۵۳ھ روز دوشنبہ کو امیر معاویہ کے لشکر نے کابل و قندہار فتح کیا اسوقت سے اکثر
عرب و عجم کی نسلین یہان آباد ہوئین اور اکثر شہزادگان فارس بباعث تنازعات ملکی یہان کے
پہاڑون مین پناہ گزین ہوئے ہین اور یہان کے بود و باش سے وصلت و مصاہرت بہی انکے
مابین پٹہانون کے ہو گئی اور پہر اولاد اونکی زمرہ افاغنہ مین شمار ہوئی چنانچہ حسین شاہ بباعث بدعملی
اور خونریزی امیر شام کے کوہستان کابل مین وارد ہو کر بخانہ بٹنی بن ملک عبدالرشید پناہ گزین ہوا -
بٹنی نے ملکزادہ سمجہکر اپنے گہر مین رکہا چونکہ حسین شاہ کا عالم شباب تہا مسماۃ متو بی بی دختر بٹنی سے اسکا
تعلق ہو گیا اور وہ حاملہ ہو گئی اور فرزند نرینہ اوس حمل سے پیدا ہوا اور چونکہ یہہ حمل پوشیدہ چوری
کے ساتھہ قرار پایا تہا اور زبان پشتو مین لفظ غل بمعنی تخفی اور چوری کے مستعمل ہوتا ہے اسلئے بٹنی نے
اس مود کا نام غلزئی رکہا اور اس طفل کی نسل سے گروہ کثیر ہو کر غلزئی نام سے معروف ہوا دوسرا بیٹا
حسین شاہ کا ابراہیم لودہی ہے تیسرے اور فرزند کا نام شیروانی ہے ان ہر سہ پسران کی اولاد بسلسلہ
افغانان شمار ہو کر ان سے سیکڑون خیل ہو گئے - ہندوستان مین بہلول خان لودہی بادشاہ دہلی

۵۱ دیکہو حیات افغانی -

اور شیر شاہ اولاد ابراہیم لودہی بن حسین شاہ کے ہین اور علی ہذا اینڈاری بن جام ابن نیازی بن ابراہیم لودہی اور مد وخیل بن جمعیت ابن ابراہیم لودہی مذکور۔

نقل ہے کہ ایک قافلہ قبیلۂ عرب کا وارد صحرائے کابل ہوا تہارات کو قافلہ کی کسی عورت کے وضع حمل ہوکر ایک نرینہ بچہ پیدا ہوا جسوقت یہہ پیدا ہوا قافلے مین خبر منتشر ہوئی کہ عنقریب قافلہ لوٹا جائیگا چنانچہ مردمان قافلہ اس بچہ نوزائیدہ کو ایک آہنی کڑہائی کے نیچے بند کرکے صبح کی تاریکی مین کوچ کرگئے علی الصباح اڑمڑ خیل کے لوگ بہ ارادہ غارتگری جب مقام قیام قافلہ پہونچے تو بچۂ شیر خوار زیر کڑہائی دستیاب ہوا پس سلسلۂ نسل اس بچہ کا بجز اسکے کہ قبائل عرب کی نسل سے ہے کچھہ معلوم نہوا چونکہ زبان پشتو مین کڑہائی کو کڑانی کہتے ہین اسلیئے اس طفل کا نام کڑانی معروف ہوا اور اسکی نسل کو بڑا فروغ ہوا کڑانی کے دو پسر کودی اور ککی پیدا ہوئے اور انسے صدہا خیل مثل خٹک آفریدی و ملک میرو خیل کبیر و بنگش و ورلوہات وغیرہ ہوگئے۔

سید اسحاق اولاد حضرت زین العابدین بوجہ حادثات زمانہ وارد کوہ کاشغر ہوئے اور یہہ مقام مسکن شیرانی خیل کا تہا اور اس خیل مین انکی شادی ہوگئی اور انکی اولاد بہی زمرۂ نسل افغان شمار ہوئی۔



علی ہذا القیاس سید محمد بن سید غور ابن سید عمرو بن سید قاف ابن قابوس بن سید رجال
ابن سید اسمعیل بن امام جعفر صادق اتفاق زمانہ سے وارد سرزمین افغانستان ہوئے قبیلہ کرانی
وشیرانی و کانکڑ مین انکی تین شادی ہوئین اور ہر سہ زوجگان سے سلسلہ نسل قایم ہو کر جملہ اولاد
افغان کہلائی دختر کرانی سے دو پسر دردک اور ہوتی اور دختر شیرانی سے اوشترانی اور
دختر کانکڑ سے مشوانی پیدا ہوئے اور ان سے بہت سے خیل ہو گئے۔

حملہ اسلام ہندوستان پر

سنہ ۵۳ھ مین مہلب ابی صفرہ ایک امیر عرب براہ مرو کابل ہو کر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور
دس بارہ ہزار اہل ہنود کو لونڈی غلام بنا کر پنجاب سے واپس گیا دریائی سندھ کے کنارے پر کچھہ
نومسلم اور بعض بعض مسلمان مہلب کے ساتھیون سے آباد ہو گئے تھے۔
سنہ ۹۴ھ مین محمد بن قاسم جنرل افواج اسلام بزمان خلیفہ ولید بادشاہ شام جو ملک
عراق مین بماتحتی سپہ سالار حجاج بن یوسف اپنی کمان کرتا تہا اور اسوقت مسلمانون کے
جہاز اہل ہند نے لوٹ لئے تہے بغرض انتقام یہہ سردار ملک عراق سے بسواری جہاز چھہ ہزار
سوار لیکر وارد ملک سندھ ہوا اور اوس ملک کو زیر و زبر کرکے صوبہ مالوہ مین داخل ہوا مگر
راجہ چتور گڈہ سے شکست کہائی پہر اوسنے قنوج پر حملہ کیا دریائے گنگا پر اسلامی جہنڈا اول اسی سردار
نے نصب کیا اور مختصر فوج سے بڑے بڑے راجگان کو شکست دی اسکے مہمات مین ۳۲ ہزار
اہل ہند سے مشرف بہ اسلام ہوئے اب صوبہ گجرات و مالوہ و قنوج مین مسلمانونکی آبادی شروع ہو گئی
محمد بن قاسم کی فتوحات کے بعد لشکر خلیفہ مامون رشید بادشاہ بغداد نے ہندوستان پر
چڑہائی کی اور چوبیس لڑائیان راجہ کہمان چتور گڈہ سے ہوئی لیکن اسلام کے لشکر کو کوئی کامیابی
نہوئی اور واپس ہوا صرف دو حملے لشکر اسلام کے براہ سمندر واقع ہوئے۔
۲۶۵ برس بعد محمد بن قاسم کے سنہ ۳۶۵ھ مطابق سنہ ۹۷۰ء مین راجہ جیپال والی لاہور نے
افغانستان پر حملہ کیا سبکتگین بادشاہ غزنی سے شکست کہائی اور خراج سالانہ دینا قبول کرکے
مخلصی حاصل کی لاہور مین پہونچکر بدعہدی کی اسپر سبکتگین نے لاہور پر حملہ کیا اگرچہ راجہ کی امداد کو

بہت سے راجگان ہند موجود تھے پہر بہی جیپال نے شکست کہائی اور دوبارہ عہد وپیمان ہوکر خراج مقرر ہوا اور بہت سا زر وجواہر راجہ نے دیا مگر حکومت پشاور وملتان سلطان سبکتگین نے شیخ حمید کو عنایت کی اور آپ واپس غزنی ہوا سلطان غزنی کی وفات پر راجہ جیپال نے خراج دینا بند کردیا سنہ ۳۷۹ھ مین سلطان محمود بن سلطان سبکتگین نے لاہور پر فوج کشی کی راجہ جیپال نے بعد جنگ ہزیمت اوٹہائی اور بپاس عزت خودکشی کی محمود واپس گیا لیکن سلطان محمود اور اوسکی لشکر کا دل بڑہ گیا تہا اب متواتر حملے محمود کے ہندوستان پر ہونے لگے اور سب جگہہ وہ فتحمند رہا بارہوان حملہ محمود نے گجرات کے مندر سومنات پر کیا یہان کی لوٹ مار مین دس کروڑ زر جواہر غنیمت اوسکے ہاتہہ لگے اگرچہ یہہ لڑائی مابین ہنود اور اسلام ایسی ہوئی ہے کہ جیسے صلاح الدین مصری سے اور عیسائیون سے بیت المقدس کے فتح کرنے مین واقع ہوئی تہی کیونکہ سومنات کے جنگ مین تمامی ہند کے اہل ہنود ایک طرف اور محمود تنہا اوسکے مقابلہ پر تہا مقتولین ہنود کا شمار بے اندازہ ہے لیکن سلطان مصری کی جنگ مین تمام یورپ برسر مقابلہ سلطان تہا اور معشوقان یورپ نے وعدہ وصال تمغہ بہادری جنگ بیت المقدس مقرر کردیا تہا اسی طرح ہندوستان کی بیوہ گان نے سوت کات کے اوسکا زر منافع بہادران ہنود کے نذر کیا تہا اسپر محمود ہی کی فتح رہی اور باوجود اہل یورپ کی کوششون اور جانبازی کے بیت المقدس پر اسلامی پہریرا اوڑنے لگا اور مقتولین عیسائی کا شمار اس جنگ جہادی مین چالیس لاکہہ کا ہے کیونکہ عیسائیون مین انکا فاتحہ ہوتا ہے محمود کی لڑائی اور جنگ بیت المقدس مین یہہ فرق ہے کہ محمود نے بطمع زر ودولت ہنود کے مندرونکو توڑا کیونکہ زمان سابق مین ہندوستان کے دولت کا خزانہ مندر ہنود تہے۔ اور ہندوستان مین مسلمانونکی اسوقت جابجا آبادی ہوگئی تہی۔

واقعات سید سالار مسعود غازی

سید سالار مسعود[1] بن سید سالار ساہو ابن سید عطاء اللہ بن سید طاہر ابن سید طیب بن سید محمد ابن سید عمر بن سید آصف بن سید بطال ابن سید جعفر عرف عبد المنان بن

[1] دیکہو مرآت مسعودی اور تاریخ ملا محمد غزنوی۔

حضرت محمد حنفیہ ابن حضرت علی تاریخ یکم شعبان بقولے ۲۱- رجب ۴۰۵ھ روز یکشنبہ کو تولد ہوئے اور تاریخ ۱۴-- ماہ رجب ۴۲۵ھ روز یکشنبہ بوقت جنگ جہادی بمقام بہرایچ راے سہر دیو کے تیر سے شربت شہادت نوش فرمایا - قطعہ تاریخ ولادت وشہادت

محبوب خدا بود امیر مسعود	در چار صد و پنج در آمد بوجود
چون مدنیست در جہادش افزود	در چار صد و بست و پنج رحلت فرمود

ہندوستان مین بالے میان و غازی میان اور سالار غازی اور پیر علیم کے نام سے اور ملک خراسان مین سالار رجب کے نام سے آپ مشہور ہین آپکی والدہ کا نام ستر معلے ہے جو رشتہ مین سلطان محمود غزنوی کی حقیقی ہمشیرہ ہین تاریخ فرشتہ مین آپکا نسب پٹہان لکہا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ افغانستان مین سادات بوجہ وصلت ومصاہرت پٹہانونمین شمار ہو گئی ہین - سید سالار مسعود وسالار ساہو مع دیگر افسران مجاہدین لشکر جہاد لیکر ہندوستان مین آئے اور اون قطعات زمین کی تلاش ہوئی جہان مسلمانون کا قدم نہین پہونچا تہا چنانچہ براہ گجرات وپنجاب لشکر مجاہدین قنوج مین داخل ہوا اور وہان سے صوبہ اودہ کیطرف کوچ ہوکر بمقام سترکہ وارد ہوا یہان سے سید سالار مسعود نے فوج مجاہدین چند حصص مین تقسیم کردی ہتی اور ہر حصہ فوج مین ایک دو سردار کو افسر سپاہ کرکے ہر چہار اطراف کو روانہ کیا تہا اس ملک مین کبہی مسلمانونکا گذر نہین ہوا تہا بلکہ یہان کے باشندے مسلمانونکو ملیچہ کہتے تہے -

نام سردار فوج	مقام تعیناتی براے جہاد	نام سردار فوج	مقام تعیناتی براے جہاد
سالار سیف الدین	براے تسخیر بہرایچ	سالار ساہو	کڑہ مانک پور
سالار رجب		ملک قطب حیدر	
ملک فیروز عمرو	گذر سرو بیاس	ملک عبد اللہ	
ملک فردوس	کالنور	ملک امام الدین	
امیر حسن	جہوبہ	امیر بازید	اوناؤ

نام سردار فوج	مقام تعیناتی برای جہاد	نام سردار فوج	مقام تعیناتی برای جہاد
میر سید علی عرف لال پیر ملک آدم	گوپامئو لکھنؤ	ملک فیض	بنارس

کڑہ مانکپور کی فتح کیواسطے زیادہ حصۂ فوج اور اکابر سرداران فوج بھیجے گئے تھے کیونکہ رایان کڑہ مانکپور صوبہ اودہ مین راجگان کلان سے تھے اور سید سالار مسعود کی فوج کے ساتھ عداوت قلبی رکھتے تھے چنانچہ اس روانگی سے پہلے رایان کڑہ مانکپور نے اپنے یہانکی چند نائی اور اونکے اُسترے زہر آلودہ کرا کے بھیجے تھے تاکہ لشکر اسلام کا خاتمہ ہوجائے اسلئے لشکر اسلام کو بھی ان رایان سے زیادہ کاوش تھی اگرچہ لشکر جہادی صوبہ اودہ ہر چہار اطراف مین ٹڈّی کے مانند دوڑتا پھرتا تھا اور ہزارہا اقوام مسلمان ہوچکی تہین اور نومسلمونکی جماعت سے اس لشکر جہادی کا نمبر بڑہتا جاتا تھا ستر گہ سے جو فوج نے کڑہ مانکپور کیطرف کوچ کیا تو اثنا راہ مین بھی چند مقامات مین معرکہ جہاد در پیش ہوا اور یہہ لشکر فتحیاب ہوا کیونکہ مقامات رائے بریلی و جائس و پرشیدپور اور سلون مین اوسوقت کے شہدا کے مقابر ابتک موجود ہین الغرض لشکر جہادی مانکپور مین پہونچا اور بمقام سیدان پور کا پور جنگ عظیم برپا ہوئی اور مسلمانونکی فتح ہوئی پھر یہہ لشکر قصبۂ کڑہ مین داخل ہوا اور یہان لڑائی ہوئی ملک قطب حیدر شہید ہوئے لیکن مجاہدین کی فتح ہوئی رایان کڑہ مانکپور مفرور ہوگئے سید سالار ساہو پدر سید سالار مسعود نے بعد فتحیابی ستر گہ کیطرف مراجعت کی اور ستر گہ مین پہونچکر درد سر لاحق ہوا اور دنیا سے رحلت فرمائی قطعہ تاریخ وفات ۔

	شد فنا فی اللہ و در راہ خدا گفت ساہو طالب راہ بقا		حضرت ساہو مہ برج کمال سال تاریخش عنایت کرد فکر

اس درمیان مین بہرائچ سے خبر آئی کہ سالار سیف الدین افواج مخالف مین گھر گیے ہین یہہ خبر سنکر سید سالار مسعود بہرائچ کیطرف روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر جنگ عظیم برپا ہوئی اور لشکر اسلام کی فتح ہوئی اور سالار مسعود نے قصبہ بہرائچ مین قیام کیا۔ اب سرداران ہنود مین یہہ خبر منتشر ہوئی کہ سید سالار مسعود ایک مجاہد ہے اور شہزادہ مسعود بن سلطان محمود نہین ہے اسکی امداد کو کوئی فوج غزنی سے نہین آئیگی اور جسقدر فوج اسکے پاس ہے وہ بھی چند حصص ہوکر تمامی صوبہ اودہ اور دیگر اطراف

وجوانب مین تقسیم ہوگئی ہے - اس خبر سے قوم مخالف یعنی اقوام بہر کے حوصلے بڑہے اور بہرائچ مین بہت سے راجہ اقوام جمع ہوگئے اور سید سالار مسعود پر حملہ آور ہوئے - اور فی الواقع فوج جہادی تقسیم ہوکر بہرائچ مین بمقدار قلیل رہ گئی تہی اور قوم مخالف کا انبوہ کثیر تہا لڑائی طرفین سے شروع ہوگئی ہرچند کہ لشکر اسلام نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور خوب جانبازی کی اور اپنی دلیری کے جوہر دکہلائے مگر بوجہ قلت فوج نے شکست کہائی اور سید سالار مسعود معہ دیگر سرداران اسلام شہید ہوئے مسلمان اس واقعہ پر آشوب سے سراسیمہ و پریشان تہے فوج مخالف بر سر انتقام تہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نومسلم زیادہ ہوگئی تہی اس لئے مسلمان قتل عام ہونے سے محفوظ رہے اور سید سالار مسعود سے کچہہ کرامات بہی ایسی نمایان ہوئین تہین کہ جنسے قوم مخالف بہی اعتقاد دلی رکہتی تہی جیسا کہ ابتک غیر آریہ اقوام کا اعتقاد ہے -

مسلمانان عہد غازی میان

کتب تواریخ[1] سے ثابت ہوتا ہے کہ کڑہ مانکپور مین اور اوسکے گرد و نواح مین مسلمانان مجاہدین کی بود و باش ہوگئی تہی اور حقیقت مین افواج مجاہدین سے کوئی شخص غزنی کو واپس نہین ہوا کچہہ شہید ہوگئے کچہہ نومسلم جماعت کے ساتہہ مل جل کر رہنے لگے - اور جب انکی اولاد کی جماعت بڑہی تو پہر جنگ جہادی شروع ہوگئی اور چالیس سال تک اکثر مابین شیوخ اسلام اور اقوام بہر لڑائیان رہین اور آخر قوم بہر پس پا ہوئی اور ایسا کشت و خون وقتاً فوقتاً ہوا کہ کڑہ مانک پور کی زمین استخوان مقتولین سے معمور ہوگئی جہان ابتک زمین کہودی جاتی ہے استخوان بوسیدہ کشتگان جنگ کے برآمد ہوتے ہین اللہ اکبر مسلمانون نے اپنی جانین وقف جہاد کردی تہین لیکن قوم بہر کا نام و نشان بہی صوبہ اودہ سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کردیا -
قوم بہر کے عہد حکومت مین صوبہ اودہ عملداری قنوج سے مرفوع القلم تہا بعد چند روز کے راجہ قنوج نے اپنی حکومت کڑہ مانکپور مین قایم کرلی مسلمانون نے سکونت قصبہ جات ترک کرکے بیرون جات دیہات مین سکونت اختیار کی اسوقت کے مسلمانون کا اندازہ اون اقوام پر ہوسکتا ہے

[1] دیکہو کامل التواریخ -

جو آپس مین شیوخ وسادات وافغان ومغل شادی بیاہ کرتے ہین اگرچہ اُنمین بہی نومسلم شریک ہوتے چلے آتے ہین

نشان ہراول فوج غازی میان

ایک میلہ کڑہ اور مانک پور مین ہوتا ہے اس میلے کا نام میلہ صحبت غازی میان معروف ہے اگرچہ مختلف مقامات مین اس میلے کے نام مختلف ہین جیسے شہر لکھنؤ مین چہڑیون کا میلہ اور اضلاع مغربی مین نیزونکا میلہ کہلاتا ہے الغرض ملتان اور پنجاب سے صدہا نشانات بلند اقوام ڈفالی لیکر سالانہ بہڑائچ مین تاریخ مقررہ فاتحہ سالانہ سپہ سالار مسعود پر لاتے ہین اور ہر ہر مقامات پر کثیر التعداد ہجوم میلہ کا ہوتا ہے اور یہہ نشانات یادگار فوج غازی میان کا شمار ہزار و نیز ہے اور ان نشانو نپر اقوام مسلمان اور ہنود کے لوگ شیرینی چڑہاتے ہین اور مُرادین مانگتے ہین عورات اجلاف پر ایک کیفیت طاری ہوجاتی ہے بعض عورات مشہور کرتی ہین کہ فلان پر غازی میان آتے ہین اقوام ڈفالی اپنا دُف بجا کے بالے میان کی گیت بلا تال سُر کے گاتے ہین معتقدان غازی میان کو ایک حالت وجد کی ہوتی ہے اور عورات سر ہلا ہلا کر جہوم جہوم کر ڈفالی کے ساتہہ غازی میان کی گیت گاتی ہین اور ہزار ہا روپیہ آپکے نام پر نثار ہوتا ہے نیاز آپکی زیادہ تر قوم اجلاف مین کڑہی اور پُہلکی پر ہوتی ہے - مہذب اقوام شیرینی اور کلاوا چڑہاتی ہے - قصبہ جات کڑہ ومانکپور مین بہی یہہ میلہ ہوتا ہے اور مانک پور سے جو نشان بہڑائچ کو جاتا ہے اوسکا نام نشان ہراول فوج غازی میان ہے معلوم ہوتا ہے کہ کڑہ مانکپور کو غازی میانکی اوس فوج نے فتح کیا ہے جو لشکر مین ہراول تہی - مانکپور سے تا بہڑائچ اس نشان کے ساتہہ صدہا نشانات ہوتے ہین لیکن سب کے آگے نشان ہراول چلتا ہے اور اسکے سامنے دوسرے نشان کا ڈنکا نہین بجتا ہے مقامات پرشدیپور اور ردولی مین اس نشان کے ساتہہ بڑا میلہ ہوتا ہے - زمان سابق مین اس نشان کا مالک شیخ روشن تہا اور جب وہ لاولد فوت ہوا تو اوسکے رشتہ دار ڈہولی خان کو یہہ ورثہ پہونچا اور جب اس خاندان کا بہی خاتمہ ہوگیا تو بوجہ رشتہ داری نبی بخش کو یہہ ورثہ پہونچا اور جب اس خاندان مین بہی کوئی اولاد ذکور باقی نہین رہی تو اوسکے رشتہ دار سید عابد علی کو یہہ خدمت ملی سالانہ نشان حسب دستور قدیم بہڑائچ کو جاتا ہے اوران عہدہ داران شیوخ و

وسادات کی وصلت وبصاہر دیہات قرب جوار کے ساتھہ ہے اور اسکا ایک ممبر اہل ہنود
قوم ہورائی سے ہے غالباً عہد غازی میان مین یہہ قوم دوسرے نامون سے پکاری جاتی تھی -

سلطنت اسلام ہندوستان مین

ہندوستان مین مسلمانونکی آبادی توجابجا ہوگئی تھی اور افغانستان سے سلسلہ آمد ورفت بھی تھا،
اور تھوڑا بہت تجارت کا معاملہ بھی ہوتا تھا لیکن مسلمان صاحب حکومت نہین تھے نہ ایک عرصہ
سے کوئی حملہ مغربی ہوا تھا ہندؤن کا دماغ عرش پر تھا خودبینی مین مست عیش ونشاط کے نشہ مین
چور غرور اور نخوت کی گھٹی عہد طفلی سے پی چکے تھے اپنے برابر صورت وسیرت اور بہادری مین دوسرونکو
نہین سمجھتے تھے ہر ایک راجپوت خود کو رستم واسفندیار سمجھتا تھا مہابھارت کے اشعار وردزبان
تھے رنگین مزاجونمین رس کبت کا وظیفہ ناچ رنگ اور بہنگ شبانہ روز کا مشغلہ تھا ہندوستان کے
کے سرسبز میدانون مین ہرن کلیلین کرتے اور چوکڑیان بھرتے تھے راجپوت تیروکمان لیے اونکے
تعاقب مین سرگردان تھے خانہ جنگیون کی یہہ کیفیت کہ بات بات پر لڑائی خود شگوفہ کھلا کے
شمشیر آزمائی لہجہ کلام شیر کی مانند غرّانا راستہ چلنے مین اکڑکے لقّا کبوتر بنجانا - ہندوستان مین
آلہا اور اُودل کی داستان جو آجتک نہایت ذوق وشوق سے گائی جاتی ہے وہ اسوقت
کی میدان داری ہے - دہلی اور قنوج کے راجاؤن مین معاملہ جنگ درپیش تھا اور قوم مسلمان
چشم حقارت سے دیکھی جاتی تھی محمود کے محاربات خواب وخیال ہوگئے تھے کہ ۵۶۹ھ مطابق
۱۱۹۱ء سے سلطان شہاب الدین محمد سام غوری کے حملے شروع ہوگئے اور بالآخر راجگان
دہلی وقنوج نے شکست کھائی اور قنوج شامل دہلی ہوا اور قطب الدین ایبک کو تخت سلطنت
دہلی شہاب الدین محمد غوری دیکر واپس گیا اسوقت سے ہندوستان مین مسلمانون کی
بادشاہت قایم ہوئی -

مسلمانون کا منصب جاگیر

ہندوستانکی فتوحات کا ذریعہ کسی مولوی کا وعظ نہ تھا کہ راجپوتونکے قلوب
متوجہ ہوتے نہ کسی صاحب کمال کی دعا تھی کہ تیر بہدف ہوتی نہ کسی عامل کا عمل اُقتلو

یا فرینخ کا تہا کہ اشارے مین ہزارون کے سر قلم ہو جاتے یہہ تو تسلط کی باتین اور مذہبی گپین اور ریپٹ بہرے کی حکایتین ہین۔ اسلام کی جنگی قواعد اور بہادرانہ خیالات اور جہادی رغبت نے البتہ مسلمانونکو روشن ضمیر کردیا تہا کتاب عالم کے اوراق پراگندہ کی شیرازہ بندی اور ہزارون مذہب اور ملت کی یکسوئی کس نے کی وہی شمشیر خداداد جہاد جو مسلمانون کی ترقیات ملکی و مذہبی اور تمامی مشکلات کی ناخن تدبیر تہی۔ حکام وقت کے سلوکات اور بدل خدمات بہی ویسے ہی تہے مسلمانون کے عطیات کے شرائط ماسواے آبادانی رعایا۔ کفار کا مقابلہ دین کی اشاعت ضروری امور تہے شروع حکومت اسلام مین جسقدر جاگیر و منصب عطا ہوئے وہ ایک گونہ حصہ غنیمت مال کفار تہا ایسی صورت مین عطیہ دار یا جاگیردار کو سردار مجاہدین کے القاب سے بپاس ادب سلطان وقت لکہنا نامناسب سمجہا جائے تو ممبر مجلس جہاد خطاب دیگر ضرور لکہنا زیبا تہا مگر افسوس کہ وقایع نگاران ہند نے محاربۂ سلاطین تو قلمبند کئے لیکن اراکین جہاد جاگیرداران و حصہ داران کے معرکہ جو حصول قبضۂ جاگیر عطیہ سلطانی مین واقع ہوا تاریخ ہندوستان سے قلم انداز کردیا اسلئے بہت سے واقعات تحریر مین نہین آئے اور زبانی بطور قصہ کہانی ایسے مذکور مشہور رہے جبکا اسوقت صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔

ہندوستان مین اول جسقدر حملے سرداران اسلام کے ہوئے سپہ سالاران فوج مال و متاع لیکر واپس چلے جاتے تہے بعض بعض لوگ اسلام سے اور نومسلم کی قلیل جماعت کو اکثر ہندوستان کی دریاؤن کی ترائی ہرے بہرے کہیتون کی خنک سبزہ ہوا نے یہان ٹہیرالیا اور جب لشکر فاتح چلا گیا اور قوم مغلوب کے دل سے خوف سرداران اسلام کا دور ہو گیا تو قوم مغرور آزادانہ خود کو رستم و اسفندیار شمار کرنے لگے اور مسلمانون کو ہندوستان جنت نشان کے غلمان دوزخ کے پاسبانون سے زیادہ تکلیف دہ ہوئے اب نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن کنوئین مین کودکے ہمجنسون کو پکارتے ہین اور ساتہہ ہی اسکے یہان کے خوشگوار ہوا اور آب شیرین کی تعریف بہی ہے ؎ ہمرہان رفتند و ما ماندیم دُزدان در کمین + خانۂ ملّاح در چین ست کشتی در فرنگ + یعنی بیکسی اور قوم مخالف کی تکلیف دہی سے جب مجبور ہوئے تو اپنی قوم کے سرداران سے خواہان امداد ہوئے مگر دوست قوم کجا دوسرے ملک کے سالک

یہہ حالت بجنسہ اون لوگون کی بیان کی گئی ہے جو بلا ثروت وحکومت ہندوستان مین آباد ہوئے اور جب سلاطین اسلام نے ہندوستان مین حکومت اپنی قایم کی اور گذشتہ حالت مسلمانان کی ملاحظہ فرمائی اوسوقت سیوائے اسکے اور چارہ نظر نہ آیا کہ اپنی قوم کو جاگیرات ومعافی بکثرت عطا کرین تا کہ اس جاگیر کے ذریعہ سے قوم کی ترقی اور تسلّط اور بقائے سلطنت ہو اور اقطاع ہند مین مسلمانون کا اقتدار بڑہے اور قوم مخالف پر ہمیشہ غالب رہین لیکن دوسرے کے گھر مین داخل ہوکر اوسکی ملکیت مین قبضہ حاصل کرنا آسان بات نہین تہی ایسی صورت مین اوسی جنگ جہادی اور جانبازی کا سامنا تہا البتہ فرق یہہ تہا کہ بعض موقع پر امداد سلطانی بہی ہوجاتی تہی - اور بعد تسلّط جب فرمان ایک شخص کے نام معافی جاگیر کا ہوتا تہا تو اوسکے دوست بہی اپنا حصہ قایم کرنیکی غرض سے ہمراہ رکاب ہوجاتے تہے -

اقوام پیشہ ور نو مسلم ہند

اہل اسلام مین اقوام شیوخ وسادات عرب افغان ومغل جو دوسرے ملکون سے ہندوستان مین آکر آباد ہوئے اونکے شجرۂ انساب ونکے خانگی کاغذات تواریخ ہند سے اکثر ملتے وجلتے موجود ہین مگر اقوام پیشہ ور نومسلم ہند جو پہلے سے ادنی درجہ کے لوگ تھے اون کے شجرۂ انساب اور قومی واقعات جو کبہی احاطۂ تحریر ہی مین نہین آئے اسوقت اونکی بہم رسانی بہت مشکل ہے اسلئے مؤلف نے بعض بعض اقوام جو خاص قصبہ جات کرٹرہ ومانکپور مین آباد ہے اونکی مختصر سوانح عمری تحریر کی ہے تا کہ ناظرین کو اصلیت اقوام معلوم ہوجائے -

جولاہا

جولاہا - جولہ - نساج - حایک - نور باف - مومن - کوری - کہسٹا - ان اقوام مین گروہ بندی اور دستورات مثل اقوام اجلاف اہل ہنود کے ہے اور ذاتون کی اقسام بہی ہین جیسے اہل ہنود نے سابق مین ٹاٹ بندی کردی تہی دایرہ اسلام مین داخل ہونے پر بہی وہی گروہ بندی برقرار رہی یہہ ظاہر ہے کہ ہندوستان کی فتوحات مین کوئی قوم پیشہ ور دیگر

ممالک سے نہین آئی بلکہ جیسے تجارت وصنعت پیشہ اور خدمتی لوگ پہلے سے تھے وہی لوگ بدستور اپنا کام انجام دیتے رہے البتہ اونکے نام قوم فاتح نے اپنی زبان مین پکارے وہی مشہور ہوگئے ہندوستان مین دو پیشہ ور گروہ قدیم سے زیادہ تہا - ایک پیشۂ غلہ فروشی جو محض تجارتی پیشہ ہے اسمین کوئی صنعتی کام نہین ہے اسکو ہر قوم کا آدمی کرسکتا ہے اس پیشہ کے لوگ پہلے سے معزز اور شریف خیال کئے جاتے تھے جنکو ہندی زبان مین بنیان اور فارسی مین بقال کہتے ہین اس گروہ کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو سودہی وسوکیری یا دلال کے ناموں سے معروف ہوئے چونکہ یہہ لوگ نومسلم تھے اسلئے بخیال طبائع اشخاص ہند درجہ ادنی مین شمار کئے گئے اور دوسرے فرقہ کے ساتھہ پیشہ صنعت پارچہ بافی تہا اور اس پیشہ کو ہندوستان مین ادنی درجہ کا گروہ کرتا تہا اسلئے مبتذل حالت مین رہا اگرچہ بابت صنعت وتجارت کو ترقی ہے لیکن قومی حیثیت سے کوئی فرق نہین ہوا -

قوم بہنا

بہنا - دُھنیان - پنجارہ - نداف - حلاج - اس قوم کے مدمقابل ہندؤن مین کوئی قوم نہین ہے نہ کوئی اہل حرفہ ہے ممالک ایران مین روئی کا دُھننا اور پوشش سرمائی مین بھرنا دو پیشہ جداگانہ ہین اول کام کرنیوالے کو حلاج اور دوسرے کو نداف کہتے ہین مگر ہندوستان مین یہہ دونون کام ایک ہی کے متعلق ہین یہہ قوم اون نومسلمون مین سے ہے جو سید سالار مسعود کے حملون مین مسلمان ہوئی ہے کیونکہ غازی میان کی کندوری اس قوم مین ہوتی ہے اور قوم ڈفالی اس قوم مین امورات شادی بیاہ مین مجرئی ہین اور خواجہ منصور کا فاتحہ بہی ہوتا ہے جسکو انکے محاورہ مین اوستاد کی دیگ کہتے ہین - یہہ خواجہ منصور جنکا اصلی نام حسن بن منصور ہے اور اپنے باپ کے نام سے اب معروف ہین ایک درویش کامل تھے ایک روز حلاج کی دوکان پر تشریف لیگئے اور اوسکو آپنے کسی کام کی غرض سے کہین بھیجنے کو فرمایا اوس نے جواب دیا کہ حضرت میرا کام کون کریگا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مین کرونگا حلاج کو منظور ہوا کہ خواجہ صاحب کیسے دیکھون روئی کیونکر دُھنینگے چنانچہ حلاج بموجب ارشاد خواجہ اونکے کام کو چلا گیا اور جب وہ واپس آیا تو دیکھا کہ دُھنکی خود بخود چل رہی ہے اور روئی صاف ہوکر گالہ تیار ہو رہا ہے اس کرامات سے قوم حلاج اونکی معتقد ہوگئی اور اپنے پیشہ کے برکت کے لئے اونکا فاتحہ دلوانا شروع کردیا

چونکہ ہندوستان مین مسلمانون کے پہلے اس پیشہ کا سُراغ نہین چلتا اہل اسلام کے تصرف سے ہندوستان مین یہہ پیشہ قایم ہوا ہے اور عجم کے پیشہ ورون کی حکایت سے اور اپنی غلط فہمی سے خواجہ منصور کو اس پیشہ کا موجد خیال کیا ہے اور اون کے فاتحہ کے کہانیکو اوستاد کی دیگ سے معروف کیا ہے۔

قوم نائی

نائی یا ناؤ۔حجّام۔حلّاق۔موتراش۔جرّاح۔خلیفہ۔اِن بہی گروہ بندی مثل اقوام اجلاف ہند کے ہے اور اسکے مدّمقابل دوسری قوم اہل ہنود سے موجود ہے اس قوم مین غازی میان کی کندوری ہوتی ہے اس قوم کے لوگ سنگدل اور عیار مشہور ہین اور اہل ہنود نائی کو چہتیسہ کہتے ہین۔غازی میان کے حملون کے وقت رایان کڑہ و مانکپور نے اس قوم کے ناخن گیر اور استرے زہر آلودہ کرا کے سترگہ مین جہان لشکر غازی میان تہا بغرض ہلاکت غازی میان نائیون کو بہیجا تہا لیکن وہ گرفتار ہوگئے اور کڑہ و مانک پور کو افواج غازی میان نے فتح کیا اور اس قوم کو مسلمان کیا ممالک عرب وعجم ایران مین حلّاق یعنی موتراش اور حجام کے دو خدمات جداگانہ متعلق ہین کیونکہ حلّاق صرف اصلاح کا کام کرتا ہے اور حجام شاخ لگاتا ہے اور خون کہینچتا ہے اور ختنہ کرتا ہے اور پیشہ جرّاحی بہی کرتا ہے ہندوستان مین یہہ قوم سنگدل مشہور ہے مسلمانون نے دونون پیشہ ان کے متعلق کر کے حجام کے لقب سے پکارا ہندو نائی یہان پہلے سے خدمتی پیشہ بہی تہے زمانہ اسلام مین وہ پیشہ بہی ان کے متعلق رہا ورنہ ممالک ایران مین انکے ہاتہہ کا کہانا پکایا ہوا قطعی نادرست ہے اور اس قوم مین حضرت سلمان فارسی کا فاتحہ ہوتا ہے اور غلط فہمی سے اس پیشہ کا موجد خیال کر کے اس فاتحہ کے کہانیکو اوستاد کی دیگ کہتے ہین حالانکہ سلمان فارسی مقرب صحابی حضور رسول مقبول پیغمبر اسلام کے تہے شاید ملک ایران و فارس مین اس قوم کے لوگون نے سلمان فارسی سے بیعت کی ہے اور پیری اور مُریدی کا سلسلہ خلافت اس قوم مین قایم ہوا اور خلیفہ کے لقب سے معروف ہوئے۔

سلہ دیکہو مرآت مسعودی۔

قوم قصائی

قصائی یا قصاب - کسوڑا - کہٹیک - چکوا - غازی میاںنکی کندوری اس قوم مین ہوتی ہے ذاتون کی اقسام اور گروہ بندی بہی ہے انکے باہمی گفتگو مین چند الفاظ بطور اشارات ایسے مخصوص ہین جو زبان عربی سے اخذ کئے گئے ہین اگلے زمانہ مین جلاّدی کے کام بہی انکے متعلق تھے کہٹیک زبان ہندی مین کاٹنے والے جانورون کو کہتے تہے جب قوم مسلمان ہوئی تو کہٹیک کا ترجمہ عربی زبان مین قصاب ہوکر قوم قصائی معروف ہوئی اور اس پیشہ کے دو حصے ہین اوّل بقر قصاب دوسرا بز قصاب -

قوم بھٹیارہ

بہٹیارہ - نان بائی - باورچی - اہل ہنود مین مسافرونکی فرودگاہونکا نام دہرم شالہ تہا شیر شاہ اور سلیم شاہ سوری سلاطین دہلی نے مسافرون کی آسایش کیواسطے منازل سفر تعمیر کرائین اور وہ منازل سرا کے لقب سے ملقب کی گئی اور مسافرونکی خدمت کیواسطے سراؤن مین کچہہ لوگ مقرر کئے گئے وہ ادنیٰ درجہ کے قوم کے لوگ تہے کیونکہ اون مین گروہ بندی مثل اجلاف ابتک ہے چونکہ شیر شاہ و سلیم شاہ نے یہہ انتظام کیا تہا اسلئے بہٹیارہ سلیم شاہی و شیر شاہی اقوام کہلاتے ہین اور بہٹیارہ لقب ہندی ہے رستہ کو ہندی مین باٹ کہتے ہین الف حذف کرکے اور ملائے ہوز بڑہا کر بہٹیارہ یعنی راہ کا مددگار پکارا گیا صوبہ لوہ مین بازارون کے نان فروشونکو بہٹیارہ کہتے ہین اور بعض مقامات مین سرا کے بہٹیارونکو بہی باورچی بولتے ہین -

قوم کنجڑا

کنجڑا - کبڑیا - سبزی فروش - مشرقی ہند مین اقوام کشتکاری پیشہ مین جو زیادہ ترترکاریان بوتی ہے وہ قوم مورائی ہے اور مغربی ہند مین اس ذات کا نام مورا ؤ مشہور ہے اور جب یہہ قوم مسلمان ہوگئی تو اسکا لقب ثانی معروف ہوا - اور جب ثانی کی قوم بازار مین ترکاری

اور پہل وغیرہ فروخت کرنے لگی تو اس نے زراعت کا پیشہ ترک کرکے صرف پہلون اور ترکاری کی خرید وفروخت اختیار کی اوسوقت یہہ قوم باسم کنجڑا سے معروف ہوئی۔ گنج لفظ فارسی بمعنی خزانہ وانبار مجازاً بمعنی بازار جہان ہر قسم اجناس کا انبار ہوتا ہے چونکہ ہر قسم ترکاری اور اثمار درختان کا سبزی فروش کی دوکان پر ڈہیر ہوتا ہے اسلئے برعایت ڈہیر اشیاء کنجڑیا اور بازار کی رعایت سے بزبان فارسی حرف گاف کو کاف تازی سے بدلکر لفظ کنج ہوا اور اسم فاعل اوسکا کنجڑا جیسے ناؤ سے ناوڑا اور ہیز سے ہیجڑا استعمال ہونے لگا اس قوم مین گروہ بندی مثل اقوام اجلاف ہند کے ہے اور اوستاد کی دیگ بہی ہوتی ہے۔

قوم جونکہار

جونک ہار۔ جونکہ لگانے والا۔ دہانک۔ یہہ قوم اقوام بہر سے ہے اہل ہنود کے زمانے مین بہی یہہ قوم جونک پالنے اور پچہنے لگانے کا پیشہ کرتی تہی حالت اسلام مین بہی جونک لگانا سینگی لگانا انکا کام ہے ان مین بہی گروہ بندی اور ذاتون کی اقسام ہین اسمین علاوہ پیشہ مقررہ کے جو لوگ دائی عورات کا پیشہ کرتی ہین وہ قوم دہانک ہین وہ لوگ ابتک ہنود مین داخل ہین جونکہار مسلمان ہین اور گتّون کے ڈوری اور خشت پزی کا بہی پیشہ کرتے ہین سابق مین کوڑا کثافت قصبے اور شہرون کے گلی کوچہ سے اپنے گدہون پر لادہ کے مقامات خشت پزی پر لیجاتے تہے۔ اور اب صرف خشت سازی کا کام کرتے ہین۔

قوم ہیجڑا

ہیجڑا یا ہیز۔ مخنّث۔ خواجہ سرا یا خوجہ۔ زنانہ یا زنخہ۔ پُنسک۔ خواجہ ترکی زبان مین غلام خصّی یعنی آختہ کو کہتے ہین چار ہزار برس کا زمانہ گذرا کہ ملک خطا وختن کے سلاطین نے چہوٹے چہوٹے اطفال کو آختہ کرکے محلات شاہی کے دربانی کی غرض سے مقرر کیا تہا اور جب یہہ اطفال اندر آنے جانے لگے تو انکو ایسا رسوخ ہوا کہ مغز خدمات انکے متعلق ہوگئین تب انکا خطاب اعزازی خواجہ یا خوجہ ہوا امرائے ملک نے جب انکی یہہ کیفیت مشاہدہ کی تو فخریہ اپنے اطفال کو خواجہ

بنانیکی غرض سے محلات شاہی مین داخل کرنے لگے اوسوقت یہہ ایک رسم بے عیب مان لیگئی تہی
ملک فارس مین اس قسم کے لوگ ہیز کہلاتے تہے اور عرب مین مخنث اور ہندوستان مین بزبان
سنسکرت نپنسک کہلائے اور جب ہندوستان مین مسلمانون کی سلطنت قایم ہوئی تو
خواجہ سرائے ہوئے مغلیہ سلطنت مین بعہد محمد شاہ رنگیلے اس فرقہ کو زیادہ ترقی ہوئی اسکا
سبب یہہ ہوا کہ محمد شاہ کو ناچ گانے سے زیادہ دلچسپی تہی اسکے محلات مین ناچ گانے کا زیادہ
شغل تہا اور رقاصہ کو محلات مین جانیکی ممانعت تہی محلات کے مدنظر ہوا کہ ہمارے خواجہ سرا تو
باہر مردانہ جلسون مین شریک ہوتے ہین اس فن کو حاصل کر کے ہمود کہلائین لہذا بحکم بادشاہ
خواجہ سراؤنکو تعلیم رقص وراگ کی دلوائی گئی اور جب یہہ لوگ کامل فن ہوگئے تو اول شاہی
محلات کے مجرئی ہوئے اور جب سلطنت دہلی کو زوال ہوا تو یہہ باشندگان شہر اور قصبہ جات
کے مجرئی ہوئے اور ادہر اودہر مارے مارے پہرنے لگے اور اسکو اپنا ایک پیشہ قرار
دیدیا اور باہم گروہ بندی بہی ہوگئی اور ان گروہون مین ایک سردار بنایا گیا اور ایک
فرقہ علیحدہ قرار پاگیا۔ اس گروہ کے سردار کا نام میر بہوجنی یا میر بہجڑی تہا اسوقت سے
گورو اور چیلہ کا سلسلہ بہی قایم ہوا میر بہجڑی اس فرقے کے پیر و مرشد ہوئے جنکا تخت گاہ
اب منار گنج شہر دہلی مین ہے۔ میر بہجڑی کی کڑاہی اور نیاز اس گروہ مین ہوتی ہے پہلے
بضرورت محلات شاہی اطفال آختہ کیئے جاتے تہے اور جب سے فرقہ قایم ہوا اس گروہ
کے لوگ اطفال خورد سال خود خرید کر کے اور اونکا عضو تناسل کاٹ کے ہیجڑا بنا لیتے
تہے اور جسوقت یہہ عمل ہوتا تہا اوسوقت میر بہجڑی کی کڑاہی و نیاز ہوتی تہی سلطنت
انگریزی مین اس قسم کے مراسم بحکم سرکار بند ہوگئے۔ اور قانون جاری ہوگیا کہ اب جو ہیجڑا
فوت ہو اوسکا مال لاوارث قرار پاکر سرکار مین داخل کیا جائے۔ بہت تو مر گئے اور جو باقی
ہین اونہون نے یہہ پیشہ چہوڑ دیا مگر ڈہول لیکر مانگتے پہرتے ہین مشہور ہے کہ کہتری کی برات
اور ہیجڑا کا مردہ کوئی نہین دیکہتا اسکا سبب زمان سابق مین یہہ تہا کہ مذہب اسلام مین
ان کے مُردونکی نماز جنازہ درست نہین سمجہی گئی اس لئے شہرون مین یہہ لوگ اپنے مردونکا
جنازہ پوشیدہ طور شہدونکو دیکر کہہ دیتے تہے کہ وہ نماز جنازہ مساجد مین پڑہوا کر گورستان مین

لیجاوین اور وہان بالا بالا یہہ لوگ بہونچکر تجہیز و تکفین کرتے تہے -

اقوام رنڈی

کنجر اور کنجری - کنچن اور کنچنی - بٹیریا اور بٹیرن - رام سنڈا اور رام جنی - پاتر یا پتریا - بیسوا یا کسبی - بہڑوا یا منگتا - رقاصہ یا لولی یا طوایف اور قوزم اور سفردائی اور سازندہ ارباب نشاط یا رنڈی - یہہ قوم ایسی پارینہ ہے جسکے القاب ایسے وسیع ہین اس گروہ سے ہندوستان کا کوئی شہر و قصبہ خالی نہین ہے اس قوم کے دو گروہ ہند و مسلمان ہین مردونکا شادی بیاہ ہوتا ہے اور انکی عورات پردہ دار باعصمت ہوتی ہین مگر دیگر عورات پیشہ حرام کاری علی العموم کرتی ہین اور جلسۂ عام مردون مین کم کو لاسٹکا کے ناچتی گاتی ہین اور اس رقاصہ کے اکثر بہائی اور باپ سازندے ہوتے ہین - جو شخص ان عورات کو بقصد حرامکاری طلب کرتا ہے تو رنڈیکی مان یا نوچی کی نائکہ سے اجازت لیتا ہے چونکہ زمان سابق مین ان عورات کے اولاد نہین ہوتی تہی وہ جب ضعیف العمر ہوجاتی تہین تو دوسری قوم کی لڑکیان خرید کرکے پرورش کرتی تہین اور ایسی عورت مین عورت ضعیفہ نائکہ یا لالہ کہلاتی تہی ؎ قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی + اور لڑکی پرورش یافتہ نوچی تہی مگر حکومت انگریزی مین خرید و فروخت آدمیون کا معاملہ بند ہوگیا تب سے ان عورات نے بانجہہ ہونیکی تدبیرات موقوف کردین - باپ بہائی ان عورتون کے قلتبانی کرتے ہین اور انکو کچہہ شرم و حجاب نہین ہے شادی بیاہ اس قسم کی عورتون کا نہین ہوتا البتہ بمرتبہ اول جو شخص انکا ازالہ بکارت کرتا ہے وہ کچہہ زیادہ النعامی اجرت عطا کرتا ہے اس معاملے کو ان کے محاورہ مین سر ڈہلکنا کہتے ہین اور ایک رسم بیاہ کی قایم مقام انہون نے بہی قرار دے رکہّی ہے جسکو شادی مسّی کہتے ہین ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون اور لشکرگاہون مین ان عورات بے شرم کا بازار گرم ہے یہہ اپنی شرمگاہ کو کرایہ پر چلاتی ہین جسکو اپنے محاورہ مین خرچی یا بیٹہک بولتے ہین اگرچہ اہل ہنود کے یہان تریا چرتر کے بڑے بڑے داستان لکہے ہوئے ہین بقول آنکہ ؎ چاتر کا کام یہہ کہ پاتر سے نہ اٹکے ٭ پاتر کا کام یہہ کہ کہاں پیسے اٹکے +

رنڈیون کا قول ہے کہ ہمارا پیشہ خراب نہین ہے۔ ہم لوگون کی رفع حاجت کرتے ہین ؎
دل بدست آور کہ حج اکبرست ؞ اور نسل و اصل بھی ہماری خراب نہین ہے مسلمان گروہ
کہتے ہین کہ ہم حوران گلزار ارم سے ہین یہہ فقرہ حضرات اوباش کا تراشیدہ ہے اہل ہنود کا مقولہ
ہے کہ کسی سادہو کو ایک وقت غلبہ شہوت ہوا تہا اور کوئی عورت موجود نہین تہی مگر مادہ سگ
(کُتیا) حاضر موقع تہی اوسکے ساتہہ جماع کیا قدرت سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ جنی جو
ایک دختر حسین تہی چونکہ نطفہ مین آمیزش تہی اوس مین خصائل حیوانی و انسانی دونون موجود
تہے یعنے گہر گہر مانگنے جانا اور صبر اور لوگون کی نظرون مین ذلیل و خوار چند مردون سے صحبت رکہنا
اپنی مطلب براری کے لئے چاپلوسی کرنا پس یہہ عورات اوسی دختر حسین کی نسل سے ہین غرض
اسیطرح کی حکایات تو بہت مشہور ہین لیکن یہہ پیشہ بیشرمی عرصہ دراز سے چلا آتا ہے کہ جس کے
بہت سے نام و خطاب ہو گئے اب ہم اپنے تحقیقات سے اس گروہ کے اصلی واقعات تحریر
کرتے ہین۔ چار ہزار برس کے پہلے شمالی ہند کے باشندے وحشی و جنگلی تہے شہد و مچہلی اور درختون
کے پہل پتے اور پہول اور جڑین انکی غذا تہی ننگے رہتے تہے اور کوئی حیا کا پردہ بہی حایل
نہین تہا نہ کسی مذہب کے پابند تہے جس عورت سے جس مرد نے چاہا جماع کیا ہندوستان
کے بعض گروہون مین ابتک چار مردون مین ایک عورت کافی سمجہی جاتی ہے جب حملہ آور قومون
نے دوسرے ملکون سے دہاوے شروع کردیئے تو اون لوگون کی دیکہا بہالی سے کچہہ اصلاح
ہوئی اور جب آریہ کی حکومت قایم ہوئی تو انہون نے اقوام اور پیشہ کی آراستگی چاہی
کچہہ لوگ شایستہ ہو گئے اور بہت سے وحشی جنگلی بنے رہے ازانجملہ قوم کنجڑ جو اصل مین لفظ
کہنجڑ تہا ہائے ہوز حذف ہو کر کنجڑ بولا جاتا ہے اور جسکے معنی جڑ کہودنے والے کے ہین قوم جنگلی
درختون کی جڑین کہود کر رسّی چہینکا بنانا انکی صنعت ہے اسوجہ سے یہہ قوم کنجڑ کہلائی
گئی اس قوم کی عورات تو آزاد ہی تہین آریہ اقوام کے لوگ اوباش طبیعت انسے ملوث
ہو گئے اور حظ نفسانی کے بدل مین کچہہ اجرت انکو دیدیتے تہے جس سے مرد و عورت
اقوام نامہذب خوش و خورم رہتے تہے چندروز مین اس فعل زشت کا رواج ہو کر ایک
پیشہ ہو گیا آریہ قوم کے باہم ارتباط سے کچہہ تمیز بہی آگئی چونکہ زناکاری کے ذریعہ سے

مال حاصل کرنا سہل الوصول طریقہ تہا عمدہ پیشہ سمجہکر اسکے عادی ہو گئے اور سمجہنے لگے کہ محنت کرنی نہین اور زر کی ٹکسال گہر مین ہے اور جب اسکا دل مین جسکا پڑا تو آبادی کے قریب اپنی سرکیان آ لگائین ان سرکیونکی خیمہ گاہونکو اوسوقت کے محاورہ مین بیڑا کہتے تہے بعض گروہ آریہ کی رفتار سے واقف ہوکر دوسرے پیشونمین مصروف ہوئے اور دوسری قومون مین معروف ہوئے جو لوگ زنا کے پیشے کے عادی تہے اون سرکیون کے خیمہ گاہون کے بیڑادار یا بیڑیا کہلانے لگے اور اونکی عورات بیڑن ایک عرصہ کے بعد جب جماعت زیادہ ہوئی تو گروہ بندی ذاتون کی بہی قرار پائی پنجاب کے ملک مین جب اس پیشہ کو فروغ ہوا تو اونہون نے کنجڑ کا خطاب تبدل کر کے اپنا القاب کنچن ظاہر کیا یعنی کہرا سونا۔ اب عورات کا لقب کنچنی ہوا پنجاب کے راجہ مالدیو کو اون کے اوباش طبیعت مصاحبین نے ترغیب دی کہ سری کرشن جی نے گوپیون کے ساتہہ کیل کیا ہے مہاراج بہی اپنے وقت کے کرشن ہین ایک سبہا تیار کیجاوے اگرچہ اہل ہنود کا وہ متبرک اوتار خیال کیا گیا ہے اور یہہ فیلسوفی کہلم کہلا مہذب اقوام کی عورات نے اس جلسہ کی شراکت سے انکار کیا تب راجہ کے حکم سے یہہ عورات کنچنی طلب کیگئین اور سبہا مین بہرتی ہوئین گوپیون کے بجائے خطاب رام جنی عطا ہوا اور جو مرد کہ اس سبہا کے ممبر تہے وہ رام سنڈے کہلائے چندہی روز سبہا برقرار رہی راجہ نے وفات پائی دوسرا راجہ تخت نشین ہوا یہہ راجہ مہذب تہا اسکو ایسی صحبت ناگوار خاطر ہوئی اوس نے اس مجلس کو درہم برہم کر کے ان گروہونکو شہر بدر کیا چونکہ ان گروہونکا نام رام کیساتہہ مخاطب کیا گیا تہا اسلئے اسکو تبدیل کر کے پاتر کا لقب دیا گیا۔ عورات کی تو یہہ صورت ہوئی رام سنڈے جنگلون مین موہن بہوگ کہان سے پائین مجبوراً اس گروہ سے علحدہ ہو کر فقیرون کے گروہ مین داخل ہو گئے۔

پاتر اقوام نے رفتہ رفتہ پہر اپنی آمد و رفت آبادیون مین بڑہائی اور اوباش لوگ انکے پاس پہر آنے جانے لگے اور ان عورات کے بہی ممبر بڑہنے شروع ہوئے۔

ملک ہندوستان راگ گانے مین شہرۂ آفاق تہا اور اس ملک مین ہر فن کا ایک گروہ جداگانہ مقرر ہو چکا تہا جو لوگ راگ کے مبصر تہے وہ کلاونت کہلاتے تہے کیونکہ زبان سنسکرت مین

کلوراگ کو کہتے ہین علی ہذا القیاس ناچنے والونکا ہی ایک گروہ تہا جو کتھک کہلاتا تہا اتبک ناچ گانا مردونہین تہا - دیکہو پورانی اقوام شودر مین ابتک یہی دستور چلا آتا ہے کہ مرد ہی شادی بیاہ مین ناچ گانے کا فن ادا کرتے ہین - البتہ عورات کنجڑن بازارون مین بہیک مانگتی ہتین اور نحش گیت گاتی تہین چنانچہ نحش گیت کو ابتک کنجڑن گیت کہتے ہین -

دو ہزار برس کا زمانہ ہوا کہ راجہ اوجین بکرماجیت کے عہد دولت مین ایک حکیم نے آدمی کے نصف بدن کی مانند ایک ساز ایجاد کیا اور بجائے رگون کے تانت اور تار لگائے جس کے ذریعہ سے ساز کے گلے اور سینہ مین آواز گونجتی ہوئی نکلتی تہی اسلیئے اس ساز کا نام سارانگہ یا سارنگی معروف ہوا چونکہ اس ساز کی آواز جدا رہتی مردونکی آواز خوب نہین ملتی تہی لہذا عورتون کی تلاش ہوئی لیکن عورات مہذب نے اس ساز کے ساتھہ مردونکے سامنے بیشرمی سے گانا قبول نہین کیا تب عورات کنجڑی طلب کی گئین اورانکو تعلیم دیگئی اب کیا کہنا ایک کڑوے کریلے دوسرے چڑہی نیم بڑے بڑے امراء کی درباری ہونے لگی - راجاؤن کی مجرئی ہوئین - پنجابی زبان مین عورات بیوہ کو رانڈ کہتے ہین عورات کنجڑن مرد آشنا تو ہو چکی ہتین لیکن نہ سوہاگن تہ بیوہ اب شمار انکا کس مین ہو تسلیئے رانڈ کا الف حذف کرکے اوریائے نسبتی لگاکر رنڈی یعنی ہتل عورات رانڈ معروف ہوئین جو زبان سنسکرت کے پیرو تہے وہ بیسوا کہتے تہے چونکہ محفل شادی مین یہہ عورات طلب کیجاتی ہتین اسلیئے اہل ہنود نے انکا دیدار مبارک خیال کیا ہے اور جب ہندوستان مین مسلمانون کی سلطنت ہوئی اونہون نے عربی زبان مین انکو لولی کہکر پکارا بعد مین مجازاً کسبی کہنے لگے اور جبکہ یہہ ایک پیشہ قرار پاگیا تہا اور کرایہ کو ہندی زبان مین بہاڑا کہتے ہین اسکا اسم فاعل بہڑوا ہوا پہلے سے یہہ قوم بہیک مانگتی تہی اسلیئے بعض قطعات ہند مین قوم منگتا مشہور ہے شاہان اسلام کے عہد دولت مین تجدید ساز ہوئی مردنگ کے بجائے طبلہ اور جہانج کے بدلے مجیرے ہوئے اور عورات کا نام رقاصہ رکہا گیا محمد شاہ رنگیلے کے عہد دولت مین رقص طاؤسی ایجاد ہوا تب ان عورات کو بیشواز پہنائی گئی اوران مین سے بہت سے گروہ مسلمان ہوگئے تہے شہرون اور قصبون مین انکی سکونت کیواسطے چک بندی کی گئی اوراس محلے کا نام چکلہ رکہا گیا -

اور بمناسبت گروہ طایفہ بھی پکارا جاتا تھا اور اس طایفہ کی عورات کو طوایف کہتے تھے۔

قوم بھنگی

بھنگی - خاکروب - حلال خور - مہتر - چوڑا - ڈوم - ہیلا - بھنگی زمان سابق مین اوس قوم کو کہتے تھے جو سب ذات کے گھر کا کھانا کھا سکتا تھا - اور حرام و حلال کی تمیز نہین تھی اب اس امر کا تحقیق کرنا بہت دشوار ہے کہ پایخانہ کمانے کا پیشہ اس قوم مین کب سے جاری ہوا البتہ یہہ قوم غیر آریہ ضرور ہے اور آغاز حکومت اسلام سے اسکا سراغ چلتا ہے یہہ قوم مختلف نامون سے مشہور ہے اور عقاید مذہبی کا بھی ٹھکانا نہین جہان مسلمانونکی آبادی زیادہ ہے وہان انکا بھی عقیدہ بعض دستورات مین ملتا جلتا ہے اور جہان اہل ہنود کی کثرت ہے وہان ہندؤن کے مراسم کا برتاؤ ہے اور عموماً یہہ اپنے مُردونکو دفن کرتے ہین اور فاتحہ خوانی بھی ہوتی ہے اور حسب دستور اہل ہنود کریا کرم بھی کرتے ہین کتّے اور بلی کا مردہ یہہ لوگ پھینکتے ہین مردہ گھوڑون کی کھال کھینچنا اور چمڑا اینانا انکا کام ہے چھاج اور چلینی اور بانس کے پردے اور پنجرے اکثر بناتے ہین اور شادی بیاہ مین روشن چوکی اور نقارے اور دف و بانسلی بجاتے ہین جس مت کے مردونپر یا شادی بیاہ مین دولہن کے ڈولہ پر روپیہ پیسا نثار ہوتا ہے اوسکو لوٹ لیتے ہین صاحبان انگریز کے یہان کتّون کی ڈوری کی خدمت بھی انکے متعلق ہے اور بعض مقامات مین خدمت چوکیدار پولیس یا سزاے موت مین خدمت پھانسی چڑھانے کی بھی کرتے ہین اور حکم مشتہرہ حکام کا ڈھنڈھورہ بھی یہہ لوگ دیتے ہین اور مرغیان کثرت سے پالتے ہین اور بعض فرقے سور پالتے ہین اور مردہ جانور کھاتے ہین اور پیشہ خاص سب فرقون کا پایخانہ کمانے کا ہے اور خاکروبی کا ان مین اور دو فرقے زیادہ ہین ایک لال بیگی اور دوسرا ہیلا۔

فرقہ لال بیگ

اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ لال بیگ خدا کا بیٹا تھا پہلے دنیا مین کچھہ نہین تھا اوس کی

قدرت سے بالمیک جی پیدا ہوئے جنکو خدمت جاروب کشی معراج کی سپرد تھی خدا نے اونپر رحم کہاکر
فرمایا کہ تو ضعیف ہو گیا ہے اب ہم تجھکو کچھہ دینگے دوسرے دن جب وہ مقام معراج گئے تو
وہان اونکو سرکار خدا سے ایک پیرہن (چولا) عنایت ہوا اوسکو وہ لیکر اپنے گھر مقام شہر
غزنی مین واپس آئے گھر مین لاکر رکھہ دیا اور کسی کام مین مصروف ہو گئے قدرت خدا سے
خود بخود اوس جامۂ (چولا) سے ایک آواز طفل کے رونے کی پیدا ہوئی بالمیک جی متعجب ہوکر
مقام معراج مین گئے اور بارگاہ خدا مین عرض کی کہ بار الٰہ یہہ کیا اسرار ہے پس گاہ معبود سے
ارشاد ہوا کہ تو ضعیف و ناتوان ہو گیا ہے ہمنے تیرا چیلہ اور تیرا قایم مقام پیدا کیا ہے اور اوسکا
نام نوری شاہ بالا رکہا ہے پھر بالمیک جی نے عرض کی کہ میرے پاس دودھ نہین ہے اوسکی
پرورش کسطرح ہوگی حکم ہوا کہ جو جانور دودھ دینے والا اسوقت تجھے ملے اوسکا دودھ پلا ہمنے
لال بیگ کو لا الہ سے پیدا کیا ہے اور نام اسکا نوری شاہ بالا ہے پس بالمیک جی معراج سے
جب دنیا مین آئے اور دودھ پلانیوالے جانور کی تلاش ہوئی جنگل مین دیکھا کہ ایک مادۂ
خوک اپنے بچونکو دودھ پلا رہی ہے بالمیک مع بچون کے اوسکو اپنے گھر لائے اور مادۂ خوک کا
دودھ لال بیگ کو پلایا اور جب وہ پرورش پاکر جوان ہوئے اور پیر و مرشد کی خدمت مین
مصروف رہتے تھے چونکہ لال بیگ نے مادۂ خوک کا دودھ پیا ہے اسلئے گوشت سور کا کہانا
اس فرقے مین منع ہے لال بیگ کو بارگاہ خدا سے ولایت ہندوستان عطا ہوئی اور حکم
ہوا کہ گھر گھر تیری یادگار مین اڑھائی اینٹ کی مسجد تعمیر ہوگی چنانچہ ہر حلال خور کے مکان کے
سامنے مسجد اڑھائی اینٹ کی ضرور ہوتی ہے اور واضح ہو کہ لال بیگ ترکی زبان کا نام ہے
اور اصلیت اسکی شہر غزنی سے ظاہر کیجاتی ہے یہہ کوئی درویش تھے انکی کرامات کی یہہ قوم معتقد
ہو گئی ہے اپنی غلط فہمی سے افسانہ بمعنی بنا رکہا ہے۔

فرقہ ہیلا

یہہ فرقہ گوگا پیر کا معتقد ہے اور حقیقت اسکی اسطرح بیان کیجاتی ہے کہ موضع ددریرہ
علاقہ بیکانیر مین راجہ جیور کی رانی باچھل اور اسکی بہن مسماۃ کاچھل دونون بانجھہ تھین اور

دو نونکو خواہش اولاد تہی اتفاق سے گورو گور کہناتہ راجہ کے الوکہے باغ مین وارد ہوئے
رانی باچہل سنکر گرو صاحب کی خدمتمین حاضر ہوکر ملتجی ہوئی کہ آپ قیام یہان فرمائین گرو
صاحب نے رانی صاحب کے ارشاد سے بارہ سال تک قیام کیا اور تیرہوین سال یہان سے
رخصت ہوئے وقت رخصت مسماۃ کاچہل رانی باچہل کا لباس پہنکر گرو صاحب کے سامنے
آئی اور ملتجی اولاد ہوئی تب گرو نے دو جو عنایت فرمائے اور کہا کہ اسکو کہا لے تیرے بطن
سے دو فرزند توام پیدا ہونگے یہہ کہکر کاچہل اپنی بہن رانی باچہل کے پاس گئی اور فخریہ
بیان کرنے لگی کہ آپ نے بارہ سال گرو صاحب کی خدمت کی اور مین بلا خدمت دو فرزند
گرو صاحب سے لے آئی رانی باچہل یہہ سنکر گرو صاحب کی خدمتمین گئی اور عرض کی کہ کاچہل
دُہوکا دیکر دو فرزند لیگئی اور لونڈی کو مہاراج بہول گئے یہہ سنکر گرو صاحب کو جلال آگیا
اپنی پیشانی سے میل پونچہکر رانی باچہل کو عنایت کیا اور فرمایا کہ اسکو کہالے تیرے بطن سے
گوگا پیر پیدا ہوگا اور کاچہل کی اولاد کو قتل کریگا اور تمام عالم مین اسکی شہرت ہوگی چنانچہ
ایسا ہی ہوا - چونکہ اصلیت گوگا کی میل سے تہی اسلیئے انہون نے مریدون اور معتقدونکو
میلے کامونکی طرف رغبت دلائی مریدون نے بہنگی کا پیشہ اختیار کیا -

نوٹ

اگرچہ یہہ حکایت بہی قریب افسانہ اول کے ہے مگر اصلیت اسکی اس قدر ہے کہ گوگا
نام ایک شخص راجپوت موضع اور بڑ علاقہ بیکانیر مین قبل عہد سلطان محمود غزنوی پیدا ہوا تہا
اور بعد مین مسلمان ہوگیا تہا اور حالت اسلام مین ظاہر پیر کے نام سے معروف ہوا اور اب پرگنہ توہر
علاقہ بیکانیر مین اسکا مزار ہے حالت زندگی مین اول گوگا ایک جوگی کا چیلہ ہوا تہا اور نہایت منکسر
مزاج شخص تہا وقت مرگ خود معہ اپنے گہوڑے کے ایک زمین شق شدہ مین سماگیا تہا اور عرصہ تک
اسکی قبر بے نشان رہی مگر محمود بادشاہ کے عہد مین اس مقام پر اسکی کرامات ایسی نمایان ہوئین
کہ لوگ معتقد ہوکر اسکی قبر کی تعمیر مین مصروف ہوئے چنانچہ مقبرہ عالیشان تعمیر ہوگیا جو اب تک
موجود ہے اور اسوقت سے اسکا نام ظاہر پیر مشہور ہوا اور ہر سال ماہ بہادون سدی آٹہی اور
نومی کو بڑا میلہ اسکے مزار پر ہوتا ہے دور دراز مقامات سے خلقت آتی ہے - اس مزار کے

پوجاری مسلمان قوم جائل نومسلم ہین اور یہہ لوگ ساکن کرنپور ہین مگر نصف چڑہاوے مین اقوام برہمن بہی لیتے ہین۔ پیاز۔ پنکہا۔ بوریا۔ دودہ۔ ناریل وغیرہ پر نیاز ہوتی ہے اور ایک روپیہ سنہرے کلس پر چڑہایا جاتا ہے اور اس میلے مین ہر قسم کا مال تجارتی اور دکانین آتی ہین ناگور کے بیل اور بیکانیر کے اونٹ کثرت سے فروخت ہوتے ہین۔ گوگا کے بہگت ڈیرون کی آواز اور راون کے گیتون کی صدائین سُنکر لوگ وجد مین آجاتے ہین اور آہنی زنجیرون سے اپنا جسم کوٹتے ہین مگر چوٹ کا نشان جسم پر نمایان نہین ہوتا اور اکثر لوگ سانپونکو اپنی گردن مین ڈالے پہرتے ہین گویا یہہ سب اُمور گوگا کی کرامات سے ہین قریب قریب عملداری اسلام جسقدر بزرگان اسلام کے مزارات شہداء اور اولیاء اللہ ہندوستان مین تعمیر ہوئے اونپر اسی قسم کے میلے اور رسومات جاری ہین۔ اور کتب طریقت مین بہی جہان نفس کُشی اور منکسر مزاجی کا مذکور آیا ہے وہان اکثر مرشدان طریقت نے مریدون کو پائیخانہ کمانے کی خدمت عطا کی ہے۔

مختصر فہرست سلاطین اسلام فرمانروایے ہند و نام جاگیرداران و حکام قصبہ کڑہ مانکپور

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
قطب الدین ایبک	سنہ ۶۰۲ھ مطابق سنہ ۱۲۰۶ع	سنہ ۶۰۷ھ مطابق سنہ ۱۲۱۰ع	سنہ ۵۹۹ھ مین کڑہ مانکپور کو فتح کیا۔	،
شمس الدین التمش	سنہ ۶۰۷ھ مطابق سنہ ۱۲۱۰ع	سنہ ۶۳۳ھ مطابق سنہ ۱۲۳۶ع	سادات قطبی کو جاگیر کڑہ اور سادات گردیزی اور شیوخ واسغانی کو جاگیرات مانکپور عطا ہوئین	ناصر الدین محمود
ناصر الدین محمود	سنہ ۶۳۴ھ مطابق سنہ ۱۲۳۷ع	سنہ ۶۶۳ھ مطابق سنہ ۱۲۳۶ع	اس بادشاہ نے ولایت کڑہ مانکپور کے دو حصّے کر دیئے ایک جاگیر بہرائیچ اور دوسری جاگیر جاگیر کڑہ مانکپور اور یہہ دونون جاگیرین غیاث الدین بلبن کو عطا فرمائین۔ راے ملکی کی گوشمالی کی غرض سے سنہ ۱۲۵۳ع مین وارد کڑہ مانکپور ہوا۔	غیاث الدین بلبن

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
			پہر علوی مبارک خان کو گورنر کرڑہ مانکپور مقرر کیا اور اس حاکم کی حکومت سنہ ۱۲۵۶ع تک رہی اسکے بعد قتلغ خان گورنر ہوا جب یہہ باغی ہوا تو گورنر اودہ نے اسکو ہٹا دیا۔ اسوقت بادشاہ نے قالیج خان اور مسعود خان وامغانیان کو گورنران کرڑہ مانکپور اور اودہ مقرر کیا اسوقت سے وامغانیان مانکپور کی ترقی دولت شروع ہوئی۔	علوی مبارک خان قتلغ خان قالیج خان مسعود خان
غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۳ھ مطابق سنہ ۱۲۶۶ع	سنہ ۶۸۵ھ مطابق سنہ ۱۲۸۶ع	قالیج خان باغی ہوا بادشاہ اس انتظام مین وارد کرڑہ مانکپور ہوا اور اپنے بہتیجہ کو گورنر کرڑہ مانکپور مقرر کیا۔	
			سلطنت شاہان خلجیان	
جلال الدین فیروز خلجی	سنہ ۶۸۷ھ مطابق سنہ ۱۲۸۸ع	سنہ ۶۹۵ھ مطابق سنہ ۱۲۹۶ع	اس بادشاہ نے ملک ہجو کو جاگیر کرڑہ مانکپور عطا کی اور جب وہ باغی ہوا تو سنہ ۶۹۲ھ مین ملک علاء الدین اپنے بہتیجہ اور داماد کو یہہ جاگیر عطا فرمائی اس نے دغا سے بادشاہ کو مہمان بلا کر مانکپور مین قتل کیا جسکا تفصیل بیان اقوام وامغانیان کے حالات مین تحریر ہوگا۔	ملک ہجو ملک علاء الدین
علاء الدین خلجی	سنہ ۶۹۵ھ مطابق سنہ ۱۲۹۶ع	سنہ ۷۱۵ھ مطابق سنہ ۱۳۱۵ع	اس نے پہلے علاء الملک کو گورنر کرڑہ مانکپور مقرر کیا اور جب یہہ شہر دہلی کے عہدہ کوتوالی پر	علاء الملک

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
			تبدیل ہوا۔ تو نصرت خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔	نصرت خان
خسرو خان۔	۷۲۰ھ مطابق ۱۳۲۰ع	۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ع	اس بادشاہ نے سو گاؤن پر بنابر تشخیص مالگذاری ایک چودہری اور واسطے وصول تحصیل خراج اور ایک عہدہ دار متصرف مقرر کیا۔	
			سلطنت شاہان تغلق	
غیاث الدین تغلق	۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ع	۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ع	اس بادشاہ نے اپنے بیٹے الغ خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔	الغ خان
الغ خان سلطان محمد تغلق	۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ع	۷۵۲ھ مطابق ۱۳۵۲ع	اسکے عہد مین نظام الملک گورنر کڑہ مانکپور رہا۔ ۷۴۵ھ مین نظام مائین نام ایک شخص نے کڑہ مانکپور مین دعوی نبوت کیا اور اپنے سر پر تاج رکہکر اپنا نام بادشاہ علاء الدین مشہور کیا تہا اور اسکے ساتہہ مین نظامی نام سلطان محمد کا بہانجہ بہی تہا عین الملک گورنر اودہ نے نظام مائین کو قتل کرکے اور اوسکا سر کاٹ کے اور شہزادہ نظامی کو مقید کرکے بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور اسی بادشاہ کے عہد مین غیاث الدین دامغانی حاکم سیلان باغی ہوا اور اوپر عتاب سلطانی ہوا۔	نظام الملک

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
فیروز تغلق	۷۵۲ھ سنہ مطابق ۱۲۵۲ء سنہ	۷۹۰ھ سنہ مطابق ۱۲۸۸ء سنہ	سنہ ۷۷۸ھ مین خواجہ شمس الدین دامغانی گورنر کڑہ مانکپور مقرر ہوا اور جب وہ صوبۂ گجرات کو تبدیل ہوا تو باغی ہو گیا اس عتاب مین جاگیرات دامغانی ضبط کرلین اور طرح طرح کے عتاب صادر فرمائے اور اس بادشاہ نے نہر جمنا اور مدرسہ اور خانقاہین اور حصار فیروزآباد تعمیر کیا اور سلیمان بن حروان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔	خواجہ شمس الدین دامغانی سلیمان خان
ناصر الدین محمود تغلق	۷۹۰ھ سنہ مطابق ۱۳۸۸ء سنہ	۸۲۵ھ سنہ مطابق ۱۴۱۸ء سنہ	اسکے عہد مین طوایف الملوکی کا زمانہ ہوا۔ جونپور مین جدید سلطنت قایم ہوئی ولایت کڑہ مانکپور زیر حکومت جونپور ہوا امیر تیمور نے دہلی مین لوٹ مار کی آخر دہلی ویران ہو کر ایک چھوٹی ریاست کی حیثیت پر ہو گئی	

دہلی مین خاندان سادات سید خضر خان سے سنہ ۸۲۵ھ مین قایم ہوا اور سید علاء الدین پر سنہ ۸۵۵ھ مین خاتمہ ہوا چونکہ ولایت کڑہ مانک پور حکومت دہلی سے علیحدہ تھی اس لئے اس خاندان مین اسکا ذکر نہین ہے۔

شاہان جونپور

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
ملک سرور خواجہ جہان	۷۹۶ھ سنہ مطابق ۱۳۹۷ء سنہ	۸۰۲ھ سنہ مطابق ۱۴۰۰ء سنہ	ملک عین الملک برخاست شدہ بحال ہوا اور وہ صوبہ اودہ مین رہتا تھا جس کے تابع کڑہ مانک پور تھا۔	عین الملک

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
مبارک شاہ شرقی	سنہ ۸۰۲ھ مطابق سنہ ۱۴۰۰ع	سنہ ۸۰۴ھ مطابق سنہ ۱۴۰۲ع		
ابراہیم شاہ	سنہ ۸۰۴ھ مطابق سنہ ۱۴۰۲ع	سنہ ۸۵۷ھ مطابق سنہ ۱۴۵۵ع	مخدوم شاہ حسام الحق اسکے عہد مین شاہ ولایت مانکپور تہے۔	
محمود شرقی	سنہ ۸۵۷ھ مطابق سنہ ۱۴۵۹ع	سنہ ۸۶۱ھ مطابق سنہ ۱۴۵۸ع	یہہ بادشاہ راجی سید حامد شہ کا مرید تہا۔	
حسین شاہ شرقی	سنہ ۸۶۱ھ مطابق سنہ ۱۴۵۸ع	سنہ ۸۸۳ھ مطابق سنہ ۱۴۷۷ع	بہلول خان لودہی نے غلبہ حاصل کر کے جونپور کو تابع دہلی کیا۔	
			شاہان لودھی	
بہلول خان	سنہ ۸۶۰ھ مطابق سنہ ۱۴۵۶ع	سنہ ۸۹۴ھ مطابق سنہ ۱۴۸۸ع	اس بادشاہ نے شاہزادہ عالم کو کڑہ مانک پور کی جاگیر عطا کی اور جب یہہ فوت ہوا تو مبارک خان و شیر خان اپنے پسران کو یہہ جاگیر عطا فرمائی۔	شہزادہ عالم مبارک خان و شیر خان
سکندر شاہ	سنہ ۸۹۴ھ مطابق سنہ ۱۴۸۸ع	سنہ ۹۲۳ھ مطابق سنہ ۱۵۱۷ع	حسین شاہ شرقی نے مقام پٹنہ سے خروج کیا اور اسکے ساتھہ دو لاکھہ کا مجمع بلوائیان پٹنہ و کنتت و مجھولی کے راجگان کا تھا یہہ بلوہ سنہ ۸۹۷ھ مین واقع ہوا اور مبارک خان و شیر خان اس غدر مین شہید ہوئے سلطان سکندر نے دہلی سے دھاوا کیا اور فوج بلوائیان پراگندہ ہوئی اور حسین شاہ شرقی بنگالہ کیطرف مفرور ہوا۔ اور احمد خان بعد	احمد خان

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
			فرو ہنگامہ گورنر کڑہ مانکپور رہوا اور جب یہہ مرتد ہوگیا تو بجاے اسکے سعید خان گورنر مقرر ہوا۔	سعید خان
ابراہیم شاہ	سنہ ۹۲۳ھ مطابق سنہ ۱۵۱۷ء	سنہ ۹۳۲ھ مطابق سنہ ۱۵۲۶ء	سنہ ۱۵۲۰ء مین اس بادشاہ نے اسلام خانکو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور جب یہہ باغی ہوکر قتل ہوا اور بجائے اسکے دولت خان گورنر مقرر رہوا۔ بابر بادشاہ نے ابراہیم شاہ کو شکست دیکر تخت سلطنت چھین لیا۔	اسلام خان دولت خان
			شاہان مغلیہ	
ظہیر الدین محمد بابر شاہ	سنہ ۹۳۲ھ مطابق سنہ ۱۵۲۶ء	سنہ ۹۳۷ھ مطابق سنہ ۱۵۳۲ء	بابر شاہ اپنے ہمراہ اسلحہ بندوق ہندوستان مین لایا اور سنہ ۹۳۵ھ مین بابر شاہ صوبہ بہار کو جاتا تھا کڑہ مانک پور مین وارد ہوا اور جلال الدین شاہ شرقی نے ضیافت بادشاہ کی۔	
نصیر الدین ہمایون	سنہ ۹۳۷ھ مطابق سنہ ۱۵۳۲ء		سلطان جہند برلاس گورنر کڑہ مانکپور کو معزول کرکے بجائے اسکے کمال خان کہکر کو مقرر کیا مگر شیر خان سوری نے سلطنت دہلی ہمایون سے چھین لی۔	سلطان جہند برلاس
			شاہان سوری	
شیر شاہ	سنہ ۹۴۷ھ مطابق سنہ ۱۵۴۰ء	سنہ ۹۵۲ھ مطابق سنہ ۱۵۴۵ء	اس نے سلطان جہند برلاس کو گورنر ولایت کڑہ مانکپور مقرر کیا یہہ بادشاہ منتظم اور خدا پرست تھا	سلطان جہند برلاس

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
			بنگالہ سے لاہور تک سڑکین بنوائین اور مہمان سرائے تعمیر کرائین۔	
سلیم شاہ	سنہ ۹۵۲ھ مطابق ۱۵۴۵ع	سنہ ۹۶۰ھ مطابق ۱۵۵۳ع	زراعت وتجارت کے عمدہ احکام جاری کیئے اس نے قانونگوئی اور ستولی کا عہدہ مقرر کیا۔	
سکندر شاہ	سنہ ۹۶۰ھ مطابق ۱۵۵۳ع	سنہ ۹۶۲ھ مطابق ۱۵۵۵ع	اسکے عہد مین ہر طرف ہنگامہ اور بلوہ تہا انتظام سلطنت ہیمون بقال کے سپرد تہا تمام ریاستین خودمختار ہوگئین تہین محمود خان بن سکندر لودہی حاکم جونپور مین تہا اور کڑہ مانکپور سے سلطان جہند برلاس کو معزول کردیا تہا ہمایون بادشاہ نے دوبارہ سلطنت دہلی حاصل کی اور کڑہ مانکپور مین وارد ہوکر سلطان جہند برلاس کو بحال کیا و محمود معزول ہوا	محمود خان سلطان جہند برلاس

بقیہ شاہان مغلیہ

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
ہمایون		سنہ ۹۶۰ھ مطابق ۱۵۵۳ع	کمال خان گہکر کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔	کمال خان
جلال الدین اکبر بادشاہ	سنہ ۹۶۳ع مطابق ۱۵۵۵ع	سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۵۶۵ع مین اکبر نے مجنون خان قاقشال کو اور سنہ ۱۵۷۰ع مین آصف خان ہروی کو گورنران کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ آصف خان ہروی نے چوراگڈہ کی رانی	مجنون خان قاقشال آصف خان ہروی

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	ضروری حالات متعلق کتاب ہذا	نام حاکم
			مسماۃ درگاوتی سے جنگ عظیم برپا کرکے چوراگڈہ کو فتح کیا اور شامل جاگیر کڑہ مانکپور کیا۔ علی قلی خان سیستانی المخاطب خان زمان اور میر معز الملک بہادر خان جاگیرداران جونپور بادشاہ سے باغی ہوگئے اور جونپور سے تاخت لاکر کڑہ مانکپور کی جاگیر کو بھی اپنے تحت تصرف مین لائے بادشاہ اکبر انکی سرکوبی کی غرض سے وارد کڑہ مانکپور ہوا اور دونون قتل کیے گئے شہنشاہ اکبر نے سنہ ۱۵۸۰ع مین کڑہ مانکپور کو شکست کرکے صوبہ الہ آباد قرار دیا اور کڑہ مانکپور کی وہ وقعت باقی نہین رہی تاہم دو سرکارین یعنی دو اضلاع صدر مقام رہ گئے چنانچہ سرکار کڑہ کا حاکم عبد اللہ خان اور سرکار مانکپور کا حاکم اسد خان ترکمان تھا۔	
نور الدین جہانگیر شاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق سنہ ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق سنہ ۱۰۲۷ع	۲۲ سال ۵ ماہ ۲۸ یوم سلطنت کی	
شہاب الدین محمد شاہجہان	سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق سنہ ۱۰۲۷ع	سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق سنہ ۱۶۵۷ع	۳۰ سال ۴ ماہ ۲۲ یوم سلطنت کی	
محی الدین اورنگزیب عالمگیر	سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق سنہ ۱۶۵۷ع	سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق سنہ ۱۷۰۶ع	۵۰ سال ۵ ماہ ۲۸ یوم اسکے بعد زوال سلطنت ہوا۔	
معظم عرف اعظم شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق سنہ ۱۷۰۶ع	سنہ ۱۱۱۹ھ مطابق سنہ ۱۷۰۷ع	+	

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	مدت سلطنت
بہادر شاہ عالم	سنہ ۱۱۱۹ھ مطابق سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ مطابق سنہ ۱۷۱۲ء	۵ سال ۸ ماہ۔
معز الدین جہاندار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ مطابق سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ مطابق سنہ ۱۷۱۳ء	۱۱۔ ماہ۔ ۵ یوم۔
فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ مطابق سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ مطابق سنہ ۱۷۱۸ء	۶ سال ۲ ماہ۔ ۱۱ یوم بمقام عظیم آباد تخت نشین ہوا۔
ابوالبرکات رفیع الشان	سنہ ۱۱۳۱ھ مطابق سنہ ۱۷۱۸ء	سنہ ۱۱۳۱ھ مطابق سنہ ۱۷۱۸ء	۳ ماہ۔ ۹ یوم۔
رفیع الدولہ	ایضاً	ایضاً	۲ ماہ۔ ۱۸ یوم۔
محمد شاہ عدلی	سنہ ۱۱۳۱ھ مطابق سنہ ۱۷۱۸ء	سنہ ۱۱۶۱ھ مطابق سنہ ۱۷۴۸ء	۲۹ سال ۵ ماہ۔ ۱۰ یوم۔
احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ مطابق سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ مطابق سنہ ۱۷۵۲ء	۶ سال ۲ ماہ۔ ۳ یوم۔
عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ مطابق سنہ ۱۷۵۲ء	سنہ ۱۱۷۳ھ مطابق سنہ ۱۷۵۹ء	۵ سال ۷ ماہ۔ ۲۸ یوم۔
عالی گہر شاہ عالم	سنہ ۱۱۷۳ھ مطابق سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۱۷۴ھ مطابق سنہ ۱۷۶۰ء	۹ ماہ۔
شاہ عالم	سنہ ۱۱۷۴ھ مطابق سنہ ۱۷۶۰ء	سنہ ۱۲۲۱ھ مطابق سنہ ۱۸۰۶ء	۴۸ سال ۴ ماہ۔ ۳ یوم الہ آباد میں ۴۔ ربیع الآخر کو تخت نشین ہوا اور ۱۷۔ رمضانکو وفات پائی۔
بیدار شاہ	سنہ ۱۲۲۱ھ مطابق سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۲۱ھ مطابق سنہ ۱۸۰۶ء	۲ ماہ۔ ۲ یوم۔

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	مدّت سلطنت
معین الدین اکبر ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ مطابق سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۷ء	۳۱ سال ۹ ماہ - ۲۱ یوم -
ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۷ء	سنہ ۱۲۷۹ھ مطابق سنہ ۱۸۵۷ء	اس بادشاہ سے سلطنت کا خاتمہ ہوا اور بمقام رنگون وفات ہوئی -
نواب سعادت خان	سنہ ۱۱۳۳ھ مطابق سنہ ۱۷۱۱ء	سنہ ۱۱۶۳ھ مطابق سنہ ۱۷۵۱ء	میر محمد امین نواب سعادت خان بہادر المخاطب بہ برہان الملک بن سید نصیر ساکن نیشاپور کو محمد شاہ دہلی نے بوجہ بدانتظامی صوبہ دار اودہ مقرر کیا اسوقت آمدنی اس صوبہ کی ۱۵ لاکہہ روپیہ سالانہ تہی اور صوبہ الہ آباد بہی اسکے شامل تہا -
مرزا محمد مقیم نواب منصور علیخان	سنہ ۱۱۵۰ھ مطابق سنہ ۱۷۳۹ء	سنہ ۱۱۷۰ھ مطابق سنہ ۱۷۵۹ء	خطاب صفدر جنگ بہادر مدّت سلطنت ۲۰ سال -
جلال الدین نواب شجاع الدولہ	سنہ ۱۱۷۰ھ مطابق سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۱۸۹ھ مطابق سنہ ۱۷۷۵ء	۱۹ سال صوبہ الہ آباد انکے قبضہ سے نکل گیا -
آصف الدولہ	سنہ ۱۱۸۸ھ مطابق سنہ ۱۷۷۸ء	سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء	
وزیر علیخان	سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء	سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء	۵ ماہ -
سعادت علیخان	سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء	سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء	۱۷ سال ۹ ماہ - آمدنی ملک اودہ دو کروڑ ستر لاکہہ -
غازی الدین حیدر بادشاہ	سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء	سنہ ۱۲۴۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۱ء	۱۳ سال ۱۰ ماہ - گورنمنٹ انگریزی نے خطاب بادشاہ اودہ عطا کیا -

نام بادشاہ	سال تخت نشینی	سال وفات	مدت سلطنت
نصیر الدین حیدر بادشاہ	سنہ ۱۲۴۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۱ع	سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع	۱۰ سال ۵ ماہ-
منّا جان	سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع	سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع	کچھہ دن-
محمد علیشاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع	سنہ ۱۲۵۸ھ مطابق سنہ ۱۸۴۶ع	۵ سال-
امجد علیشاہ	سنہ ۱۲۵۸ھ مطابق سنہ ۱۸۴۶ع	سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۵۰ع	۴ سال ۱۰ یوم-
واجد علیشاہ	سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۵۰ع	سنہ ۱۲۶۸ھ مطابق سنہ ۱۸۵۶ع	۸- فروری سنہ ۱۸۵۶ع کو صوبہ اودہ حوالہ سرکار کمپنی بہادر ہوا اور بارہ لاکہہ سالانہ پنشن بادشاہ کی مقرر ہوئی- ۳- محرم سنہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۲۱- دسمبر سنہ ۱۸۸۷ع بمقام شہر کلکتہ راہی ملک بقا ہوئے-

باب اول متعلق قصبہ کڑہ

اس قصبے کا بانی کوئی شخص معلوم نہین ہوتا اسلیئے اسکی پورانی حکومت کا حال بہی صحیح طور سے لکہنا دشوار ہوا لیکن ایک پتہر جو عجائب خانہ کلکتہ مین رکہا ہوا ہے اور جسکی نقل درج کتاب ہوچکی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سمت ۱۰۹۳ بکرمی مین راجگان کرکوٹک ناگوبنشی خاندان کی یہان حکومت تہی اسکے تہوڑے زمانہ کے بعد اقوام بہر کی حکومت قایم ہوئی سنہ ۴۲۳ھ مین اسلام کے لشکر جہادی نے جسکے سردار سید سالار ساہو پدر سید سالار مسعود غازی تھے اقوام بہر کو شکست دیکر اپنا قبضہ کرلیا مگر اسی اثنا مین سید سالار ساہو نے وفات پائی اور سید سالار مسعود بہرایچ مین شہید ہوگئے پہر اقوام بہر نے زور پکڑا اور شیوخ اسلام سے جنگ جہادی چالیس سال باہم کڑہ مانکپور اور

اکثر مقامات صوبہ اودہ مین برپا رہے آخر قوم بہر پسپا ہوئی اور پہر راجگان قنوج کی امداد سے قوم گہروار راجپوت نے سر اوٹہایا اور کڑہ مانکپور اس قوم کے زیر حکومت ہوگیا اس قوم کے آخر راجگان جے چند اور مانک چند تہے۔ سنہ ۵۹۹ھ مین قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے بنارس جاتے وقت اودہ سے واپس آکر کڑہ مانکپور کو فتح کیا اسوقت سے یہانکی حکومت زیر فرمانروایان اسلام ہوئی۔ اسلام کے دورۂ حکومت مین ولایت کڑہ مانکپور لکہا جاتا تہا اور ایک گورنر کے تابع تہا شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ کی معافی سید شاہ قطب الدین محمد مدنی کو عطا کی تہی پہر زمان مختلف مین مختلف اقوام شیوخ و سادات کو معافیات سرکار دہلی سے عطا ہوئین جنکا مذکور راقم آیندہ تحریر کریگا۔ بعہد ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی رایان دلکی وملکی نے جو اقوام بہر سے خیال کئے گئے ہین قلعہ کالنجر سے سر اوٹہایا اور کڑہ مانکپور اور فیض آباد تک کا ملک اون کے زیر حکومت ہوگیا اور راے ملکی نے قصبہ کڑہ کو اپنی راجدہانی کا مقام قرار دیا تہا سنہ ۱۲۵۳ھ کو ناصر الدین محمود نے کڑہ مین پہونچکر راے ملکی کو شکست دی اور ولایت کڑہ مانکپور کے دو حصے کردیئے اور ہر حصہ کو جاگیر کے لقب سے معروف کیا یعنی جاگیر کڑہ مانکپور اور جاگیر بہرایچ جو بعد مین صوبہ اودہ ہوا۔ اور یہہ جاگیرین سرکار دہلی سے شہزادگان عصر کو عطا ہوتی تہین جاگیردار بجاے گورنر جاگیر کا حاکم تہا۔ اور اکثر جاگیردار شاہان وقت سے باغی بہی ہوگئے ہین اور انکی دفع بغاوت اور تسلط ملک کی غرض سے اکثر سلاطین دہلی وارد کڑہ مانکپور ہوے ہین جنکا مذکور راقم آیندہ لکہیگا سلطنت شرقیہ جونپور تک کڑہ مانکپور صوبہ کا مقام تہا مگر شاہان شرقی جونپور کے عہد دولت مین صوبہ اودہ مین ایک گورنر رہتا تہا جسکے ماتحت کڑہ مانکپور تہا اور جب سلطنت شرقیہ کو زوال ہوا تو شاہان لودہی کے عہد دولت سے پہر خاص کڑہ مین صوبہ دار رہنے لگا اور کڑہ مانکپور صوبہ کا مقام قرار پایا سلطنت مغلیہ مین شہنشاہ اکبر نے سنہ ۹۸۰ھ مین صوبہ کڑہ مانکپور کو شکست کرکے صوبہ الہ آباد قرار دیا اور اس صوبہ مین نو سرکارین یعنی نو اضلاع مقرر کئے۔ سرکار کڑہ و سرکار مانکپور۔ سرکار الہ آباد سرکار کوڑہ۔ سرکار کالنجر۔ سرکار چنار۔ سرکار جونپور۔ سرکار بنارس۔ سرکار غازیپور

اور سرکار کڑہ مانکپور کے ماقبل حویلی سرکار کڑہ و حویلی سرکار مانکپور مضاف صوبہ الہ آباد اسوجہ سے لکھا جاتا تہا کہ یہہ سرکارین متعلق صرفہ محلات شاہی تہین۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد دولت مین قوم مرہٹہ نے زور پکڑا اور کچہہ دنون کے واسطے قصبہ کڑہ مین مرہٹون کی حکومت قایم ہوگئی اس زمانے سے ہندؤن کی آبادی اس قصبہ مین زیادہ ہوئی اور برہمن مالوی اسیوقت سے یہان آباد ہین۔ عہد اکبر بادشاہ مین سرکار کڑہ کے متعلق بارہ محال کڑہ۔ ہتگام۔ ہسوہ۔ فتحپور۔ اسوتہر۔ تہریانوان۔ حسن گنج۔ یکڈلہ۔ کوتلہ۔ دہاتہ۔ اتہربن۔ کراری تہے اور اسکے پہلے محال کا لفظ استعمال نہین ہوتا تہا بلکہ علاقہ پٹہ جات مین تقسیم تہا اور بعد عہد اکبر بادشاہ وہی علاقہ پٹہ جات پرگنہ کے نام سے موسوم ہوا اور صوبہ الہ آباد تازمان شاہان اودہ برقرار تہا لیکن سلاطین اودہ کے عہد حکومت مین ناظمان اور چکلہ داران اودہ جہان مناسب خیال کرتے تہے وہان اپنا دارالحکومت قرار دیتے تہے یہہ حالت تازمان نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ رہی اور جب نواب شجاع الدولہ بہادر نے سرکار انگریزی کے مقابلہ مین بمقام بکسر شکست کہائی اوسوقت سے صوبہ الہ آباد کے اضلاع مشرقی اور کانپور تک کا ملک قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور صوبہ الہ آباد شکست ہوکر ضلع کا صدر مقام ہوا اور قصبہ کڑہ مین تحصیلداری قایم ہوئی اور تہانہ پولیس تہا من بعد تحصیلداری اب بمقام سراتہو اور تہانہ پولیس بمقام سینی ہے

قوم گہروار راجپوت

راجہ جے چند والی کڑہ قوم گہروار راجپوت تہا اور اوسکا بہائی راجہ مانکچند والی مانکپور تہا اور انکے قرابت دار قوم بسین راجپوت تعلقداران حوالی مانکپور خیال کیجاتے ہین لہذا اجمالی بیان اقوام گہروار ہمراہ قوم بسین راقم باب دوم متعلق مانکپور مین مفصل طور سے تحریر کریگا اور اس مقام پر باعث طوالت سمجھکر فروگذاشت کرتا ہے۔

سادات قطبی قصبۂ کڑہ

کتب تواریخ سے درویش باوقار سید قطب الدین محمد مدنی حسنی الحسینی بن سید[۱۵]

---

[۱۵] دیکہو ظہور قطبی۔ آئینۂ اودہ۔ تذکرت السادات۔

رکن الدین احمد غزنوی ابن سید احمد بن سید یوسف ابن عیسیٰ بن سید حسن ابن سید ابی حسن بن ابو جعفر ابن سید قاسم بن سید عبد اللہ عرف عبد الرحمن ابن حسن نقیب کوفی بن محمد اصغر الثانی ابن عبد اللہ الاشتر کاملی بن محمد النفس الزکیہ ابن عبد اللہ المحض بن حسن مثنیٰ ابن حضرت امام حسن علیہ السلام۔

سید قطب الدین محمد مدنی ۵۸۱ھ مین پیدا ہوئے اور تیسری رمضان ۶۶۷ھ مین بزمان ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی وفات پائی۔ کتاب آئینہ اودہ کے صفحہ ۵۵ مین ملفوظ سید قطب الدین محمد مدنی جو مندرج ہین اوسکا مضمون اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے۔

مختصر مضمون ملفوظ

قبل عملداری اسلام سید صاحب بحالت درویشی و سیاحی وارد ہندوستان ہوئے اور سرزمین قصبہ کڑا مین وارد ہوئے یہان قوم ہنود نے آپکو تکلیف دی بعد سیاحی ہندوستان آپ بیت اللہ شریف مین پہونچے وہان سے مدینہ طیبہ مین داخل ہوئے ایکروز رویائے صادقہ زیارت جمال باکمال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اوسوقت بگریہ و بکا قوم ہنود قصبہ کڑہ کے ظلم و ستم کے شاکی ہوئے بارگاہ حضرت رسول صلعم سے ارشاد ہوا کہ بادشاہ غزنی کے پاس جا اور باعانت بادشاہ غزنی تو ملک ہند پر قابض ہوگا اور قیام تیرا قصبہ کڑہ مین ہوگا اجرائے دین پاک مین ساعی رہنا اس لئے ولایت اوس دیار کی تجھکو عطا کیجاتی ہے۔ پس بموجب ارشاد ختمی مآب فقیر وارد شہر غزنی ہوا اور بادشاہ سے ملاقات کی چونکہ بادشاہ کو بھی عالم مثال مین اعانت فقیر کے لئے حکم ہو چکا تھا سلطان غزنی نے بطور حملہ مجاہدانہ اٹھارہ ہزار سوار و پیادہ کا لشکر و سامان رسد مع سرداران ہمراہیان فخر الدین و قاضی احمد محتسب و سید احمد و سید احسن و سید محمد و سالار حاجی جمال و شجاع الدین و جنیدن و فیروز و سید بازید وغیرہ وغیرہ کے موسم برسات مین عازم دہلی ہوئے اور براہ لاہور اور دہلی کوچ و مقام کرتے ہوئے سرحد قنوج مین داخل ہوئے یہان راجہ قنوج سے معرکہ جہاد درپیش ہوا ایک سخت

سخت لڑائی کے بعد راجہ کی شکست ہوئی اور راجہ قنوج جسکا نام جے چند تہا مفرور ہوکر قلعہ کڑہ مین پناہ گزین ہوا۔ اس قلعہ کا رقبہ مع خندق نزول سرکاری ہے ــــــکہ ہے پس فقیر بہی تعقب مین راجہ مفرور کے ۲۲۔ شعبان کو روانہ ہوا چونکہ قلعہ کوہ پیکر تہا اسلئے فقیر نے توپخانہ بہی اپنے ساتہہ لیا تہا اور تاریخ ۵۔ رمضان کو فقیر نواح کڑہ مین داخل ہوا اور تاریخ ۵۔ ذیقعدہ کو قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور گولہ باری شروع ہوئی بعد جنگ عظیم یہہ قلعہ فتح ہوگیا اور راجہ مفرور ہوکر مانکپور مین اپنے بہائی راجہ مانک چند کے پاس پہونچا تب راجہ مفرور کے تعقب مین امیر تاج الدین فرزند کوچک فقیر صاحب روانہ ہوئے اور اونہون نے مانکپور کے قلعہ کو قلع قمع کیا۔ اس قلعہ کا رقبہ مع خندق للعہ ــــگہ کا ہے۔ پہر دونون راجگان بنارس کیطرف مفرور ہوگئے اور فقیر صاحب اوسوقت سے اقامت گزین قصبہ کڑہ ہوئے اور یہان اولاد عقاب کو بڑی ترقی ہوئی۔

نوٹ

اس ملفوظ کے مضامین قریب قریب ایسے ہین جیسے سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کتب ارباب طریقت مین مندرج ہین البتہ اسقدر فرق ضرور ہے کہ بہنگام مشکلات سلاطین عصر نے خواجہ صاحب سے استمداد طلب کی ہے برخلاف اسکے سید قطب الدین محمد صاحب کا بادشاہ غزنی سے امداد طلب کرنا بیان کیا جاتا ہے۔ امر دوم یہہ کہ سید صاحب نے قنوج اور کڑہ پر حملہ کیا اور فتح حاصل کی اور براہ لاہور اور دہلی قنوج مین تشریف لائے درمیان مین بہت راجگان کی حکومت تہی وہ سب حالات فروگذاشت ہین قطع نظر اسکے راجہ قنوج کے تعقب مین قصبہ کڑا مین جنگ جہادی کرنا اور قوم ہنود ساکن قصبۂ کڑہ جنہون نے آپ کو تکلیف دی تہی اور وہی سبب جب جہاد کا تہا اون اقوام کا کوئی تذکرہ نہین ہے کہ اوسکا کیا حشر ہوا بلکہ راقم کی نظر سے قلمی ملفوظ سید صاحب اس مضمون کے گذرے کہ آپ ایک درویش باکمال تہے قصبۂ کڑا مین ایک جادوگر فقیر جوگی رہتا تہا اوس نے جادو کی فوج سے آپ کا مقابلہ کیا تہا اور آپنے ببرکت اسم اعظم اوسکو شکست دی تہی۔ امر سوم یہہ کہ ملفوظ مندرجہ بالا مین تاریخ وماہ روانگی اور جنگ تو جابجا تحریر ہے لیکن سنہ ندارد ہے اور اوس بادشاہ کا نام بہی درج نہین ہے کہ جس نے اٹہارہ ہزار فوج آپکے ہمراہ کردی تہی اور جسکی

دختران کے فرزند کے قبالہ نکاح مین داخل ہوئی -- امر چہارم یہہ کہ توپ خانہ کا وجود ہندوستان مین سلطنت مغلیہ سے پہلے کسی کتاب سے ثابت نہین ہوتا البتہ اسلحہ بندوق بابر بادشاہ کے ساتھہ ہندوستان آیا ہے - امر پنجم یہہ کہ سال ولادت سید قطب الدین محمد صاحب ۵۸۱ھ اور وفات ۶۶۷ھ مین ہے یہہ زمانہ سلطنت غزنی کا نہین ہے بلکہ غوریون کی حکومت کا دورہ تھا - امر ششم یہہ کہ سالار حاجی جمال اور قاضی احمد محتسب وغیرہ ہمراہیان سید صاحب ملفوظ مین مذکور ہین حالانکہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب لوگ باوقات مختلف وارد قصبہ کڑہ ہوئے ہین - امر ہفتم سید قطب الدین محمد مدنی ملفوظ مین تحریر ہین حالانکہ انکے والد سید رکن الدین احمد غزنوی ہین کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ محمد النفس الزکیہ نے مدینہ مین دعوی خلافت کیا تہا خلفائے عباسیہ نے محمد النفس الزکیہ بن عبداللہ ابن حسن مثنی کو شہید کیا اور اون کے اہل و عیال مدینہ سے جلاوطن ہوئے -

ہندوستان کی مکمل تاریخ ان واقعات سے بالکل علیحدہ ہے بلکہ کتب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ کڑہ مانک پور مین مسلمان جنکی نسل محمود غزنوی کے زمانیکی تہی ہندوستان مین سلطنت اسلام کے قایم ہونے کے پہلے سے آباد تہے - راقم کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ مانکپور مین شیوخ و سادات کو معافیات عطا کین سید قطب الدین محمد صاحب کو کڑہ مین معافی عنایت ہوئی اس معافی کے حاصل کرنے مین اور قبضہ لینے مین قوم مخالف سے ضرور جہگڑا اور مناقشہ درپیش ہوا ہوگا کیونکہ یہان اسوقت زمین اور دیہات سب مقبوضہ ہنود تہے اس جہگڑے کو قوم نے جنگ جہادی قرار دے رکہا ہے بسا اوقات یہہ جہگڑا جنگ کے حد مین داخل ہوگیا ہے اور بہت کشت و خون بہی ہوا ہے اور بہر امداد سلطانی یا قومی مدد سے معافیدار فتحمند ہو گئے ہین تو اس ذکر کو اوس پیرایہ مین ادا کرنا چاہئے جو ایسے معاملات کے شایان ہے حقیقت مین سید قطب الدین محمد درویش باوقار تہے جنکا سلسلہ بیعت سہروردی پایا جاتا ہے - جسکا سلسلہ بیعت و خلافت درج ذیل ہے -

---

۱؎ دیکھو کامل التواریخ -- تاج المآثر -

نام و سلسلہ بیعت و خلافت	نام و سلسلہ بیعت و خلافت
۱۔سید قطب الدین محمد نے بیعت اور خلافت حاصل کی	۱۰۔حضرت ابو القاسم قشیری سے اور اونہون نے
۲۔شاہ نجم الدین کبری سے اور اونہون نے	۱۱۔حضرت ابو علی دقاق سے اور اونہون نے
۳۔حضرت عمار یاسر سے اور اونہون نے	۱۲۔حضرت ابو القاسم نصیر آبادی سے اور اونہون نے
۴۔حضرت ابو نجیب سہروردی سے اور اونہون نے	۱۳۔حضرت ابو بکر شبلی سے اور اونہون نے
۵۔شیخ احمد غزالی سے اور اونہون نے	۱۴۔حضرت جنید بغدادی سے اور اونہون نے
۶۔حضرت ابو بکر نساج سے اور اونہون نے	۱۵۔حضرت سری سقطی سے اور اونہون نے
۷۔حضرت ابو القاسم گرگانی سے اور اونہون نے	۱۶۔حضرت معروف کرخی سے اور اونہون نے
۸۔حضرت ابو علی کاتب سے اور اونہون نے	۱۷۔حضرت علی رضا بن موسی کاظم سے اور اونہون نے
۹۔حضرت علی رودباری سے اور اونہون نے	۱۸۔حضرت امام موسی کاظم سے اور اونہون نے
	مرتبہ بمرتبہ اپنے اجداد تا مرتضیٰ علی علیہ السلام سے

سید صاحب کی عالی نسبی اس سے ثابت ہے کہ آپکی اولاد کی وصلت و مصاہرت اعلیٰ اقوام سادات قرب وجوار کے ساتھ ہے اور اولاد کو روز افزون ترقی ہوئی مگر اس خاندان کے مشاہیر کی کوئی فہرست ہمکو دستیاب نہین ہوئی اور خاص قصبہ کڑہ مین کوئی کلان زمینداری انکی نہین ہے اسوجہ سے نسلین سادات قطبیہ متفرق مقامات مین آباد ہوئین لہذا ایک مختصر شجرہ جسقدر کہ راقم کو دستیاب ہوا درج کتاب کرتا ہے۔

(شجرہ صفحہ ۱۰۵ مین ہے)

قطب الدین محمدؒ مدنی

مورث سادات قطبیہ قصبہ کڑہ مدفون اندرون قصبہ کڑہ

سید صدر الدین
سید نظام الدین
سید ضیاء الدین
سید رکن الدین
سید قیام الدین
سید یوسف
سید حیدر
سید محمود
سید کبیر
سید کرم
قاضی سید حسن
سید موسیٰ
سید شاہ محمد
سید غلام حسام
سیدہ شاہ خلیل
سید بیر
میر برہ
سید اخوند شہ
سید تاج الدین
سید رکن الدین
سید فیروز الدین
سید رکن الدین
سید احمد
سید قطب الدین
سید رکن الدین
سید طاہر
سید قاین
سید علی
سید شوک
سید فیض اللہ
سید ضیاء الدین
سید علی شاہ
سید احمد
سید زین الدین
سید صدر الدین
سید قطب الدین
سید صالح
سید حسن
سید نصیر الدین
سید فیض اللہ
سید داؤد
سید موسیٰ
سید شاہ
سید راجہ شاہ
سید لاڈ شاہ
سید محمد اسمعیل
سید ابو بکر
سید بدر الدین
سید امام الدین
سید حسام الدین
سید سرور
سید احمد

سادات قطبی موضع اجھوا اور رسولپور

یہہ موضع شاہان دہلی نے سادات قطبیہ کو معاف عطا کیا تہا اسوقت بحقیت زمینداری مقبوضہ خاندان ہے۔

قاضی سید حسین

سیدہ شاہ محمد

سید زید بابا

سید رکن الدین

قاضی فیض علی

بیابی بی

سید جانی

سید علی

سید دوست علی

سید محمد علی

سید حبیب علی

سید عمر علی

سید وارث علی

سید رحم علی

سید محمد

سید محمد لطیف

سید سبحان

سید غلام غوث

سید حسین علی

باندی بی

سید حسن علی

سید عبد الرسول

سید قاسم علی

لاڈو بی بی

سید نذیر علی

سید مبارک

سید شہاب الدین

سید فرزند علی

ملکثوم بی بی

سید عبد العلی

سید شمس علی

سید حامد علی

مہمان بی بی

سید فرار علی

باندی بی

سید نذیر احمد

سید قدرت علی

صغرا بی بی

خاتون زبیدہ

سید آغا حسن

حلیمہ بی بی

سید ابوالحسن

صفیہ بی بی

سید ابراہیم حسین

سید عطا حسن

سید اصغر علی

سید محمد حسن

سید ابوالقاسم

سید ابوالمظفر

سید محمد یسین

سید کاظم حسین

سید مقصود علی

سید بہادر علی

مولوی اصغر علی

سید افضل علی

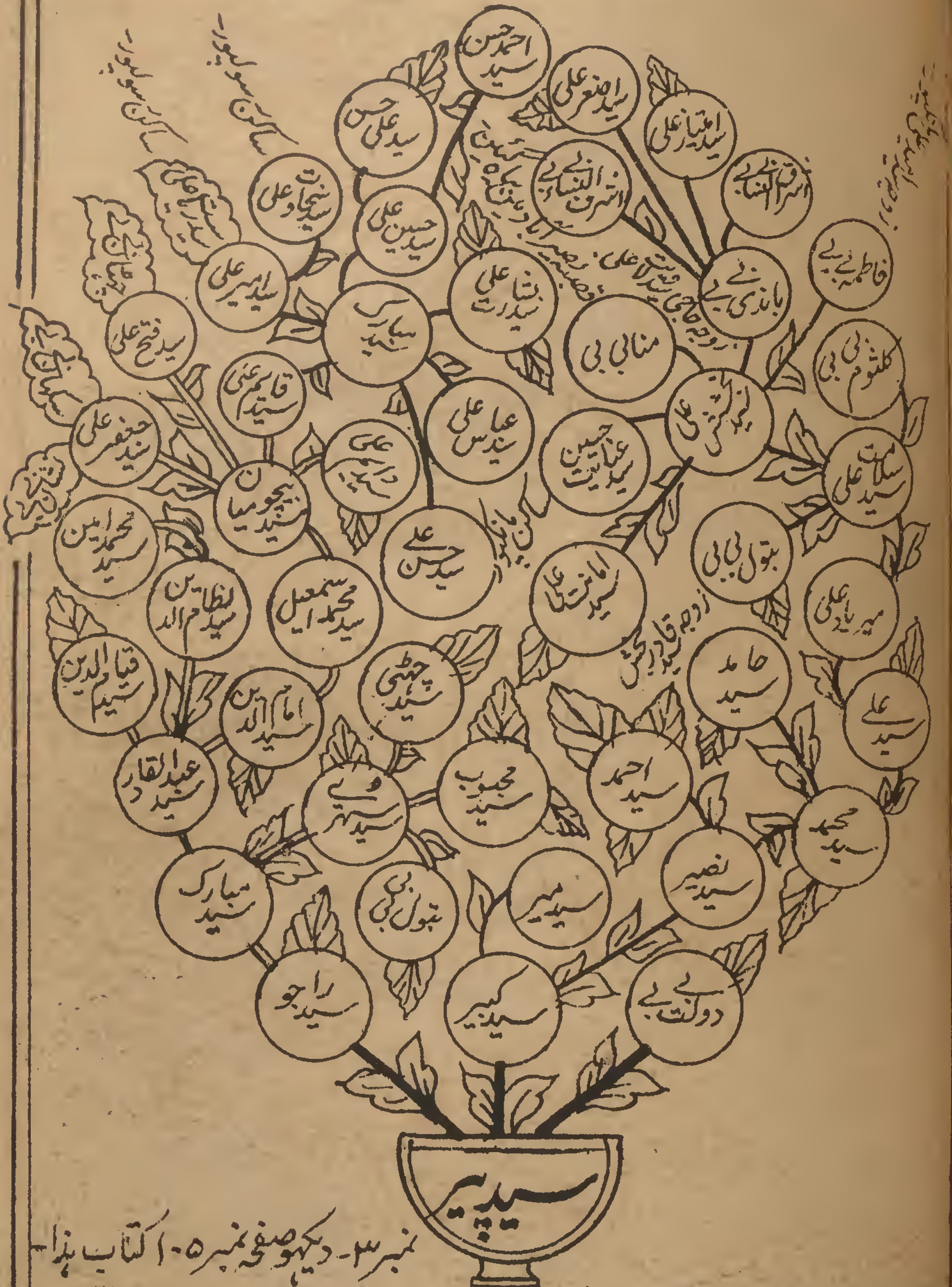
فضیل النساء

اولاد علی

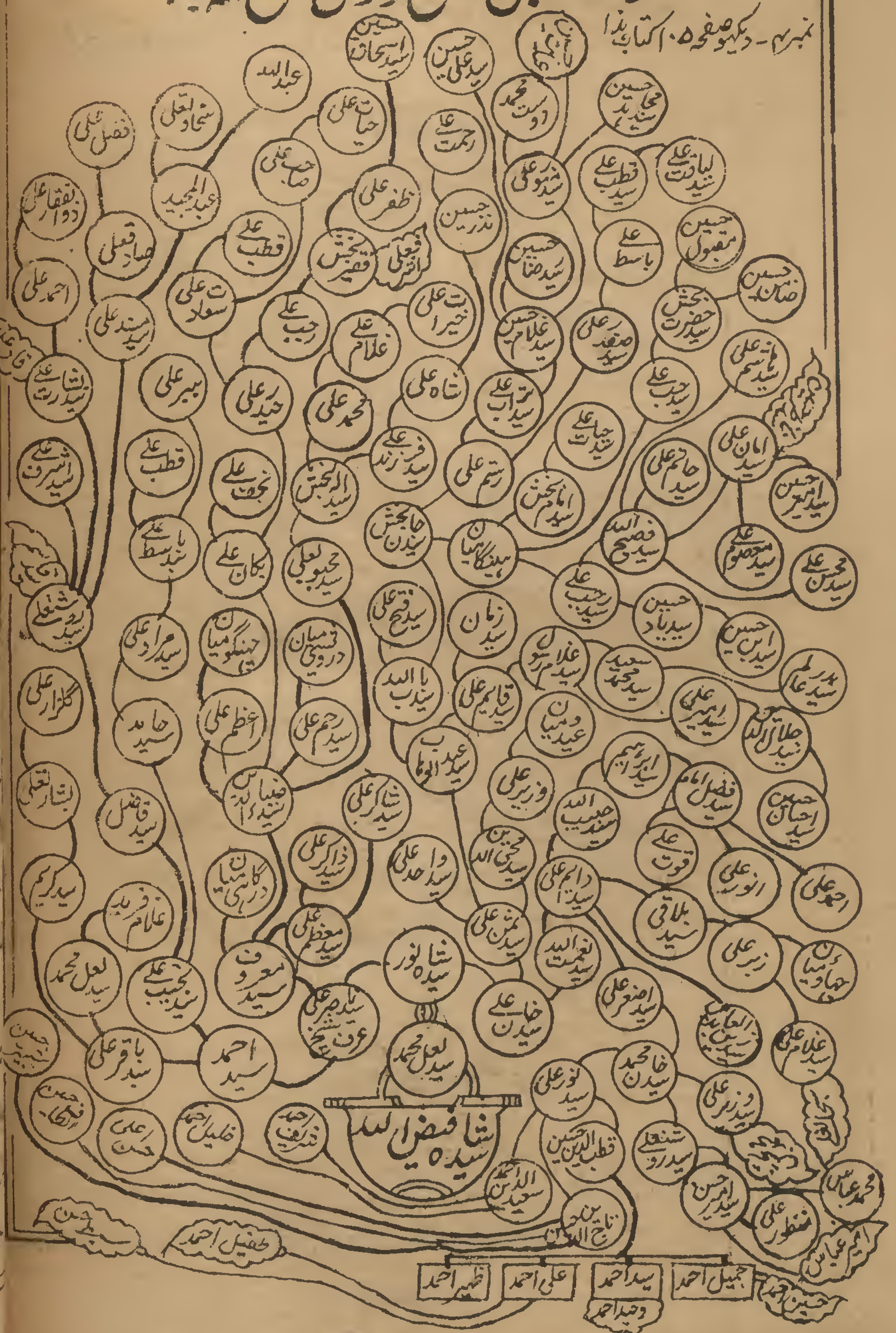
سید قطب الدین

نمبر ا - دیکھو صفحہ ١٠٥ کتاب ہذا۔

سادات موضع راجو پور ضلع رائے بریلی



نمبر ٣- دیکھو صفحہ نمبر ١٠٥ کتاب ہذا-


سادات قطبی موضع کورالی ضلع الہ آباد
سیدہ شاہ فضل اللہ
سید لعل محمد
سیدہ شاہ نور
سید احمد
سید باقر علی
جمیل احمد
سید احمد
علی احمد
ظہیر احمد
وحید احمد
خلیل احمد
طفیل احمد
منظور علی
محمد عباس
سید نور علی
قطب الدین حسین
سید غلام علی
احمد علی
گلزار علی
زمان سید
شاہ علی
محمد علی
ببر علی
ظفر علی
عبد المجید
عبد اللہ
سجاد علی
فضل علی
احمد علی
انور علی
سید بلاقی
قوت علی
سید رحم علی
قائم علی
رستم علی
سید امان علی
وزیر علی
سید کریم

سادات قطبی قصبہ جائس نصیر آباد و دلمؤ ضلع رائے بریلی مع تکیہ و قلعہ رائے بریلی

سید قطب الدین ثانی دیکھو شجرہ نمبر ۴ کتاب ہذا قصبہ کڑا سے منتقل ہو کر قصبہ جائس ضلع رائے بریلی مین اقامت گزین ہوئے اور وہین وفات پائی منجملہ پسران سید قطب الدین کے سید علاء الدین کو سکندر لودہی بادشاہ دہلی نے عہدۂ قضا قصبۂ نصیر آباد مین عطا کیا تھا اس لئے قاضی سید علاء الدین قصبۂ نصیر آباد مین سکونت پذیر ہوئے اب تک اولاد انکی اس قصبے مین موجود ہے بعض اولاد آپکی نصیر آباد سے منتقل ہو کر رائے بریلی و موضع لوہانی پور متصل رائے بریلی اور قصبۂ دلمؤ مین گئے ہے لہذا مختصر اوسکا ذکر کیا جاتا ہے۔

اول قاضی سید علیم اللہ بن سید شاہ ابن سید محمد فضل بن قاضی سید معظم ابن قاضی سید احمد بن سید محمود ابن قاضی سید علاء الدین نصیر آبادی یعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی مقرب سلطانی تھے اور مرید و خلیفہ سید آدم جبیوری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے قاضی سید علیم اللہ مع متعلقین خود وارد موضع لوہانی پور متصل رائے بریلی ہوئے اور سئی ندی کے کنارے ایک مقام پسند کرکے اقامت گزین ہوئے۔ اب وہ مقام تکیہ کے نام سے موسوم ہے اور قاضی سید علیم اللہ کی اولاد نے یہان مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی اور ۱۱۳۱ھ مین وفات پائی۔ آپکی اولاد بڑی نامی گرامی ہوئی چنانچہ سید محمد عدل عرف شاہ لعل محی اولیاء کرام سے گذرے ہین سید احمد صاحب کے حملہ مجاہدانہ پنجاب اور افغانستان مین مشہور ہین سید خواجہ احمد بن سید محمد اسحاق ابن قاضی سید معظم تمامی ہند مین ایک شہرت رکھتے ہین اور یہہ خاندان سادات قطبیہ سلسلہ فقر مین نقشبندیہ ہے۔

دوسرے سید محمد اشرف برشتہ دامادی سید سخاوت علی گردیزی قصبۂ دلمؤ مین سکونت پذیر ہوئے اولاد انکی قصبۂ دلمؤ و کانپور مین ہے۔ سید محمد اشرف اولاد قاضی سید علاء الدین نصیر آبادی سے تھے اور نصیر آباد سے منتقل ہو کر قصبہ دلمؤ مین گئے۔

سلسلۂ نسل سید محمد اشرف بن مولوی سید عبد الاحد ابن سید عبد الرحمن بن سید آل نبی ابن سید محمد ہمام بن سید برکت اللہ ابن سید عبد اللہ بن سید مدینۃ اللہ ابن سید ابو محمد

بن سید[۱۰] فتح عالم ابن سید محمد[۱۱] بن سید محمود[۱۲] ابن قاضی سید علاء[۱۳] الدین نصیر آبادی -

سادات قطبیہ موضع کورہ سادات ضلع فتحپور

اس موضع کا نام کورہ سادات ہے اور کورہ اسم ہندی زبان ہے جسکے معنی حصہ کے ہین جیسے پرگنہ کڑہ مین مواضعات کورہ مریدان و کورہ بہنڈیری - اس موضع مین سادات قطبیہ زیادہ آباد ہین مورث خاندان سید محمد اسمعیل جنکا ذکر شجرہ کتاب ہذا مین ہے اور اب انکی اولاد کا شجرہ درج ذیل ہے -

---

ساکن قصبہ سرسرا بانکیو
ساکن قصبہ بانکیو
ساکن قصبہ بانکیور

میر علی حمزہ
جعفر علی
سید عابد علی
سید عبدالرزاق
اسمعیل بخش
سید فخرالدین
سید بدرالدین
سکونت علی
بی بی نسا
سید کاظم حسین
محکوم علی
سید محمد بخش
سید نقی ہاشم
سید ابوالحسن
رمپرالنسا بی بی
ثابت علی
سید احمد بخش
حسین علی
سکونت سماہ
سید واجد علی
سید الیاقعلی
سید نادر علی
سید فتح علی
سید ابوالنصر
سید غلام مہر
سید شبیر علی
سید نوروز علی
سید سرفراز علی
سید حسین علی
سید امجد علی
سید المظفر
سید دانش علی
سید راحت علی
سید تراب علی
سید بدر علی
مولوی سید علی بخش
مولوی سید مہند بخش
تمیز بی بی
علی نقی
عائشہ بی بی
عبرالنسا بی بی
رحیم النسا بی بی
سید محمد علی
سید عارف
سید کریم بخش
سید حمزہ
سائرہ بی بی
سید محمد ہاشم
سید فتح محمد
دولت النسا بی بی
صبیحہ بی بی
مولوی عبدالرسول
سید جہاندار میاں
سید علیم اللہ
سلامت بی بی
سید غلام پیر
سید صدرالدین
سید حمزہ
سید عبدالعزیز
سید فاضل
سید محمد
سید پیر محمد
سید محی الدین
سید شاہ جلال الدین

سید محمد اسمعیل

بمنبرہ دیکھو ۱۰۵ صفحہ کتاب ہذا

علی قاسم

حمیدہ بی بی

حیدر علی

سید افضل حسین

شریف بی بی

سید سلامت علی

سید طفیل حسین

سید تفضل حسین

حسینہ بی بی

محمودہ بی بی

سید احمد علی

سید شوق علی

میر سید

رحمت علی

منی بی بی

سید مظفر علی

سید غلام محمد

حسین علی

سید اکبر علی

سید محکم

سید نور علی

مصطفیٰ بی بی

بہادر علی

سید میر حسین

شاکر علی

سید غلام رسول

سید بابا اللہ

سید ضیاء الدین

سید علی

زین بہا اللہ

سید فراز علی

سید زین الدین

حبیب اللہ

نعمت اللہ

سید اکبر علی

سید تراب علی

خاتون زینب

صافیہ بی بی

سید سعید

سید بولا

سید حسن

سید صالح

سید محمد اکبر

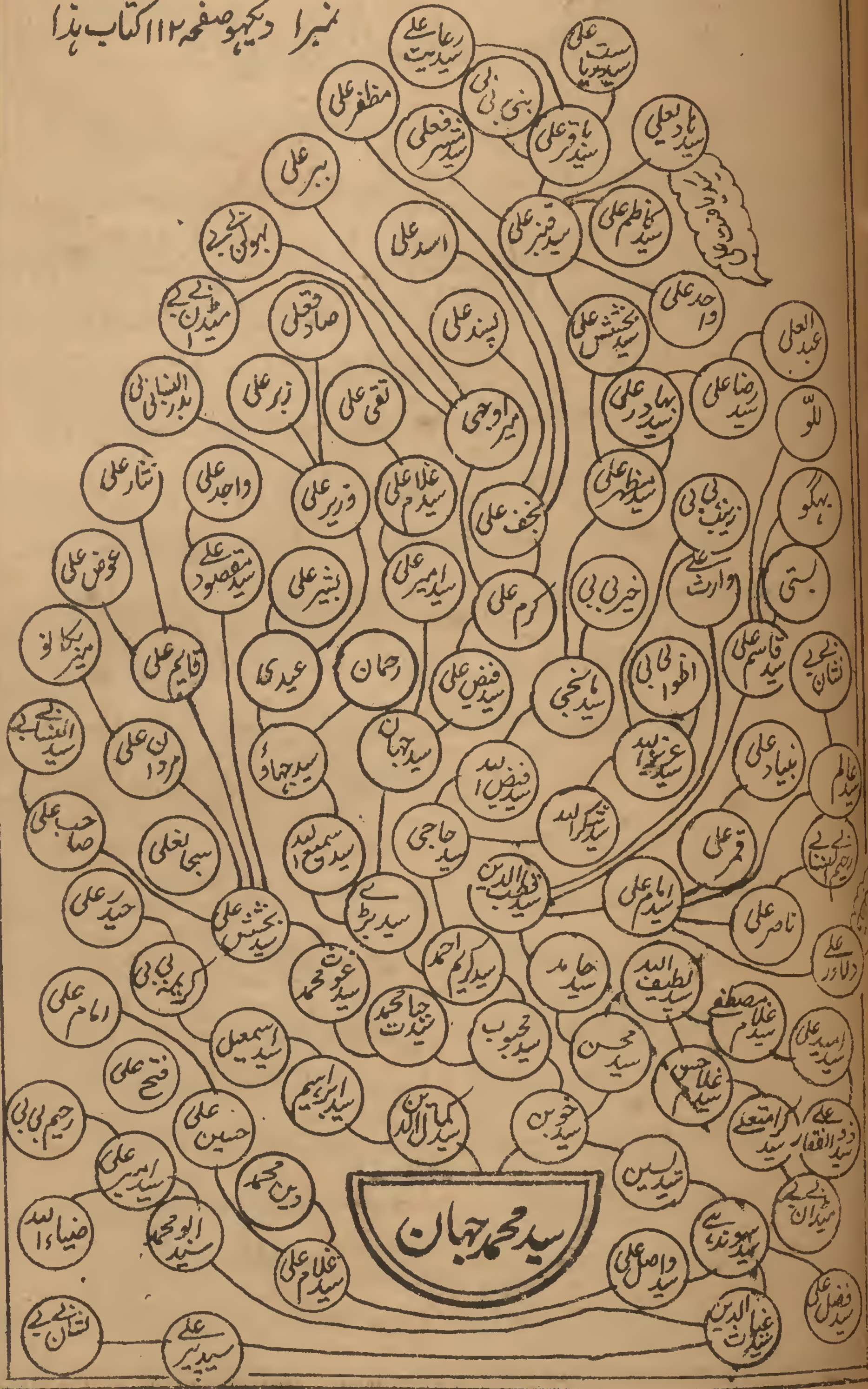
سید فتح اللہ

سید محمد جہان سلطان

سید شاہ جلال الدین

سید محمد اسمٰعیل محمد امیر

نمبر ۵ دیکھو ۱۰۵ صفحہ کتاب ہذا۔


نمبرا دیکھو صفحہ ۱۱۲ کتاب ہذا
سید محمد جہان
مظفر علی
سید باقر علی
ببر علی
اسد علی
سید قنبر علی
سید کاظم علی
واجد علی
صادق علی
پسند علی
سید بخشش علی
عبد العلی
سید رضا علی
سید بہادر علی
للو
بدر النساء بی بی
زبر علی
تقی علی
نثار علی
واجد علی
وزیر علی
سید غلام علی
نجف علی
سید مظہر علی
زینب بی بی
بھگو
عوض علی
سید مقصود علی
بشیر علی
سید امیر علی
کرم علی
وارث علی
بستی
قائم علی
رحمان
سید فیض علی
سید قاسم علی
نشان بی بی
سید النساء بی بی
مردان علی
سید جہان
سید فیض اللہ
بنیاد علی
سید عالم
صاحب علی
سبحان علی
سید سمیع اللہ
سید حاجی
سید شکر اللہ
سید قطب الدین
قمر علی
سید امام علی
ناصر علی
حیدر علی
سید بخشش علی
سید بڑے
سید کریم احمد
سید حامد
سید لطیف اللہ
دلاور علی
کریمہ بی بی
سید غوث محمد
امام علی
سید اسمعیل
سید محبوب
سید محسن
سید غلام مصطفی
سید اسد علی
فتح علی
سید ابراہیم
سید غلام حسن
رحیم بی بی
حسین علی
سید کمال الدین
سید ذوالفقار علی
سید امیر علی
دین محمد
سید یٰسین
سیدان بی بی
ضیاء اللہ
سید ابو محمد
سید غلام علی
سید واصل علی
سید فضل علی
سید غیاث الدین
نشان بی بی
سید پیر علی

ذکر خواجہ کرڑک مجذوب قصبۂ کڑہ

کہتے ہین کہ دو برادران حقیقی سید احمد و سید محمد از اقوام سید بوسیلہ سوداگری شہر مراد سے وارد ہندوستان ہوئے اور بطور سیاحی موضع بہرولی پرگنہ چایل مین گئے یہان خواجہ سید احمد مولانا شاہ محمد اسمعیل قریشی کے مرید و خلیفہ ہوکر قصبۂ کڑہ مین اقامت گزین ہوئے کیونکہ سید محمد برادر خواجہ سید احمد کی اولاد ابتک قصبۂ کڑہ مین بزمرہ اولاد کرکیان مشہور ہوکر قصبۂ کڑہ مین آباد ہے اور اسوقت ان سادات کا مذہب شیعہ ہے اور خواجۂ سید احمد المعروف شاہ کرڑک مجذوب جنکے اسم شریف مین اختلاف ہے بعض نوشتون مین کرگ اللہ اور بعض مین کرک اللہ تحریر ہے یہ اہل طریقت کی تاویلات ہین کتاب تواریخ مین شاہ کرڑک مجذوب لکھا ہوا ہے اور زبان زد عوام خواجہ کرڑک ہے۔ کرڑک لفظ ہندی بمعنی آواز بلند اور مجذوب مین بڑہ ضرور ہوتی ہے مجذوب صاحب حالت جذب مین شور وغل کرتے تھے اسلیئے عامۂ خلایق نے بمناسبت آواز بلند آپکا اسم شریف شاہ کرڑک کہنا شروع کردیا۔ اور آخر مین یہی نام شہرت پکڑ گیا حالانکہ آپ کا نام سید خواجۂ احمد ہے آپکے کمالات کی نقول بہت مشہور ہین از انجملہ ؎

چنین نقل گویند مردان راہ	کہ یک روز سلطان دین کرگ شاہ
سر اندر گریبان تجرید داشت	بجان سیر صحرای توحید داشت
ز شور و شر زین جہان بیخبر	بجز حق ندیدی ہیچش اندر نظر
بحق واصل از خویشتن دور بود	بہ بحر خدا غرقۂ نور بود
کہ ناگاہ مردے در آمد ز در	نہاد از ادب دست کرمش بسر
بہم بست دست و بخدمت ستاد	سر اندر گریبان حضرت نہاد
پس از ساعتے خواجۂ آمد بحال	بپرسید کاے مرد آشفتہ حال
کجا بودی واز کجا آمدی	ز بہر چہ در پیش ما آمدی

بجست ازادب برزمین سرنهاد	ازان بعد بہر سخن لب کشاد
بگفتا کہ اے خواجۂ بحر و بر	بہ پیش تو آوردہ ام یک خبر
فقیریست بالائے شیر سوار	بدستش یکے تازیانہ ز مار
زبہر یک کند جستجوئے شما	رُخ آرد ز صحرا بسوئے شما
چو دیدم چنین حال حیران شدم	زبہر خبر پیش تو آمدم +
چو بشنید او خواجۂ دین خبر	بجوش آمد و شد روان زود تر
براہے کہ تشریف فرمود شاہ	بیفتاد دیوار کہنہ براہ
بجست از زمین گشت بروے سوار	برو ما برو تا شود رہگذار
بدیوار فرمود کہ اے بے زبان	روان شد بامر خدائے جہان
بجنبید دیوار ناگہہ زجائے	روان گشت چون مرکب تیز پائے
ازین سو روان خواجہ بر اسپ گل	وزان سو روان راکب شیر دل
چو با خواجۂ دین شد او متصل	فرود آمد از شیر شد منفعل
سر اندر گریبان حیرت نہاد	بصد عجز بر پائے خواجہ فتاد
بگفتا کہ اے قطب خورشید تاب	چہ باشد مرا امر فرما جواب
اگر جا دہی جا کنم چند گاہ	وگر جان نہ بخشی کنم رو براہ
بفرمود خواجہ کہ اے خود نما	نباشد ترا جائے در شہر ما
برو زین مکان نہ قدم زود تر	کہ این شہر ما شد بدر بے خبر
سوئے منزل خویشتن سو روان	بجز گرگ اینجا کہ دارد مکان
چو درویش از خواجہ این امر یافت	سوئے منزل خود بسرعت بتافت
بدستان خود شیر را بر گرفت	سوئے راہ مقصود باہر گرفت
چو درویش از شہر رحلت نمود	ز دیوار ہم خواجہ آمد فرود
بدیوار فرمود کہ اے بے زبان	مکان تو این ست اینجا مکان
زہے خارق عادت خواجہ گرگ	کسے را کجا باشد این ساز و برگ

تو اے سیف از صدق دار عتقاد کہ خود خواجہ ابدال گرگ خداست	زخواجہ بجو ہرچہ خواہی مُراد مراد ایسا رہبر و رہنماست

شاہ کڑک صاحب کا زمانہ سلطان علاءالدین خلجی بادشاہ دہلی کا ہے کہتے ہین کہ جب آپکا جذبۂ فقر زیادہ ہوا تو برہنہ رہنے لگے تھے ایک مقام بازار قصبۂ کڑہ مین بطور چبوترہ کے پختہ ہے لوگ اوسپر چونے سے قلعی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مقام نشستگاہ خواجہ صاحب کا ہے۔ نقل [1] ہے کہ قطب عالم بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خرقہ اپنے دست مبارک سے تیار کرکے خواجہ صاحب کیواسطے قصبۂ کڑہ مین بھیجا تھا اوسوقت خواجۂ کڑک شراب کی بھٹی کے سامنے بیٹھے تھے خدّام نے خرقہ نذر گذرانا خواجہ صاحب نے خرقہ کو دیکھکر حکم دیا کہ بھٹی مین جھونک دو اور ایسا ہی ہوا اور جب خرقہ کے لانیوالے خدمت مین قطب عالم بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے پہونچے سب ماجرا خواجہ کڑک بیان کیا یہ سنکر قطب عالم موصوف نے دوبارہ آدمیونکو واسطے واپس لینے اوس خرقہ کے خواجہ صاحب کے پاس بھیجا اور جب اون قاصدونکی حضوری روبرو خواجہ ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ بھٹی آتش افروختہ کے اندر ہاتھہ ڈالکر اپنا خرقہ نکال لو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور خرقہ صحیح وسالم پایا گیا اور اوسکو وہ لوگ لیکر واپس دہلی ہوئے۔ خواجۂ کڑک صاحب کا سخن تکیہ (بی بی کا سیر تھا) یہ جملہ کوئی اشارہ فقرا کا ہے مگر اسوقت لوگ بی بی کے معنی دنیا اور کا لفظ اضافی ترکیب ہندی اور الف اسیر کا محذوف کرکے وابستہ دنیا بیان کرتے ہین۔ آپکا خادم سالار نام تھا خواجہ صاحب کا لکھا پڑہا ہونا اون اشعار سے ثابت ہوتا ہے جو لوگ اونکی طرف منسوب کرتے ہین لیکن سابق کی کتب تواریخ مین ان اشعار کا کوئی وجود پایا نہین جاتا البتہ کتب طریقت یا مابعد کی بعض کتاب مین ایسے مذکور درج ہین جیسا کہ شہزادہ علاءالدین جاگیردار کڑہ مانک پور ایک روز خدمت مین خواجہ صاحب کے حاضر ہوا

[1] دیکھو مفتاح التواریخ۔

جبکہ اوسکا چچا جلال الدین فیروز خلجی بادشاہ دہلی کڑہ مانک پور مین اوسکی ملاقات کو آرہا تہا تب علاءالدین نے خواجہ صاحب سے عرض کی کہ مجہپر میرا عنیم دہاوا کیئے ہوئے آتا ہے۔ اوسوقت خواجہ صاحب نے یہہ شعر پڑہا ؎

ہر کہ بر آید بر سر جنگ		تن در کشتی سر در گنگ	

اور بعد قتل جلال الدین بادشاہ شہزادہ علاءالدین خدمت مین خواجہ صاحب کے حاضر ہوا تو اوسوقت خواجہ صاحب نے یہہ قطعہ فرمایا ؎

مرحبا اے بادشاہ دہلوی من ترا دادم سریر و سلطنت		گشت مغلوب ترا خصم قوی برزدہ برخاک تاج دشمنت	

ایک مرتبہ سلطان علاءالدین نے دہلی سے کچہہ تحایف آپکے واسطے بہیجے ہے اور ملتجی تشریف آوری ہوا تہا اوس کے جواب مین خواجہ صاحب نے ایک قطعہ تحریر کیا ہے جو درج ذیل ہے ؎

قانع شدہ ام بخشک نان تُرہ دہلی و سمرقند و بخارا و عراق		میلم نبود بسوی بریان و برہ این چار ترا باد مرا باد کرہ	

خواجہ کرک صاحب نے بتاریخ سیوم رجب روز جمعہ ۷۰۳ھ مین دنیا سے رحلت کی اور بمقام کڑہ مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات یہہ ہے۔ ؎

کرد رحلت ز عالم فانی دردسرد است از خمار فراق		رفت در جنت و بہ آرامید لاجرم بادۂ وصال چشید	۷۰۳ھ

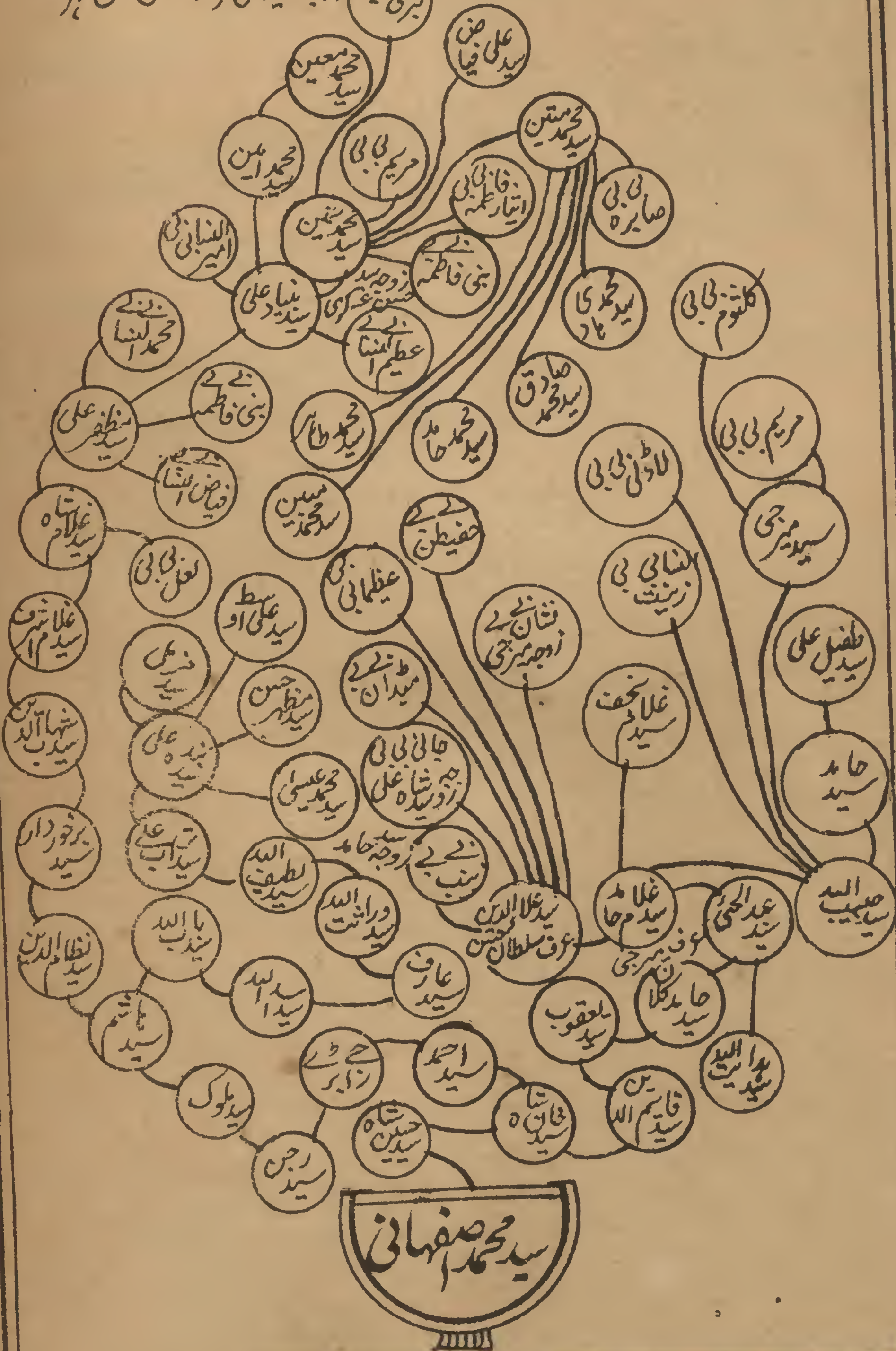
آپ کی درگاہ کے مصارف کے واسطے دیہات سلطانپور خواجہ کڑک۔ روپ نرائن پور گوریون۔ چک نراین پور بنگالی۔ چک دوری باد فروشان۔ چک ملوک پور۔ بجھارہ۔ اب بندوبست خاص سرکاری مین بجھارہ اور چک دوری باد فروشان ضبط ہو گئے باقی چار مواضع معاف بدستور قبضہ خادمان درگاہ ہین۔

سادات نقوی اصفہانی قصبہ کڑہ

سید محمد اصفہانی بن سید احمد ابن سید جعفر حرم پوش بن سید فخرالدین ابن سید محمود بن سید ابراہیم ابن سید قاسم بن سید حسین ابن امام علی النقی علیہ السلام بزمان خلفشار ہلاکو خان مغل محلہ گلستان ارم شہر اصفہان ملک ایران سے مع اہل وعیال وارد ہندوستان ہوئے اور شہر دہلی مین پہونچکر شاہ نصیرالدین محمود دہلوی کے مرید و خلیفہ ہوئے اور وہان سے قصبہ کڑہ مین آکر بود و باش اختیار کی شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی کا زمانہ سلطان محمد تغلق کے عہد دولت کا ہے اس اندازہ سے سید محمد صاحب قریب ۷۵۰ھ کے وارد ہندوستان ہوئے۔

سید خان شاہ نبیرہ سید محمد شاہ مخدوم حسام الحق مانکپوری کے مرید و خلیفہ ہین قصبہ کڑہ مین سادات قطبیہ مین سمیان سید موسیٰ و سید عیسیٰ سے آپکو رنج تہا ایک روز آپنے انکی شکایت اپنے پیر و مرشد مخدوم شاہ حسام الحق مانکپوری سے کی مخدوم صاحب نے بددعا دی کہ موسیٰ دہر گہونسہ اور عیسیٰ دہر پیسا چنانچہ موسیٰ ضرب گہونسۂ فیل سے اور عیسیٰ زیر دیوار دبکر ہلاک ہوئے اور یہی سبب ہجرت سید خان شاہ کڑہ سے موضع منڈوہ بیان کیا جاتا ہے اور وجہ تسمیہ موضع منڈوا کی یہہ ہے کہ ایک روز مخدوم شاہ حسام الحق صاحب و سید خان شاہ اس موضع مین ہو کر گذرے کسی ہندو کے یہان شادی بیاہ تہا اور منڈوہ مطابق مراسم ہنود دہایا ہوا تہا شاہ حسام الحق صاحب نے سید خان شاہ کے طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اس منڈوے کے دولہا ہین مطلب یہہ تہا کہ آپ اب یہان قیام کرین جب ارشاد مرشد

سید خان شاہ نے یہان بود و باش اختیار کی اور مانڈو کے معاملہ سے اس موضع کا
نام منڈوا قرار پایا اگرچہ سید خان شاہ نے قصبہ مانک پور مین وفات پائی ہے کیونکہ
قبر آپ کی قصبۂ مانک پور مین ہے مگر اولاد آپکی موضع منڈوا و قصبۂ کڑہ اور موضع شدیدپور
ضلع راے بریلی اور دیگر مقامات مین آباد ہے پہلے مذہب سنی تھا اب اولاد کا مذہب
شیعہ ہے وصلت و مصاہرت انکی دیگر خاندان سادات عظام کے ساتھ ہے شجرہ
اولاد عقاب بہت بڑا ہے مختصر شجرہ درج کیا جاتا ہے جن صاحب کو منظور ہو گا وہ اس
شجرہ سے اپنی شاخ نکالین گے موضع منڈوا مین میر دلدار علی چکلہ دار و منشی سید
طالب علی اس خاندان مین مشاہیر روزگار سے گذرے ہین۔


کبریٰ بی بی زوجہ سید علی مراد ساکن موضع کہرا۔
سید علی فیاض
سید محمد معین
محمد امین
مریم بی بی
سید محمد متین
صابرہ بی بی
فاطمہ بی بی
سید محمد تمین
امیر النساء بی بی
بنی فاطمہ بی بی
سید بنیاد علی
زوجہ سید حسن عسکری
سید محمود حامد
عظیم النساء بی بی
محمد النساء بی بی
کلثوم بی بی
سید محمد صادق
بنی فاطمہ بی بی
سید منظور علی
سید محمود طاہر
سید محمد حامد
مریم بی بی
لاڈلی بی بی
فیاض النساء بی بی
سید محمد مبین
سید غلام شاہ
عفیفن بی بی
سید میر جی
لعل بی بی
عظیما بی بی
زینت النساء بی بی
سید علی اوسط
سید غلام اشرف
نشان بی بی زوجہ میر جی
سید طفیل علی
سید خرم
میدان بی بی
سید منظور حسن
سید غلام نجف
سید شہاب الدین
سید بندہ علی
جانی بی بی زوجہ سید شاہ علی
سید حامد
سید محمد عیسیٰ
سید برخوردار
سید تراب علی
سید لطیف اللہ
زینب بی بی زوجہ سید حامد
سید علاء الدین عرف سلطان حسین
سید غلام حامد
سید عبدالحی عرف میر جی
سید حبیب اللہ
سید وراثت اللہ
سید باب اللہ
سید نظام الدین
سید عارف
سید اسد اللہ
سید حامد کلاں
سید یعقوب
سید ہاشم
سید احمد
راجے بڑے
سید ملوک
سید حسین شاہ
سید رحمن
سید محمد اصفہانی

حضرت امام زین العابدین

سید یحییٰ عرف ہادی — زید شہید — داؤد — سید زیاد — ابوالعاص عرف ابوالفرح — ابوالفیاض

حسین — علی — حسن — عیسیٰ عرف عمر — یحییٰ — سید مسعود عرف ہنجر دہلوی — غیاث الدین — سید علی — سید نصیر الدین — سید بڈا — سید میر میران — سید نصیر الدین مثنی — سید مرتضیٰ — سید ابو زید

یہ امرایان جبل نفر مین سلطان علاء الدین خلجی کے تھے اولاد انکی موضعات کیسہ و سلیمن و محمود پٹی و پہولپور تحصیل پہولپور ضلع الہ آباد مین آباد ہیں

سید حسن — سید حمزہ — سید امتی — سید لطیف اللہ — سید ابراہیم — سید احمد — محمد افضل — صالحہ بی بی

جنکی شادی خاندان حسامی مانکپور مین ہوئی اسلئے

جنکی شادی موضع اینٹ گانون مین ہوئی اسلئے ساکن اینٹ گانون ہوئے

سید شاہ فتح محمد — نصیر الدین — بدر الدین — سید فقیر اللہ — دختر — ابراہیم لاولد — محمد اکرم — محمد اسلم — مولوی سید امجد

سید محمد واجد عرف زاہد — مولوی محمد ارشد — مولوی محمد عابد — صاحبہ بی بی — سید محمد سعید — دوست محمد — اطوائی بی بی — حمیدہ بی بی — زینب بی بی — ابراہیم

سید وجیہ الدین — سید رفیع الدین — شہر بانو بی بی — خوبن بی بی — سید محمد ابو — سید لطیف اللہ — صاحبہ بی بی — رقیہ بی بی — سید ست دو علی — فاطمہ بی بی — سید احمد — سید قمر اللہ — سید مقبول علی — کریم النساء بی بی — منا بی بی

رحیم النساء بی بی — سید مظہر علی — سید روشن علی — میر رستم علی — مرزا علی — کلثوم بی بی — سیدہ علی — سید امداد علی — میر سعادت علی — سید عبد العلی — سید عبد المحسن — سید محبت حسین — سید محبت علی — سید محبوب حسن — ظہیر النساء بی بی — ہاشمہ بی بی — حسن علی — سید امداد علی — سید محسن حسین — منا بی بی — میر حسین علی — برکات علی — امانت بی بی — ظہیر النساء بی بی — کریم النساء بی بی

مولوی ابو القاسم — سید محمد مومن — مولانا عبد السلام — مولوی ابو القاسم — مولوی عبد العزیز — مولوی سراج الدین

سیدہ محمد افضل شاہ — سید محمد ارشاد — سید محمد تقی شاہ — طاہرہ بی بی — عابدہ بی بی — شاہ ظہر حسن — سیدہ بی بی — سیدہ محمد صدیق شاہ — سید محمد اکبر — سید عمر — زبیدہ بی بی — محمد سعید — سیدہ محمد تقی شاہ — سید شاہ رضا علی — سید رشید علی — قاضی امام مقبول — صدیق النساء بی بی — سید منظور احمد — بدر النساء بی بی — سید خادم حسین — سید ظہور احمد — سید احمد — باندی بی بی — شاہ محمد جعفر — محمد نذیر — سید عثمان — ابو طاہر

سادات زیدی بہیرہ سادات وغیرہ

سید جعفر نے سلطنت دہلی سے پرگنہ و ضلع فتحپور مین موضع سلطانپور کی جاگیر پائی اسوجہ سے سکونت انکی یہان ہوئی -

[illegible]

[illegible]

منشی سید تامن علیخان عرف سید بندہ حسن ریاست میواڑ اودیپور کے فوجدار تہے ہنگام غدر سنہ ۱۸۵۷ء بمقام چہاؤنی نیمچہ بہت سے صاحبان انگریز کی جان بچائی جسکے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ایک سند خیرخواہی معہ خلعت فاخرہ قیمتی تین ہزار روپیہ دربار عام مقام اندور مین عطا کیا -

منشی سید محمد ضامن علیخان کو گورنمنٹ انگریزی نے عہدہ تحصیلداری عطا فرمایا لیکن انکی عمر نے وفا نہ کی اور سنہ ۱۸۸۳ء مین بعارضہ فالج بمقام تحصیل مادہوگڈہ ضلع اورئی مین وفات پائی مشہور ہے کہ انکی شادی مین ایک لاکہہ روپیہ صرف ہوا تہا - علاوہ جاگیر بیلودہ چند مواضعات زمینداری ضلع فتحپور مین انکے پاس تہے جو معتوضہ دختران مرحوم ہین

سید زیاد — سید زید — سید جعفر

سید حمزہ — سید حامد — سید ابو محمد

سید نظام الدین — سید احمد — سید ابراہیم — سید اسمعیل — سید نور الدین

سید قطب الدین — سید لاڈلے — سید ضیاء الدین — سید ماہ

سید لاڈ — سید محمد اکبر

سید دلیل اللہ — سید حمایت اللہ

حکیم سید ظفر علیخان

منشی سید تامن علیخان

منشی سید ضامن علیخان

[illegible] — [illegible]

زوجہ [illegible] سید اسد اللہ خان [illegible] مولف کتاب ہذا -

زوجہ سید علی [illegible] خان ساکن [illegible] سادات -

سادات جعفری قصبۂ کڑہ

سید شمس الدین محمد المعروف مولانا خواجگی سہروردی بن سید احمد المعروف بہ پیر جیم ابن سید محمد شمس الدین مفسر العریضی بن صلاح الدین غزنوی بن سید اسلام الدین المعروف بہ سید نظام الدین ابن سید محمد عبد المؤمن المعروف بہ سید مومن شاہ بن سید خالد المعروف بہ سید جلال الدین ابن سید محب الدین ملقب بہ مشتاق حبیب بن سید محمود المعروف بہ نقیب احمد بن سید محمد ابن سید ہاشم بن سید احمد ہادی ابن مستنصر صدیق بن سید عبد المجید ابن سید محمد المعروف سید غالب الدین حسین بن سید منصور کنیت ابو محمد ابن سید امام الدین اسمعیل ثانی بن سید محمد بن سید اسمعیل ایرج الاکبر ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
مولانا سید احمد صاحب پدر بزرگوار مولانا خواجگی ۶۸۷ھ میں وارد قصبۂ کڑہ ہوئے اور ۷۰۹ھ میں مولانا خواجگی پیدا ہوئے اور ۷۶۹ھ میں وفات پائی مزار شریف آپ کا لب گنگ قصبۂ کڑہ میں موجود ہے (دیکھو صفحہ ۹ جغرافیہ کتاب ہذا) اولاد و اعقاب آپکی دیگر مقامات مثل موضع بہادر پور وغیرہ میں موجود ہے اور خاص قصبہ کڑہ میں سید کبیر الدین احمد بن سید رکن الدین احمد ابن شمس الدین احمد بن احمد فیاض المعروف بہ محمد مخدوم بخش ابن محمد فیاض المعروف بہ غلام حضرت ابن محمد نجیب الدین بن محمد تاج الدین ابن محمد عبد الحلیم بن محمد خواجہ احمد ابن محمد مبارک بن محمد ضیاء الدین المعروف بہ سید منجھن ابن محی الدین محمد بن محمد فرید الدین ابن محمد شہاب الدین بن محمد ظہیر الدین ابن سید محمد اسد الدین سید شاہ شمس الدین مولانا خواجگی علی ہذا سید مظہر حسام بن سید فتح الدین ابن محمد غوث الملقب بہ سید جیو بن سید فتح محمد ابن عبد الغنی بن سید محمد زاہد ابن سید محمد اسحاق بن سید ابراہیم ابن سید لبیک بن سید ظہیر الدین ابن سید محمد اسد الدین بن سید شاہ شمس الدین مولانا خواجگی ہین ۔

خاندان علوی قصبۂ کڑہ

اس خاندان کا مورث اعلیٰ مولانا فدا احمد بن محمد عابد صادق ابن شیخ عبد الاحد بن شیخ عبد الواحد ابن شیخ محمد حنیف بن شیخ محمد حامد ابن شیخ محمود بن شیخ احمد ابن شیخ عبد الرحمن بن شیخ عبد الرزاق ابن شیخ شمس الہاشمی بن مولانا محمد ہی ابن مولانا احمد بن عبید اللہ محمد ابن عبد اللہ احمد بن سید حنیف بن علی ابن محمد حنفیہ بن حضرت علی علیہ السلام قلعہ ہانسی حصار سے منتقل ہو کر بزمان سلطان ابراہیم لودہی قصبۂ کڑہ میں اقامت گزین ہوا اور مولانا فدا احمد کے اولاد و اعقاب میں شیخ احمد المعروف شیخ میان یعنی شیخ احمد بن شیخ عبد اللہ ابن شیخ عبد الرحمن بن شیخ عبد الباری ابن شیخ عبد القدیر بن شیخ عبد القادر ابن شیخ مولانا فدا احمد مورث موصوف درا ثناء سفر قصبۂ کڑہ سے موضع ڈبرہ مئی مین وارد تھے بوقت ادائے نماز مغرب بوجہ پکارنے اذان کفار موضع نے شیخ احمد کو شہید کیا اور جب اخبار نویس سلطانی نے وقوع واردات کا پرچہ لکھا تو حضور نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی سے حسب فرمان شاہی زمینداری موضع ڈبرہ مئی کفار سے ضبط ہو کر بطور خونبہا شیخ خضر پسر شیخ احمد شہید کو عطا ہوئی اسوقت سے اولاد شیخ احمد شہید ساکن موضع ڈبرہ مئی ہوئے اور شیخ احمد شہید کے محمد خضر و محمد صلاح و محمد خلیل و بایزید چار بیٹے پیدا ہوئے اور محمد خضر کے ایک پسر محمد ولی اور انکے دو فرزند عبد الشکور و عبد الغفور متولد ہوئے اور عبد الشکور کے دو بیٹے شیخ امان اللہ و پیارے پیدا ہوئے اور شیخ امان اللہ کے عبد الکریم اور انکے عبد الحلیم اور ان کے عظیم الدین و ضیاء الدین و لسبا ون تین بیٹے پیدا ہوئے اور شیخ عظیم الدین موضع ڈبرامئی سے علیحدہ ہو کر قصبۂ کڑہ مین سکونت پذیر ہوئے اور انکی اولاد کو سرکار شاہ اودہ سے عہدہ ہائے جلیلہ و مراتب عالیہ عطا ہوئے اور ان جملی حویلی کی تعمیر ہوئی اور شیخ کریم احمد نے سواد خط قصبۂ کڑہ لالہ اجودھیا پرشاد سے خرید کر لیا کہ جو مقبوضۂ اولاد ہے۔

شیخ عظیم الدین

شیخ امام بخش کلکٹر

شیخ محمد وزیر

شیخ امیر علی

راحت النساء بی بی
زوجہ سید حیدر علی۔

فہیم بی بی
زوجہ شیخ غلام اشرف

شیخ مظفر علی

شیخ شاکر علی

کلثوم بی بی

زینب بی بی

بتول بی بی

شیخ سردار علی

شیخ اصغر علی

شیخ اکبر علی

فاطمہ بی بی

خدیجہ بی بی

شیخ بشیر علی

شیخ محمد نقی

شیخ محمد نقی

شیخ کریم احمد

شیخ کمال احمد

شیخ جمال احمد

نہال احمد مولوی

شیخ افضال احمد

شیخ وزیر اشرف

شیخ محمد اشرف

نیاز فاطمہ

رئیس فاطمہ بی بی

شیخ علی اشرف

شیخ احمد اشرف

شیخ حسام اشرف

وحید النساء بی بی

شیخ نیاز اشرف

زینب بی بی

مولوی پناہ شاہ بخش

نواب قطب الدین احمد خان جنگ

سکینہ بی بی

لکان بی بی

سادات رضوی قصبہ کرڑہ ودارانگر

بزمان شاہان لودہی سید حسن معہ چند اکابر خاندان سادات قصبۂ ہانس مضافات خراسان سے وارد شہر دہلی ہوئے اور ہنگام بلوہ راجگان کنتت وارد قصبۂ کرڑہ ہوئے چنانچہ ان کے ساتہیون مین سالار ہانس اور یار ہانس تہے جنکے مقابر قصبۂ شہزادپور مین واقع ہین اور سید احسن مورث خاندان زمینداران موضع داراگر (؟) و محلہ قطبی قصبۂ کرڑہ مین سکونت پذیر تہے لہذا قبر سید حسن کی محلہ قطبی مین موجود ہے سید حسن بن سید محمد ابن سید فخر الدین بن سید محسن ابن سید محمد ابن سید احمد ابن سید صدر الدین بن سید نظام الدین ابن سید ابو الفتح بن سید ابو القاسم ابن سید جمال الدین بن سید حسین ابن حضرت امام علی رضا علیہ السلام۔

سید احسن — سید حسن — سید مرتضی — سید محمد محسن — سید علاء الدین — سید حسن ثانی — سید فیض اللہ (۲) — سید افضل اللہ (۳) — سید ولی ان

سید احمد (۱)

سید راجو — سید جمال علی (۴) — سید بندہ علی — سید فضل علی (۵)

[illegible]

سید باقر علی — سید ضامن علی — سید صابر علی — سید ساجد علی — سید فضیل الدین — سید ہادی علی — دولت نبی — نجیب النبی

سلہ انکی عرفیت سید چاند ہے چونکہ آپکے والد قصبہ ہانس سے تشریف لائے تہے اسکے سبب سے انکا نام ہانسہ چاند اور اولاد انکی سادات ہانسہ چاندی معروف ہوئی قصبۂ مانکپور اور رسولپور دلون مین اولاد سید چاند کی موجود ہے۔

سلہ بزمرۂ امرایان شہزادہ داراشکوہ ممتاز تہے انہون نے موضع جمرولپور خرید کرکے بازار آباد کیا سنہ ۱۰۶۸ھ مین محاربہ راجہ پرتہی پت سنگہ تعلقدار پرتابگڈہ بمقام موضع کہمسر شہید ہوئے۔

سلہ سید افضل اللہ بعد شہادت سید فیض اللہ مقرب سلطانی ہوئے اور واسطے خوشنودی مزاج داراشکوہ کے جمرولپور کا نام فیض اللہ نے فیض آباد رکہا تہا انہون نے اسکو تبدیل کرکے داراگر نام رکہا تب سرکار دہلی سے معاف ہوا مگر عملداری انگریزی مین بحیثیت زمیندار مالگذار رہے۔

سلہ یہہ آٹہہ آنہ حقیت داراگر کے مالک تہے سلخ محرم سنہ ۱۲۰۰ھ مین بعہد نواب آصف الدولہ مدار کی ہاتہہ سے شہید ہوئے بحکم نواب وسکے حصہ کا آٹہہ آنہ حقیت داراگر اونکے بیٹے بندہ علی کو خونبہا مین ملا۔

خاندان شاہ اسمعیل فاروقی قصبۂ کڑہ

مورث خاندان شاہ اسمعیل بن شیخ سعد ابن شیخ اسعد بن شیخ عمر ابن شیخ اشرف بن شیخ یوسف ابن شیخ شاہ بن شیخ عدل ابن شیخ حکم بن عبدالعزیز ابن شیخ فاروق بن شیخ جرجیس ابن شیخ احمد بن شیخ محمد ابن شیخ عبدالغنی بن شیخ عثمان ابن شیخ ہامان بن شیخ قریش ابن شیخ سلیمان بن شیخ عفان ابن شیخ عبداللہ بن محمد ابن عبداللہ ابن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

شیخ اسمعیل بزمان ہمایون بادشاہ وارد شہر دہلی ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ملک یمن عرب سے منتقل ہوکر آپ ہندوستان مین آئے اور کمال خان کہکر آپ کا معتقد تہا جب وہ گورنر کڑہ مانک پور مقرر ہوا تو آپ اوسکے ہمراہ وارد قصبۂ کڑہ ہوئے گورنر مذکور نے ایک قطعہ اراضی ملحق سواد خطہ کڑہ بنابر وجہ معاش شاہ صاحب کو عطا کی اور قطعہ اراضی مین شاہ صاحب نے اپنے نام سے ایک موضع آباد کیا جسکا نام اسمعیل پور ابتک ہے اور اس موضع مین شاہ صاحب نے وفات پائی اور جب اولاد کو عہدہ متولی معافیات سرکار دہلی سے عنایت ہوا تو متولی کی سکونت خاص قصبۂ کڑہ مین ہوئی شاہ ولی محمد کو جو آپکی اولاد چوتہی پشت مین ہے عہدہ متولی عطا ہوا تہا۔ ـــ٥

سنہ ولی کامیاب از تقدیر		بعنایات شاہ عالمگیر	

اور شاہ ولی محمد کے پوتے کا نقش نگین یہہ تہا۔ ـــ٥

ہست نقش نگین باب اللہ		کلمۂ لا الہ الا اللہ	

یہہ خاندان متولیان اب موضع علاؤلپور ٹیکری پرگنہ کڑہ مین آباد ہے اور یہہ موضع بحقیت زمینداری ہمتوصنہ خاندان ہے اگرچہ نصف موضع کے قریب حقیت اس موضع کی اس خاندان سے جاتی رہی ہے۔ اس خاندان کے متولیان مین شاہ فضل اللہ اور شاہ اصغر علی بڑے نامی گرامی گذرے ہین۔ شاہ فضل اللہ صاحب ایک بزرگ درویش تہے اور آپ مرید آخون شاہ سواد بنیری کے تہے آپ شہر حیدرآباد دکہن مین تشریف رکہتے تہے کہ بقضائے الہی وہین وفات پائی شاہ صاحب کے صاحبزادگان عالیشان سرکار

نظام دکن سے ایک اعزازی وظیفہ پاتے ہین جسکی مقدار آٹھ نوسو روپیہ ماہواری ہے دوسری شاخ اولاد شاہ اسمعیل یمنی کے خاندان مولویان گڑھ معروف ہے ان خاندان مین بڑے بڑے علماء اور فضلا یادگار زمانہ گذرے ہین اور بعض اولاد اس خاندان کی مختلف مقامات مین آباد ہے۔ جیسے قصبۂ مانکپور و موضع رشید مئی وغیرہ۔

شاہ اسمعیل

مولانا جعفر — شیخ حسن — شاہ غلام جعفر — شاہ غلام محمد — شاہ اسمعیل مخدوم محمد — مولوی قاسم — شاہ ہاشم — شیخ مسعود — شیخ محمد غوث — محمد قاسم — عبد القادر — نور اللہ — عطاء اللہ — فاطمہ بی بی — شاہ اصغر علی — شاہ امیر علی — بہادر علی — محمد زاہد — محمد پناہ — باب اللہ — محب اللہ — شاہ ولی اللہ متولی — شاہ فضل اللہ — بتول فاطمہ بی بی — فاطمہ بی بی — مولوی غلام نور — شیخ ابو الحسن — غلام قطب الدین — کبیر الدین — محمد عثمان — محمد سلیمان — مولوی عبد القادر — محمد اسمعیل — حکیم حیدر علی — مولوی محمد مجتبیٰ — مولوی رحیم اللہ — پیر محمد — ابو القاسم صوفی — محمد عثمان — شیخ تاج الدین — شاہ محمد طیب — شیخ بہاء الدین عمری — خدیجہ بی بی — عنایت حسین خان بہادر — محمد فاروق — محمد لطیف — شیخ افضل حسین — جان میاں — بی بی رضا حسین — مولوی حمید الدین — مولوی امر اللہ — مولوی زین العابدین — محمد یوسف — مولوی غلام نور — اظہر حسن — شیخ احمد — مولوی مظہر حسن — مولوی محمد موسیٰ — ضیاء الدین احمد — مولوی شمس الدین — مولوی فصیح اللہ — مولوی رفیع الدین — ارشاد حسین — مولوی سجاد حسین — آل حسن — مولوی عبد اللہ — مولوی عطاء اللہ — شاہ آل احمد — شاہ آل محمد — علی اشرف — محمد اشرف — غلام مصطفیٰ — نبی اشرف — بی بی رضا حسین — احمد اللہ — امیر اشرف — محمد اشرف

سادات خجندی قصبۂ کڑہ

مورث خاندان سید جلال الدین حسنی خجندی سلطنت مغلیہ مین بعہدۂ چودھری سرکار کڑہ مقرر ہوکر قصبۂ کڑہ مین اقامت گزین ہوا چونکہ اولاد آپکی درجہ فقر مین بزرگ ہوئی اسلئے ہر بزرگ کے نام کے ساتھہ خطاب شیخ مستعمل ہوکر شیخ معروف ہوئی اس خاندان مین چودھری احمد یار بڑے علاقہ دار تھے

مصطفے یار
صادق یار
حامد یار
حبیب یار
حیدر یار
حلیم یار
خیر النسا بی بی
کریم یار
محمود یار
حکمت یار
ناصر یار
اکبر یار
رحیم یار
خالق یار
بانو بیبی زبیدہ
محمد صالح
ریحانہ بی بی
موتی فاطمہ
کاظم یار
ام سلمہ بی بی
باسط یار
نصیب النسا بیبی
اسد یار
بہادر یار
گھسو بی بی
امام النسا بیبی
احمد یار
اصغر یار
یزدان یار
جعفر یار
سرور یار
لطیف النسا بیبی
محمد یار
جہان یار
ایزد بخش
سید ہبت اللہ
حسن یار
فضیلا بی بی
جان بخش
حکیم فصیح اللہ
سید غلام محمد حقانی
عبد الغنی
جمیلہ بی بی
طالع یار
سید بدر ذوقدر
سید عبد الجلیل
سید ابوالفتح
سید جلال الدین خجندی

بقیہ اس شجرہ کا صفحہ ۱۳۰ مین دیکھو

عرف حمید النساء بی بی زوجہ [illegible] ابوالحسن [illegible]

ارشد حسین

الطاف حسین

امجد حسین

اخلاق حسین

غالب حسین

بٹن بی بی

علاء الدین

بندہ حسن

عاشق حسین

الطاف حسین

کنیز بانو

حمید النساء

جوگن بی بی

تفضل حسین

مظہر حسین

رئیس النساء

تجمل حسین

امیر حسین

عابد حسین

مشتاق حسین

سیدۃ النساء بی بی

اتقی علی

کنیز بانو

اظہار حسین

عزیز النساء

اعجاز حسین

نیاز فاطمہ

حفیظ النساء بی بی

انصار حسین

سیدۃ النساء بی بی

ابو بخش

محمد حسین

محسن

حسین بخش

عنایت حسین

بخت بخش

ذوالفقار

صادق حسین

اللہ بخش

قدا حسین

احمد بخش

امیر النساء

دختر

مبارک حسین

علام عباس

محمد بخش

انوار النساء

دختر

سید قدرۃ اللہ

سید علام مخدوم

سید حبیب اللہ

دیکھو صفحہ ۱۲۶-

شیوخ عثمانی قصبۂ کڑہ

اِس خاندان کا مورث قاضی احمد محتسب بزمان سلطنت مغلیہ بعہدہ محتسب شہر کڑہ ممتاز ہوا اولاد کو وقتاً فوقتاً سرکار دہلی سے مراتب جلیلہ عطا ہوئے اور منصب قضا بھی اِس خاندان مین تہا اور بہت سے دیہات بطور آل تمغا اس خاندان مین معاف تھے عہد انگریزی مین زمینداری مالگذار سرکار ہوکر تلف ہو گئے قاضی شمس الدین نے اندرون احاطۂ خانقاہ درگاہ حسامی مانکپور مین ایک دالان تعمیر کرایا ہے جو ابتک موجود ہے اور موضع ابنائے بزرگ قاضی احمد محتسب نے پیرزادگان پائی گلی مانکپور کو نذر کر دیا تہا وہ بحیثیت زمینداری مقبوضہ خاندان پیرزادگان مانکپور ہے شیخ صدر جہان و شیخ بدر جہان نبیرگان قاضی شمس الدین مشاہیر روزگار رہے تھے اور علم و فضل ان کا ابتک زبان زد عوام ہے اِس خاندان کی اولاد خاص قصبۂ کڑہ اور دیگر مقامات مین آباد ہے لیکن زمینداری اور علم و فضل مین کمی ہے طہارت نسبی البتہ باقی ہے۔

قاضی احمد محتسب

دختر
محمد امین
علی حسن
محمد ابراہیم
محمد حسن
دختر
حسین بخش
شاکرہ بی بی
سراج الدین
شمس الدین
انوار النساء
زہرہ بی بی
محمد عطا
وجیہ الدین
احمد بخش
محمد باقر
محمد معانی
صدر جہان
بدر جہان
شاہ محمد
امیر اللہ
الٰہی بخش
ابو الحسن
محمد حسین
میان بڑے
محمد مسیح
غلام رسول
قاضی شمس الدین
دختر
عباد اللہ
امرت بی بی
عبد الرسول
محمد معانی
امیر حسن
ریاض الحسن
فیاض الحسن
عائشہ بی بی
پیارے میان
قاضی محمد
قاضی طٰہٰ
دلیل اللہ
فیض اللہ
عبد اللہ
قدرت اللہ

خاندان تکیۂ گداعلیشاہ قصبۂ کڑہ

اِس قصبے مین ایک خاندان پیرزادگان تکیۂ گداعلی شاہ جو خود کو خاندان قادریہ سے شمار کرتے ہین واقع ہے بانیٔ خاندان دیوان گداعلیشاہ رحمۃ اللہ علیہ مین کہتے ہین کہ دیوان صاحب سرزمین ایران سے شہر دہلی مین تشریف لائے داراشکوہ شہزادۂ دہلی نے آپ کو اپنی مصاحبت مین رکہا اور جب عالمگیر بادشاہ دہلی سے شہزادۂ داراشکوہ نے شکست کہائی تو رفقائے داراشکوہ کو شہر دہلی چہوڑنا پڑا اول دیوان گداعلیشاہ دہلی سے شہر لاہور مین گئے اور شیخ حسین شاہ ڈہڈہا لاہوری کے مرید و خلیفہ ہوئے پہلے اسم شریف آپ کا علی تہا داراشکوہ کے حضور مین پہونچنے سے دیوان کا اور جب درجۂ فقر مین پہونچے تو لفظ گدا آپ کے نام مین اضافہ ہوا چونکہ آپکو سیاحی کا زیادہ شوق تہا لہذا بطور سیاحی وارد قصبۂ کڑہ ہوئے اور یہان پہونچکر دریائے گنگا کے کنارے مزرعہ سیاہ اکبرپور کے ایک بلند ٹیلہ پر گوشہ نشین ہوگئے جو اب تکیۂ گداعلیشاہ کے نام سے معروف ہے اور واقعی اب بہی یہہ پُرفضا مقام ہے ایک روز آپ نشیب سے بلندی ٹیلہ پر جاتے تہے پاؤن نے لغزش کی اور اتفاقاً بلندی سے نشیب مین گرے اور اس صدمے سے پاؤن آپ کا ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا کہ مرضی معبود یہی ہے کہ مین کڑہ مین ہون اور اس صدمے سے صحت نہوئی اور وفات پائی اور یہین مدفون ہوئے اسلئے تکیہ گداعلیشاہ آپکے نام سے موسوم ہوا کہتے ہین کہ آپ شہزادگان ایران سے تہے اور آپ شاعر تہے ایک دیوان جسمین زبان فارسی کی غزلین ہین آپکی تصنیفات سے موجود ہے جسمین شروع دیوان کی غزل یہہ ہے ۔ ؎

دمِ تسلیم می باید براہِ عشق اولہا	کہ تا آسان توان رفتن درین وادی بمنزلہا
ہوائے دوست گر داری رہِ کوئے دوست کن رہبر	کہ اندر رہ سفر باید برادر راہ مشکلہا
علی مارا اگر جوید دمِ غافل مشو از ما	مرا از ناتوان دیدن بمنزل خانۂ دلہا

دیوان گداعلیشاہ صاحب اولاد نہین تہے اِسلئے آپکے مرید و خلیفۂ اوّل

شاہ عزیز اللہ سجادہ نشین خانقاہ تکیہ گدا علیشاہ ہوئے اور جب یہہ بہی لاولد فوت ہوئے تو خلیفہ دوم دیوان گدا علیشاہ۔ مان اللہ شاہ سجادہ نشین ہوئے بعد وفات ان کے تراب علیشاہ خلیفہ شاہ عزیز اللہ مسند نشین ارشاد ہوئے اور بعد ان کے عبد الباقی عرف باقی شاہ خلیفہ تراب علیشاہ سجادہ نشین ہوئے اور نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ نے واسطے مصارف خانقاہ اور تکیہ کے چند دیہات معاف عطا کئے تہے لیکن بسبب بے پروائی سجادہ نشینان مابعد وہ معافیات ضائع ہوگئین صرف ایک موضع کہارہ پرگنہ کڑہ بحقیت زمینداری مقبوضہ متولی حال ہے مگر وہ بہی اب زیر بار قرضہ ہے اسکی بہی امید بقا نہین ہے عبد الباقی شاہ کے بعد وفات آپکی مرید و خلیفہ دلاور علیشاہ مسند نشین سجادہ خانقاہ ہوئے یہہ بہی لاولد فوت ہوئے تو انکے مرید و خلیفہ حضور علیشاہ سجادہ نشین ہوئے کہتے ہین کہ حضور علیشاہ عرف حضوری شاہ اولاد سید جلال بخاری سے تہے بعد وفات ان کے بیٹے سید ظہور علیشاہ سجادہ نشین ہوئے آپکے بعد وفات ان کے بیٹے وزیر علیشاہ سجادہ نشین تکیہ ہوئے اور جب انہون نے وفات پائی تو انکے بیٹے قطب علیشاہ سجادہ نشین ہوئے لیکن کار سجادگی انسے عمدہ طور سے سرانجام نہوسکا تو انہون نے اپنے بیٹے عارف علیشاہ کو بجائے اپنے سجادہ نشین خانقاہ تکیہ کیا جو اسوقت موجود ہین یہان کا کوئی گدی نشین تا عمر اپنے تکیہ سے باہر نہین گیا اور اس تکیہ مین چار عرس سالیانہ ہوتے ہین اِس خاندان مین چار ابرو کی صفائی وقت بیعت ہوتی ہے۔

سادات بخاری قصبۂ کڑہ

سید سراج الدین سادات بخاری قصبۂ کڑہ کا مورث اعلیٰ بزمان سلاطین شرقی جونپور وارد کڑہ ہوا ہے اِس قصبے مین سادات بخاری پہلے زیادہ آباد ہونگے کیونکہ قصبۂ کڑہ مین ایک محلہ بخاریون کا انکے نام سے معروف ہے یہہ سادات سید جلال بخاری کی اولاد ہین اور سید جلال کی نسل تمامی ہندوستان مین زیادہ آباد ہے اور نواح قصبۂ کڑہ مین مواضعات پتی شاہ وایرالوان ضلع فتحپور و محلہ داراگنج شہر الہ آباد مین آباد ہے قصبۂ کڑہ کے خاندان کے نہایت طباع لوگ تھے اور خصوص شاعری مین انکا حصّہ تھا اور طہارت نسبی انکی اِس سے ظاہر ہے کہ وصلت و مصاہرت دیگر سادات قرب و جوار کے ساتھہ ہے شجرہ مندرجہ کتاب مین جن نامونپر راقم ہندسہ لکھہ آیا ہے اون کا کلام بطور نمونہ درج کرتا ہے۔

نام شاعر و تخلص	شعر		
۱ سید حامد علی نثار	نے سر این کس نے کف پائے بگرفت		خاکم افتادہ درین وادیہ بیکار ہنوز
۲ سید بیدار علی بیدار	مدت شد بفراق آن شوخ		خواب گردید ز بیدار جدا
۳ سید سردار علی جواد	شمع کافوری جلائین اہل دولت اپنے گھر		روزن دیوار مفلس کا چراغ خانہ ہے
۴ سید پرورش علی سخی صاحب دیوان	ایک دن وہ لیگئے لوگونکو ساتھ	ق	تربتین یہہ کہہ کے دکھلاتے رہے
	اِسمین مجنون ہے اور اِسمین کوہ کن		عاشقان ناز تھے جاتے رہے
	پھر بعد اندوہ میری قبر پر		دیر تک افسوس فرماتے رہے
	سب نے جب پوچھا کہ اسمین کون ہے		آپ جو رُہ رُہ کے پچھتاتے رہے
	بولے یہہ ہے یہہ سخی کلہے حزار		جان دیدی لاکھہ سمجھاتے رہے
۵ سید عارف حسین عارف	بیٹھے کبتک زندان نو طریقت تراب حسن شباب کبتک رہیگا بالائے موج دریا یہہ دور جام حباب کب تک		

بارے پیدا ہوئی نالون مین اثر کیصورت		آشتی پر تو خراج بت سفاک آیا	سید ذوالحسن قائل

علی بخش

سید علی حسین

سید ہدایت اللہ

فاطمہ بی بی احسان

سید غلام مصطفے

زوجہ فرزند علی

انکا تفصیل شجرہ صفحہ ۱۳۶ مین دیکھو

سید طالب

سید غلام حسین

امام بخش

سید باب اللہ

م

سید نور محمد

سید فیض اللہ

سید مصطفے

سید خان

سید جلال

سید سراج الدین

ساکن قصبہ کرہ

سید طیفور

عبد الحق

اسمعیل

علیم الدین

فیض اللہ

سید قطب علاء الدین

سید محمود

سراج الدین

کمال الدین

برہان الدین

شمس الحق

حامد

عبد الرزاق

سید راجو قتال

سید احمد کبیر

سید مخدوم جہانیان

قطب الدین

سید محمد غوث

سید جلال سرخ بخاری

سید محمود

سید احمد

بہاء الدین

سید جعفر

سید محمد

عبد اللہ

المؤید علی

سید جعفر

علی اشعر الاذری

حضرت امام علی النقی

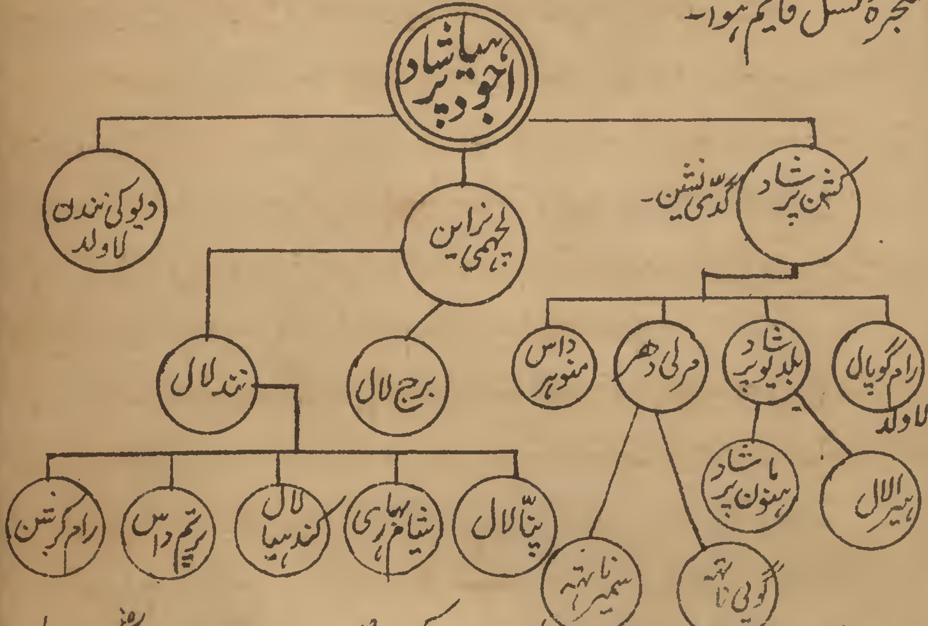
خیرات فاطمہ بی بی
کنیز فاطمہ بیبی
اظہار فاطمہ بیبی
نذیر فاطمہ بی بی
چندہ بیبی
فاطمہ بی بی اولاد
سید مقصود علی
سید منیر پنجتن
فاطمہ بی بی احسان
سید ممتاز حسین
دختر
سید پرورش علی
سید افتخار حسین
سید اشفاق حسین
سید محمود الحسن
سید مسعود الحسن
سید رحیم حسن
کنیز صغرا بیبی
سید زوار پنجتن
سید اعزاز حسین
نثار پنجتن
الطاف پنجتن
سید منظور حسن
سید سراج الدین
کنیز کبریٰ بیبی
سید محمد اعظم
سید عارف حسین
سید ابوالحسن
گلزار پنجتن
رضا پنجتن
انصار پنجتن
سید سجاد حسین
سید عطا حسین
سید اطہر علی
سید اکبر علی
غلام پنجتن
سید منظر حسن
حبیب النسا بی بی
سید برکت علی
سید محمد علی
بدر النسا بی بی
زوجہ سید ابد [illegible] عسکری
سید ابرار علی
سید جعفر علی
سید باقر علی
سید راجب علی
سید بیدار علی
سید انس علی
سید اعظم علی
سید حامد علی
اعظم گنہگار
سید خدا بخش
سید باب اللہ

نمبر ۵ صفحہ ۱۳۵ میں دیکھو۔

خاندان مہنت قصبہ کڑہ

یہہ خاندان محلہ بھگت قصبۂ کڑہ مین آباد ہے۔ مورث خاندان بابا ملوک داس قوم کہتری بزمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی قصبہ کڑہ مین ایک درویش باکمال فرقہ مہنت ہنود مین گذرا ہے کہتے ہین کہ ان کے کرامات اور کمالات کی ایک شہرت خاص تہی عالمگیر بادشاہ مشتاق ملاقات ہوا اور متواتر قاصد آپ کے طلب مین روانہ کیئے اور جو قاصد آپ کے پاس آتا تہا وہ یہین کا ہو جاتا تہا چنانچہ دو قبرین متصل بابا ملوک داس واقع قصبۂ کڑہ مین اون قاصدون مین کے ابتک موجود ہین جب بادشاہ دہلی کا تقاضا زیادہ ہوا تو ملوک داس دہلی مین تشریف لے گئے اور عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کے وقت ملاقات ملوک داس نے زبان ہندی بہاشا مین اپنی تصنیفات سے وہ اشعار پڑہے کہ حضار مجلس دنگ تہے واقعی آپ کے کلام مثل کبیر داس کے پُر اثر ہین۔ بادشاہ کو آپ کا امتحان منظور تہا کہانا طلب کیا گیا اور دسترخوان بچہایا گیا اوسپر ہر اقسام کا کہانا چنا گیا ملوک داس کو حکم ہوا کہ آپ بہی کہایئے فقیر نے ایک نظر اوس کہانے پر ڈالی وہ طعام نفیسہ سب راکہہ ہو گیا بابا ملوک داس نے کہا کہ راکہہ اور خاک فقیرونکا حصہ ہے ایک روز کوئی درویش دہانہ چاہ پر چادر بچہاکر نماز پڑہ رہے تہے اونکو دیکہکر بابا ملوک داس نے کہا کہ بابا خدا کی بندگی مین پردہ کیسا یہہ کہکر وسط دہانہ چاہ پر دو زانو معلّق بیٹہہ گئے اور عبادت مین مصروف ہوئے بادشاہ نے یہہ سُنکر آپ کی بڑی خاطر کی اگرچہ عالمگیر بادشاہ متعصب مسلمان تہا لیکن بابا ملوک داس سے ایسا خوش ہوا کہ موضع سرا تہو حسب فرمان معافی عطا فرمایا جواب تک مقبوضۂ خاندان ہے عہد انگریزی مین اوسپر جمع مشخص ہوکر حقیت زمینداری ہوگئی اور جانشینان متصل بابا ملوک داس کی بے پرواہی سے بڑا حصّہ اوسکا بیع و نیلام ہو گیا بابا ملوک داس نے تاریخ بیساکہہ سودی چودس سمبت ۱۷۳۹ بکرمی مین انتقال کیا بعد انتقال بابا ملوک داس اس گدّی کے جانشینان مصرحۂ ذیل ہوئے۔ اوّل رام سنئی۔ دوسرے رام کرشن سنی۔ تیسرے ٹہاکر داس۔ چوتھے

گوپال داس - پانچوین کنجبہاری داس چہٹوین رام سیوک - ساتوین شیو پرشاد داس آٹہوین گنگا پرشاد داس - گنگا پرشاد داس نے ۱۳۰۸ھ مین انتقال کیا ان کے بعد نوین نند وسُمیر داس اور دسوین اجودہیا پرشاد گدّی نشین ہوے اور اِن سے شجرۂ نسل قایم ہوا -



اِس خاندان مین تصاویر اہلِ اسلام کے پیغمبر صاحب اور حضرت علیؓ اور حضرات حسنین علیہما السّلام کی اب تک موجود ہین -

سادات موسوی مشہدی قصبۂ کڑہ

سید قطب الدین موسوی بن سید عبد اللّٰہ ابن سید محمد قاسم بن سید محمد اسمعیل ابن سید ضیاء الدین ملقب بہ شیر کُش بن سید علی قاسم ابن سید محمد ہاشم بن سید ابو القاسم ابن سید طاہر بن سید طیّب ابن سید محمد بن حضرت امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام ۶۵۸ھ کو ہنگام خلفشار ہلاکو خان مغل مشہد مقدس سے جانب ہندوستان عازم سفر ہوئے اور اثناء راہ مین سفر آخرت دربیش ہوا آپ کے دو فرزند ایک سید ابو المظفر عرف سید محمد اور دوسرے سید ابو الخیر بعہد سلطان ناصر الدین محمود وارد شہر دہلی ہوئے بعد چندے

سید ابو المظفر شہر اودہ مین وارد ہو کر اکتساب علوم مین مصروف ہوئے اور شیخ اسحاق گازرونی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت حاصل کر کے حسب اجازت اپنے پیر و مرشد کے قصبۂ دریا آباد ضلع بارہ بنکی مین اقامت گزین ہوئے اِن کے اولاد مین سید شاہ محمود دریا آباد سے منتقل ہو کر قصبۂ نگراؤن ضلع لکھنؤ مین سکونت پذیر ہوئے اولاد انکی اس قصبے مین ہے۔

دوسرے صاحبزادے سید قطب الدین کے سید ابو الخیر وارد قصبہ کڑہ ہوئے اور بود و باش اختیار کی انکی دسوین پشت مین سید شاہ اشرف بڑے بزرگ ور ممتاز ہوئے یعنی سید شاہ اشرف بن سید محمد بن سید علی ابن سید محمود علی بن سید نظام الدین ابن سید حسن مفتی الجن والانس بن سید ابو القاسم ابن سید علاء الدین بن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین بن سید عبد الحق ابن سید ابو الخیر موصوف۔

سید شاہ اشرف کے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے شاہ میٹھے یہہ درویش مجذوب تھے دوسرے شاہ فرید درویش سالک اور عالم متبحر تھے ۱۰۸۳ھ مین متولد ہوئے اور ۱۱۸۳ھ مین بعمر سو برس وفات پائی۔

نوٹ

شاہ میٹھے کا درویش مجذوب ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انکی اولاد عقاب قصبۂ کڑہ مین موجود ہے شاید حالت جذب سے پہلے اولاد پیدا ہوئی ہے۔

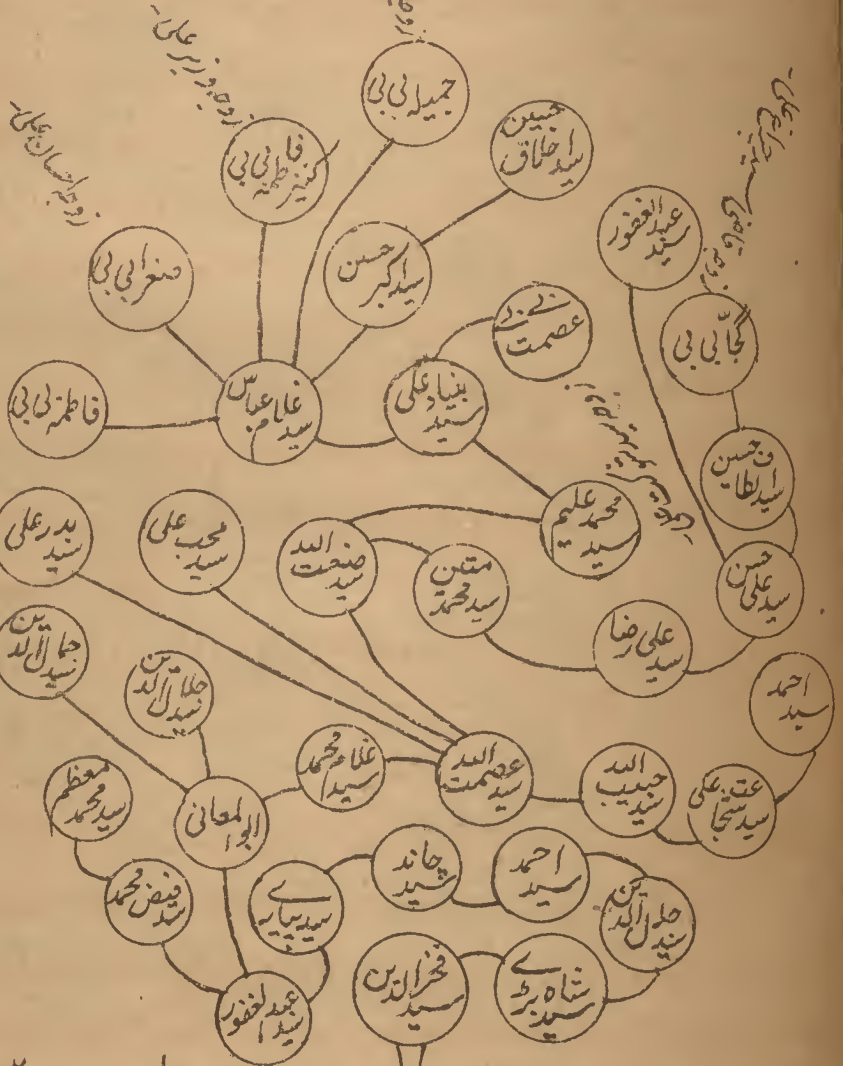
مشہدی خاندان کو قصبۂ کڑہ مین روز افزون ترقی ہوئی جیسے اِس خاندان مین نسل کی کثرت ہوئی ویسے ہی علوم و سروت مین افزایش ہوئی اِس خاندان مین خان بہادر مولوی فرید الدین احمد ایک نامی بزرگ ہین انہون نے بعد تحصیل علوم عربیہ سند وکالت ہائی کورٹ صدر نظامت آگرہ حاصل کی اور اس پیشہ مین بڑے نامور ہوئے آخر زمانے مین عہدہ کے سب جج تھے اور اب پنشنر ہین آپ کی تقریر و تحریر اور نازک خیالی شہرت رکھتی ہے۔ گورنمنٹ انگریزی سے خطاب خان بہادر حاصل کیا اور اپنے لایق تجربہ سے بڑے بڑے کارنمایان کیئے قومی ترقی کے لئے اسکول انگریزی زبان کا قصبۂ کڑہ مین قایم کیا اور صنعت و حرفت کے سامان اہل حرفہ کے لئے بہم پہونچائے اپنے بھتیجے کی

تعلیم مین باصرات کثیر کوشش کرکے ولایت بھیجکر بیرسٹری مین پاس کرایا چنانچہ مولوی سید انبی اللہ صاحب بارسٹرایٹ لا شہر لکھنؤ مین اور مولوی سید حبیب اللہ خانصاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا جنٹ مجسٹریٹ ضلع کانپور مین ۱۳ ۱۹ع تک رہے اور اب ۱۳ ۱۹ع سے پھر پیشہ لیکر شہر کانپور مین بیرسٹری کرتے ہین۔ جناب مولوی صاحب نے مکانات عمدہ تعمیر کرائے باغات متعدد نصب کیئے قصبۂ کڑہ اور اوس کے گرد و نواح مین قلمی آم کے پودونکی کثرت آپ کی ذات سے ہوئی ہے چونکہ آپ کی قابلیت مشہور تھی اس لیئے ہر جلسہ و ساء اور حکام مین آپ منتخب کیئے جاتے ہین۔ اسوقت اس خاندان عالی مین بہت اشخاص عہدہ ہاے جلیلہ پر ممتاز ہین شجرۂ خاندان مین اون کے نام کے ساتھہ اونکے عہدہ کا نام بھی دکھلایا گیا ہے اگر علیحدہ تذکرہ راقم درج کتاب کرتا تو بہت طوالت ہوتی لیکن زمانے کا دستور ہے کہ مقلد کیسا ہی نامی گرامی ہو مگر موجد کے سامنے اوسکا کچھہ شمار نہین ہوتا اللہ پاک خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد صاحب کی عمر مین برکت عطا فرمائے قصبۂ کڑہ مین آپ کی ذات غنیمت ہے۔

میری اس کتاب کو ایک ماہ تک خان بہادر صاحب موصوف نے بھی نظر عمیق سے دیکھا ہے۔

نوٹ

کتاب مرتبۂ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۶۵ع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ قاضی سید محمد یعقوب مشہدی کو شہنشاہ اکبر جبکہ وہ قصبۂ کڑہ مین زمان خان اور بہادر خان حکام کڑہ کے استحصال کے لیئے آیا تھا قاضی صاحب کو اپنے ہمراہ شہر دہلی مین لیگیا اور عہدۂ قاضی القضات پر ممتاز کیا اور قصبۂ کڑہ مین قاضی صاحب کی تعمیر کردہ ایک مسجد ابتک موجود ہے لیکن شجرۂ انساب مشہدی قصبۂ کڑہ جو درج کتاب کیا گیا ہے اس شجرہ مین قاضی صاحب کا نام نامی نہین ہے راقم نے مشاہیر خاندان سے دریافت کیا لیکن کچھہ معلوم نہین ہوا۔



سید حسین مفتی ابن لحسن الاو لشمس

ابن سید ابوالقاسم ابن سید علاء الدین
ابن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین
ابن سید عبدالحق ابن سید ابوالخیر مودق۔

بقیہ اسکا صفحہ ۲۴۳ میں دیکھو

یہ شجرہ ۹ [illegible] ۱۳۰۹ھ [illegible]

سید حسین مفتی الجن والانس

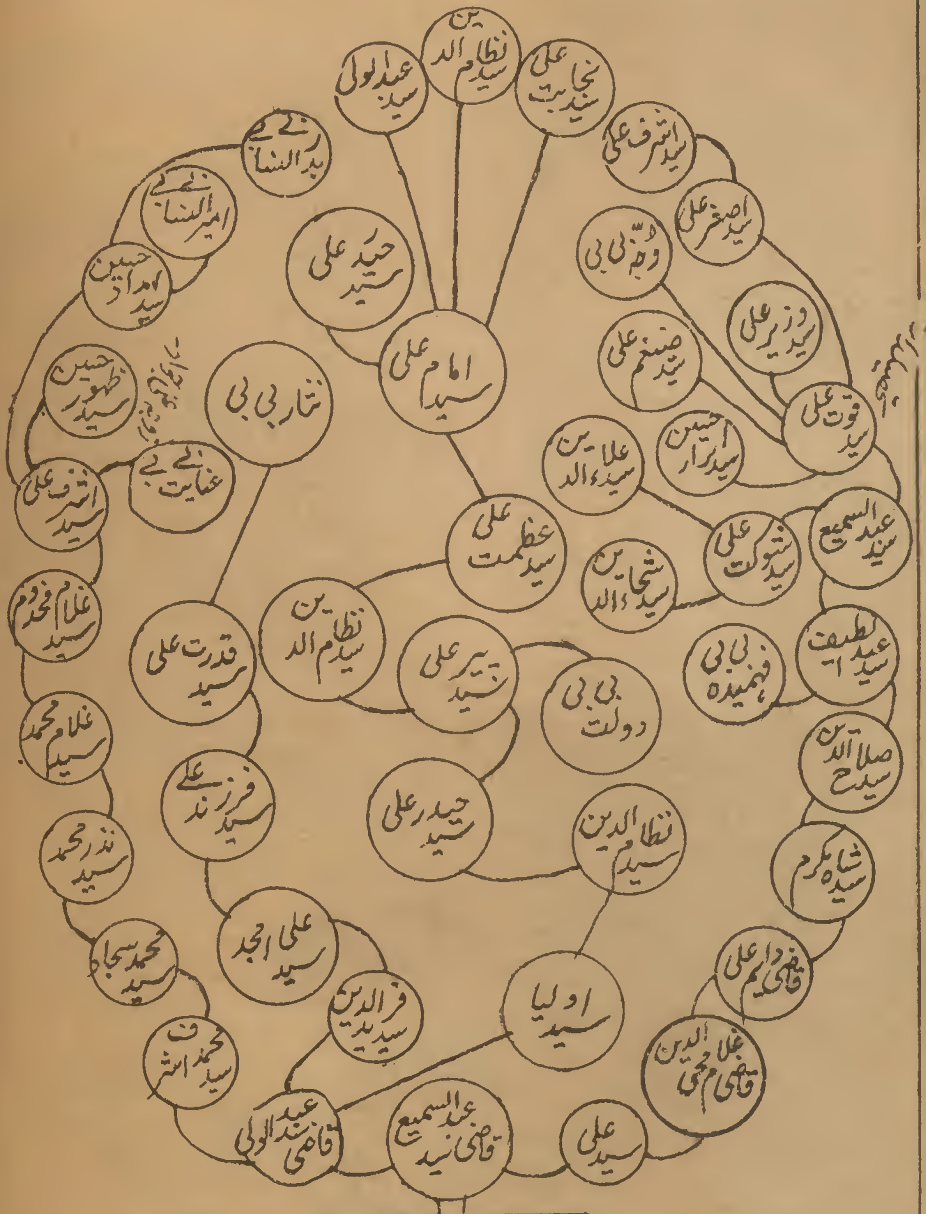
سید نظام الدین
سید محمود علی
سید محمد علی
بندگی شاہ قرات
سید احمد
سید معین الدین
سید امام الدین
سید ابو صالح
سید جلال
بندگی شاہ اشرف
بندگی شاہ
مولوی معین الدین
زوجہ محمد ماہ
زوجہ مولوی سید محمد ذاکر
تاج بی بی
سید ضیاء الدین
سید احمد
سیدہ خیرات شاہ علی
امنا بی بی
سیدہ شاہ محمد اسمعیل
منی بی بی
سید محمد ماہ
مولوی سید احمد
زوجہ سید محمد کمال الدین
زوجہ مولوی محمد عبد الحکیم
مولوی معز الدین
حمایت بی بی
زوجہ حکیم سید باقر علی
سید نظام الدین
مولوی سید قیام الدین
جمیلہ بی بی
زوجہ سید ریاض الدین
عائشہ بی بی
سید خلیل احمد
سید محمد یحیی
سید محمد زکریا
سید عبد القادر
سید مقبول علی
سید محمد اصغر
فخر النساء بی بی
راحت بی بی
سید محمد نقی
سید نذیر احمد
سید فخر الدین
سید علی
سید محمد غوث
سید آل محمد صوفی
مولوی سید صدر الدین
فاطمہ بی بی
ذاکرہ بی بی
میر محمد علی
میر قائم علی
سید مسند علی
سید محمد اکبر
سید محمد ارشد
سید محمد یحیی
سید محمد افضل
سید عبد الرسول
سید محمد اصغر

بقیہ صفحہ ۱۴۱ کا

ابن سید ابو القاسم ابن سید علاء الدین
ابن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین
ابن سید عبد الحق ابن سید ابو الخیر مورث۔

سید خلیل اللہ دیکھو صفحہ ۱۴۲ کتاب ہذا

سید عبدالحکیم
سید مراد علی
سید فتح محمد
سید محمد کامل
پنجن بی بی
سید سلطان علی
سید حرد علی
سید نجابت علی
سید نجف علی
سید سعید الدین
سید فضل علی
سید مراد علی
زینب بی بی
زوجہ کفایت علی۔
زینت بی بی
حسینی بی بی باندی
زوجہ بادر علی۔
سید دلدار علی
سید مرتضیٰ حسین
سید فرحت علی
کلثوم بی بی
سید مقصود علی
سید نفضل علی
آمنہ بی بی
محمد جمیل
سید ہاد محمد حق
احمد النساء بی بی
سکینہ بی بی
رحیم بی بی
نصیبہ بی بی
سید سرادر علی
سید عبدالحکیم
جنینہ بی بی
سید مجید الدین
سید رضی الدین
سید سعید الدین
مولوی سید حمید الدین
سید فرزند حسین
صدر النساء بی بی
شاکرہ بی بی
زوجہ سید شاہ منیر الدین۔
مولوی سید محمد فاضل ڈپٹی کلکٹر۔
صدیقہ بی بی
رؤف النساء بی بی
زوجہ مولوی سید رضی الدین۔
سید رضی الدین
حسن بانو بی بی
سید منظور الدین
سید عنایت الدین
سید صدر الدین حسین
سید تفضل حسین
سید صفدر حسین
سید عابد حسین
سید نواب حسین
سید زاہد حسین
سید محمد
سید بدر علی
فاطمہ بی بی
سید عبدالوہاب
سید منصب علی
سید مصطفیٰ
سید خواجہ علی
سید شجاعت علی
سید حسن علی
سید حمیدی حسن
سید صادق علی
سید ذاکر حسین
سید سلطان علی
سید رئیس علی



بندگی شاہ سید فرید

نمبر ۵۲ دیکھو صفحہ ۱۴۲-

بندگی سید شاہ فرید

قاضی سید عبدالسمیع

اللہ بخش عمری

سید محمد صادق

دیکھو صفحہ ۱۴۸

سید محمد ظفر

سید عبدالغفار

سید احمد الدین عرف دانش علی

قاضی سید بخشش علی

سید شاہ مولوی

سید رمضان علی

سید ولایت علی

سید لطف علی

کرامت علی

سید امانت علی

سلامت بی بی

قاضی امانت علی

فاطمہ بی بی زوار

سید عبدالحفیظ

سید شہاب الدین عرف برخوردار

سید محمد اکرم

سید قمر الدین عرف حسین

مختار فاطمہ بی بی

سید نصیر حسین

سید بشیر الدین

سید نصیر الدین

حمزہ بی بی

حیا بی بی

فاطمہ بی بی

سید عبدالحق

فخر النساء بی بی

سید امیر الدین

حکیم باسط علی

سید ولایت علی

بی بی رحیم

نعمت بی بی

سید علی

سید حسین علی

سید حافظ علی

سید علاء الدین

کفایت بی بی

فہیمہ بی بی

سید لعل محمد

سید کلیم اللہ

عصمت بی بی

سید غلام علی

سید سلیم اللہ

سید ضیاء اللہ

سید حافظ علی

سید لیاقت علی

سید فخر الدین

سید باب اللہ

سید انور علی

سید حمید

زوجہ فرحت علی

سید محمد ذاکر

مولوی محمد واصل
گل بی بی
مولوی محمد باقر
مولوی سید محمد شاکر
آمنہ بی بی
مولوی مخدوم بخش
حسینہ بی بی
لعل بی بی
شافیہ بی بی

مولوی سید محمد قدیر
مولوی سید محمد عاقل
مولوی سید محمد عادل
سید ابوالبرکات
سید علی نقی
سید حسن عسکری
نورجہان بی بی

مولوی سید محمد واصل
مولوی محمد کامل
مولوی سید محمد باذل
محمودہ بیگم
حمیدہ بی بی
سید اسد اللہ
سید موسیٰ کاظم
سید صمد اللہ
بادشاہ بی بی
حمیدہ بی بی
محمد باقر عرف سید عبدالقادر
اقبال بی بی
رابعہ بی بی
سید محمد علی
سید محمد مکرم
سید محمد اکرم
سیدہ بی بی
سید شہاب الدین
سید خیرالدین
بدرالنساء بی بی
مولوی سید محمد ذاکر
آمنہ بی بی

سپرنٹنڈنٹ صفائی حیدر آباد۔
زوجہ محمد ذاکر
کورٹ حیدرآباد۔
زوجہ سردار علی۔
زوجہ سید روشن علی۔

۵۲ دیکھو صفحہ ۱۴۵ کا

مولوی سید محمد شاکر

سید ریاض الدین عرف منا میاں

مولوی سید حبیب اللہ

مولوی سید نبی اللہ

سید حمید اللہ

نبی بی احمدی

سید سمیع اللہ

شمس النساء بی بی

فاطمہ بی بی وحید

فاطمہ بی بی حبیب

شرف النساء بی بی

شاکرہ بی بی

مولوی سید محمد شاکر

ام سلمہ بی بی

نثار فاطمہ بی بی

مولوی نصیر الدین احمد خان بہادر

سید بی بی

سائرہ بی بی

علیم النساء بی بی

بانو بی بی

مولوی منیر الدین

نازفاطمہ بی بی

حافظ ضیاء الدین

حبیب النساء بی بی

نظیر النساء بی بی

زکیہ بی بی

حافظ محمد حسین

سید شمس

شاکل الدین

فضیل الدین

تاج بی بی

سید محمد علی

فاطمہ بی بی امینہ

فاطمہ بی بی اولاد

مولوی سید محمد زاہد

مولوی سید بابا علی

مولوی سید اکرام الدین

سید نصیر اللہ

سید شہاب الدین

حافظ محمد حسن

نجو بی بی

دکھی بی بی

مولوی سید محمد منیر

عبد الحفیظ

مقبول بی بی

حبیب النساء بی بی

زوجہ نجم الدین۔

زوجہ محمد بخش۔

دیکھو صفحہ ۱۴۶ کتاب ہذا

عماد الحسین
ریاض الحسن
وہاج الحسین
سید وہاج الله
ام بی بی
صدر النسا بی بی
فخر النسا بی بی
سید باقر علی
سید دلدار حسین
ماجدہ بی بی
ساجدہ بی بی
تاج بی بی
سید سراج الحسن
نفیسہ بی بی
زینب بی بی
بشیرن بی بی
سید ظہیر الدین
سید منہاج الحسین
حسینی بی بی
فاطمہ بی بی احسان
معصوم بی بی
سید خلیل الدین
سید جمیل الدین
صلاح الدین
جراؤ بی بی
ذاکرہ بی بی
سید قمر الدین
لستان بی بی
سید جعفر علی
سید نہال الدین
احسان بی بی
نور الدین
سید امام الدین
سید بہاء الدین
سید نبی بخش
سید غلام عالم
سید محمد نبی
سید جمال الدین
عبد الاحد
رحیم بی بی
منی بی بی
عظمت بی بی
مرتضیٰ الدین
رستم علی
وزیر علی
سید اشرف علی
سید منعم
عبد الخالق
نجیبہ بی بی
سید تیغ علی
سید عبد الہادی
سید عبد الباسط
سید اکرم
سید یٰسین
ضیاء الله
سید حسین الدین
عائشہ بی بی
سید عبد الرزاق
میڈا بی بی
سید احمد
خادم النسا
اللہ دی بی بی
سید عبد الصمد
سید ابو محمد
سید محمد وارث
سید شمشیر علی
عبد الرب
منی بی بی
سید محمود علی
سید یار محمد
سید غلام عالم
سید چراغ علی
سید عظیم الدین
سید شاہ محمد
سید محمد صادق
سید محمد اکرم
سید انور علی
ریاض النسا بی بی
سید عابد علی
سید عبد الرؤف
سید قطب الدین اور بیر
سید امین الدین
سید شاہ محمد
سید عبد الحمید
صالحہ النسا بی بی
سید علیم الدین
سید محمد صادق
سید عبد الغفور
سید عبد الستار
سلیمہ النسا بی بی
عظیم النسا بی بی
سماۃ ... بی بی

۵ه

۵۲ دیکھو صفحہ ۱۴۵ کتاب ہذا

سیف السکرٹری لین

سید یار محمد

حاجی سید یوسف — دیکھو صفحہ ۱۵۰-

سید محمد

سید جلال الدین

بتول بی بی

سید مقصود علی

حسین باندی بیگم زوجہ شاکر علی

نعمت بی بی

بی بی حسینہ

سید قاسم علی

سید فرخ علی

سید مظہر علی

کنیز فاطمہ

عزیز فاطمہ

بی بی جان

سید اصغر علی

خاتون بانو

امیر بانو بی بی

سید سرور حسین

سید اختر حسین

سید انور حسین

سید باقر حسین

سید حیدر حسین

سید صفدر حسین

سید مظفر حسین

سید اکبر حسین

امتیاز بانو

عزیز بانو

وزیر بانو

خاتون بانو

منی بی بی

سید حکمت علی

صاحب بدر الدین

ابراہیم علی

سید حسین

سید ضیاء الحسن

سید قمر الدین

عبیدہ بیگم

سائرہ بیگم

سید محمد تقی

سید محمد امین

سید محمد معین

سید عبد الحکیم

عنایت بیگم

سید احمد
سایرہ بی بی
بی بی جان
سید شکور احمد
سید عبد السمیع
عائشہ بی بی
مختار احمد سید
سید نصیر اللہ
سید فخر اللہ
سید عبد الحلیم
رحمت بی بی
سید عبد الولی
جنت النسا بی بی
طاہرہ بی بی
نصیبن بی بی
سید نادر علی
سید منصور علی
ہاجرہ بی بی
ہدایت النسا بی بی
سید عبد الرحیم
سید نور الحسن
سید جواد علی
سید شاکر علی
زوجہ عبد الرب
فیض النسا بی بی
سلامت بی بی
زوجہ عبد الباسط
بلیاں بی بی
سید مظہر علی
زوجہ امداد حسین
حاجی سید یوسف علی
ما دیکھو صفحہ ۱۴۹

دوسرا خاندان حسن الحسینی قصبہ کرڈ

مورث خاندان سید ابو العباس احمد بن سید صفی الدین صفی ابن ابو المنصور عبد السلام بن سید سیف الدین عبد الوہاب ابن محبوب سبحانی حضرت مولانا محی الدین ابو محمد خواجہ عبد القادر جیلانی بن ابو صالح جنگی دوست ابن سید عبد اللہ بن سید محمد ابن سید یحییٰ زاہد بن سید شاہ محمد احسن اللہ وعیہ ابن سید داؤد بن سید ابو عمر موسیٰ ثانی ابن عبد اللہ صالح بن موسیٰ الجیون ابن عبد اللہ المحض بن حسن مثنیٰ ابن حضرت امام حسن علیہ السلام بوجہ فتنہ و فساد ہلاکو خان مغل شہر بغداد سے ہجرت کر کے شہر حلب میں ساکن ہوئے۔

سید ابو العباس احمد — سید محمد غوث — سید عبد اللہ ارباب — سید شمس الدین — سیدہ شاہ میر — سید ابو الحسن علی — سید ابو علی — سید مسعود — رانی بی بی — سید محمد منعم — سید اسمعیل — حاجی بہاؤ الدین — سید شمس الدین — سید محی الدین — شاہ محمد — سید محمد رشید — مان بی بی — رحمت النساء بی بی — سید عنایت اللہ — سید شمس الدین — سید بہاؤ الدین — سید حافظ علی — سید عنایت اللہ — سید محمد یوسف — سید شمس الدین — نور بی بی — شریف بانو — صدیق احمد — حیدر علی — سید اکبر علی — بدر النساء بی بی — سید بخش علی — سید شہاب الدین — سید غلام علی — سید عبد الکریم — سید محمد ولیس — اسلام عطائی — سید محمد حبیب اللہ — محمد عبد الغنی — قطب النساء بی بی — عزیز فاطمہ — سید عبد الحکیم — سید بشارت علی شاہ — سید مدد علی — سوتہری بی بی — صاحبزادی بی بی — سید محمد — سید مہر علی — زینب النساء بی بی — عزت النساء بی بی — منور علی — سیدہ خاتون — احسان اللہ — نور جہان بی بی — نیاز بانو بی بی — فاطمہ بی بی حسن — سید ہدایت اللہ — چمن بی بی — عزیز اللہ — محمد اسمعیل — حسن بانو بی بی — سیع اللہ — قمر بانو بی بی — سید عنایت اللہ — سید ضیاء اللہ — سید نور اللہ — فاطمہ محمود

۵۴ سید شمس الدین بن شاہ شجاع ابن شاہجہان بادشاہ کے مصاحب و معتمد خاص تھے ۵۰ اغراض میں درگاہ اس کی جگہ پر کار خاص مقرر ہو کر قصبہ شہزاد پور میں آئے۔

۵۵ سید عنایت اللہ کی شادی خاندان موسوی میں ہوئی اسلئے آپ ساکن قصبہ کرڈہ ہوئے۔

مورث شجرہ اولاد۔

۱ سید محمد غوث جیلانی دہلی قبل ۹۵۵ھ وارد ہندوستان ہو کر مقام قصبہ اوچ پنجاب میں سکونت اختیار کی۔

۵۳ سید اسمعیل کو اکبر بادشاہ نے اکھڑا سنگھ زمین معافی عطا کی اور بعد عطائی اس کے باعث سے ساکن لاہور ہوئے۔

تیسرا خاندان حسن الحسینی قصبۂ کڑہ

سید ہیبت اللہ ابن سید ہدایت اللہ بن سید محمد فیاض ابن سید محمد صالح بن سید محمد ابراہیم ابن سید ہیبت اللہ حسن الحسینی ساکن موضع ہیبت پور پرگنہ ہنسگام ضلع فتحپور کی شادی مسماۃ عصمت بی بی بنت سید راجے دانشمند موسوی مشہدی قصبۂ کڑہ کے ساتھ ہوئے اسوجہ سے انکی بود و باش قصبۂ کڑہ مین ہوئی یہان ان کے ایک پسر سید محمد سعید عرف گھیسا میان پیدا ہوا اور ان کے پسر سید محمد فیاض اور انکے سید محمد سعید اور انکے سید محمد شہاب الدین اور انکے سید حسن الدین اور انکے دو پسر سید محمد حسام و سید محمد فیاض پیدا ہوئے اور موجود ہین اولاد انکی ہمراہ خاندان مشہدی قصبۂ کڑہ مین ہے۔

فہرست شیوخ و سادات جنکی اولاد اب قصبۂ کڑہ مین موجود نہین ہے اور دیگر مقامات مین ہے

نام	کہان آباد ہے
سید یوسف قتال	اولاد انکی موضع اورینی پرگنہ کڑہ مین آباد ہے۔
سید محمد غوث	اولاد انکی موضع موئی پرگنہ کڑہ متصل منجھن پور مین ہے۔
سید فخر الدین	اولاد انکی موضع کسار مین آباد ہے۔
شیخ منہاج الدین	اولاد انکی موضع کنہوا پرگنہ کڑہ مین موجود ہے۔
شیخ ضیاء الدین مفسر	اولاد انکی موضع کھکریڑو تحصیل کہاگا مین ہے۔
شیخ بڈھا انصاری	نامعلوم۔
سالار شیخ بہاؤ الدین عثمانی	اولاد انکی موضع سید سراوان پرگنہ چایل مین ہے۔
سالار حاجی جمال	اولاد انکی موضع دولت پور پرگنہ کڑہ مین ہے۔
قاضی شہاب الدین	اولاد انکی موضع ہاشم پور کنارو موضع عمری پرگنہ چایل مین ہے۔

(شجرۂ اشخاص مندرجہ بالا راقم کو نہین ملا ورنہ درج کتاب کیا جاتا)

باب دوم متعلق قصبہ مانکپور

اقوام گہروار - بوندیلہ

گہہ سے مراد گہنا اور گہرا جنگل ہے زبان قدیم مین کڑہ مانکپور اور میان دوآب اور جمنا اور پار
کا سلسلہ کوہ بندہاچل چار یا پانچسو کوس تک جنگل عمیق تہا اس جنگل مین جو راجپوت خاندان سورج ونسی
سے رہتے تہے وہ گہروار راجپوت کہلاتے تہے اہل ہنود کی کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ سری
رامچندر جی راجہ اجودہیا کے دو بیٹے راجہ کُش اور لو تہے بعد وفات سری رامچندر کُش راجہ اجودہیا
ہوا اور اُسکی اولاد مین بائیس ۲۲ پشت تک فرمانروائے راج اجودہیا رہے اور جب اجودہیا مین
دوسرون کی حکومت ہوئی تو اس خاندان کی اولاد اجودہیا سے منتشر ہو کر جہان جہان آباد
ہوئی وہان وہان اقطاع ہند مین دوسرے خطابون سے معروف ہو گئی چنانچہ کشن راج
سورج ونسی راجہ کاشی کی اولاد کاشی سور کہلاتی تہی راجہ کشن راج کا بیٹا راجہ گہردیپ تہا اور
یہ راجہ کثیر الاولاد تہا اُسکی اولاد منتشر ہو کر مقامات کوہستانی اور صحرائی مین آباد ہوئی بباعث
سکونت جنگل یا بسبب ہونے اولاد راجہ گہردیپ کے گہروار راجپوت کہلائی گئی راجہ گہردیپ
کے دسوین پشت اولاد مین راجہ بیر بہدر پیدا ہوا اسکے زوجہ اول سے بہت سے بیٹے تہے
اور دوسری زوجہ سے صرف ایک لڑکا راجہ پنچم نام پیدا ہوا جب راجہ پنچم جوان ہوا تو
یہ بہادر اور لایق تہا مگر اُسکے سوتیلے بہائیون نے اُسکو بہت تنگ اور پریشان کیا آخر
عاجز ہو کر راجہ پنچم گہروار بندہاچل پہاڑ کی بندباسنی دیوی کے استہان پر گیا اور وہان جاکر
ایک تلوار اپنی گردن پر اس غرض سے ماری کہ سر کاٹ کے دیوی کی نذر گذرانی ہنوز نہ
گردن جدا نہین ہوئی تہی کہ دیوی نے درشن دیا اور ارشاد کیا کہ تیری نذر قبول ہوئی
تو اور تیری اولاد صاحب اقبال اور صاحب حکومت ہو گی اور مین تیری امداد کرونگی
اور ہمارے نام پر تیری گردن سے خون کی بوندین گری ہین تیری نسل اب بوندیلہ مشہور ہو گی
چنانچہ راجہ پنچم کی اولاد بوندیلہ معروف ہوئی -

سنہ ۳۵ھ ۶ء مین رام دیو راٹھور راجہ قنوج کا ہوا یہ راجہ بڑا اقبالمند تہا اسکی حکومت کشمیر سے تا ملک بنگالہ قایم ہو گئی تہی اور تمامی ہند مین راٹھور راجپوت نظر آنے لگے تہے راجہ رام دیو نے ۵۴ سال حکومت کی جسکا نتیجہ ہوا کہ راج قنوج انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ تاب چند سنو دیہ جو راجہ رام دیو کا سپہہ سالار تھا راجہ قنوج کا بن گیا اسوقت بوجہ بدعملی راج قنوج ایک چھوٹی ریاست کی حیثیت پر رہ گیا تھا۔

راے مال دیو عرف مان دیو جو میان دوآب کا رہنے والا اور قوم گہروار راجپوت سے تہا اور راٹھورون کا رشتہ دار قریب تر تھا اس لئے اپنی قوت بڑہائی اور ایک جمعیت کثیر کے ساتہہ حملہ کیا اور قنوج و دہلی کو فتح کرکے زبردست راجہ ہو گیا راجہ مان دیو کو آباد کرنے شہر اور قصبونکا بڑا شوق تہا اس لئے اول شہر قنوج کو بڑی رونق دی اسکے عہد مین تین ہزار مکانات پان بیچنے والی اقوام تنبولی کی شہر قنوج مین تہی اسی راجہ نے دریاے گنگا کے شمالی کنارے پر سنہ ۱۴۲ھ ۶ء مین ایک قصبہ اپنے نام سے آباد کیا جس کا پہلا نام مان پور تہا اور بعد مین مانکپور کہلایا اس راجہ نے ۴۲ سال راج پاٹ کرکے لاولد وفات پائی اسکے بعد راج قنوج چھوٹی چھوٹی ریاستون مین تقسیم ہو گیا اور اقوام گہروار اور راٹھور کا بہی ایسا خلط ملط ہو گیا کہ اس نسل کے لوگ کبہی اپنے تئین گہروار اور کبہی راٹھور کہنے لگے۔

اقوام گہروار مانکپور مع دیگر حالات

سلطان قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے جب سنہ ۵۹۹ھ مین کڑہ مانکپور کو اپنے زیر حکومت کر لیا تو یہان کے راجگان جے چند و مانک چند گہروار کڑہ مانکپور سے بنارس کے قریب قیام پذیر ہوے اور بمقام کیرا منگرول ضلع بنارس مین چودہ پرگنہ کی ریاست قایم کر لے راجہ شیو دیو نے ایک جزو اس علاقہ کا مہاراجہ بنارس کو دیدیا تھا تاہم اسکی اولاد کئی پشت تک بدستور قابض رہی سلاطین لودہی کے عہد دولت مین سرکار دہلی سے ناموافقت ہوئی تب راجہ دیودت نے دین اسلام قبول کیا یہان کی تاثیر ...

اب تک اولاد راجہ دیودت اس پرگنہ مین موجود ہے اور اقوام گہروار پٹھان کے لقب سے معروف ہے علی ہذالقیاس قصبہ مانکپور کے گرد و نواح موضع یحیٰ بھیٹ یا قصبہ سلون کے مسلمان گہروار راجپوت بہی پٹھان گہروار کہلاتے ہین۔ اور جب راجہ دیودت نے دین اسلام قبول کیا تو اوسکا بھائی راجہ گودن دیو ایک دلیر و بہادر شخص تھا اس نے کیر امنگر دل سے علیحدہ ہوکر اقوام بہر کی ریاست پر تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور بہرو نکو زیر کرکے زیر دامن کوہ بندہاچل بمقام کنتت سکونت اختیار کی اور زبردست راجہ بہاتنکا ہوگیا راجہ گودن دیو کی وفات پر راج کنتت دو حصون مین تقسیم ہوگیا یعنے ریاست بجےپور ضلع مرزاپور راجہ ادگرسین کو اور ریاست مانڈہ ضلع الہ آباد راجہ شیوراج دیو کو ملی۔ اور اب یہ گہروار راجپوت۔ گنگا اور جمنا کے درمیان اور بندیلکہنڈ اور روہیلکہنڈ اور اضلاع گورکہپور۔ بنارس۔ غازیپور۔ مرزاپور۔ الہ آباد۔ پرتاب گڈھ وغیرہ مین پائے جاتے ہین مگر ان سب گہرواڑون کے سرغنہ راجگان کنتت ضلع مرزاپور اور مانڈہ وغیرہ ضلع الہ آباد ہین لیکن مرزاپور کے راجگان کنتت دعویدار[۱] ہین کہ وہ راجگان قنوج راٹھورونکی اولاد سے ہین اور سراتیچ[۲]۔ ایم۔ الیٹ صاحب کے بیان کے مطابق یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا قنوج کے راٹھورون سے پہلے یا اونمین شامل ہونیکے بعد یہ لوگ قنوج سے علیحدہ ہوئے جبکہ شہاب الدین محمد غوری نے آخری فتح قنوج پر حاصل کی تہی اور راے مان دیو راجہ قنوج جو قصبۂ مانک پور کا بانی تہا اوسکے خاندان مین یہان کی حکومت چند ہی روز رہی ہوگی کیونکہ یہ راجہ لاولد فوت ہوا ہے دوسرے ہیون تسنگ سیاح چینی ساتوین صدی عیسوی مین جب وارد کڑہ مانکپور ہوا تھا تو وہ لکھتا ہے کہ یہان آیا مگہی خاندان کے لوگ حکمرانی کرتے ہین اور پہر تین چار سو برس بلکہ مسلمانون کے حملہ مجاہدانہ تک اسکا تعلق راج قنوج سے پایا نہین جاتا۔

سنہ ۱۰۳۶ع مین لشکر سید سالار مسعود غازی سے کڑہ مانک پور اور صوبہ اودہ مین جو لڑائیان ہوئین وہ اقوام بہر راجان صوبہ سے ہوئین تہین اور اسکے بعد بہی شیوخ اسلام جو غازی میان

---

[۱] دیکھو صحیفہ زرین صفحہ
[۲] دیکھو رسالہ الیٹ صاحب

کے ساتھی تھے اون سے جو معرکہ جنگ چالیس برس تک درپیش رہا یہ سب اقوام بھر کے سردار تھے اگرچہ مجاہدین اسلام نے قوم بھر کو شکست دیکر جا بجا اپنا قبضہ کرلیا تھا لیکن سید سالار مسعود غازی کا شہید ہو جانا مسلمانون کی دل شکنی کا سبب ہو گیا اور اقوام بھر بھی پس پا اور پائمال ہو چکی تھی۔ سردار گہروار نے بزور راجہ قنوج کڑہ مانکپور پر اپنا قبضہ کرلیا اور اس خاندان کی حکومت تا دورہ سلطنت اسلام قایم رہی جنمین اخیر راجکان کو سلطان قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے شکست دیکر اس ملک کو شامل سلطنت دہلی کرلیا چونکہ اسوقت مسلمانون کی حکومت کا دورہ تھا اور اس ملک مین مسلمانون کی آبادی کم تھی اس لئے سلاطین دہلی نے واسطے اشاعت دین اسلام اور بقائی سلطنت کی غرض سے مسلمانون کو معافیات وجاگیرات دینا مناسب خیال کیا تھا کہتے ہین کہ شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ کی معافیات سید شاہ قطب الدین محمد مدنی کو اور قصبہ مانکپور کی معافی بطور آل تمغا سید شاہ شہاب الدین گردیزی کو عطا فرمائین اور یہانکے لوگ سرکش زیادہ تھے اس لئے ایک قوم شیوخ دامغانی جو نہایت دلیر اور جری تھی اُنکو معافیات عطا کرکے یہان آباد کیا تھا اور وقتاً فوقتاً اس قوم کے لوگون کو سرکار دہلی سے بڑے بڑے عہدہ اور منصب عطا ہوئے جنکا ذکر راقم قوم کے عروج وتنزل کے ساتھہ بیان کریگا اسوقت یہ حصۂ ملک ولایت کڑہ مانکپور کے نام سے موسوم ہوکر ایک گورنر یا جاگیردار کی ماتحتی مین تہا اوائل عملداری اسلام مین مانکپور بڑی رونق پر تہا اور سلطنت افاغنہ مین دہلی کو چیک شمار ہوتا تھا کیونکہ گورنران ولایت کی جاے سکونت تھی سلطنت شرقیہ جونپور مین اسکو زوال ہوا کوئی گورنر یہان نہین تہا بلکہ صوبہ اودہ قرار دیا گیا تہا اور جب سلطنت شرقیہ کو زوال ہوا تو پھر صوبہ کڑہ مانکپور مقرر ہوا اسوقت سے گورنر کی جائے قیام خاص کڑہ مین ہوئی اور قصبہ کڑہ کو بہت رونق ہوئی اور سلطنت مغلیہ مین جب صوبہ کڑہ مانکپور شکست ہوکر صوبہ الہ آباد ہوا اوسوقت سے قصبہ کڑہ کو بھی زوال ہوا اور وہ وقعت کڑہ اور مانکپور کی باقی نرہی تاہم ایک ایک ضلع کا صدر مقام قصبۂ کڑہ و مانکپور مین تہا۔

سرکار مانکپور مین چودہ محالات یعنے حویلی مانکپور۔ قریات گذارہ۔ قریات پائگاہ۔ ارول (پرتاب گڑہ) جلال پور۔ بلکہر۔ تہولینڈی۔ رائے بریلی۔ دلمؤ۔ جالئیس۔ نصیر آباد۔ سلون۔ کسوت (کہیرون)۔ بہلول تہے۔ اسوقت محالات مذکور مین کل ضلع پرتاب گڑہ اور دو ثلث حصہ ضلع رائے بریلی اور ایک حصہ ضلع سلطان پور مین شامل ہے سرکار مانکپور کے منجملہ چودہ محالات کے تین محال جواب تحصیل کنندہ ہے بصراحت تحریر کیئے جاتے ہین۔

نام محال	رقبہ مزروعہ بحساب بیگہ	جمع بحساب دام	جمع بحساب سکۂ انگریزی	کیفیت
حویلی مانکپور	۱۲۹۷۳۰	۵۹۳۷۷۲۹	۱۴۸۴۴۳	یہ رقبہ مقبوضہ مسلمانون کا تہا جسکو پانچسو سوار اور چہہ ہزار پیادہ کی بہمرسانی کی ذمہ داری تہی۔
قریات گذارہ	۵۳۰۶	۳۲۶۱۰۷۷	۸۱۵۲۷	اس محال کی آمدنی افسرونکے لئے مقرر تہی اور زیادہ رقبہ اسمین بسینون کا مقبوضہ تہا اور چوبیس سوار اور سات سو پیادہ کی بہمرسانی کی ذمہ داری تہی۔
قریات پائگاہ	۳۲۱۲۰	۱۱۱۷۹۳۶	۲۷۹۴۸	اس محال پر زیادہ ترلبین قابض تہے اور بیس سوار اور چار سو پیادہ کی بہمرسانی کی ذمہ داری تہی ما بقی آمدنی اصطبل شاہی کے صرفہ مین تہی۔
میزان	۳۰۲۰۹۵۶	۱۰۳۱۶۷۳۲	۲۵۷۹۱۸	**نوٹ** ۴۰ دام عہد اکبر بادشاہ مساوی ایک روپیہ سکۂ حال انگریزی کے ہین۔

اور ضلع کے اعلی افسر فوجدار اور چودہری اور عامل تہے اور عہد فرمانروایان اودہ مین سرکار کے بجاے لفظ چکلہ اور محال کے بجاے لفظ پرگنہ استعمال ہوا اور حاکم ضلع کا نام چکلہ دار اور حاکم پرگنہ کا نام تحصیلدار قرار پایا ۱۷۶۲ء مین چکلہ مانک پور شامل صوبہ اودہ ہوا اور نواب آصف الدولہ بہادر نے اپنی بیوہ مان کے نام پرگنہ جات سلون اور جایس اور نصیر آباد جاگیر مین لکہدی اور پرگنہ راے بریلی۔ دلموٗ۔ تہولینڈی۔ کسوت۔ (کہیرون) چکلہ دار بیسواڑہ کی تحت مین کردی اور پرگنہ ارول۔ بہلول جلال پور۔ بلکہر۔ سلطان پور کی نظامت مین شامل کردی اور مابقی حصہ چکلہ مانک پور کے نام سے موسوم رہا اور سلطان پور مین قسمت یعنے نظامت قایم ہوئی اور نظامت کے حاکم کا نام ناظم تہا پس ناظم سلطان پور کی طرف سے ایک حاکم بلقب چکلہ دار اہلاد گنج جسکے حد اختیار مین پرگنہ جات مانک پور۔ بہار۔ ڈہنگوس۔ رام پور تہی جواب تحصیل کنڈہ مین واقع ہین اور مانک پور مین صرف تحصیلدار اور کوتوال ساکن تہا عہد انگریزی مین اول تحصیلداری اور تہانہ پولیس مانک پور مین رہا پہر یہان سے تحصیلداری اہلاد گنج اور بہار مین گئی اور اب کنڈہ مین ہے اور تہانہ پولیس سنگرام گڈہ مین گیا اسوقت مانک پور مین چوکی ٹون پولیس اور دیہاتی اسکول اور برینچ پوسٹ آفس باقی ہے اور تنخواہ ٹون پولیس کی ٹکس گہر دواری قصبہ سے دیجاتی ہے۔

قوم بسین راجپوت

قصبہ مانک پور مین قوم بسین آباد نہین ہے لیکن حوالی کڑہ و مانک پور مین صاحب ریاست ہے اس قوم کے تین گروہ ہین گروہ اول مواضعات کناتوان۔ کہمی پور۔ ایدہ۔ راجہ پور۔ شکردہ۔ لرو۔ دہیانوان۔ مین پور۔ پورمئی۔ پورےموٗ۔ بہیری وغیرہ تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ مین اور مواضعات کاجوحروا اور موضع برو ا وغیرہ تحصیل چایل اور موضع کاستی تحصیل سورام ضلع الہ آباد مین آباد ہے اور اس گروہ کے مورثان کا نام کولہو چیہو ہے یہ گروہ قبل عملداری اسلام یہان آباد ہوا ہے کہتے ہین کہ اقوام بہر سے انہون نے

ریاست حاصل کی ہے اور اپنا وطن راج منجھولی بیان کرتے ہین لیکن راج منجھولی سے انکا بہات نہین ہے بوجہ امتداد ایام اس گروہ سے دوسری اقوام مین ایسا خلط ملط ہوگیا ہے کہ دوسرا اور تیسرا گروہ اُنکو بہرون کی ذُرّیات سے خیال کرتا ہے اور اِن کے مورثون کے نام ایسے ہین کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنمین اصلی اقوام ہند کا خون شامل ہے -

گروہ دوم اِسکی جلاوطنی راج منجھولی سے باوقات مختلف بیان کیجاتی ہے اُنمین سے بعض مقام کے لوگ اپنی جلاوطنی حکومت اسلام سے پہلے اور بعض سلطنت دہلی کے قایم ہونیکے بعد اور بعض شاہان اودہ کا زمانہ بیان کرتے ہین اس گروہ کے لوگ مواضعات بداؤن وشاہ پور - اندہاوان - پورب سریرہ - پچھم سریرہ - وغیرہ تحصیل منجھن پور اور مواضعات ڈہمائی اور کنوار تحصیل سراتہو ضلع الہ آباد مین اور مواضعات پچھیاؤن - آمرا - ایران - جہمی - پورین - رتن پور - بہریاوان تحصیل کہاگا اور موضع ساتون زینی تحصیل غازیپور ضلع فتح پور مین آباد ہین اس گروہ مین بعض کا بہات راج منجھولی سے ہوگیا ہے اور ان مین بعض کے پاس تہوڑی زمینداری ہے اور بعض علاقہ دار کلان ہین -

گروہ سوم - تعلقہ داران رام پور - ڈہنگوس - دہنگڈہ - بہدری - چوراس دہیانوان - شمشیر پور تحصیل کندہ ضلع پرتاب گڈہ و تعلقہ دار ضلع گونڈہ ہین - اُنکی اصلیت اور جلاوطنی راج منجھولی سے بصراحت تحریر کیجاتی ہے -

اصلیت قوم بسین

میور بہٹ بن راما[۱] جارج ابن بہیما[۲] جارج بن اسو تہما[۳] جارج ابن درونا[۴] جارج بن سری پرسرام جی ابن جمدگن[۵] بن رچیک[۶] ابن اوزبہ[۷] بن ایلوان[۸] ابن چیون[۹] بن بتیس[۱۰] بن کوی[۱۱] ابن بہرگ جی[۱۲] - میور بہٹ کی پیدایش مہاراشٹ دیش کی ہے اور تعلیم کی غرض سے شہر کاشی مین آئی اور یہان انہون نے چار دن وید اور چہہ شاستر پڑہ کے بہٹ کا خطاب حاصل کیا اور موضع کلراڈیہہ پرگنہ بہٹہورہ تحصیل نگرا ضلع اعظم گڈہ مین سکونت اختیار کی اور یہان انہون نے ایک عورت قوم کورمی کو اپنی زوجیت مین داخل کیا تھا جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا

جو کنبیون کا مورث اعلیٰ ہے اور جسکی اولاد اب تک اس پرگنہ اور دیگر مقامات مین صاحب ریاست وزمیندار ہے۔

میورہبٹ ایک بہادر شخص تھے دریاے گھاگرہ یا راوتر کے بہرونکی ریاست پر حملہ آور ہوکر فتحیاب ہوئے اور ایک قطعہ ملک پر قابض ہوگئے یہان انہون سنے تین قوم کی عورتون سے شادی کی اول مسماۃ سورج پربہا جو سورج ونشی خاندان راجگان اجودہیا سے تھے اور اسکے بطن سے ایک لڑکا بسوسین نام پیدا ہوا جو اپنے باپ سے بہی زیادہ بہادر اور اولالعزم تہا اسنے راج منجھولی کی بنیاد ڈالی جو اب پرگنہ سلیم پور ضلع گورکھپور مین واقع ہے اور زبردست راجہ ہوگیا اور اسکی اولاد صاحب ریاست ہوئی اور بسین کہلائی دوسری عورت میورہبٹ کی قوم بہونیہار سے تہی اسکے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام بلکل تہا اور اس لڑکے کی اولاد مین تمکوہی اور کواری کے بگوچہ بہونیہار ہین تیسری عورت انکی مسماۃ ناگ سینی قوم برہمنی راجہ مہیور کی لڑکی تہی اسکے بطن سے ایک لڑکا ناگ سین نام پیدا ہوا جسکی اولاد مین پیاسی کے مصر ہین۔

نوٹ

میورہبٹ کے زمانے مین شاید قانون بیاہ اسوقت کا نہین تہا۔

بنیادی راے ہوم مل مورث تعلقہ داران تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ

۱ راے ہوم مل بن	۲ راے سروپ مل	۳ راجہ گہوبنس منجہولی	۴ راجہ کنول کرشن مل	۵ راجہ بسدیو مل	۶ راجہ بہادر مل
۷ راجہ ترب مل	۸ راجہ آردین مل	۹ راجہ بلبہدر مل	۱۰ راجہ بہیم مل	۱۱ راجہ دہیر مل	۱۲ راجہ مادہو مل
۱۳ راجہ انرود مل	۱۴ راجہ دیپ مل	۱۵ راجہ بہوپ مل	۱۶ راجہ ہردیو مل	۱۷ راجہ دہوم سین	۱۸ راجہ گنگا دت سین

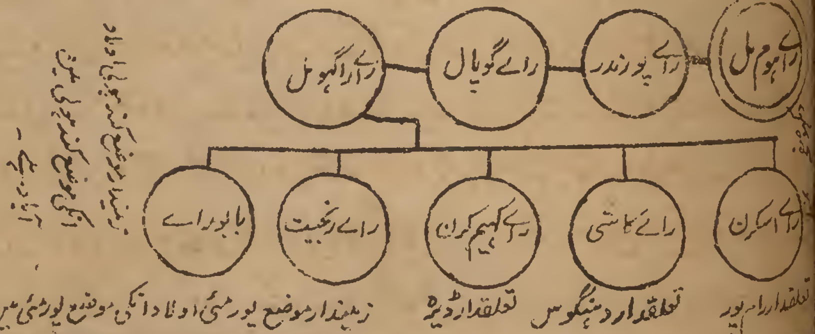
١٩ ...نی دت سین	٢٠ راجہ دہوم سین	٢١ راجہ دہرم سین	٢٢ راجہ جیت دہرپ سین	٢٣ راجہ کرپال سین	٢٤ راجہ جے جیت سین
٢٥ ...امرت دت سین	٢٦ راجہ پرتھو پال سین	٢٧ راجہ اکلمہ سین	٢٨ راجہ پرتاب سین	٢٩ راجہ کرم سین	٣٠ راجہ پرتھد سین
٣١ ...مان سین	٣٢ راجہ پال سین	٣٣ راجہ ارجن راو سین	٣٤ راجہ چکر دہن سین	٣٥ راجہ گمبھیر سین	٣٦ راجہ بیشر دت سین
٣٧ ...اندرمان سین	٣٨ راجہ پرسورام سین	٣٩ راجہ کرپانند سین	٤٠ راجہ کومل راو سین	٤١ راجہ دہول راو سین	٤٢ راجہ بیبرن سین
٤٣ ...سکرت سین	٤٤ راجہ بکرم سین	٤٥ راجہ بھیم سین	٤٦ راجہ راج سین	٤٧ راجہ کہرک سین	٤٨ راجہ ہرچند سین
٤٩ ...راو سین	٥٠ راجہ نند سین	٥١ راجہ دیال سین	٥٢ راجہ کرتا سین	٥٣ راجہ امراو سین	٥٤ راجہ دہورندر سین
٥٥ ...انت سین	٥٦ راجہ چکر سین	٥٧ راجہ اودے مال سین	٥٨ راجہ گجپال سین	٥٩ راجہ کرتا سین	٦٠ راجہ کلیان سین
٦١ ...جے مال سین	٦٢ راجہ مال سین	٦٣ راجہ منمال سین	٦٤ راجہ کنک سین	٦٥ راجہ اندر سین	٦٦ راجہ اگجی سین
٦٧ ...منمال سین	٦٨ راجہ امراو سین	٦٩ راجہ اوتر سین	٧٠ راجہ جے گوبند سین	٧١ راجہ گوپال سین	٧٢ راجہ گنگو سین
٧٣ ...دہیان سین	٧٤ راجہ گوپال سین	٧٥ راجہ گرپال سین	٧٦ راجہ پرتھوی پال سین	٧٧ راجہ جے پال سین	٧٨ راجہ ہرپال سین
٧٩ ...دہیرت سین	٨٠ راجہ ہرچند سین	٨١ راجہ سنکردت سین	٨٢ راجہ گوپال سین	٨٣ راجہ ہردی سین	٨٤ راجہ جیپال سین
٨٥ ...گج سین	٨٦ راجہ پرتھو سین	٨٧ راجہ مان سین	٨٨ راجہ مان چین سین	٨٩ راجہ بیران سین	٩٠ راجہ سندیپ سین
٩١ راجہ چند سین	٩٢ راجہ منمال سین	٩٣ راجہ بیر سین	٩٤ راجہ منڈپال سین	٩٥ راجہ لبو سین مورث	

ذکر قیام رائے ہوم مل اور ترقی اولاد اور ریاست

جب حسین شاہ شرقی بہلول خان لودہی بادشاہ دہلی کے حملوں سے مفرور ہو کر پٹنہ کی طرف ...ا گیا ہے اور سرگردان چاروں طرف حیران و پریشان پہرتا تھا اور جونپور کی حکومت کی تمنا

اسکے دل مین بہری ہوئی تہی لیکن شہنشاہ دہلی سے کچھہ بس نہین چلتا تھا اس صحرا نوردی مین راجگان کنتت اور راجگان منجھولی سے دوستی ہو گئی تہی اس درمیان مین شیر خان گورنر کڑہ مانک پور اور مبارک خان گورنر کہتولی (ٹانڈہ) سکندر بادشاہ ابن بہلول خان لودہی سے باغی ہو گئے اور حسین شاہ شرقی جو آوارہ پہر رہا تھا وہ بہی انکے شامل ہو گیا اور راجگان کنتت و منجھولی تو اس بلوہ کے بانی تہے ہی اپنی اپنی فوجین لیکر مبارک خان کی امداد کو پہونچے اور لشکر بلوائیان کی تعداد قریب دو لاکہہ کے ہو گئی تہی اب سکندر شاہ لودہی بافوج گران انکے مقابلے کو آیا اور سنہ ۸۹۷ھ مین ایک جنگ عظیم کے بعد شیر خان اور مبارک خان قتل ہو گئے اور لشکر بلوائیان پراگندہ ہو کر ادہر ادہر ہو گیا سرداران گہروار نے زیر دامن کوہ بندہاچل گنگا کے کنارے اقامت اختیار کی اور سرداران منجھولی سے رائے ہوم نے صحرائے مانک پور کی طرف رخ کیا۔ کیونکہ انکو راجہ مانکچند یادسکی اولاد مین تو اسہ ہونیکا دعوی تھا پس صحرائے مانک پور مین بود و باش اختیار کی اس جنگل مین انکی رائے پورندر پیدا ہوے رائے پورندر نے موضع پور بارہ مشمولہ تعلقہ رام پور آباد کیا جو مانک پور سے بفاصلہ ۸ کوس جانب شمال واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ رائے ہوم مل اور انکی اولاد کا یہی مقام مامن تہا اگرچہ بعض روایات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ گروہ بسین کا اول موضع بدگوان مین قیام ہوا ہے شاید پہلے کچھہ دنون اس موضع مین بود و باش رہی ہو رائے پورندر کے رائے گوپال پیدا ہوئے انہون نے اپنی قوت بڑہائی اور اپنے مقبوضہ جنگل مین مواضعات رائے پور بتائین۔ رائے گڈہ بہی آباد کئے اس درمیان مین سوم بنسیان پرتاب گڈہ نے زور پکڑا اور مسلمانان جاگیرداران مانک پور کے علاقہ مین لوٹ مار شروع کر دی اور قوم بسین جو اسوقت بہادری مین شہرت رکہتی تہی سوم بنسیان پرتاب گڈہ کی سد راہ ہوئی اور مسلمانون نے بسینون سے موافقت کی اب بسینون نے مابین راہ مانک پور اور پرتاب گڈہ اپنے ڈیرے لگائے سپاہیون کے ڈیرہ لگانے سے اس مقام کا نام ڈیرہ مشہور ہو گیا اور پہر جب آبادی بسینون کی ہوئی تب بہی بستی کا نام ڈیرہ ہی کہلایا اور اب تک موضع کا یہی نام کاغذات مین لکہا جاتا ہے یہان رائے گوپال کے رائے راگہومل پیدا ہوئے اور انکی دو عورتین تہین

پہلی عورت سے رائے اسکرن اور رائے کاشی اور رائے کہیم کرن تین بیٹے اور دوسری عورت سے رائے رنجیت اور بابو رائے دو بیٹے پیدا ہوے رائے راگہومل اور اونکے بیٹے لایق اور بہادر تہے انہون نے ڈاکہ زنی پر کمر باندہی حکام شاہی نے بنظر امن رائے راگہومل کو عہدہ چودہری مانک پور عطا کیا انکی خوش انتظامی سے خطاب رائے رایان اور ایک وسیع قطعہ آراضیات افتادہ و جنگل مانک پور کے قریب وجہ معاش مین بطور تمغہ انعامی سرکار دہلی سے عطا ہوا اسوقت سے لوٹ مار علاقہ کا سلسلہ تو بند ہو گیا رائے راگہومل اور اونکی اولاد آراضیات عطیہ سلطانی کے آباد کرنے اور ریاست کے ترقی دینے مین مصروف ہو گئے کیونکہ آراضیات عطیہ سلطانی کو رائے راگہومل نے اپنی پہلی عورت کے تینون بیٹون مین تقسیم کر دیا تہا اور جو موضع اوسوقت خام تحصیل ہوتا تہا اوسکی قبولیت اپنے بیٹون کے نام کرا دیتے تہے چونکہ رائے رایان راگہومل وقت تقرری عہدہ چودہری سے مانک پور مین بود و باش رکہتے تہے اس لئے رائے اسکرن بڑے بیٹے اپنے باپ کی حیات مین باپ سے جدا ہو کر رام پور مین جو اسوقت فتحگڈہ کے نام سے معروف تہا مسکن گزین ہوئے من بعد اسیطرح دوسرے بیٹے رائے کاشی ڈہنگوس مین اور تیسرے رائے کہیم کرن مقام ڈیرہ مین مقیم ہوے اور بعد وفات رائے راگہومل رنجیت رائے موضع کندولی اور بابو رائے موضع بابوپور مین آباد ہوے اوسوقت سے مانک پور کی سکونت کا تو خاتمہ ہو گیا لیکن اولاد اور ریاست کو انکی روز افزون ترقی ہوتی گئی اور مسلمان جاگیرداران اور معافیداران جیسے بڑہے تہے کچہ دنون ترقی پر رہے اور آخر گہٹنے کی نوبت پہونچی اور ایسے گہٹے کہ اب عروج و تنزل کے حالات اونکے لکہنا دشوار ہین ۔



فہرست علاقہ جات سندی اولاد راہو مل سین واقع تحصیل کہنڈہ ضلع پرتابگڈھ

نام تعلقہ		نام تعلقدار حال	تعداد مواضعات منسبہ (علاوہ علاقہ نوخرید)	محاصل مالگذاری (علاوہ رقومات سوائی)
رام پور		راجہ اودہیش سنگہ	۲۱۰ موضعات حدلبستی علاوہ علاقہ مواضعات نوخرید	ایک لاکھ [illegible] علاوہ علاقہ دیہات نوخرید
دہنگوس	علاقہ پوالسی	لال شیو پرتاب بہادر سنگہ	۹۴ مواضعات	[illegible]
	علاقہ دہنگڑہ حصہ ۹	لال جگدیس سنگہ	۱۸/۱۰ مواضعات	[illegible]
	علاقہ دہنگڈہ حصہ	لال چہتردہاری سنگہ	۱۱/۹ مواضعات	[illegible]
	بشراکت حصہ ۹ و ۷	بشراکت ہر دو تعلقداران دہنگڈہ	۴/۱ مواضعات	[illegible]
ڈیرہ (الف)	بہدری	رائے کرشن پرشاد سنگہ	۹۱ مواضعات (علاوہ نوخرید)	[illegible] (علاوہ نوخرید)
ایضاً (ب)	کونڈراجیت ۱۔ محال شمیپور ۲۔ محال بڈگون	لال راگہو راج سنگہ ایضاً	۹/۱۷ مواضعات	[illegible]
	۳۔ محال تاجپور	بیوہ لال رام کنگر سنگہ	۱۳/۱۴ ایضاً	[illegible]
	۴۔ محال کانٹی	لال اندرپال سنگہ	۱۰/۱۳ ایضاً	[illegible]
	محال شراکت نمبر ۲ و ۳ و ۴	. . . .	۸/۱۲ ایضاً	[illegible]
ایضاً (ج)	دہیانوان	بابو راج اندر بہادر سنگہ	۱۰ ۔ مواضعات	[illegible]
ایضاً (د)	چوراس	بابو سرب دمن سنگہ	۱۰ ۔ مواضعات	[illegible]
			۵۹۸ مواضعات حدلبستی (علاوہ دیہات نوخرید)	۳ لاکھ [illegible] (علاوہ نوخرید)

یادداشت ۔

[illegible]

تعلقہ رام پور

راے اسکرن بڑے بیٹے راے رایان راگہول مورث خاندان تعلقداران رام پور
اپنے باپ سے علیحدہ ہوکر مانکپور سے مقام رام پور جواوسوقت فتحگڈہ کے لقب سے
معروف تہا اقامت گزین ہوے اور اوسکا نام رام پور رکہا اور اوسکے کوٹ مین
مکان اور باولی تعمیر کرائی جو اب تک موجود ہین اور بہت سے مواضعات راے اسکرن
اور اونکی اولاد نے آباد کیئے جنکی فہرست آیندہ تحریر ہوگی راے اسکرن کے ایک بیٹا
راے رودر پرتاب شاہ پیدا ہوا اور مالک ریاست ہوا اسکے دو بیٹے راے ٹوڈرمل مالک
ریاست ہوئے اور چہوٹے بیرشاہ کو موضع بہٹنی وجہ معاش مین دیا گیا راے ٹوڈرمل کے
ایک بیٹا راے دہاروشاہ پیدا ہوا اور اسنے کوٹ دہارو پور تعمیر کرایا اسکے چار بیٹے ہربنس شاہ
مالک ریاست ہوے اور دوسرے جگت سنگہ کو مواضعات تال پور و بہمن پور و حسام پور
اور تیسرے بیٹے جگدیش راے کو جگدیس پور راے پور بگدہرہ اور روتی پور اور چوتہے بیٹے
جگدیو راے کو موضع پرسنگہ پور وجہ معاش مین دیگئی اور راے ہربنس شاہ کے چہہ بیٹے پیدا ہوے
بڑے راے جے سنگہ مالک ریاست ہوے اور بابو مدن سنگہ و بابو نراین سنگہ و بابو گنج سنگہ
لاولد فوت ہوئے اور اودے بہان سنگہ کو موضع بلہا اور بابو امیر سنگہ کو موضع سیتل مؤ
وجہ معاش مین دیا گیا اور راے جے سنگہ کے تین بیٹے پیدا ہوے بڑے راے شیام سنگہ
مسند نشین ریاست ہوے دوسرے بابو رام بخش سنگہ لاولد فوت ہوے تیسرے بابو پرتاب سنگہ
کو مواضعات چیرگڈہ - پرتاب گڈہ اور بہٹہاری اسوگ وجہ معاش مین دیگئی اور راے
شیام سنگہ کے پانچ بیٹے پیدا ہوے بڑے راے سنگرام سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے
اور جب وہ لاولد ہوئے تو دوسرے بہائی اونکے راے بہاؤ سنگہ جانشین ریاست
ہوے تیسرے بابو کشن سنگہ کو موضع نوڑیہا اور چوتہے بابو بشن سنگہ کو مواضعات اجہارہ
سراے جگت سنگہ - کڑہ راے بہاؤ سنگہ - بلی پور - اور نصف استہاپور اور پانچوین
بابو دلیپ سنگہ کو موضع سراے اندر جیت وجہ معاش مین دیگئی اور راے بہاؤ سنگہ کے

دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے کشل سنگہ مالک ریاست ہوئے دوسرے بابو رسال سنگہ
کو موضع بجئی مئو وجہ معاش مین دیا گیا اور راے کشل سنگہ کے ایک بیٹا راے بلونت سنگہ
پیدا ہوا اور مالک ریاست ہوا اور اسکے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے لال گجراج سنگہ عرف
لال بیری سال مسند نشین ریاست ہوئے اور دوسرے بابو دہونکل سنگہ لاولد فوت ہوگئے
لال بیری سال کے کوئی اولاد ذکور پیدا نہین ہوئی ایک لڑکی مسماۃ للو صاحب پیدا ہوئین
جو رئیس ڈونڈیا کہیڑے کو بیاہ گیئن تہین بعد وفات لال بیری سال اونکے چچازاد بہائی
راجہ ہنومنت سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے جیسے راے اسکرن مورث خاندان
مانک پور سے جدا ہوکر بفاصلہ ۸ کوس مقام رام پور مین چلے گئے تہے ویسے ہی اونکی اولاد
کا علاقہ مانکپور کی طرف بڑہتا گیا اور راجہ ہنومنت سنگہ کے حدود ریاست گنگا پر
قایم ہوگئی راجہ ہنومنت سنگہ خاندان لبین مین بڑے نامی ہوئے اور باوجود مقابلہ
شاہ اودہ اونکو کوئی نقصان ملکی یا مالی نہین ہوا بلکہ علاقہ کو ترقی ہوتی گئی اگرچہ راے اور
راجہ کے ایک ہی معنی ہین اس واسطے راجہ ہنومنت سنگہ نے خطاب موروثی راے کو
ساتہہ خطاب راجہ کے بذریعہ مسٹر کرنیل سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ لکہنو ۱۸۴۹ء مین
سرکار شاہ اودہ سے تبدیل کرالیا اور راے سے راجہ لکہے جانے لگے اور اس خاندان سے
سلسلہ قرابت راجگان خودمختار سے ہے راجہ صاحب نے موضع محمد آباد کی زمین مین
دریاے گنگا کے کنارے ایک قلعہ تعمیر کرایا اور اوسکا نام کوٹ کالا کانکر رکہا اور اس
کوٹ مین لب دریا ایک عمارت عالیشان موسومہ بارہ دری تعمیر کرائی اور دیگر مکانات
بہی تعمیر کراکے اپنی بود و باش اختیار کی اور ایک وثیقہ وقف قایم کیا جسمین موضعات
محمد آباد عرف کوٹ کالا کانکر معہ عمارت بارہ دری اور سنگرام پور۔ سنگرام گڈہ۔
اعلے پور۔ ہناؤن شامل کئے۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین جناب کرنیل بیرد صاحب بہادر
چیف کمشنر ملک اودہ اور مسٹر کارنیگی صاحب بہادر کمشنر راے بریلی مع اون کے
میڈم صاحبان کے باغیون کے ہاتھ سے جان بچائی اور پندرہ روز تک اپنے
مکان مقام کالا کانکر مین مہمان رکہکر جب ہنگامہ بلوائیان فرو ہوا تو بحفاظت تمام

قلعہ الہ آباد مین پہونچا دیا اگرچہ اثناء راہ مین خطرہ کا اندیشہ تھا لیکن درمیان راہ علاقہ
زمینداری راجہ صاحب کے بہائی بند ونکا تہا ٹہکراین ستاد کنور تعلقدار یہ بہدری
اور تعلقدار دہیا نوان نے مدد دی اور اپنے ملازمان کو ساتھ کر دیا بعد ایام غدر
اس صلہ مین راجہ صاحب کو سند خیر خواہی اور ایک پنشن گورنمنٹ عالیہ ہند سے
عطا ہوئی۔ راجہ صاحب کے دو بیٹے تھے اور ایک دختر رانی شیو پال کنور جو راجہ صاحب
ریوان کو بیاہ گیئن تہین اور بڑے بیٹے لال پرتاب سنگہ نے چانده ضلع سلطانپور
کی لڑائی مین قتل ہو کر تمغہ بہادری حاصل کیا اور چہوٹے بیٹے بابو لچہمن سنگہ کو راجہ صاحب
نے مواضعات شیخ پور۔ سہجنی۔ سیلواڑہ۔ کرم گنج۔ انتامؤ گذارہ وجہ معاش مین عطا کئے
اور بڑے لال پرتاب سنگہ مقتول کے پسر راجہ رام پال سنگہ کے نام علاقہ رام پور ہبہ
کر دیا اور انکا نام داخل خارج سرکاری کاغذات مین ہو گیا بعد چند روز کے
راجہ رام پال سنگہ نے مذہب اور طریق آبادی مین اختلاف پیدا کیا اسپر راجہ ہنونت سنگہ
ناخوش ہو گئے اور ہبہ کی منسوخی اور علاقہ کی بازیافت کا دعویٰ عدالت مجاز مین
دائر کر دیا تب فیصلہ ثالثی یہ ہوا کہ اس علاقہ کی ذیل کالا کانکر پر بلا اختیار انتقال
راجہ ہنونت سنگہ اور ذیل دہارو پور و رام پور پر بلا اختیار انتقال راجہ رام پال سنگہ
قابض رہین اور بعد وفات ایک دوسرے کے شخص باقیماندہ بلا اختیار انتقال
تا عین حیات قابض رہے اور بعد وفات ہر دو راجگان علاقہ کا مالک مستقل بابو لچہمن سنگہ
اور اونکے ورثاء ہونگے۔ راجہ ہنونت سنگہ نے سنہ ۱۸۸۱ء مین وفات پائی تعلقداران
اودہ مین اس علاقہ کے تعلقداران کی نشست کا چوتہا نمبر ہے۔ راجہ رام پال سنگہ
بعد وفات راجہ ہنومنت سنگہ کل علاقہ پر قابض ہوئے یہ راجہ صاحب زبان فارسی
مین ایرانیون کی صحبت سے درجہ اول کی قابلیت رکہتے تہے اردوے معلیٰ لکہنؤ
مین بڑے فصیح اور شاعر تہے زبان فارسی مین دیوان آپکا شایع ہو چکا ہے ہندی بہاشا
کی تصنیفات بہی شایع ہو چکی ہین زبان سنسکرت کے ماہر اور زبان انگلش اور
اوسکے علوم ادب کے پورے محقق تہے علاوہ اسکے زبان لاطینی۔ فرانسہ اور جرمنی مین

بہی مداخلت رکہتے تہے راجہ صاحب عالی دماغ بلندی خیالات مین اپنا جواب نہین رکہتے تہے آپ ولایت مین تشریف لے گئے اور انڈین ایسوایشن کے جلسون مین شریک رہے اور انڈیا سوسایٹی کی صدارت فرماتے تہے ہوس آف کامنس مین نشست حاصل کرنیکی کوشش مین تہے کہ آپکی والدہ صاحبہ نے آپکو طلب کیا بموجب ارشاد مادر گرامی آپ ہندوستان مین واپس آئے اور چند روز بعد پہر آپ انگلینڈ مین پہونچے یہان رانی سوبہاؤ کنور آپکی زوجہ جو عالی خاندان فرمانروائیان راج ریوان سے تہین اور آپکے ہمراہ تہین فوت ہوگیئن ادہر ہندوستان مین آپکے جد نامدار راجہ ہنومنت سنگہ نے بہی دنیا سے رحلت کی لہذا دوبارہ ہندوستان مین مراجعت کی راجہ صاحب کو اپنی زوجہ مرحومہ کے ساتہہ عشق صادق تہا انکی نعش کو حنوط کراکے ایک صندوق مین محفوظ رکہہ چہوڑا تہا ساتہہ لائے اور کالاکانکر مین دریاے گنگا پر مطابق رسم ہنود دگدہ دیا گیا چند روز بعد پہر ولایت انگلینڈ مین تشریف لے گئے بباعث بدانتظامی علاقہ واپس آئے ہندوستان مین اپنے لایق تجربون سے بڑے بڑے کارنمایان کی قومی مجالس اور سرکاری معاملات مین صاحب الراے رہے چہہ سال تک لیجس لیٹو کونسل کے ممبر تہے اور عہدہ کے مجسٹریٹ تو ہمیشہ کے تہے راجہ صاحب کے لکچر - ایڈرس - آرٹیکل - پامفلٹ یادگار زمانہ ہین اور فنون سپہگری نشانہ بازی بندوق - برچہا بازی شہسواری - ورزش - پیراکی - دوڑ وغیرہ مین فرد تہے اور علوم موسیقی مین کامل تہے کوئی ساز زمانے کا ایسا نہ تہا کہ جسکو خود نچہیر سکتے ہون - ملکی صنعت اور حرفت سے آپکو دلچسپی تہی اس لئے بہت سے کارخانہ نیل اور ریشم وچرمی ریاست مین آپنے جاری کئے تہے خوش انتظام ایسے کہ انکے عہد مین حیثیت علاقہ المضاعف ہوگیئ بہت سے دیہات خریداری مین آئے رفاہ عام کے لئے مدرسہ وہسپتال قایم کئے راجہ صاحب نے تاریخ ۲۹ - فروری سنہ ۱۹۰۹ع کو بعارضہ فالج دنیا سے انتقال کیا بعد وفات راجہ رمیش سنگہ بہتیجہ انکے مسندنشین ریاست ہوئے راجہ رمیش سنگہ ایک نوجوان

تعلیم یافتہ رئیس تہے فارسی۔ انگریزی۔ سنسکرت کے ماہر تہے افسوس چندروزمین
ستہ مین انتقال کرگئی بعد وفات انکے راجہ اودہیش نابالغ پسر انکے مسند نشین ریاست
ہوئے بوجہ نابالغی رئیس علاقہ ماتحت کورٹ افوارڈس ہے اہل خاندان اس علاقہ کے
مواضعات بہٹنی۔ برسنگہ پور۔ رائے پور نگدہرہ۔ ٹہہاسیتل مئو۔ اجہارہ۔ جیرگڈہ۔ بہٹاری۔ سلوک
نوڑہیا۔ سرائے جگت سنگہ اور بجہی مئو وغیرہ مین آباد ہین۔

فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران رام پور

نمبر شمار	نام آباد کنندہ	نام موضع جو آباد کیا گیا	نمبر شمار	نام آباد کنندہ	نام موضع جو آباد کیا گیا
۱	رائے اسکرن	رام پور خاص	۱۹	پرتاب سنگہ	پرتاب گڈہ
۲	״	رائے اسکرن پور	۲۰	رائے سنگرام سنگہ	سنگرام گڈہ
۳	رودر پرتاب شاہ	رودر پرتاب پور	۲۱	״	سنگرام پور
۴	״	رامان پور	۲۲	״	سرائے سنگرام سنگہ
۵	״	رام پور	۲۳	״	جوت سنگرام سنگہ
۶	״	بیجہ مئو	۲۴	رائے بہادر سنگہ	کرہ رائے بہادر سنگہ
۷	״	رام پور والی	۲۵	״	بلی پور
۸	״	رام گڈہ ریلہ	۲۶	رائے کسل سنگہ	کسل گڈہ
۹	״	سرائے رائے راجو	۲۷	لال بلونت سنگہ	لال گنج
۱۰	رائے نوڈرمل	ٹوڈر پور	۲۸	لال بیری سال	رام پور تیاپئین
۱۱	بابو بیرشاہ	بیرشاہ پور	۲۹	״	مرزعہ جوت سنگہ
۱۲	دہاروشاہ	دہارو پور	۳۰	״	نیکنام پور
۱۳	رائے جگت سنگہ	سرائے جگت	۳۱	״	درہٹ
۱۴	جگدیش رائے	جگدیش پور	۳۲	״	بازار جلبیسر گنج
۱۵	بروٗن سنگہ	سرائے بروٗن	۳۳	״	بازار شیو گنج
۱۶	رائے مدن سنگہ	مدن گڈہ	۳۴	״	مرزعہ بختاور سنگہ
۱۷	رائے جے سنگہ	سرائے جے سنگہ	۳۵	راجہ ہنومنت سنگہ	کوٹ کالاکانکر
۱۸	رائے شیام سنگہ	پورہ رئے شیام سنگہ	۳۶	لال پرتاب سنگہ	کٹرہ پرتاب سنگہ

راے سکرن

مورث تعلقہ داران رام پور

راو دریہ تاب شاہ

راے اودر ملّ

بابو بیر شاہ

راے جگدیو

راے جگت شاہ

زمیندار تال بہن پور و حسام پور

موقع نرسنگہ پور

راے ادہارو شاہ

راے جگدیس

نراین سنگہ

امیر سنگہ

راے ہربنس شاہ

اودے سنگہ

مدن سنگہ

بیچ سنگہ

برجبیس سنگہ

راے جے سنگہ

رام بخش سنگہ

پرتاب سنگہ

لال بیری سال

تعلقدار

ڈونگر سنگہ

راے شیام سنگہ

شنکر سنگہ

بشن سنگہ

تسن سنگہ

راجہ اودت بخش سنگہ

سودرشن سنگہ

راجہ رام سنگہ پال

لال بلونت سنگہ

راجہ امرت سنگہ

راے کسن سنگہ

راے بہاو سنگہ

بہوت سنگہ

کنور ہردیو سنگہ

بابو ادہین سنگہ

بابو لال رسال سنگہ

کنور ہیرا سنگہ

لال ترا سنگہ

بابو دہرم سنگہ

کنور راگہوبیندر بہادر سنگہ

بابو رام سنگہ

بابو کندہیا بخش سنگہ

بابو رام دین سنگہ

راجہ ہنونت سنگہ

بابو نراین سنگہ

لال رام پرشاد سنگہ

بابو لچھمن سنگہ

تعلقہ ڈہنگوس

راے کانتی مورث تعلقداران ڈہنگوس نے اپنی ریاست کا مقام ڈہنگوس قرار دیا اور
بعد وفات انکے بیٹے راے ہیم سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے بیٹے سلطان شاہ
مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے بہرتہہ مالک
ریاست ہوئے اور چہوٹے بیٹے بابو کنک سنگہ کو موضع چورنگ وجہ معاش مین دیا گیا
اور جب بابو کنک کے پوتے بازبہادر سنگہ لاولد فوت ہوگئے تو یہ موضع شامل علاقہ ریاست
ہوگیا اور بعد وفات راے بہرتہہ انکے بیٹے راے لچہمن سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے
اور انکے چہہ بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے چین سنگہ مالک ریاست ہوے اور دوسرے
... سنگہ کو موضع بہٹارہ و چورنگ اور تیسرے شیر سنگہ کو مواضعات سراے غریب اور
... دمتی پور اور چوتہے منجہو راے کو مواضعات جیچند پور۔ بہلائی۔ گسیم۔ چورنگ۔ بلّا۔ ٹانڈہ۔
راے کانتی پور۔ جہینگور۔ ملکیا۔ مہیوا اور پانچوین ہولاس راے کو موضع دہموہن وجہ معاش
مین دیا گیا اور چھٹے موہن سنگہ لاولد فوت ہوئے راے چین سنگہ کے دو بیٹے پیدا ہوئے
بعد وفات انکے بڑے راے رسال سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور چہوٹے راے ادسان سنگہ
... بالیس گاؤن معاش مین دیگئے اسوقت سے علاقہ کے دو تعلقدار شمار ہونے لگے
ایک تعلقدار پوالنسی ڈہنگوس اور دوسرا تعلقدار دہنگڈہ تعلقدار پوالنسی راے رسال سنگہ
کے چار بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے جہام سنگہ مالک ریاست ہوئے دوسرے
... سنگہ کو موضع امراؤ جیتہا اور تیسرے ہردو کام سنگہ کو روپہتوا آراضی سیر اور
... بہوانی بخش سنگہ کو مواضعات رام گڈہ اور رنجیت گڈہ وجہ معاش مین دیگئی بعد
چندروز کے تینون بہائی لاولد فوت ہوگئے مواضعات جو انکو وجہ معاش مین دئے گئے
تہے شامل علاقہ ریاست ہوئے اور بعد وفات راے جہام سنگہ انکے بیٹے راے جہپال سنگہ
مسند نشین ریاست ہوئے مگر انکے کوئی اولاد نرینہ نہین تہی انکی بیوہ ٹہکراین کیلاش کنور
کی ریاست رہی اور ۱۸۷۳ء مین جب انہون نے وفات پائی اسوقت عملداری

انگریزی تہی بابت جانشینی کے جہگڑے شروع ہو گئے - بابو برج اندر بہادر سنگہ نواسہ راے مہپال سنگہ اور لال سیتلا بخش سنگہ اور لال شنکر سنگہ تعلقداران دہنگڈہ اور رانی جانکی دختر خورد راے مہپال سنگہ زوجہ راجہ بجے بہادر سنگہ تعلقدار دیولی پرتاب گڈہ دعویدار تہے اور ابتداے عدالت سے تاعدالت العالیہ پریوی کونسل لڑائیان رہین آخر علاقہ استری دہن قرار پایا اور رانی جانکی کنور دختر خورد راے مہپال سنگہ کو ملا اور جب رانی جانکی کنور نے وفات پائی تو پہر تنازعات برپا ہوے تعلقداران دہنگڈہ دعویدار ہوے اور لال شیو پرتاب بہادر سنگہ تعلقدار حصہ ۷ آنہ دہنگڈہ کو بوجہ اولاد اکبر کے علاقہ پوانسی عرف ڈہنگوس ملا لال شیو پرتاب بہادر سنگہ اس علاقہ کے پانیکی پوری مسرت نہ حاصل کر پائے تہے کہ اس علاقہ کو ایک آفت ناگہانی کا سامنا ہو گیا وہ یہ کہ رانی جانکی کنور متوفیہ نے اپنے شوہر کی علاقہ کے بچانیکی غرض سے بحین حیات اپنے شوہر کے ایک لاکہہ روپیہ بکفالت جائداد علاقہ پوانسی بنک لمیٹڈ الہ آباد سے قرض لیا تہا بنک کی جانب سے عدالت مجازمین دعوی ہوا عدالت ابتدائی سے تاعدالت العالیہ جوڈیشل کمشنر اودہ بنک کی ڈگری ہوتی گئی اول تو زر کثیر اور زمان دراز کا حساب سود اور خرچہ عدالت عرض اس علاقہ کے سامان رخصتی نظر آتے تہے چونکہ لال صاحب ایک شخص فیاض اور خدا پرست تہے عدالت العالیہ پریوی کونسل مین انکی طرف سے اپیل ہوا اور وہ منظور ہو گیا اور کامیاب ہو گئے اسوقت حالت علاقہ ڈہنگوس کی نہایت اچہی ہے -

علاقہ دہنگڈہ کا مورث اعلی راے اوسان سنگہ جب فوت ہوا تو اونکے بعد اونکے بیٹے راے دیبی بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور انکے بعد انکے بیٹے لال رگہوناتہہ سنگہ مالک ریاست ہوے چونکہ اس علاقہ کے رئیس حاضر باش کچہری ناظمان وچکلہ داران شاہی دربار کے تہے ناظمان شاہی نے گیارہ مواضعات علاقہ پوانسی سے برآمد کر کے شامل علاقہ دہنگڈہ کرا دی تہی اب تک علاقہ دہنگڈہ ایک رئیس کی ماتحتی مین تہا لال رگہوناتہہ سنگہ کے دو بیٹے تہے لال رگہوناتہہ سنگہ نے موضع تریا نوان اپنے چہوٹے بیٹے بابو جگناتہہ سنگہ کو وجہ معاش مین دیدیا جسکے چند اجزا اب تک مقبوضہ ورثاء بابو جگناتہہ سنگہ مین بقیہ علاقہ

دہنگڈہ باتفاق باہمی حصہ ۹ اور حصہ ۷ مین تقسیم ہوگیا حصہ ۷ آنہ لال شنکر سنگہ کو ملا اور بعد وفات انکے لال شیو پرتاب بہادر سنگہ مالک ہوئے انہون نے ازروے ہبہ تملیکی اپنے بیٹے لال چہتردہاری سنگہ کو عطا کردیا لال چہتردہاری سنگہ ایک نوجوان لایق رئیس ہین اور حصہ ۹ کے مالک لال ستیلا بخش سنگہ ہوئے یہ لال صاحب اپنے وقت کے بڑے منتظم تہے اب انکے پوتے لال جگدیس بہادر سنگہ مالک ریاست ہین حصہ ۷ و ۹ ازروے بٹوارہ مکمل تقسیم ہے اہل خاندان علاقہ جات ڈہنگوس اور دہنگڈہ مواضعات امری کوٹلہ۔ بلّا۔ ٹانڈہ۔ چورنگ۔ جیچند پور۔ پٹنہ اور راے کاشی پور مین آباد ہین۔

فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران ڈہنگوس و دہنگڈہ

نمبر شمار	نام آباد کرنیوالے کا	نام موضع جو آباد کیا گیا
۱	راے کاشی	راے کاشی پور
۲	رر	راے گڈہ
۳	راے سلطان شاہ	سلطان پور
۴	راے بہرتہہ	بہرتہہ گڈہ
۵	راے کنک سنگہ	کنک سنگہ پور
۶	راے لچہمن سنگہ	لچہمن گڈہ
۷	راے دہن سنگہ	دہنگڈہ
۸	راے ہولاس سنگہ	ہولاس گڈہ
۹	راے تیج سنگہ	تیج گڈہ
۱۰	راے تیج سنگہ	تیج پور
۱۱	رر	سریانوان
۱۲	راے موہن سنگہ	موہن گڈہ
۱۳	فتح سنگہ	پورہ فتح سنگہ
۱۴	راے منجہو	پورۂ منجہو راے
۱۵	راے مہیپال سنگہ	بہاری گنج بازار
۱۶	اوسان سنگہ	اوسان گنج بازار

لال چہتردہاری سنگہ

لال شیو پرتاب بہادر سنگہ

بابو مہابیر بخش سنگہ

لال جگادہر بخش سنگہ

پال سنگہ

تعلقدار

لال جگدیس بہادر سنگہ

لال بجرنگ بہادر سنگہ

لال بلبہدر سنگہ

بہوانی بہیکہ

پرتہی پال سنگہ

لال شنکر سنگہ

راے اجہیال سنگہ

لال ستلا بخش سنگہ

بیرام سنگہ

بروندہ سنگہ

نیول سنگہ

جگن ناتہ سنگہ

راے جہام سنگہ

کام سنگہ

بدو سنگہ

بسنت سنگہ

لال گرمناتہ سنگہ

بہوانی بخش سنگہ

سیو پرتاب سنگہ

ادہار سنگہ

خوشحال سنگہ

دبی بخش سنگہ

نہر سنگہ

بہوانی سنگہ

نرہان سنگہ

راے ارسال سنگہ

سیتلا بخش

سدہن سنگہ

گوبند سنگہ

ادہار سنگہ

ہودہ سنگہ

اوسان سنگہ

ڈلا سنگہ

بہوانی سنگہ

فتح سنگہ

راے چین سنگہ

امراو سنگہ

لاولد

نیچور راے

بیم سنگہ

اہلاد سنگہ

شیر سنگہ

بابو راے

کسل سنگہ

راے چہمن سنگہ

شیو بخش

تیج سنگہ

ہولاس سنگہ

راے موہن سنگہ

باز بہادر سنگہ

دہیال سنگہ

لاولد

راے اسلطان

لاولد

پرتہی سنگہ

راے بہرتہ

دہن سنگہ

کنک سنگہ

لاولد

راے بہیم

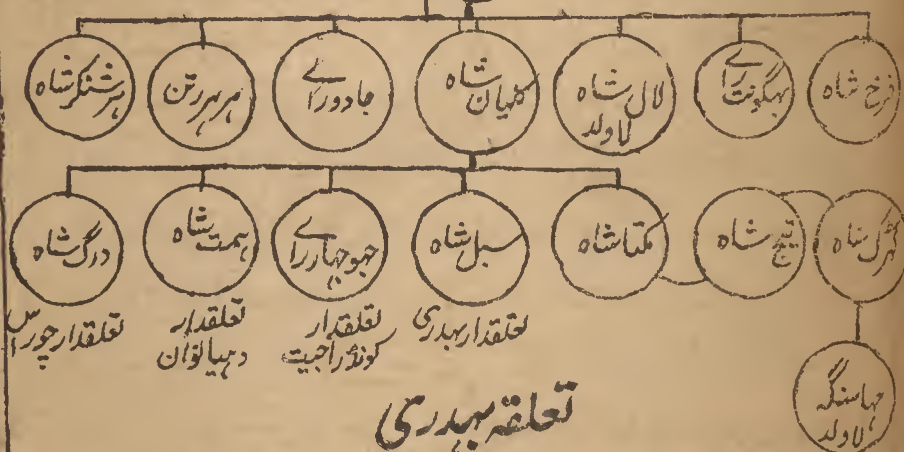
راے کاشی

مورث تعلقداران ڈہنگوس دہنگڈہ۔

علاقہ ڈیرہ

راے کہیم کرن بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست ہوے اور مواضعات کہیم کرن پور۔ تیکمیسر۔ کہنوارہ ہردو کاشی پور۔ کاشی پور بہاؤ آباد کیئے اور اسکے پانچ زوجکان تہین زوجہ اول سے دو بیٹے تہے بڑے بیٹے کلیان شاہ مالک ریاست ہوے دوسرے لال شاہ لاولد فوت ہو گئے اور دوسری زوجہ سے بہلونت راے ایک بیٹے پیدا ہوے اور اونکو مواضعات بکہرا۔ آمری۔ شسناری۔ نارا پور کینی۔ محمد آباد۔ کوتلہ وجہ معاش مین دیگئی تیسری زوجہ سے جادو راے اور ہرہر رتن اور ہرشنکر تین بیٹے پیدا ہوے اور انکو مواضعات کورہی۔ نارنگ پور۔ ولدری دولون۔ کاشی پور۔ سراے ببوین۔ اور چوتہی زوجہ سے ایک بیٹا فرخ شاہ پیدا ہوا انکی وجہ معاش مین موضع چکوند دیا گیا اولادان سب پسران کی مواضعات مصرحہ بالا مین موجود ہے اور پانچوین زوجہ سے کوئی اولاد نہین ہوئی اور کلیان شاہ مالک ریاست کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے منجملہ پسران مکتاشاہ نے سراے خاندیو وجہ معاش مین پایا تہا مگر وہ چوتہی پشت مین لاولد ہو گئے مابقی چارون بیٹون مین علاقہ تقسیم ہو گیا۔





تعلقہ بہدری

سبل شاہ مورث خاندان بہدری نے جو دیہات تقسیم مین پائے تہے اونمین تالاب

وجاہات وباندہ کی تعمیرات کین اور موضع ڈیرہ مین سبل گڈہ آباد کیا انکے دو بیٹے پیدا ہوئے
بڑے بکرم شاہ مالک ریاست ہوے اور چہوٹے کرت شاہ کو موضع سرا سے سید خان
وجہ معاش مین دیا گیا رائے بکرم شاہ نے سبل گڈہ کی سکونت ترک کرکے اپنے علاقہ مین
بہدرکالی کی جاے استہاپت کے نام سے ایک موضع آباد کیا جسکا نام بہدری معروف ہوا
اور اوس مین کوٹ بکرم گڈہ کی تعمیر کی اور سکونت اختیار کی اسوقت حیثیت علاقہ
کم تہی انکے تین بیٹے ہوے بڑے رائے چتر سنگہ مالک ریاست ہوئے اور موضع بسہیا
مین بازار اور کوٹ چتر گڈہ تعمیر کرایا دوسرے کام سنگہ لاولد فوت ہوگئے تیسرے پرتاب سنگہ
کو موضع غریب پور وجہ معاش مین دیا گیا اور رائے چتر سنگہ کے دو بیٹے ہوے بڑے
رائے رام سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور چہوٹے رائے تلک سنگہ کو موضع رسولپور
وجہ معاش مین دیا گیا رائے رام سنگہ کے تین بیٹے ہوے بڑے رائے گندہرپ سنگہ مالک
ریاست ہوئے دوسرے رائے جیت سنگہ نے ملازمت بادشاہ دہلی اختیار کی تہی جسکی باعث
اس علاقہ کی حیثیت المضاعف ہوگی جب رائے گندہرپ سنگہ لاولد فوت ہوے تو
رائے جیت سنگہ دہلی مین تہے ملازمت شاہی سے استعفا دیدیا بوقت رخصت عالیگہر
بادشاہ دہلی کے حضور سے انکی عمدہ خدمات کے صلہ مین ایک خلعت گران بہا اور خطاب
رائے عطا ہوا اور حسب فرمان شاہی آٹھ مواضعات شاہ پور۔ بانے مؤ۔ بکرم پور۔ تلوری۔
مہیوا۔ سرائے کسوت۔ بسہارا پور اور گوپال پور بندہن معاف عطا ہوئے جب رائے
جیت سنگہ بہدری مین آئے اور مسند نشین ریاست ہوئے تو موضع سکردہ مین کوٹ
تعمیر کرایا اور وہان سکونت اختیار کی انکی زوجہ اول کے نام موضع مؤ دارا تہا کیونکہ زوجہ
مذکور کے مورثان آبائی کو سرکار دہلی سے معاف عطا ہوا تہا جب اس زوجہ نے وفات پائی
تو یہ بہی شامل علاقہ بہدری ہوگیا اور بعد وفات رائے جیت سنگہ اونکے چہوٹے بہائی
رائے گرور سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکی وفات پر انکا بیٹا رائے
دلجیت سنگہ مسند نشین ریاست ہوا اس تعلقدار کے زمانے مین نواب آصف الدولہ
بہادر والی اودہ بتقریب دورہ وارد علاقہ بہدری ہوا تہا اور اس تعلقدار کی خدمات سے

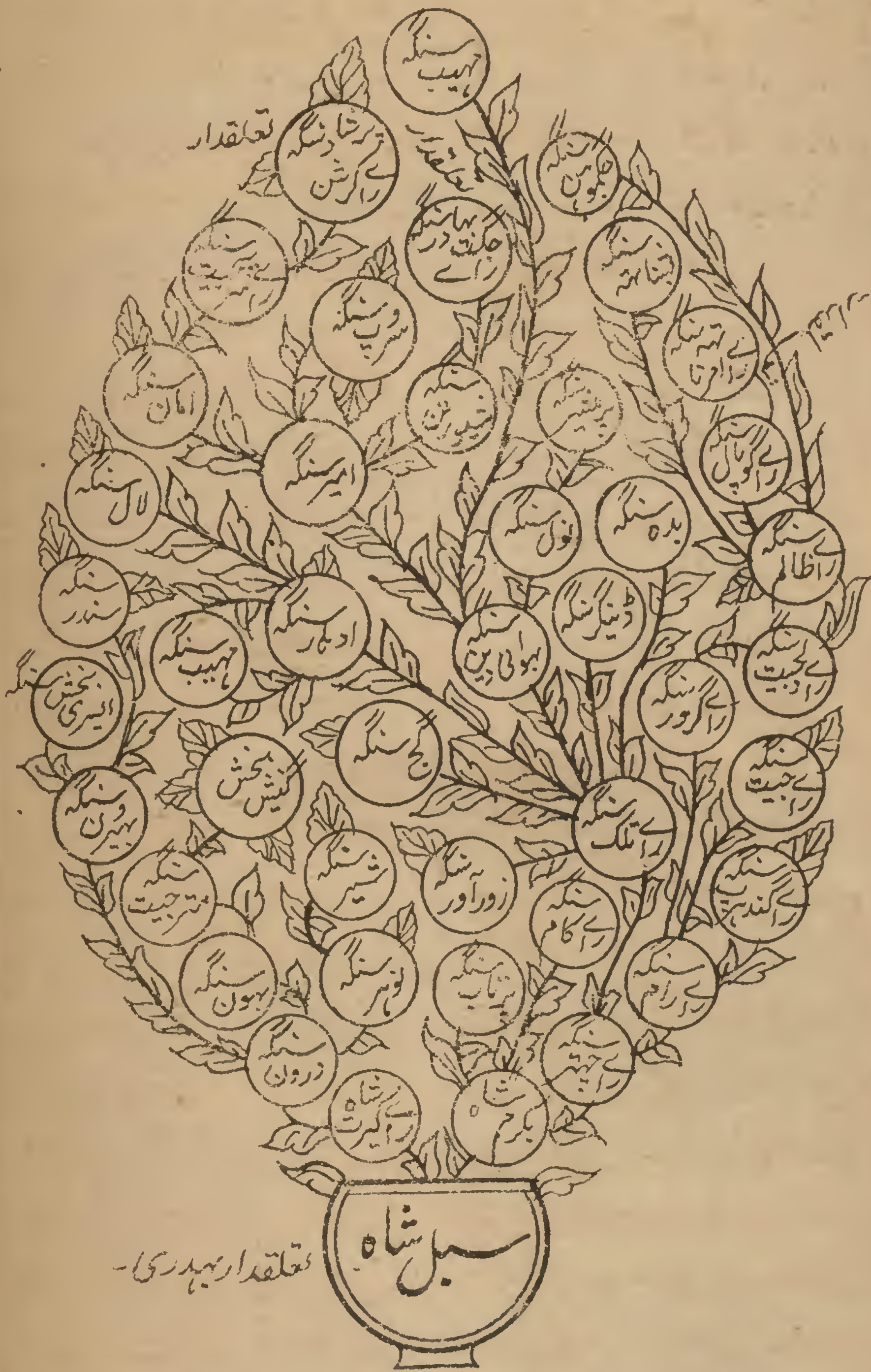
خوش ہوکر معافیات سابقہ بحال رکھی گئین تہین اور خلعت فاخرہ سے ممتاز کیئے گئے
رائے دگجیت سنگہ نے موضع دہمنی آباد کیا اور اوس مین کوٹ تعمیر کرایا مگر مرزا جان ناظم شاہ
اودہ سے لڑائی ہوگئی اور سنہ ۱۸۰۸ء مین قتل ہوگئے بعد انکے رائے ظالم سنگہ انکے بیٹے مسند
نشین ریاست ہوئے مگر انہون نے بہی سرکاری خراج ادا نہین کیا اسوجہ سے ناظم شاہی نے انکو
گرفتار کرکے لکہنؤ کو بہیجدیا تہا انکی عدم موجودگی مین ٹہکراین شیوراج کنور زوجہ انکی قابض
علاقہ ہوگئین اور ناظم شاہی سے لڑائی شروع ہوگئی اور آٹہہ روز تک محاصرہ رہا
آخر لکہنؤ سے حکم شاہی بنام ناظم صادر ہوا کہ بہادر ٹہکراین کو تعلقہ بہدری چہوڑ دیا جاوے
سنہ ۱۸۱۵ء مین رائے ظالم سنگہ نے لکہنؤ کے قید سے رہائی پائی اور قابض علاقہ ہوئے انکے
تین بیٹے تہے بڑے رائے گوپال سنگہ جو بحین حیات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست
ہوئے چہوٹے بیٹے رائے جگموہن سنگہ کو یہہ بات پسند نہ آئی اور کبیدہ خاطر ہوکر
ملک پنجاب کی طرف چلے گئے اور سرکار رنجیت سنگہ والی ریاست لاہور مین ملازمت
اختیار کی کچہہ دنون بعد بعوض خدمات کے بدل مین صوبہ داری کشمیر پر مختار ہوئے اور
شدہ شدہ یہہ خبر علاقہ بہدری مین پہونچی ٹہکراین شیوراج کنور فراق فرزند مین بیقرار
رہتین تہین اور رائے ظالم سنگہ مرچکے تہے ٹہکراین نے متواتر خطوط کشمیر مین رائے جگموہن سنگہ کے
بلانیکو واسطے بہیجے مگر وہ نہ آئے تب خود ٹہکراین مذکور کشمیر مین گئین اور بیٹے سے ملاقات
ہوئی رائے جگموہن سنگہ کو بہدری مین آنا منظور نہین تہا لیکن مان کے حکم سے مجبور تہے آخر
بہدری مین واپس آئے اور یہان پہونچکر لوٹ مار علاقہ پر کمر باندہی نصیر الدین حیدر
بادشاہ لکہنؤ کے عہد دولت مین حیثیت علاقہ اور زیادہ ہوگئی احسان حسین خان
ناظم شاہی سے بابت ادائے جمع سرکاری جہگڑا ہوگیا ناظم نے پچاس ہزار آدمیون سے
بارہ روز تک بہدری کا محاصرہ رکہا بعد مین صلح ہوگئی اسکے دو برس بعد پہر ناظم شاہی سے
تکرار ہوئی اور اس معرکہ مین کل تعلقداران بسین شریک بہدری تہے سبب لڑائی کا
یہہ تہا کہ مالگذاری زیادہ طلب کیجاتی تہی شروع مین بمقام دہارو پور تعلقدار رام پور سے
ناظم شاہی سے جنگ ہوئی اور ناظم نے شکست کہائی پہر ناظم نے ایک فوج کثیر کے ساتہہ

بہدری پر حملہ کیا راے گوپال سنگہ اور جگموہن سنگہ اور بشناتہہ سنگہ نے چاہا کہ تینون بہائی بہدری سے عملداری انگریزی مین جو قریب ترہتی چلے جاوین اس ارادہ سے وہ بمقام رام چورہ عملداری انگریزی مین پہونچ گئے مگر ناظم شاہی انکے تعاقب مین جارہا تھا تعلقداران کے ساتھ آدمی کم تہے اور ناظم کے ہمراہ فوج کثیر تہی لڑائی ہوئی اور تینون بہائی قتل ہوگئے منجانب سرکار انگریزی ناظم کی دست اندازی عملداری غیر مین کرنے کی شکایت ہوئی اسپر شاہ اودہ نے ناظم کو برخاست کردیا راے گوپال کے قتل ہوجانے پر اونکا بیٹا راے امرناتہہ سنگہ نابالغ مسند نشین ریاست ہوا اور ٹہکراین شیوراج کنور راے امرناتہہ سنگہ کی دادی منتظم علاقہ رہین پہر کوئی فساد نہین ہوا لیکن راے امرناتہہ سنگہ لاولد فوت ہوئے تب اونکی بیوہ ٹہکراین سنناتہہ کنور قابض علاقہ ہوئین بعہد محمد علیشاہ اودہ فیمابین تعلقداران بہدری اور ڈہنگوس بابت سرحد موضع راے گڈہ تنازع درپیش ہوا اور نوبت لڑائی کی پہونچی فوج بہدری نے بلا سردار ذلور لڑنے سے انکار کیا تب ٹہکراین سنناتہہ کنور نے اپنے شوہری خاندان قریب ترمیں رسولپور سے راے جگت بہادر سنگہ کو منتخب کرکے مسند نشین ریاست کیا راے جگت بہادر سنگہ عقلمند تعلقدار نہین تہے اور انکے کوئی اولاد بہی نہین تہی اس لئے انہون نے اپنے خاندان قریب تر سے راے سربجیت سنگہ کو مستحق ریاست سمجہکر اپنا متبنی کیا اور ۱۸۷۸ء مین راے جگت بہادر سنگہ فوت ہوئے راے سربجیت سنگہ اوسوقت نابالغ تہے مسند نشین ریاست ہوئے عملداری سرکار انگریزی تہی علاقہ ماتحت کورٹ آفوارڈس ہوگیا اور بلوغیت پر قابض علاقہ ہوئے راے سربجیت سنگہ نے انتظام علاقہ عمدہ کیا یہ تعلقدار مہمان نواز رعایا پرور تہے افسوس نوجوانی مین ۱۸۹۶ء کو دنیا سے رحلت کرگئے اور وقت وفات انکے خزانہ مین کئی لاکہہ روپیہ موجود تہا اسقدر اندوده باوجود خوش معاملگی خاندان بیسین مین کسی رئیس کے پاس نہین تہا راے سربجیت سنگہ کے بیٹے راے کرشن پرشاد سنگہ جو ۱۳ مئی ۱۸۸۴ء مین پیدا ہوے تہے مسند نشین ریاست ہوے اور بوجہ نابالغی علاقہ ماتحت کورٹ آفوارڈس ہوا اور تاریخ ۱۸- فروری ۱۹۰۵ء مین بوقت بلوغ واگذاشت ہوکر انکے قبضہ مین آیا اور دوران کورٹ آفوارڈس مین

اندودہ رائے سربجیت سنگہ اور علاقہ کی بجیت سے موضع بیتی حقیت ماتحتی علاقہ شمسپور اور چند دیہات علاقہ پٹی سیف آباد حصہ امین خرید کئے گئے حیثیت علاقہ بہدری عمدہ ہے رئیس بہی ایک نوجوان ہین - اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات رسولپور - غریب پور - سرائے سیدن - اگہری بزرگ - مانڈر بہاسون - کوریہی بنسیارہ کہم کرن پور گنی - کوتلہ - چکوند - بابورائے جہانپور مین آباد ہین -

فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران بہدری

نمبر شمار	نام آباد کرنے والا	نام موضع	نمبر شمار	نام آباد کرنے والا	نام موضع
١	رائے سبل شاہ	سبل گڈہ	١٤	رائے گرور سنگہ	گرور گنج
٢	بکرم شاہ	بہدری	١٥	رائے دلجیت سنگہ	دہمی پور
٣	״	بکرم گڈہ	١٦	رائے ظالم سنگہ	ظالم گنج
٤	״	تلوری	١٧	رائے گوپال سنگہ	پورہ گوپال سنگہ
٥	رائے کیرت سنگہ	سرائے کیرت	١٨	״	لال گنج
٦	رائے چتر سنگہ	چتر گڈہ	١٩	״	لال گوپال گنج
٧	رائے کام سنگہ	سرائے کام سنگہ	٢٠	رائے امرناتہہ سنگہ	بازار امرناتہہ سنگہ
٨	پرتاب سنگہ	پرتاب گڈہ	٢١	ٹہکرائین سنناتہہ کنور	بازار سنناتہہ کنور
٩	رائے رام سنگہ	رام پور	٢٢	رائے کرشن پرشاد سنگہ	بازار کنور گنج
١٠	״	رام گڈہ بنوہی			
١١	״	امان پور			
١٢	״	دریا پور			
١٣	رائے رام سنگہ	سرائے رام سنگہ			


ہیبت سنگھ
تعلقدار
امان سنگھ
امیر سنگھ
لال سنگھ
سندر سنگھ
ادہکار سنگھ
ہیبت سنگھ
امیری بخش
گنیش بخش
بدہ سنگھ
نول سنگھ
راے ظالم سنگھ
راے تلک سنگھ
زور آور سنگھ
شیر سنگھ
بہون سنگھ
راے کام سنگھ
راے رام سنگھ
سبل شاہ
تعلقدار بہدری۔

تعلقہ کونڈراجیت عرف شمشپور

رائے جھوجھار مورث تعلقداران کونڈراجیت موضع ڈیرہ سے علٰحدہ ہوکر موضع
کونڈراجیت مین اقامت گزین ہوا ان کے تین بیٹے تھے بڑے رائے کھڑگ مسند نشین ریاست
ہوئے دوسرے جنگ بہادر سنگہ کو مواضعات برنان اور جھبیانوان وجہ معاش مین دیئے گئے
اور تیسرے باز بہادر سنگہ کو موضع بہریا کبیر پور دیا گیا اور رائے کھڑگ سنگہ کے بعد انکا بیٹا
رائے شیودرشن سنگہ مالک یاست ہوا اور انکے بعد رائے لوچن سنگہ انکا بیٹا مسند نشین
ریاست ہوا رائے لوچن سنگہ سرکار دہلی مین ممتاز تھے بادشاہ نے موضع ہتگوان انکو معاف
عطا کیا تھا مگر نواب سعادت علیخان نے اسپر مالگذاری تشخیص کردی رائے لوچن سنگہ کے
دو بیٹے تھے بڑے رائے بیر بہدر سنگہ مالک یاست ہوئے اور دوسرے زبر سنگہ کو صرف
۵ بیگہ اراضی موضع کونڈراجیت مین دیگئی رائے بیر بہدر سنگہ کی وفات پر ان کے
بیٹے شیودین سنگہ مالک ریاست ہوئے اور انکے تین بیٹے تھے بڑے رائے اجودھیا بخش سنگہ
مسند نشین ریاست ہوئے یہہ نہایت عقلمند اور ہوشیار رئیس تھے بجلدوئی خیرخواہی
اور حاضر باشی کچہری حکام شاہ اودہ دو نون پٹی موضع لروان کے نانکار مین سرکار
شاہ اودہ سے عطا ہوئین اور مین بعد بہت دیہات بزور شمشیر دوسرون کے انہون نے
اپنے قبضہ مین کرلئے اسوقت حیثیت علاقہ کونڈراجیت المضاعف ہوگئی ان کے
چار بیٹے تھے بڑے رائے مہپال سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے دوسرے بجتاور سنگہ اپنے بھائی
کے شریک رہے تیسرے گلاب سنگہ کو موضع بہیسانہ اور چوتھے سرنام سنگہ کو موضع سادہ
وجہ معاش مین دیا گیا اور رائے مہپال سنگہ کے ایک بیٹا لال بیشنر بخش پیدا ہوا اور انکے
ایک بیٹا رائے لچھمن سنگہ پیدا ہوا لال بیشنر بخش سنگہ رائے مہپال سنگہ کی حیات مین
فوت ہوگئے لہذا بعد وفات رائے مہپال سنگہ انکا پوتا رائے لچھمن سنگہ مسند نشین ریاست
ہوا اور اوسوقت ٹھکراین مہیش کنور بیوہ رائے مہپال سنگہ اور ٹھکراین
بیجناتھ کنور بیوہ لال بیشنر بخش سنگہ موجود تھین مگر ۱۲۵۵ فصلی مین علاقہ کونڈراجیت

کی قبولیت سرکار اودہ سے بنام ایسری بخش سنگہ پسر بختاور سنگہ ہوگئی اسپر تنازعات برپا ہوئے ٹہکراین بیجناتہ کنور دعویدار ریاست ہوئین کچہ لوگ طرفدار ٹہکراین اور کچہ لوگ طرفدار لال ایسری بخش سنگہ ہوئے عملداری شاہ اودہ کی تہی کبہی قبولیت علاقہ بنام ٹہکراین اور کسی سال مین بنام لال ایسری بخش سنگہ ہوتی تہی اس درمیان مین جو وارث علاقہ سے علیحدہ کیا جاتا تہا اوسکا پیشہ لوٹ مار علاقہ کا تہا ان جہگرون کے رفع کرنیکی غرض سے ٹہکراین سبناتہ کنور بہدری اور راجہ مادہو سنگہ رئیس امیٹہی درمیان مین پڑے اور ٹہکراین بیجناتہ کنور نے باتفاق ان دونون تعلقدارون کے لال چہتر پال سنگہ پسر لال ایسری بخش سنگہ کو اپنا پسر متبنی کیا اور ۱۲۵۸ فصلی مین قبولیت علاقہ بنام لال چہتر پال سنگہ کرادی لیکن یہ انتظام بہی بحال نہ رہا اور ٹہکراین بیجناتہ کنور نے اس تبنیت پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک دوسرے فرزند لال رگہوراج سنگہ پسر بابو اجمیر سنگہ بن گلاب سنگہ کو اپنا راس نشین کیا اس مابین مین عملداری انگریزی ہوگئی تو ٹہکراین نے علاقہ کے چار حصے کرکے چار حصہ دار بنائے اور گورنمنٹ انگریزی سے اسناد اس علاقہ کے چارون حصہ دار کے نام یعنے ٹہکراین[۱] بیجناتہ کنور اور لال[۲] چہتر پال سنگہ و لال سورج[۳] پال سنگہ و لال چندر[۴] پال سنگہ بحصص مساوی مرتب کرادین حالانکہ بعد منظوری پہران اسناد کی شکستگی کا دعوی عدالت مجازمین منجانب ٹہکراین دائر ہوا مگر اسناد عطیہ گورنمنٹ بحال رہین اور چار تعلقدار قرار پاگئے بعد مین علاقہ ازروے بٹوارہ مکمل تقسیم ہوا اور چار محال یعنے محال ٹڈگون و محال شمس پور و محال کانٹی و محال ہتگوان ہوگئے اب ٹہکراین نے لال رگہوراج سنگہ پسر متبنی کو بہی اپنے پاس سے جدا کردیا لیکن ٹہکراین کے مرنے پر محال ٹڈگون برنام لال رگہوراج سنگہ بحیثیت متبنی ٹہکراین داخل خارج کاغذات ملکیت مین ہوگیا چونکہ علاقہ ٹہکراین زیر بار قرضہ تہا اس لئے یہ علاقہ واسطے ادائے زر قرضہ ماتحت کورٹ آفوارڈس ہوگیا سنہ ۱۹۰۲ع مین قرضہ ادا ہوکر علاقہ کورٹ افوارڈس سے واگذاشت ہوکر مقبوضہ لال رگہوراج سنگہ ہوا اس درمیان مین لال سورج پال سنگہ تعلقدار محال ہتگوان برادر حقیقی لال رگہوراج سنگہ نے لاولد

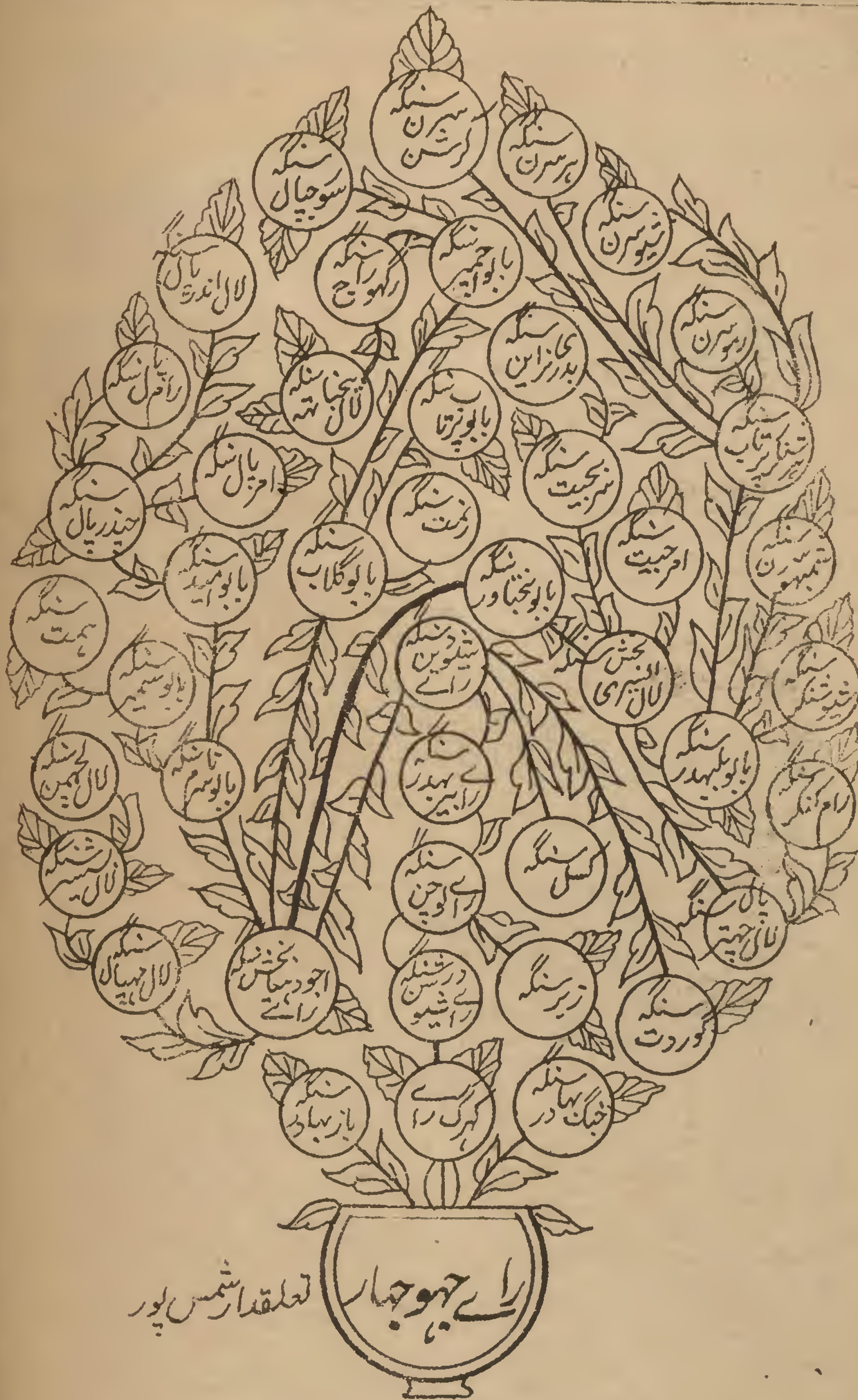
وفات پائی یہ علاقہ کچھ دنون اونکی بیوہ کا مقبوضہ رہا اور جب وہ بھی فوت ہوئین تو یہ علاقہ لال رگھوراج سنگہ کو ملا۔

ان ہر چہار علاقہ جات کے اہل خاندان مواضعات کونڈ راجیت۔ سرائے مہاسنگہ۔ نارنگ پور۔ برنان۔ ساجا۔ اور دیوری مین آباد ہین۔

فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران محالات کونڈراجیت

شمس پور

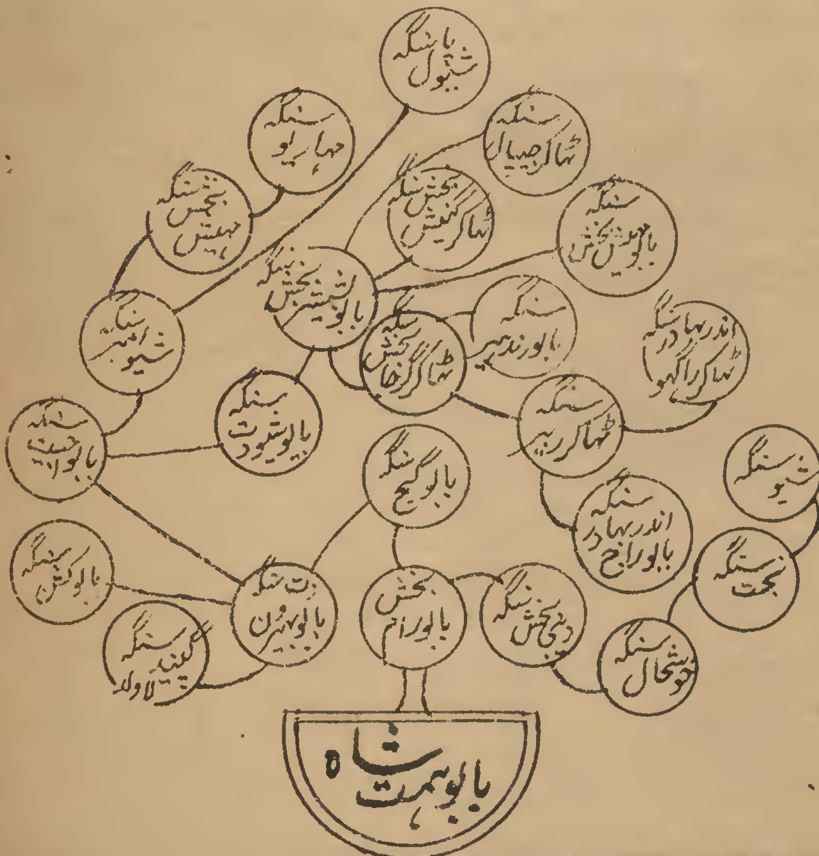
نمبر شمار	نام آباد کرنے والا	نام موضع	نمبر شمار	نام آباد کرنے والا	نام موضع
	راے بہوجہار	سرائے جوجہار	۹	راے بیر بہدر سنگہ	بیرشاہ پور
۲	کہرک راے	کہرکگا پور	۱۰	راے شیودین سنگہ	بازار ڈیرہ
۳	”	کہرگی پور	۱۱	راے اجودہیا بخش سنگہ	بازار اجودہیا گنج
۴	راے لوچن سنگہ	لوچن پور	۱۲	راے مہپال سنگہ	بازار مہپال گنج
۵	”	ہربس پور	۱۳	بابو بختاور سنگہ	پورہ بختاور
۶	راے شیودرشن سنگہ	شیوگڈہ	۱۴	لال بسیشر بخش سنگہ	بازار کنڈہ
۷	”	شیورام پور	۱۵	لال لچھمن سنگہ	بازار لچھمن گنج
۸	راے شیودین سنگہ	شیرگڈہ			


ہرسرن سنگھ
شیو سرن سنگھ
رگھو سرن سنگھ
رگھو راج سنگھ
لال اندر پال سنگھ
بدری نراین سنگھ
امر پال سنگھ
چندر پال سنگھ
ہمت سنگھ
بابو گلاب سنگھ
بابو بختاور سنگھ
امر جیت سنگھ
بابو بلبہدر سنگھ
رام کنکر سنگھ
زور سنگھ
کورودت سنگھ
باز بہادر سنگھ
رائے جہو جہار
تعلقدار شمس پور

تعلقہ دہیانوان

ہمت شاہ مورث تعلقدار دہیانوان نے علاقہ ڈیرہ کی تقسیم مین جو حصہ پایا اسمین موضع دہیانوان کو اپنا دارالریاست قرار دیا بعد انکے بیٹے بابو رام بخش سنگہ مالک ریاست ہوئے اور انکے دو بیٹے تھے بڑے بابو دیبی بخش سنگہ مالک ریاست ہوئے اور بعد انکے برادرزادہ بابو بہیرون بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے تین بیٹے تھے بڑے بابو اجیت سنگہ بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے بعد بڑے بیٹے بابو شیودت سنگہ گدی نشین ہوئے اور انکو سند تعلقداری سنہ ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوئی ایام غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین جناب کرنیل بیرو صاحب بہادر چیف کمشنر اودہ جبکہ وہ کالاکانکر سے قلعہ الہ آباد کو جاتے تھے بابو شیودت سنگہ نے واسطے حفاظت جناب صاحب بہادر کے اپنے بیٹے بابو بشیسر بخش سنگہ کو ہمراہ کردیا اگرچہ درمیان راہ باغیون سے مقابلہ بہی ہوا مگر بحفاظت الہ آباد مین پہونچایا اس صلہ مین سند خیرخواہی حاصل کی اور بابو بشیسر بخش سنگہ بعد وفات اپنے باپ کے سنہ ۱۸۶۷ء مین مسند نشین ریاست ہوئے بعد گدی نشینی صرف پانچ سال زندہ رہے بعد وفات انکے بیٹے بابو مہیش بخش سنگہ مسند نشین ریاست سنہ ۱۸۷۲ء مین ہوئے اور یہ رئیس سنہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوئے تہے مگر تعلیم عمدہ حاصل کی تہی زبان انگریزی کے ماہر تہے اسلیئے گورنمنٹ ہندنے انکو یکم جنوری سنہ ۱۸۷۳ء کو عہدہ اسسٹنٹ کلکٹر ضلع عطا فرمایا انہون نے ملازمت سرکاری اور انتظام ریاست دونون کام نہایت اسلوبی کے ساتھہ انجام دیئے جس سے اعزاز عہدہ اور علاقہ ریاست کو روز افزون ترقی ہوئی اور دربار قیصر ہند سنہ ۱۸۷۷ء سے انکو تمغہ عالیہ عطا ہوا نو سال کی خدمات کے بعد بوجہ علالت ملازمت سرکاری سے سبکدوش ہونا پڑا اور بعد سبکدوشی بہی گورنمنٹ عالیہ نے خدمت آنریری مجسٹریٹ درجہ اول تحصیل کنڈہ انکے ذمہ رکھی تہی اور بابو مہیش بخش سنگہ نے ٹہاکر گنیش بخش سنگہ اپنے برادر سوم کو تعلیم زبان انگریزی درجہ ایف۔ اے تک دلوائی اور گورنمنٹ عالیہ نے ٹہاکر گنیش بخش سنگہ کو عہدہ ڈپٹی کلکٹر

عطا فرمایا بابو مہیش بخش سنگہ نے ۲۱-اپریل سنہ ۱۸۹۵ء مین دنیا سے رحلت فرمائی راقم کو عہد طفولیت سے بابو مہیش بخش سنگہ صاحب مرحوم کی خدمت مین نیاز خاص تہا واقعی یہ رئیس لایق اور فیاض اور رحم دل تہے چونکہ آپ صاحب اولاد نہین تہے اس لئے انہون نے اپنے بہتیجہ بابو رندہیر سنگہ کو اپنا متبنی کیا تہا بعد وفات وہ یکم نومبر سنہ ۱۸۹۵ء مین بوقت مسند نشینی یہ نابالغ تہے علاقہ ماتحت کورٹ افوارڈس ہوا اور گورنمنٹ عالیہ کے جانب سے انکو تعلیم دلوائی گئی زبان انگریزی مین درجہ ایف۔اے تک حاصل کیا اور زبان فارسی کے علاوہ زبان سنسکرت سے سے ماہر ہوے اور دس برس بعد علاقہ کورٹ افوارڈس سے واگذاشت ہوکر انکے قبضہ مین آیا تب انہون نے عمدہ انتظام و ترقی دیا افسوس زندگی نے وفا نہ کی اور عین سنہ شباب مین وفات پائی اب انکے بہتیجہ بابو راج اندر بہادر سنگہ مسند نشین ریاست ہین۔ اور اہل خاندان اس ریاست کے مواضعات ڈنڈوا۔ اور کالون مین آباد ہین۔



تعلقہ چوراس

درگ شاہ مورث تعلقداران چوراس سنے علاقہ ڈیرہ کی تقسیم مین جو حصہ پایا اوسمین موضع
چوراس اپنا دارالریاست قرار دیا اور بعد وفات درگ شاہ کے انکے بیٹے بابو شیو پرشاد سنگھ
مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے چار بیٹے تھے بڑے بابو اندر بہوپ سنگھ مسند نشین
ریاست ہوئے اور دوسرے بکرماجیت سنگھ کو موضع پڈری اور تیسرے ارجن سنگھ کو
اور چوتھے کشن سنگھ کو موضع دہتوانسہ وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو اندر بہوپ سنگھ کے
دو بیٹے تھے بڑے بابو راج روپ سنگھ مالک ریاست ہوے اور چھوٹے امان سنگھ کو
موضع تیخیور وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو راج روپ سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو
سیوک سنگھ مالک ریاست ہوئے اور چھوٹے جوت سنگھ کو موضع دلیو گرہٹی وجہ معاش مین
دیا گیا اور بابو سیوک سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو بہگوت سنگھ مالک ریاست ہوئے
اور چھوٹے چندی سنگھ کو موضع گوگوری وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو بہگوت سنگھ کے
بھی دو بیٹے تھے بڑے بابو دہونکل سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور چھوٹے
بے سنگھ راے کو موضع پنگری وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو دہونکل سنگھ کے پانچ بیٹے
تھے بڑے بابو سربدون سنگھ مالک ریاست ہوے مابقی لڑکون کو گذارہ
دیا گیا اس علاقہ کو کوئی ترقی نہین ہوئی بلکہ حالت زوال مین ہے اہل خاندان اس علاقہ
کے مواضعات دہنوانسہ مولسارنی اور پنگری مین آباد ہین —

بیجناتھ سنگھ

سنگرام سنگھ

اجمیر سنگھ

سربجیت سنگھ

ہرپال سنگھ

چھترپال سنگھ

سربجیت سنگھ

کشن پال سنگھ

شیودین سنگھ

رندھیر سنگھ

بابو سربدون سنگھ

تعلقدار

سچے سنگھ راے

بابو دھونکل سنگھ

جالپا بخش سنگھ

دیبی بخش سنگھ

بلبھدر سنگھ

بجے بہادر سنگھ

اسرام سنگھ

گوپال سنگھ

جنیدی سنگھ

بابو بھگوت سنگھ

عجایب سنگھ

بھوانی سنگھ

مہیب سنگھ

ساد ہو سنگھ

بچے سنگھ

بابو سیوک سنگھ

بلونت سنگھ

مادھو سنگھ

بکرماجیت سنگھ

بابو رتج روپ سنگھ

نراین سنگھ

پروند سنگھ

ارجن سنگھ

امان سنگھ

بشن سنگھ

بابو شیو پرشاد سنگھ

بابو اندر بھوپ سنگھ

درگ شاہ

مورث تعلقدار چوراس۔

کایستھہ قصبہ مانکپور

قوم کایستہہ قصبہ مانکپور مین پہلے زیادہ آباد تہے اور زمینداری بہی آپکے پاس زیادہ تہی اب معدودہ چند باقی ہین اور چند محلے غیر آباد ہو گئے صرف ایک خاندان کا شجرہ اور حالات تحریر کرتا ہون مورث خاندان سہسرنام داس بزمان مانکچند راجہ مانک پور شہر قنوج سے منتقل ہوکر اور بعہدۂ دیوان ریاست مانکپور مین مامور ہوا اور سکونت اختیار کی اول مکان انکا اندرون آبادی قلعہ رہتاس گڈہ تہا جسکو اہل اسلام اب چینی خانہ کے نام سے موسوم کرتے ہین جو منہدم ہوکر اسوقت آراضی مزروعہ ہے موضع لاٹہہ تارا انکا آباد کردہ ہے یہ قوم سرہی وستونیہ دوسرے آل قنوجیہ گوتر ادیمن پرور ہے جب مکانات انکے سابق کے چہوٹ گئے تو دوسرے مکانات مانکپور مین جو کایستھون کا محلہ معروف ہے تعمیر ہوئے یہ مکانات پختہ تہے بوسیدہ ہوکر گر گئے اور کہود گئے کچہ باقی ہین اونکا نزع کا عالم ہے عملداری اسلام مین راے جگدیش داس بعہدہ صیغہ داری مانک پور مامور تہے اور یہ عہدہ سلطنت صوبہ اودہ تک اس خاندان مین برقرار رہا اور نانکار انکی حسب ذیل کاغذات مین مندرج ہے۔

مانک پور	پرگنہ بہار	پرگنہ دہنگوس	پرگنہ رام پور	جملہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور ملکیت مقبوضہ حال موضع لاٹہہ تارا بحقیت زمینداری ماتحتی رام پور جمعی [illegible] سالانہ اور چک فیتا حقیقت زمینداری اعلی جمعی [illegible] اور چک بولا جمعی [illegible] اور چک آنی جمعی [illegible] اس خاندان مین باقی ہے کاغذات واسناد سابق ضائع ہوگئی اس لئے ایک فرمان کی نقل تحریر کی جاتی ہے۔

نقل فرمان مہر آصف الدولہ بہادر

شاہ عالم بادشاہ غازی یار وفادار
سپہ سالار رستم
فدوی
شجاع الدولہ یحیٰی خان آصف الدولہ بہادر ہزبر جنگ
منصور علی خان صفدر الممالک
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان وزیر
حمید الملک مدار المہام

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ رام پور عملہ پرگنہ مانکپور مضاف صوبہ الہ آباد بدانند۔

مبلغ دو سو روپیہ رائج الوقت در وجہ نانکار باسم جہاؤرام سررشتہ دار پرگنہ مذکور کہ ہمیشہ دریابی و واصلباقی پرگنہ مسطو بجرا آمدہ است باید کہ وجہ نانکار مشار الیہ دادہ باشد لوعی مزاہم و متعرض نشوند کہ نامبردہ صرف معیشت متعلقان نمودہ بکار مرجوعہ سرکار بپردازد ترسیل سند مجدد ونہ طلبند تاکید مزید دانند مرقوم پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۸ھ مقدس اور سلطنت انگریزی میں چند اشخاص اس خاندان کے ملازم سرکار ہین اور ایک صاحب منشی جالیا پرشاد اڈیٹر اودہ اخبار لکھنؤ جنکی تعلیم اور نازک خیالی ایک خداداد نعمت ہے اور مولف کتاب ہذا کے ہم درس ہین اور مولف نسخہ ہذا انکا نہایت مشکور ہے کہ انہون نے اس کتاب کی تالیف مین پوری امداد کی ہے۔

گنیش چرن
سکھہ راے سرب
گنگا چرن
رای چرن
لال چند
دیبی چرن
جہاؤرام
بھوانی سنگھ
ایسری پرشاد
دریاو سنگھ
شیودین سنگھ
سیتل پرشاد
نہال چند
انچپا لال
چمن لال
جواہر لال
منسارام
شیودرشن راے
بھوانی پرشاد
ذوقی لال
مگن لال
مدن سنگھ
چھیدی لال
محکم سنگھ
سکھدیو
لیکھراج سنگھ
ہربنس داس
گوردداس
گنگا پرشاد
برمانند
دیبی داس
اندرجیت
بھوج راج
چلدیپر داس
ہولاس راے
چندولال
بالچند
چپیامن داس
دیبی داس
سہسرام داس
مورث

عروج وتنزل شیوخ دامغانی قصبہ مانکپور وحالات علاءالدین خلجی

دامغان ایک شہر کا نام ہے جو مابین نیشاپور اور سیستان صوبہ خراسان مملکت ایران مین واقع ہے زمان قدیم مین اس شہر کے باشندون نے ملک غور کو فتح کیا تھا اور سلاطین غور کے لشکر مین شیوخ دامغانی سے عمدہ سپاہی اور افسر فوجی منتخب کیے جاتے تھے قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کی فوج مین یہی گروہ تہا جو شیوخ صدیقی دامغانی کہلاتا تہا گرہ مانک پور کی تسخیر کے بعد بادشاہ دہلی نے انکو معافیات وجاگیرات یہان کی عطا کر کے کفار کی سرکوبی کی غرض سے متعین کردیا تہا اور رفتہ رفتہ انکو عہدہ جلیلہ عطا ہوئے۔ جب جلال الدین خلجی بعمر ہفتاد سال بادشاہ دہلی ہوا تو یہ بادشاہ شاعر ومہرہ باز تہا تمام عمر اسکی شطرنج بازی اور شاعری مین بسر ہوئی چنانچہ اسکی غزل ہے۔

آن زلف پریشانت ژولیدہ نمی خواہم — وان روے ہمچو گل تارت تفتیدہ نمی خواہم
بے پیرہنت خواہم یکشب بکنار آئی — ان بانگ بلنداست این پوشیدہ نمی خواہم

کیقباد بادشاہ اور سید مولہ کا قتل بیگناہ ایسا پرآشوب ہوا کہ جسکے مکافات مین بادشاہ مبتلا ہوکر خود جان سے ماراگیا جلال الدین خلجی کے چار بیٹے تھے خانخانان - ارکلی خان - شہاب الدین اور رکن الدین بڑا بیٹا خانخانان نے بادشاہ کے سامنے وفات پائی امیر خسرو شاعر نے اوسکا مرثیہ یہ تصنیف کیا ہے ؎

چہ روزست این کہ من خورشید تابان را نمی بینم — دگر شد شب چرا ماہ درخشان را نمی بینم
شہ اینک بر سر تخت و بزرگان صف زدہ ہر سو — ہمہ ہستند لیکن خانخانان را نمی بینم

علاوہ پسران مذکور کے دو دختران پری چہرہ بادشاہ کی تہین جو اوسکے دولون بھتیجون علاءالدین اور الماس بیگ کو بیاہ گئین تہین اور خصوص ملکزادہ علاءالدین کو بادشاہ نے مثل فرزندان صلبی پرورش کیا تہا۔ اور اول بادشاہ نے جاگیر کڑہ مانک پور ملکزادہ جھجو کو جو سلطان غیاث الدین بلبن کا پوتا تہا عنایت کی ملکزادہ جھجو کو دعوے سلطنت کا تہا سکناے کڑہ مانک پور اسکے ارادونکو مستحکم کرتے تھے صاحب اقتدار تو تہا ہی اپنی فوج

اور قوت بڑہانے لگا اور مابین آراضی موضع کھمسرہ اور چوکا پور اپنی تخت گاہ قائم کی اور اس مقام کا نام شاہ آباد اور لشکرگاہ کا نام سیاہ رکھا گیا جو اسوقت نیست و نابود ہے اور جب تحت سلطنت قایم ہوچکا تو ملک جہجو نے اپنا نام غیث الدین رکھا اور ایک فوج کثیر لیکر واسطے تسخیر دہلی مانک پور سے روانہ ہوا۔ سلہ

خان کڑہ جہجوے کشورکشا   وزلب شاہان کڑہ دارد بیا

دہلی مین جب یہ خبر پہونچی بادشاہ نے ایک جرار لشکر اسکے مقابلہ کو روانہ کیا اور قریب قنوج جنگ ہوئی ملکزادہ جہجو نے شکست کہائی۔ بعد اس لڑائی کے بادشاہ نے ملکزادہ علاء الدین کو یہان کا گورنر اور جاگیردار مقرر کیا اگرچہ یہ بہی حریص اور چالاک تھا بادشاہ بیگم اسکی شوخ چیتون سے بدگمان ہوکر بادشاہ سے شاکی ہوئی لیکن بادشاہ نے بیگم کی باتون پر کچہ توجہ نہ کی اب علاء الدین کا روز بروز اقتدار بڑہنا شروع ہوا کڑہ مانک پور کی سرسبزی اور زرخیزی اسوقت تمامی ہندمین درجہ اول پر تہی اور یہان کے باشندے شوخ و چالاک اور مفسد تہے شیوخ و سادات جنکے بدن مین دوران خون عرب کا تہا لڑائی خونریزی انکا موروثی ترکہ تہا ملک جہجو کو بادشاہ سے لڑوا چکے تہے کچہ لوگ اس سازش مین معطوب تہے اور کچہ لوگون کے ان تغیرات مین نمبر ٹہرہ گئے تہے ملکزادہ علاء الدین بہت ہوشیار تہا لیکن سلطنت ہند کی آرزو اسکے دلمین بہری ہوئی تہی مگر دلمین خیال کرتا تہا کہ ملک جہجو کا سا نقشہ نہوجائے یک بیک دعوئی سلطنت بیکار ہے یہ سمجہکر پہلے اس نے لشکر کی مقدار بڑہانا شروع کی اور باشندگان کڑہ مانک پور اور بخصوص قوم دامغانی کو بڑے بڑے عہدے فوجی اور مالی عنایت کئے اور شبانہ روز اسکی مجلس مین لشکر کے بڑہانے اور زر و دولت کے حاصل کرنیکی تدبیرین ہوا کرتی تہین الغرض یہ راے قرار پائی کہ ملک دکہن دولت کی کہان ہے اسکو تاخت و تاراج کرکے دولت کثیر فراہم کرنا چاہیئے قوم دامغانی جسنے غور و غزنی اور ہندوستان کے فتوحات مین اپنا نام روشن کر رکہا تہا اسکے ساتہہ تہے ملکزادہ علاء الدین نے پچیس ہزار سواران چیدہ سے بلا اجازت بادشاہ دہلی ملک دکہن پر

سلہ دیکہو مثنوی قران السعدین

فوج کشی کی راہ مین گو دشوار گذار جنگل تہا پر بند ہاچل پہاڑ کے سلسلہ سے سات سو میل راہ
طے کر کے دیوگڈہ مین داخل ہو جانا علاء الدین ہی رستم ہند کا کام تہا راجہ دیوگڈہ
اور دوسرے راجگان دکہن سے جنگ ہوئی اور ہر مقام مین علاء الدین فتحیاب ہوا
مال غنیمت علاوہ سونے اور چاندی کے ایکہزار من جواہرات لیکر مانکپور مین واپس آیا
علاء الدین کا سلسلہ ڈاک کڑہ مانکپور سے دہلی کو ہمیشہ جاری رہتا تہا ملک دکہن کی
مہمات مین مصروف رہنے سے چہ مہینے تک کوئی عرضداشت اسکی بادشاہ دہلی کے حضور مین نہین
پہونچی اور یہہ خبر منتشر ہوئی کہ ملکزادہ علاء الدین ملک دکہن لوٹ کر بیشمار دولت اپنی جاگیر کڑہ
مانکپور مین لایا ہے ملک حبیب حیدر نے بادشاہ سے عرض کی کہ ملکزادہ علاء الدین کی
خبرگیری لازم ہے ایسا نہو کہ وہ بہی مثل ملک چہجو دعویدار سلطنت ہو جاے تو پہر سخت مشکل ہو کیونکہ
ملک دکہن سے زر و دولت کثیر اوسکے ہاتہہ آگئی ہے اور دکہن کی مہمات مین اوسکی لشکر کا دل بہی
بڑہا ہوا ہے اس گفتگو سے بادشاہ کا دل علاء الدین کیطرف سے پہیکا ہو چلا تہا لیکن ملکزادہ
الماس بیگ برادر علاء الدین نے عرض کی کہ علاء الدین نے ممالک غیر پر فتوحات حضور
ہی کے نام سے کیئن ہین اور جسقدر زر و دولت وہ لایا ہے سب حضور کا مال ہے
اور پوشیدہ ان خیالات اور معاملات کا ایک مضمون الماس بیگ نے اپنے بہائی
علاء الدین کو لکہکر بہیجدیا جب علاء الدین کو یہہ حالات معلوم ہو گئے اوسوقت ایک
عرضداشت بادشاہ کے حضور مین بدین مضمون تحریر کی کہ خانہ زاد جوانی کے اومنگ مین
غیر مفتوحہ ممالک کی فتوحات کی ازحد تمنا رکہتا تہا اور اپنی کوتاہ اندیشی سے خیال کرتا تہا کہ معاندین
کی رخنہ اندازی سے سرکار عالی فدوی کو اجازت نہ دینگے تو حوصلہ دلکا دل ہی مین رہجائیگا اس جوش
طبیعت نے غلام کو بے ادبانہ ایسے دشوار گذار کام کیطرف رغبت دلائی جسکی وجہ سے اول
صعوبات سفر اور مقابلہ غنیم کی برداشت کرنی پڑی دوسرے اب شب و روز کی نیند
حرام ہے خود کردہ را علاجے نیست اگرچہ اقبال شاہی شامل حال بندگان عالی تہا کل
مہمات مین فتحیاب ہوا اور دولت و مال نصیب اولیاے سلطنت ہوا پر افسوس

سله دیکهو تاریخ فرشته

خوشی خانہ زاد کی رنج کے ساتھہ متبدل ہے ادہر غلام نادم و پشیمان ہے اور ہر معاندین کو موقع
میری شکایت کا ہاتھہ آگیا ہوگا اور جہان پناہ کو بدظن اور بدگمان کردیا ہوگا ایسے خیالات نے
غلام کو ہراسان اور پریشان کر رکھا ہے کہ حاضری مین مبادا کوئی سلوک نازیبا میرے ساتھہ
کیا جائے ہر آئینہ خوبی تقدیر سے کوئی چارہ سوائے اسکے نظر نہین آتا کہ صحرا نورد ہوجاؤن یا
خودکشی کرون اس لئے مال غنیمت امانت سلطانی پیشکش بندگان بارگاہ ہے الغرض اس
عرضداشت اور نذرانہ نے بادشاہ حریص کا غبار خاطر دور کردیا زر و جواہر کی آرزو مین کچھہ
انجام کار نہ سوچا اور بلا مشورہ ارکین سلطنت عازم کڑہ مانکپور ہوا اور الماس بیگ یہ خبر
پاکر کچھہ حیلہ و حوالہ کر کے پہلے سے چلدیا تھا اور اپنے بھائی سے جاملا تھا ادہر بادشاہ شہر قنوج
کے داخلہ پر سفر تری کا عازم ہوا اور بجرے اور کشتیان فراہم کی گئین اور بسواری کشتی خود
سوار ہوا اور فوج براہ خشکی روانہ ہوئی تاکہ قبل پہونچنے بادشاہ کے لشکر سلطانی کڑہ مانکپور
مین پہونچ جائے لیکن قسمت سے لشکر سلطانی پیچھے رہ گیا اور بادشاہ کا بیڑہ کشتی مانک پور
مین داخل ہوگیا بقول الفنٹین صاحب گورنر بمبئی کہ تاریخ ۱۷ ماہ رمضان اور وقت عصر تھا
اور بادشاہ روزہ دار تھا اور تاریخ فرشتہ کی بجنسہ عبارت نقل کیجاتی ہے سلطان
جلال الدین فیروز خلجی در کشتی مصحف می خواند و روزہ میداشت بوقت عصر بکنار آب
گنگ رسیدہ از کشتی بیرون آمد ملک علاء الدین شرف ملازمت نمودہ بر پائے سلطان افتاد
بادشاہ طمانچہ از راہ شفقت و محبت بر رخسارہ او زدہ مرحمت فرمودہ کہ من باین ہمہ
تلطف ترا پرورش کردہ از خوردے بزرگ کردہ ام ہموارہ در نظر من از پسران عزیزتر بودہ
ہنوز بوے طفلی تو از جامہ من برطرف نشدہ چگونہ در حق تو بدی خواہم کرد این گفتہ دست
علاء الدین را گرفتہ بجانب کشتی روان شد علاء الدین اشارہ کرد محمود بن سالم کہ از اجلاف
سمانہ بود بشمشیرے سلطان را زخمی ساخت سلطان زخمے خوردہ بجانب کشتی دوید و گفت کہ
علاء الدین بدبخت چہ کردی اختیار الدین کہ پروردہ نعمت بادشاہ بود از عقب درآمدہ
سلطان کہ ہنوز بکشتی در نیامدہ بود بر زمین انداخت و ہنگام غروب آفتاب سرش بریدہ
پیش ملک علاء الدین آوردہ و سر آن تاجدار را بر سر نیزہ کردہ در کڑہ مانکپور گرداندند

واز آنجا بشہر آوردہ بردند۔ امیر خسرو شاعر جو اسوقت کا شاعر تہا وہ کہتا ہے[۱] کہ جلال الدین فیروز خلجی مانک پور مین قتل کیا گیا اور علاء الدین مانکپور مین تخت نشین سلطنت ہوا۔

ز روزہ رفت نصفی یا ہمین فسال	ز ہجرت شش صد و پنج و نود سال
کہ در دولت شد از عون الہی	بمانک پور تخت آرای شاہی
گرفت دست جہان موج شد	کہ مانک پور ز زر و مال پر شد
ازان پس با شکوہ لشکر و پیل	روان شد فتح دہلی را بہ تعجیل
خزانہ زیر شد منزل بہ منزل	ز زر کردہ کلید کار مشکل

تاریخ فرشتہ کی بعد کی تصنیفات[۲] مین ایسا مضمون درج ہے کہ جب سلطان جلال الدین خلجی مانک پور پہونچا علاء الدین بغرض امداد خدمت مین خواجہ کڑاک صاحب کے حاضر ہوا خواجہ صاحب نے ارشاد کیا ؎ ہر کہ کند با تو جنگ + تن در کشتی سر در گنگ + پس مصداق شعر جلال الدین کشتی پر قتل کیا گیا تن اوسکا کشتی پر رہا اور سر دریا مین غرق ہوا اور جس مقام پر سر دریا مین غرق ہوا اوس مقام پر ایک ضلع آباد ہو کر نام اول اوسکا گم سرہ اور بعد مین کہمسرہ معروف ہوا اور تاج دریا مین بہتا ہوا ملاحون نے پایا تہا اوس کے صلہ مین جو اراضی اونکو انعام مین ملی اوسکا نام ابتک تاج ملاحان ہے معتبر تواریخ[۳] اور روزنامچہ سلاطین سے جو اوسی زمانہ کی تصنیفات ہین۔ تن در کشتی سر در گنگ کا وجود ظاہر نہین ہوتا اور لفظ جنگ کسی حالت مین صادق نہین آتا بلکہ علاء الدین نے خود دغا سے سلطان کو قتل کیا ہے بلکہ خواجہ صاحب کا دوسرا شعر تن در کشتی سر در گنگ کے مخالف ہے ؎ من ترا دادم سریر و سلطنت + بر زدہ بر خاک تاج دشمنت +

بعد قتل سلطان جلال الدین ملکزادہ علاء الدین ایکسال کڑہ مانکپور مین مقیم رہا

[۱] دیکھو مثنوی خضر خانی دیول رانی۔

[۲] دیکھو مفتاح التواریخ۔

[۳] دیکھو مبارک شاہی تاریخ۔

اور پہر تخت دہلی پر متمکن ہوا اس بادشاہ کے پاس علاوہ دولت بیشمار چار لاکہہ سوار تھے اس کے عہد دولت مین امیرون کے چار درجے تھے خان - ملک - امیر اور سپہ سالار اور عہدہ داران جلیل القدر کے چہہ درجے تھے - نظام الملک - وزیر الممالک - صدر جہان - قاضی القضات - صدر الاسلام اور شیخ الاسلام اور ضلع کے حاکم چودہری - متصرف محتسب - کوتوال - قاضی - اور سکہ تنکہ طلائی برابر اشرفی انگریزی حال - اور تنکہ نقرہ مساوی آٹہہ آنہ حال کے اور شرح نرخ غلہ وغیرہ بحساب اور وزن حال یہہ تہا -

نام جنس	وزن بحساب انگریزی سیر	قیمت بحساب حال	نام جنس	وزن بحساب انگریزی سیر	قیمت بحساب انگریزی حال
گیہون	۱۲ مار	۲ر۶ پائی	مصری	۲۴ تولہ	۸ پائی
جو	۱۲ مار	ار۴ پائی	شکر	۲۴ تولہ	۴ پائی
شالی	۱۲ مار	ار۸ پائی	شکر سرخ	۲۴ تولہ	۲ پائی
چینا	۱۲ مار	ار۸ پائی	روغن زرد	۲۴ تولہ	۴ پائی
ماش	۱۲ مار	ار۴ پائی	روغن تلخ	۱ مار	۴ پائی
مونگ	۱۲ مار	ار			
نمک	۱۰ مار	۴ پائی			

علاء الدین بادشاہ دہلی کے عہد دولت مین شیوخ دامغانی بڑے بڑے عہدون پر ممتاز ہوئے اور اکثر پایہ وزارت پر پہونچ گئے تہے اسوقت مانکپور کا لقب دہلی کوچک کا تہا اس عہد کی آبادی اب بالکل ویران اور کشت زار ہے ؎ چغد نوبت می زند بر قلعۂ افراسیاب ÷ پردہ داری می کند بر طاق کسرا عنکبوت + نیرنگی عالم قابل دید ہے وہ میدان جسمین نام آوران روزگار متمکن تہے ڈیوڑہیون پر بازار گرم تہا چوبدارون کی آوازون اور نقیبون کے نعرون اور نقارون کی صداؤن سے مشرق سے مغرب تک

گونج رہا تھا طرفۃ العین مین ایک سیٹی کے ساتھ ٹھیٹر کے پردے کے مانند سب کارخانہ اولٹ گیا
کہتے ہین کہ اس قوم دامغانی کی سروت کا ایک نمونہ یہہ تھا کہ نوسو نواسی پالکی نشین ایک دسترخوان پر
کھانا نوش فرماتے تھے کہ سید جلال المخاطب مخدوم جہانیان وارد مانکپور ہوئے جاہ وجلال قوم
دیکھکر یا کسی نے کچھہ گستاخی کی ہو درویش نے کہا کہ ملک الموت کا گذر اس خاندان مین
نہین ہوا یہہ کلمہ گویا پیغام اجل تھا اسوقت موت کا بازار گرم ہوگیا جسکی قضا دامنگیر
تھی وہ طعمہ اجل ہوگیا بقیہ لوگ اپنی جانین لیکر مانکپور کو خیرآباد کہکر رخصت ہوگئے
اب یہان کیا تھا ؏ نہ لشکری نہ سپاہی نہ کثرت الناس ہے - ان بیانات کی صداقت
قوم دامغانی کے دستور العمل سے ہوتی ہے کیونکہ یہہ لوگ اب مانکپور مین بود و باش نہین
رکھتے ہین اتفاقاً بیر و نجات سے یہان آہی جاتے ہین تو دن بہر یہان رہتے ہین اور شام کو
حدود قصبۂ مانکپور سے چلے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ شب باش ہونا ہمارا باعث ہلاکت
ہے عارضہ دردسر لاحق ہوجاتا ہے علاوہ اسکے خاندان سادات گردیزی قصبہ مانکپور مین
آباد ہے ان بیانات کی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعد تباہی دامغانیان درویش
صاحب ہمارے یہان مدعو ہوئے تھے اور بہ برکت دعا فقیر عہدہ ہائے قاضی
وراجی ہمارے بزرگوار کو سرکار دہلی سے عطا ہوئے جسکا مفصل بیان راقم آیندہ
حالات سادات گردیزی مین تحریر کریگا لیکن وہ یہہ نہین کہتے کہ اس موقع پر سید
جلال مخدوم جہانیان تشریف لائے یا کوئی دوسرے صاحب کمال رہتے زمان دراز
کے بیانات زبانی ہین جو کچھہ ہون - کتاب آئینہ اودہ مولفہ سید شاہ ابوالحسن قطبی سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ سید جلال مخدوم جہانیان بزمان سلاطین شرقیہ جونپور وارد مانکپور ہوئے
اور قوم دامغانیان مانک پور کو دعائے بد دی لیکن سید جلال صاحب شب چہاردہم
ماہ شعبان ۷۰۷ھ مین متولد ہوئے ؏ اور ۷۸۵ھ مین وفات پائی -

تاریخ تولد	ہفت صد ہفت سال ہجری بود		کان مہ برج دین طلوع نمود	۷۰۷ھ
تاریخ وفات	تاریک گشت جملہ جہان بے جلال شاہ		تاریخ بود ہفت صد ہشتاد و پنج سال	۷۸۵ھ

یہہ زمانہ سلطنت دہلی مین سلطان محمد تغلق کا تھا اور سید جلال مخدوم جہانیان کا سفرنامہ

طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے مانک پور مین اونکا تشریف لانا درج کتاب نہین ہے سید جلال الدین
بخاری کی اولاد قصبہ کڑہ اور محلہ دارا گنج و رسول آباد متعلق شہر الہ آباد اور موضع پٹی شاہ
اور قصبہ ایرانوان ضلع فتحپور مین آباد ہے واقع مندرجہ بالا کی تصدیق اونسے بھی نہین
ہوتی ان وجوہ سے کہا جاسکتا ہے کہ قوم کی تباہی کا سبب کوئی دوسرے درویش ہونگے
اور کتب تواریخ سے اور اسباب تباہی قوم معلوم ہوتے ہین ۷۴۸ھ مین خواجہ
شمس الدین دامغانی صوبہ دار گجرات بجرم بغاوت قتل کیا گیا اور غیاث الدین دامغانی
محمد تغلق سے منحرف ہوکر کرناٹک کا حاکم خودسر ہوگیا تہا اور اسی سال مین علامہ عصر
شیخ نظام مائن نے کڑہ مانک پور مین دعوی نبوت کیا تہا اور جماعت کثیر مسلمانون
مین اس باعث سے ایک ہنگامہ ہوا تہا ممکن ہے کہ بوجہ بغاوت بادشاہ دہلی کے خواہ جماعت
اہل اسلام نے اس قوم کو مانکپور سے رخصت کردیا ہو یا اوس وقت کوئی درویش باکمال
نے بددعا ان کے حق مین کی ہو لیکن قوم کا جاہ وجلال اکثر کتب تواریخ مین مندرج
ہے ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ مین لکھتے ہین کہ شمس الدین دامغانی بادشاہ سیلان بود۔
قصبہ لطیف پور ایک موضع مانک پور سے جانب شمال بفاصلہ میل واقع ہے قدیم
باشندے یہان کے شیوخ صدیقی دامغانی ہین انکا بیان ویسا ہی ہے جیسا کہ اوپر مذکور
ہوچکا ہے لیکن وہ بھی نسبت بدعا کے کسی خاص فقیر کا نام نہین بیان کرتے ہین اس
قصبہ مین ایک مسجد پختہ ہے جسکی دیوار مین نشان پنجہ دست بنا ہوا ہے کہتے ہین کہ
عبداللطیف دامغانی کے مرشد ملک شاہ محمد دامغانی کا پنجہ ہے یہہ قوم اکثر مقامات
دیہات حوالی کڑہ مانکپور مین آباد ہے طرز معاشرت اونکا مثل کاشتکاران نومسلم
کے ہے پوشش زن و مرد کی دہوتی ہے اکثر عورات مغلی پایجامہ بھی پہنتی ہین و ملت
و مصاہرت بھی مثل اقوام پارینہ کے ہے اس قوم کے بعض لوگ جو قصبہ جات ردولی
و امیٹھی و تہولینڈہی وغیرہ مین آباد ہین اونکا طرز معاشرت البتہ مثل شرفائے
قصبہ کے ہے مگر اس قوم کے اکابر کی سوانح عمری ہمکو دستیاب نہین ہوئی ورنہ

سلہ دیکھو تاریخ فرشتہ وکارنامہ تغلق۔

ضرور درج کتاب ہوتی اور خاص قصبہ مانک پور مین انکی یادگار مساجد و مقابر پختہ اور عمارات منہدم شدہ کے نشانات موجود ہین مگر اونپر کوئی کتبہ یا نوشتہ موجود نہین ہے اب بجز اسکے کہ فاتحہ خیر پڑہین اور کیا ہو سکتا ہے۔

شیوخ غوری قصبۂ مانک پور

مساجد و مقابر غوری کے اس قصبہ مین موجود ہین اور نسل بہی موجود ہے لیکن غوری لقب اب متروک ہے مغربی حصہ رہتاس گڈہ جو سابق کے کاغذات مین بالاے حصار لکہا جاتا تہا یہان ملکیت و مکانات شیوخ صدیقی کے ہین لیکن حیثیت تعمیر مکانات سے زمانہ تعمیر تین سو برس سے زیادہ کا نہین معلوم ہوتا ان شیوخ کے بیانات ہین کہ مورث اعلی ہمارے شاہ برہان الدین عرف شاہ بڈہن بن شیخ قارن ابن شیخ یادگار بن پیر محمد ابن صلاح الدین بن عبد القادر ابن محمد زاہد بن قطب الدین ابن محمد عابد بن نور الدین ابن ضیاء الدین بن سراج الدین ابن صدر الدین بن محمد صالح ابن عبد الواسع بن عبد اللہ ابن عبد الخالق بن امام قاسم ابن محمد بن محمد ابن حضرت عبد اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ شاہ برہان الدین مورث اعلی کی قبر شام بالاے حصار گوشہ شرقی و شمال صحن دروازہ شیخ امین الدین جسین مین موجود ہے اس قوم کے بیانات ہین کہ مورث اعلی ہمارے ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی کو بہ جہاد وارد مانکپور ہوئے واقعی قوم پارینہ ہے وصلت و مصاہرت ان کی دیگر اقوام شیوخ و سادات عظام حوالی گڑہ مانک پور کے ساتہ ہے اور قوم فاتح بہی ہونا اس سے ثابت ہے کہ ان کے مکانات بالاے حصار ہین مذہب اہل سنت جماعت ہے ان کے شجرہ اولاد عقاب مین اب تک شاہ برہان الدین سے صرف پندرہ پشتین ہوتی ہین اور شجرہ اولاد عقاب سید شاہ شہاب الدین گردیزی مین اب تک سید شاہ شہاب الدین سے قریب چوبیس یا پچیس پشت کے گذرین ہین اس شجرہ کے میلان کرنے سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ شاہ برہان الدین سے پہلے کوئی بزرگ

اس خاندان کے مانک پور مین ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی آئے ہین اور بوجہ امتداد ایام اولاد کو اونکا نام فراموش ہو گیا ہے۔

عہدہ متولی معافیات اور قانون گوئی سرکار دہلی سے اس خاندان مین عطا ہوا تھا جب سرکار شاہ اودہ مین معافیات ضبط ہو گیئن تو دفتر تولیت شکست ہو گیا او عہدہ متولی بھی جاتا رہا صرف عہدہ قانون گوئی سلطنت انگریزی تک برقرار رہا جب شیخ احمد زمان قانون گو تحصیل کنڈہ نے سنہ ۱۲۸۸ھ مین وفات پائی اور اون کی اولاد مین قابلیت انصرام کام نہین تھی اسوجہ سے یہہ عہدہ بھی اس خاندان سے رخصت ہوا قدیم زمینداری اس خاندان کی موضع ریولی تھی جو اب شامل علاقہ راہیپور کے علاوہ اسکے چند دیہات مقبوضہ خاندان تھے وہ بھی فروخت ہو گئے مانک پور کے ملحق ایک مزرعہ چک زاہد غوری نام مقبوضہ خاندان ہے اور اونکے مورثون کا آباد کردہ ہے اس لئے راقم نے شیوخ غوری مین اس خاندان کو شمار کرکے ان کا ذکر تحریر کیا ہے نقول فرمان متولی و قانون گوئی عطیہ سلاطین دہلی درج کتاب کئے جاتے ہین۔

نقل فرمان اور مُہر شہنشاہ اکبر بادشاہ — (مُہر) — طُغرا

جاگیرداران و کروریان وچودھریان و متصدیان مہمات حال و استقبال حویلی سرکار مانک پور را اعلام کنند حکم جہان مطاع گردون ارتفاع از ممکن بلطف مرحمت اشرف ہمایون شرف اصدار و اعزاز ایراد یافت کہ چون عہدہ متولی عملہ حویلی سرکار مانکپور شیخ محمد بن شیخ منصور مرحمت ساختہ می باید کہ بموجب مقرر مسلم دانستہ از صوابت تغیر و تبدیل مقبول سند مجدد نطلبند چون بتوقیع رفیع اشرف علی قرین و مجلی گردد اعتبار نمایند تحریر فی التاریخ یازدہم رمضان المبارک سنہ جلوس تہنیت مانوس۔

بوجہ بوسیدہ ہو جانے کاغذ فرمان کے عبارت ظہری کی نقل نہین کی گئی لیکن تاریخ عبارت ظہری یازدہم رمضان المبارک سنہ ۹۶۹ھ مقدس مرقوم ہے۔

نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

مُہر

طغرا

خدمت قانون گوئی پرگنہ حویلی مانک پور تابع صوبہ الہ آباد از تغیر قانون گویان بمحب اللہ از فصل ربیع استحقاق بیل حسب الضمن مقرر باشد کہ لوازم و مراسم دقیقہ از دقائق دولتخواہی داشتی نامرعی نگذارد و در ازدیاد آبادی و فور زراعت و سررشتہ تقسیم موازنہ مشخص و مشرح سال بسال موافق ضابطہ معمولی بدفترخانہ معاشرت و پیرامون تغلب و تعدی نگردد و رعایا را بحسن معاشرت از خود راضی داشتہ زیادہ بر رسومات خود میدادہ اند چیزے دیگر از احدے نستانند و مبلغ ہشت ہزار روپیہ پیشکش را مطابق تعہد داخل سازد باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران وکروریان حال و استقبال او را قانون گوے پرگنہ مرفوع القلم دانستہ سند مجدد نطلبند طریق زمینداران و متصدیان و رعایا و مزارعان پرگنہ مسطور آنکہ از سخن صوابدید چیزیکہ متضمن کفایت سرکار والا خواہد بود بیرون نروند تاریخ پانزدہم سوال سال چہلم از جلوس ہمایون فرخندہ فال مطابق ۱۱۰۵ھ مقدس۔ (واضح ہو کہ بوجہ طوالت فرمان کے عبارت ظہری نہیں لکھی گئی)

شاہ برہان الدین

شیخ بہاء الدین
شیخ جنید
شیخ منصور
خواجہ خضر
محمد افضل
محمد یحییٰ
شیخ محمد تاج
شیخ محمد متولی
حسین قلی
شیخ منگ
محمد زاہد
محمد عابد
شیخ قطب
شیخ کہن
غلام احمد
محمد حسین
میاں ہاشمی
مبارک محمد
فہیم اللہ شہید
حبیب اللہ
اکرام اللہ
غلام محمد
غلام کریم
نور محمد
میاں دھڑی
قلندر بخش
خواجہ بخش
غلام معین الدین
کریم اللہ
بی بی عیسنی
محمد حیات
محمد موسیٰ
بی بی بو
غلام مصطفیٰ
محمد حسن
منظور حسین
فیض بخش
عبد الغفور
کنیز فاطمہ بی بی
بی بی باندی
بخش علی
امام الدین
شرف الدین
بی بی سعیدہ
حمزہ علی
کریم الزمان
منشی رحمت اللہ
بی بی سلیمان
میاں رشید
امداد حسین
حسین صدیق
امین الدین حسین
بی بی آمنہ
قمر الدین
کلثوم بی بی
غنی احمد اللہ
سلامت اللہ
بشارت علی
کنیز فاطمہ بی بی
نثار فاطمہ بی بی
الٰہی بخش
حسین بخش
بی بی ظہیر النساء
عبد الغفار
زمان احمد
امانت اللہ
رضا احمد
محمد احسن
علی احمد
محمد اشرف
نظیر النساء بی بی
لئیقہ بی بی
منیر النساء بی بی
وصی فاطمہ
وحید النساء بی بی
نظام الدین
بی بی سلیقہ

شاہ محمد قاسم

مختصر حالات خاندان قاضیان بلندہ ضلع فتحپور موجودہ قصبۂ مانکپور

خاندان قاضیان قصبہ بلندہ ضلع فتحپور سے قاضی وحاجی عبد الرزاق بن قاضی محمد بخش ابن حافظ شاہ قطب الدین بن مولوی فرید الدین ابن شیخ ابوالخیر بن شیخ غلام مرتضی ابن شیخ فتح اللہ بن شیخ بھکاری ابن شیخ نصیر الدین بن شیخ بدیع الدین عرف بڈی ابن خواجہ رکن الدین بن خواجہ بدر الدین ابن خواجہ ضیاء الدین بن خواجہ حمید الدین ابن خواجہ معین الدین بن خواجہ نعیم الدین ابن خواجہ صلاح الدین بن امیر بدر الدین ابن امیر عبد الغفور بن عبد الشکور ابن امیر عبد الحاکم بن امیر ابوالقاسم ابن امیر ابوالہاشم بن امیر ابوالقاسم ابن امیر عبد القادر بن امیر عبد المقتدر ابن امیر عبد الغفار بن امیر عبد الستار ابن امیر عبد الحی بن امیر عبد الغنی ابن امیر عبد الرحمن بن امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ - بوجہ وصلت ومصاہرت خاندان شیوخ صدیقی وغوری قصبۂ مانکپور وارد قصبۂ مانکپور ہوئے چند روز قیام کے بعد ۱۳۱۲ھ مین راہی ملک بقا ہوئے اور ارض مانکپور مین مدفون ہوئے قطعہ سال وفات تصنیف کردہ مولوی عبد الغفور خلف اوسط مرحوم ومغفور

قبلۂ وکعبۂ ما بادۂ رحلت نوشید	کیف شادی مرا کرد زاندوہ تباہ
گفت ہاتف سن رحلت زنہال دل خون	از سر رنج وغم ودرد وقلق زاری وآہ

حروف رنج وغم ودرد وقلق زاری وآہ کا سر حرف کے اعداد سے ۱۳۱۲ھ نکلتا ہے مرحوم کے چھوٹے صاحبزادہ قاضی عبد المجید جنکا سلسلۂ ناہالی قصبۂ مانکپور مین ہے اونہون نے اپنی بود وباش بظل عاطفت وحمایت شیخ عبد الغفور صدیقی اپنے نانا کے مانکپور مین اختیار کی قاضی عبد الرزاق مرحوم ریاست بہرتپور مین عہدہ کے جج عدالت اور معتمد ریاست اور ایک معروف دیانت دار افسر تھے اس خاندان کا مورث اعلی شیخ ابوالخیر بزمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی منصب سلطانی پر فائز ہوکر موضع

نصیر پور پرگنہ جہونسی ضلع الہ آباد سے منتقل ہو کر ضلع فتحپور مین اقامت گزین ہوا انکی اولاد
عقاب کو سرکار دہلی سے مراتب جلیلہ عنایت ہوئے۔ مولوی فریدالدین پسر شیخ ابوالخیر کو
سرکار معظم شاہ خلف عالمگیر بادشاہ دہلی سے عہدہ قضا اور قطعہ اراضی موضع براری سے
قریب موضع بلندہ پرگنہ ہسنوہ ضلع فتحپور عطا ہوئی اس قطعہ اراضی عطیہ سلطانی کا اول نام
چک براری معروف ہوا مگر مولوی فریدالدین نے واسطے خوشنودی مزاج بادشاہ اس
اراضی مین قصبہ بنام نہاد بادشاہ آباد کیا اور اوسکا نام معظم آباد رکہا جو اب تک اونکی اولاد کا
مقبوضہ ہے اس خاندان کے لوگ صاحب علم و فضل اور صاحب تقوی اور عہدہ ہائے
جلیلہ پر ممتاز ہوتے گئے اور زمان حال مین منشی عبدالرحمن صاحب نے علاقہ زمینداری
کیطرف زیادہ توجہ کی آخر انکی زمینداری کو ایسی ترقی ہوئی کہ اب شمار انکا تعلقداران
ضلع فتحپور مین ہے حافظ شاہ قطب الدین جد امجد قاضی و حاجی عبدالرزاق ایک
باخدا بزرگ تہے مولانا انوار صاحب لکہنوی کے خلیفہ تہے جنکا عُرس سالانہ قصبۂ بلندہ
مین اب تک ہوتا ہے۔ مولوی قاضی عبدالغفور پسر اوسط قاضی عبدالرزاق مرحوم کو مولوی
مشاہ سکندر علیخان تخلص وصل قندہاری لکہنوی خالصپوری سے تلمذ ہے اور تخلص
آپ کا شاعرانہ مذاق مین نہال ہے جیسا کہ قطعہ تاریخ سال وفات مندرجہ ماسبق سے
ظاہر ہوتا ہے آپنے بعد حصول علوم درسیہ و متعارفہ ۱۲۹۶ھ مین فارغ التحصیل ہو کر
دستار فضیلت زیب سر کی اور سند الفراغ علوم سے کامیابی حاصل کی آپکی تصانیف
سے رسالۂ آب حیات در مسائل چاہ و مفید الطلباء و تذکرت الناقہ فی بیان العروض
والقافیہ اکثر مطبوع ہو چکی ہین۔

شیخ غلام مرتضیٰ

شیخ ابوالخیر
شفیع الدین
مولوی معین الدین
مولوی کریم الدین
مولوی سعد اللہ
مولوی نورالدین
مولوی فریدالدین
شیخ عطاء اللہ
قاضی نظام الدین
قاضی قطب الدین
دختر
دختر
قاضی فیض بخش
عطا حسن
مولوی عبداللہ
تصدق علی
مہدی حسن
واحد حسن
محمود الحسن
دختر
عماد الحسن
عتیق الحسن
قاضی احمد بخش
منشی عابد علی
دختر
دختر
منشی عبدالرحمن
قاضی عبدالسبحان
شاہجہان بی بی
عصمت النساء بی بی
(زوجہ عبدالرحیم عمادالحسن)
قاضی محمد بخش
منشی بدرالدین
مولوی سعیدالدین
رشید الدین
فاطمہ بی بی عزیز
(زوجہ محمد اشرف)
مولوی رمضان علی
فضیل النساء بی بی
قاضی عبدالرزاق
قاضی عبدالشکور
عابدہ بی بی
زاہدہ بی بی
شرف النساء بی بی
(زوجہ عبدالسبحان)
قاضی عبدالحمید
دختر
دختر
حبیب الرحمان
قاضی عبدالمجید
کنیز فاطمہ بی بی
عبدالوحید
عبدالعزیز
عبدالحی
مولوی عبدالغفور
عبدالقادر
خلیل الرحمان
دختر
عبداللطیف
عبدالکریم
دختر
دختر

سادات نقوی گردیزی قصبۂ مانکپور

گردیز ایک قصبہ کا نام ہے جو شہر غزنی کے متصل افغانستان مین واقع ہے اگلے زمانے مین یہہ قصبہ زمُر نام ایک دیوزاد مخلوق کا پایۂ تخت مشہور ہے اور حصار سنگین اس قصبہ کا اب تک موجود ہے اور ایک حاکم امیر صاحب والی کابل کیطرف سے یہان رہتا ہے اور چند خاندان سادات اب بہی اس قصبے مین آباد ہین اور باشندگان قصبۂ گردیز جب یہان سے جلاوطن ہوکر ہندوستان مین سکونت پذیر ہوئے وہ لوگ ہندوستان مین سادات گردیزی کے لقب سے معروف ہوئے اسوقت سادات گردیز مختلف مقامات ہند مین آباد ہین چنانچہ شہر ملتان کے خاندان سادات گردیزی جعفری کہلاتے ہین اس خاندان کا مورث اعلی سید جمال الدین یوسف ملقب بہ شاہ گردیز رحمۃ اللہ علیہ ہے اور جنکی خانقاہ ایک شہرت خاص رکہتی ہے اور شاہ گردیز کے نام سے ایک محلہ اس شہر مین معروف ہے اور اس خاندان مین خان بہادر سید حسن بخش رئیس ملتان ایک مشہور شخص ہین لیکن دیگر مقامات مثل اضلاع دہلی وگورگانوہ وفرخ آباد وہردوئی وکانپور والہ آباد وپرتاب گڈہ ورائے بریلی وغیرہ کے سادات نقوی گردیزی مشہور ہین جو دوبرادران یعنی سید محمد شہاب الدین وسید احمد شمس الدین گردیزی کی اولاد ہونے کے دعویدار ہین جنمین اضلاع دہلی وگورگانوہ کے سادات اولاد سید احمد شمس الدین کی ہین باقی اضلاع پرتاب گڈہ ورائے بریلی وغیرہ کے سادات اولاد سید محمد شہاب الدین کی بیان کرتے ہین اور اپنی جلاوطنی قصبۂ مانکپور ضلع پرتاب گڈہ سے ظاہر کرتے ہین۔

حضرت امام علی النقی

- جعفر
- عبداللہ الحسین
- حضرت امام حسن عسکری

عبداللہ الحسین: سید ابراہیم — سید رضی الدین — سید محمد

انکی اولاد مین سادات قتبائی جہونسی وکندرہ وغیرہ ضلع الہ آباد اور رائے بریلی ہین۔

انکی اولاد مین سادات صفہانی قصبہ کڑہ اور موضع سنڈوا ضلع فتحپور مین ہین۔

جعفر: سید طاہر ابو القاسم — علی الاشعری — سید اسمٰعیل

ملقب بہ کذاب ثواب۔

علی الاشعری: انکی اولاد مین سید شاہ نظام الدین اولیا ہین۔

سید طاہر ابو القاسم: ابو العلی — سید ابو محمد موسیٰ

ابو العلی: انکی اولاد مین سید نجم الدین سبزواری جنکی اولاد قصبہ جائیس ونصیر آباد ضلع رائے بریلی مین ہے۔

سید اسمٰعیل: انکی اولاد مین سید جلال بخاری ہین۔

سید ابو محمد موسیٰ — سید ابو طالب حمزہ — سید محمد عسکری — سید امیر حمزہ سبزواری — سید نظام الدین حسن عرف … — سید عیسیٰ باقر — سید بدر الدین حسن

ملقب بہ عالم ربانی۔

بہ تعقبہ گردیز مضافات غزنی مین اقامت گزین ہوئے لکہا ہے کہ سید نظام الدین حسن از اصحاب سلطان محمود غزنوی واز یاران غمگسار سالار ساہو واز افسران لشکر سلطان و در غزوات ہند ہمراہ اوشان می بود۔

سید بدر الدین حسن:

۱ — شمس الدین سید احمد عرف …

۲ — شہاب الدین سید محمد عرف …

انکا خطاب سید اجل گردیزی۔

کہتا ہے کہ جب سید زین الدین حسن فتنۂ چنگیز خان مغل مین بمقام قصبۂ گردیز قریب
زمانہ ۶۱۹ھ شہید ہوگئے تب سید محمد شہاب الدین و سید احمد شمس الدین برادران
یعنی ابنان سید زین الدین حسن قصبۂ گردیز سے ہجرت کرکے شہر ملتان مین اپنے خال (ماموں) سید
جمال الدین یوسف شاہ گردیز کے پاس چلے آئے اور ایک مدت تک اپنے خال سے تربیت و تعلیم
پائی اور بعد وفات شاہ گردیز رحمۃ اللہ علیہ دونوں بھائی وارد شہر دہلی ہوئے اسوقت دورۂ سلطنت
سلطان شمس الدین التمش کا تھا اس بادشاہ نے بوجہ شرافت و نجابت خاندانی اپنے دختر کا عقد
نکاح سید احمد شمس الدین کے ساتھ کردیا اور جب یہ بیگم لاولد فوت ہوگئی تو دوسرا عقد نکاح سید
احمد شمس الدین کا مسماۃ راضیہ بیگم دختر سلطان رکن الدین فیروز ابن سلطان شمس الدین التمش
کے ساتھ ہوا اور اس بیگم کے بطن سے دو پسر سید عماد الدین محمد و سید عز الدین متولد ہوئے سید
احمد شمس الدین کی بود و باش تا زمان حیات شہر دہلی کہنہ غیاث پورہ مین رہی اور بعد وفات
بمقام مہرولی قریب حوض شمسی مدفون ہوئے۔ شجرۂ اولاد اعقاب مختصراً تحریر کرتا ہون۔

شجرہ خاندان اضلاع دہلی و گورگانوہ وغیرہ

سید رضی الدین
سید اعز الدین احمد
سید احمد
سید معین الدین محمد
سید بہاء الدین حسن
اولاد انکی موضع بہونکر ضلع گورگانوہ اور دیگر مقامات مین آباد ہے۔
سید نصیر الدین دہلوی
سکونت دہلی۔
عرف سید بڑے سید کبیر الدین محمد
سید قطب الدین
سید معز الدین دہلوی
عرف سید جیو سید علاء الدین علی
سید اعز الدین دہلوی
سید احمد شمس الدین
سید عماد الدین محمد دہلوی

دیکھو صفحہ ۲۰۷ کتاب ہذا۔

اسوقت جبکہ سید شہاب الدین و سید شمس الدین وارد شہر دہلی ہوئے سلطنت اسلامیہ کا
آغاز تھا شاہان اسلام اپنی قوت بڑھانے اور استحکام حکومت کیغرض سے مسلمانونکو جاگیرات
اور معافیات عطا کر رہے تہے کڑہ مانکپور کا قطعہ ملک اگرچہ سلطان قطب الدین ایبک کا
مفتوحہ تھا مگر پورا تسلط ہندوستان پر نہین ہوا تھا ہندو راجگان مغرور اپنے علاقوں پر متصرف
ہو کر مقابلہ کرتے تہے حکام شاہی اس قوم وسیع کے انتظام مین جو سارے ملک مین پھیلی ہوئی
تہی عاجز تہے سلاطین اسلام بہی اپنی قوم کی ترقی مین سرگرم تہے کڑہ مانکپور کی سرزمین کی
معافیات تقسیم ہو رہی تہین سید شہاب الدین گردیزی برادر بزرگ سید شمس الدین
کہ اتقائے روزگار اور سادات والا تبار تہے قومی امتیاز سے سلطان شمس الدین التمش نے
خاص قصبۂ مانکپور کی جاگیر کا فرمان ان کے نام عطا کیا اسوقت معافیداران اور جاگیرداران
اسلام مین قومی اتفاق تہا بمقابلہ قوم مخالف ایک دوسرے کی امداد کرتا تہا گویا ایک چہوٹی
فوج بادشاہ دہلی کی اطراف ہند مین موجود تہی سید شہاب الدین گردیزی جاگیر کے قبضہ
حاصل کرنے کی غرض سے وارد قصبۂ مانکپور ہوئے اور راجہ کا مقابلہ ہوا شاید بے نیل مرام
واپس ہوئے جیسا کہ روایتی طور سے مشہور ہے کہ سید شہاب الدین دوبارہ مکر و فریب کے
ساتھ راجہ مانکپور پر فتحیاب ہوئے یعنی سید صاحب نے دو ہزار محملون مین فی محمل دو دو بہادر
سپاہی پوشیدہ سوار کرکے اور اونٹون کو مانکپور کیطرف روانہ کیا اور یہہ خبر منتشر کردیگئی
تہی کہ دہلی سے ایک ایسا سوداگر جلیل القدر آرہا ہے کہ دو ہزار اشتران مال سوداگری سے
بار کئے ہوئے اوس کے ساتھ ہین راجہ اس واقع سے بیخبر رہا اور بحیطۂ چار ہزار بہادر سپاہی
زیر قلعہ ہو پہنچگئے اور کچھہ لڑائی کے بعد قلعہ مانکپور فتح ہوگیا اور راجہ بہاگ کر بنارس کیطرف
چلا گیا۔ اسوقت سے سید شہاب الدین گردیزی اور انکی اولاد عقاب کی بود و باش مانکپور مین
ہوگئی۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ راجہ مانکپور سے سلطان رکن الدین فیروز کا نہایت
اتحاد تہا جب سلطان نے اپنی دختر کا نکاح شمس الدین برادر سید شہاب الدین کے ساتھ
کردیا تو راجہ مانکپور نے اپنی دختر کا نکاح سید شہاب الدین گردیزی کے ساتھ کردیا چنانچہ
اس راجہ کی دختر کے بطن سے ایک پسر سید جلال الدین پیدا ہوا جسکی نسل مانکپور اور دیگر مقامات مین ہے

نوٹ

یہہ روایت صحیح ہو یا اوس کے حافظہ مین غلطی ہو مگر تجربہ انسانی ضرور اسکی گواہی دیتا ہے کہ قلعہ مانکپور اس قوم کا مفتوحہ ہے کیونکہ قلعہ کے اطراف مین انکی عمارات عالیشان اور مکانات مسکونہ تھے اور زمینداری بھی تمام و کمال ان کی تھی بجز انکے ایسے مقامات پر جو حکمرانونکا مقام تھا دوسرا کوئی سکونت نہین رکھہ سکتا تھا۔

سادات گردیزی خاص قصبہ مانکپور اور موضع بازید پور و آئمہ اسہون عرفت اونچا گانون تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ اور قصبہ رسولپور و مصطفے آباد تحصیل سلون ضلع راے بریلی مین آباد ہین اور ان کے بیانات ہین کہ مورث سید شہاب الدین بزمان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی بوسیلہ جہاد مانکپور مین آئے اور راجہ مانکچند کو قلع قمع کر کے یہان کے جاگیردار ہوئے اور سکونت اختیار کی یہہ بیانات ویسے ہی ہین جیسے اقوام پارینہ ہر قصبہ اور دیہات کی اپنے بزرگوار کی مدح مین کرتی ہے ۔ اور سوال یہہ ہے کہ سید صاحب تنہا وارد مانکپور ہوئے یا ان کے ساتہہ اور سردار بھی تھے اور اگر تھے تو وہ کون تھے اور جب سلطنت اسلام ہندوستان مین قایم ہو چکی تھی تو بلاحکم بادشاہ جہاد کے ساتہہ ان امور کے جوابات مین کوئی تحریری ثبوت نہین ہے صرف زبانی بیانات قوم ہین یا شہادت مادی مشتمل زمینداری دیہات اور عمارات کے موجود ہے اب لازم ہوا کہ زبانی بیانات اور شہادت مادی اور طرز معاشرت قوم میزان عقل مین تولے جائین اور اوسوقت کی کتب تواریخ بھی دیکھی جائے اور اوسوقت کی رفتار کا اندازہ قیاس سے کیا جائے تو کسیقدر سنجیدگی زبانی بیانات کے سمجھنے اور اوسکے راست اور کذب کے دریافت کرنے مین ضرور ہو گی سید شہاب الدین کے ساتھی جو شریک جہاد تھے اونکا پتہ صرف ایک خاندان شیوخ مانکپور یہہ دیتا ہے کہ ہمارے مورث شیخ برہان الدین ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی وارد مانکپور ہوئے سیوائے ایک شخص کے اور کوئی دوسرا شخص کسی دوسری نسل کا شریک جلسہ ہونا بیان نہین کرتا کہ جس سے جہاد کی وقعت ثابت ہو البتہ اوسوقت کے شہدا انکے مزارات موجود ہین اور شہدا کے نام شاہ جمال الدین ولیا ۔ زندہ سوختہ ۔

میر طوفان ہین یہہ نام اور ان کے مقابر معمولی طور کے نہین ہے بلکہ حیثیت ساخت عمارت سے کسی سردار کے مقابر معلوم ہوتے ہین جنکا ذکر راقم حصہ جغرافیہ مین تحریر کر چکا ہے ان شہداء کی نسل مانکپور مین موجود نہین ہے بلکہ ایسا ثابت ہوتا ہے کہ انکی کوئی نسل یہان نہین تہی اور بنفس نفیس انہون نے معرکہ جنگ مین شربت شہادت نوش فرمایا۔ اب دوسرا سوال اس مقام پر یہہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لشکر جس نے مانکپور کو فتح کیا اور بعد فتحیابی سید شہاب الدین کو قبضہ مانکپور پر دلوا کر چلا گیا عقل سلیم اسکو ضرور تسلیم کریگی کہ ایسی حالت مین وہ امدادی لشکر ہوگا اپنا کام کر کے چلا گیا ہوگا۔ راقم نے اسقدر بیان بطور مقدمہ حالات اقوام سادات گردیزی کے لکھا ہے تاکہ آیندہ حالات کے سمجھنے مین دقّت نہو ئے۔

ایک امر اور قابل ذکر ہے وہ یہہ کہ اس قوم کے مشاہیر جو سلطنت مغلیہ مین بڑے بڑے عہدون پر ممتاز تہے وہ اپنے تئین سادات رضوی یعنی اولاد جعفر بن حضرت امام علی الرضا ظاہر کرتے تہے چنانچہ اونکے مواہیر کی نقول تحریر کرتا ہون۔

رضوی سنہ ۱۰۰۶ ہجری راجی سید عبد القادر	رضوی سنہ ۱۰۳۶ ہجری راجی سید علی جوّاد	رضوی سنہ ۱۱۲۶ ہجری راجی سید عبد الصمد	خادم شرع نبوی قاضی اسد الله رضوی ۱۰۷۵ ہجری

راجی سید عبد القادر میر عدل اور راجی سید عبد الصمد بعہد محمد شاہ دہلی صوبہ دار کشمیر تہے اور قاضی سید اسد اللّٰہ جنکی مہر مصدق ہے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد سے تا زمان حال جیسے جیسے یکے بادیگرے اس خاندان مین عہدہ قضا تبدیل ہوتا گیا ہر قاضی کے نام کے ساتہہ لفظ رضوی موجود ہے مگر اسوقت یہہ سادات اپنے تئین نقوی کہتے ہین اور اولاد سید جعفر تواب بن حضرت امام علی النقی علیہ السلام ہونے کے دعویدار ہین اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرات سابقین نے جو تعلیم یافتہ اور مہذب تہے اونہون نے اپنے مواہیر مین نام کے بعد رضوی کیون تحریر کیا اور برخلاف اسکے حضرات متاخرین اب نقوی ہونیکے کیون دعویدار ہین بموجودگی شہادت تحریری اور دیرینہ کیا ایسا دعوی درست ہے سید جعفر بن حضرت امام

علی الرضا علیہ السلام کی نسبت اکثر علماء اسلام کا قول ہے کہ سید جعفر نام کوئی اولاد حضرت امام رضا کے نہین ہتی اور اگر اس نام سے کوئی پسر ہوبہی تو وہ سید جعفر صاحب اولاد نہین ہتی ایسی صورت مین اون کے اولاد ہونے کا ادعا کرنا سراسر غلطی ہے اور در حالیکہ ایسی غلطی ہتی تو ایسا غلط دعوی زمان دراز تک کیون قایم رہا سبب اسکا یہہ تہا کہ سید جعفر بن حضرت امام علی النقی کا لقب کذاب تہا اور یہہ لقب حضرات سابقین کو ناپسند تہا اور رضوی و نقوی لکہا جانا دونون صحیح تہا لقب کذاب کے بچنے کی غرض سے رضوی اپنی مہرون مین کندہ کرالیا تہا اب حضرات متاخرین اصلیت کیطرف رجوع ہوئے اور نقوی ہونا تسلیم کیا۔

(**نوٹ**) شہاب الدین گردیزی کے قبر کے نسبت مانک پور کے سادات کے بیانات نہایت تاریک ہین وہ کہتے ہین کہ جب سید شہاب الدین گردیزی نے وفات پائی تو آپ دریائے گنگا کے کنارے مدفون ہوئے اور جب وہ مقام دریا برد ہونے لگا تو بہت زمانے کے بعد دوسرا مقبرہ اون کا محلہ شاہ آباد اندرون آبادی سنگین تیار کیا گیا جو اب تک موجود ہے۔ (دیکھو جغرافیہ کتاب ہذا صفحہ ۲۴)

سید شہاب الدین گردیزی نے ۶۲۹ھ ہجری مین دنیا سے رحلت[۱] فرمائی سال تاریخ وفات کا مادّہ لفظ "قدس سرہ" ہے سید صاحب کی اولاد اور عقاب مانکپور مین بود و باش رکہتے تہے کچہہ عرصہ کے بعد یہان بدعملی ہوگئی رائے دلکی نے قلعہ کالیجر سے سر اوٹہایا اور کڑہ مانک پور پر اپنا قبضہ کرلیا اس خلفشار مین گردیزی خاندان کی نسلین متفرق مقامات مین مانکپور سے جلاوطن ہوکر آباد ہوئین اور مانکپور یا اوسکے قرب موضع چہاچہامؤ مین کچہہ لوگ آباد بہی رہے تو وہ صاحب اقتدار نہ تہے اور ایک عرصہ تک قوم گردیزی معمولی حالت مین رہی اگرچہ ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی نے ۶۴۵ھ ہجری مین رائے دلکی کو کڑہ مانکپور مین شکست دی اور از سر نو تسلط ہوا تو دوسری اقوام شیوخ دامغانی کو عروج ہوا اور ان شیوخ کا زمانہ سلطنت غلامان اور خلجیان مین بڑی ترقی پر تہا خاندان تغلق کے دورہ حکومت مین جب اس خاندان کو زوال ہوا تو پہر گردیزی خاندان کو ترقی ہوئی سید شہاب الدین ثانی جو سید شاہ شہاب الدین گردیزی کی اولاد چہٹوین پشت مین ہین اور ان سے سلسلۂ نسل مانکپور اور اسکے قرب وجوار مین

[۱] دیکھو کتاب تاریخ اخبار الاخیار

زیادہ ہے اسوقت سے انکی اولاد کی ترقیات اور حالات ثروت بخوبی ظاہر ہوتے ہین اقوام سوم بنسیان پرتاب گڈہ سے اور ان سے لڑائیان رہین اسوقت گردیزی اپنی زندگی بطور سپاہیانہ اور بہادرانہ بسر کرتے تہے بعض اکابر قوم کا مقولہ ہے کہ از گردیزیان بوئے خون می آید شاید یہہ مقولہ اسوجہ سے مشہور ہوا کہ اول گردیزی قوم کہردار سے برسر جنگ رہی اور پہر سوم بنسیان پرتاب گڈہ سے لڑنا پہڑ نا پڑا اس لئے قوم جنگجو مشہور ہوگئی۔

مخدوم شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مانکپوری کا قول مشہور ہے کہ پنبہ نہ شود گوشت و گردیزی نشود دوست۔ شاید رشک و حسد بوجہ جہالت اس قوم مین زیادہ تہا۔ تمام تحقیقات سے اسوقت مانکپور اور اسکے اطراف مین اس قوم کے دو گروہ زیادہ ہین یعنی قاضی زادگان اور راجے اور ایک تیسرا گروہ اس نسل سے جہجہ موئے کہلاتا ہے اس گروہ کے لوگ سولپور اور مصطفے آباد مین آباد ہین اور وصلت او مصاہرت دونون گروہ اول کے ساتہہ ہے یہہ لوگ بہی گردیزی ضرور ہین لیکن اولاد سید شہاب الدین ثانی مین نہین ہین کہ جسکو بعد زوال اقوام دامغانی عروج ہوا بلکہ ان کے اوپر کی شاخ سے انکا سلسلہ نسل ہے اور قاضی زادگان اولاد قاضی سید شرف الدین و راجے زادگان اولاد راجے سید اعز الدین ہین اور یہہ دونون بہائی حقیقی پسران سید شہاب الدین ثانی ہین۔ اس قوم مین کوئی صاحب تصنیفات نہین گذرا جسکا ذکر خیر کیا جائے البتہ زمانہ حال مین مولوی سید مظہر حسن جنکی تصانیف فقہ مناظرہ مین شائع ہوچکی ہین یا انکے چہوٹے بہائی مولوی سید محمد مہدی ادیب جو علوم عربیہ ادب مین کامل تہے یادگار زمانہ خاندان مصطفے آباد سے گذرے ہین پہر شجاعت جس سے پورانے خیالات کے بموجب علم سے دشمنی ہتی اس قوم مین اوسکا حصہ تہا دیہات زمینداری کو بہتر از جان سمجہتے تہے ترکہ دختری کے نہ دینے کا دستور ابتک مثل ہنود ان مین جاری تہا مگر اب خاندان کے مہذبین نے یہہ امر خلاف قرآن سمجہکر کچہہ انسداد کی ہے مگر تاہم مکرر ازدواج بیوگان اس قوم مین نادرست ہے نوجوان بیوگان اپنی عمر عزیز ایڑیان رگڑکے کاٹتی ہین کوئی سرمایہ باپ یا سسرال کا اونکے پاس نہین ہے۔

سادات گردیزی مانکپور کے دوبارہ عروج کا باعث دو برادران حقیقی قاضی شرف الدین

ورا جے سید اعزالدین ہین اور سلطنت شاہان جونپور کے عہد مین راجے سید حامد شاہ درجہ فقر مین صاحب ولایت جونپور رہتے بادشاہ جونپور انکا معتقد تہا سادات گردیزی اعزاز کی نظرون سے دیکہے جاتے تہے اگرچہ زمینداری ان کے پاس پہلے سے تہی مگر اسوقت سے اور ترقی ہوئی اور سلطنت مغلیہ مین ریاست انکی جوان ہو گئی اس خاندان مین صدہا فرامین سلطنت مغلیہ و بخصوص عہد شاہجہان بادشاہ بابت عطیات معافیات بطور آل تمغا موجود ہین مگر انکی فہرست دکہلانا باعث طوالت ہے لہذا ایک فہرست عہدہ داران مشاہیر خاندان سادات گردیزی مانکپور درج کتاب کرتا ہون تا کہ قوم کے ثروت اور عروج کی حالت دریافت ہو سکے۔

نام عہدہ دار	نام عہدہ یا منصب	نام بادشاہ عطا کنندہ	نام عہدہ دار	نام عہدہ یا منصب	نام بادشاہ عطا کنندہ
۱ سید شرف الدین	قاضی	سلطان محمد تغلق	۱۱ راجے سید محمد عرف دیوان سید راجے	دیوان صوبہ بہار	فرخ سیر بادشاہ
۲ سید اعز الدین	راجے	ایضاً	۱۲ سیف الدولہ نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ بہادر	صوبہ دار لاہور و کشمیر	محمد شاہ عدلی
۳ راجے عبدالصمد علی	منصب یکصدی ۱؎	اکبر بادشاہ	۱۳ سید عبدالغفار خان بہادر	سپہ سالار صوبہ الہ آباد	ایضاً
۴ نواب محمد عارف خان	ایضاً	جہانگیر بادشاہ	۱۴ سید محمد ماہ	منصب دار	ایضاً
۵ راجے سید عبدالقادر خان	منصب ہشت صدی میر عدل و	شاہجہان بادشاہ	۱۵ سید مخدوم علیخان	میر منشی نواب گورنر جنرل کشور ہند	سلطنت انگریزی
۶ سید محمد رحیم	میر عدل	ایضاً			
۷ سید لطافت حسین	میر عدل	ایضاً			
۸ قاضی سید اسد الله	قاضی	عالمگیر بادشاہ			
۹ سید محمد اکبر	محتسب	اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ			
۱۰ سید عبدالحامد	منصب دار	ایضاً			

۱؎ منصب یکصدی کے دولاکہ سالانہ دام سلطنت دہلی مین تہے اور ۴۰ دام کا بحساب سکہ انگریزی ایک روپیہ ہے اس حساب سے یکصدی منصب کے پانچہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین اور اسی حساب سے زیادہ منصب کا زیادہ شمار کرلینا چاہیے۔

راقم پہلے لکھہ چکا ہے کہ دیہات زمینداری کی یہہ قوم حریص ہتی خاندان اولاد قاضی شرف الدین بوجہ ملنے جاگیرات معافیات کے مانک پور سے منتقل ہوکر قصبہ سول پور مین مسکن گزین ہوچکا تہا عہد شاہجہان بادشاہ مین جب خاندان اولاد راجے زادگان کا اقتدار زیادہ ہوا تو انہون نے اپنے چھوٹے بہائیون کی ملکیت خرید کرکے انکو مانکپور سے رخصت کردیا مین ایک دستاویز بیعنامہ کی نقل اس مقام پر درج کتاب کرتا ہون جس سے ثابت ہوگا کہ ایک دستاویز کے ذریعے سے کسقدر لوگونکی ملکیت منتقل ہوئی اور انتقال کنندگان کی نسل مانکپور مین نہین رہی ہے۔

نقل بیعنامہ

اللہ اکبر

غرض ازین نوشتہ آنکہ اقرار کردند و اعتراف صحیح شرعی نمودند میران سید عالم ابن میران سید محمود و سید جعفر ابن میران سید محمد اصالتاً از جانب خود و کالتاً از جانب والدہ و برادران خود اسمہا سید شہاب الدین و سید عبد الحلیم و سید حسام الدین و ہمشیرہ ایشان و سید عبد الجلیل ابن سید نظام و سید طٰہٰ ابن میران سید آدم و سید نور محمد ولد سید جمال و جمیع اولاد ورثہ مرحومی سید السادات میران سید رجن حال بحال اہلیتہم و نفاذ جمیع تصرفاتہم شرعاً بالجملہ کہ فروختہ اند بہ بیعبات ثبات بہ سیادت مآب نقابت پناہ راجے سید عبد الواحد و سیادت مآب مرتضوی انساب راجے سید کرم اللہ وغیرہ جملہ سعادت راجے سید عبد القادر ابنو نقاد عظمہ بجنا زیدہ اماجد بقا مغفرت پناہی راجے سید عمر ہمگی و تمامی خانہائے سکنی خود ہا را اموازی دو ہزار و دو بست و سبتادیہ دریع بگز الہی کہ واقعہ است در بلدہ مانکپور محدود است بحدود اربعہ معینہ کہ حد شرقی آن پیوستہ است بعضے بخانہ سید حسن ابن سید الہ داد و حد غربی آن متصل است بعضے بزمین سید جمن و بعضے بخانہ محمود و تاج الدین منہار و حد شمالی آن انضمام است بشارع عام کہ شرقاً و غرباً واقعہ است و حد جنوبی آن محیط است بعضے بخانہ جہترین مذکورین و بعضے بخانہ بی بی جان کسائن کہ قبل ازین بمشتریان مذکورین

خریده بودند ونیز درین معنی خط علحدہ بدست دارند فواصل در کل حدود علامات ظاہرہ و
امارات ماہرہ بجمیع حقوق ومرافق آن بمبلغ یکصد وہفتاد وہفت ونیم عدد روپیہ رائج
الوقت لضفہ ہشتاد ونہ عدد یکتولہ کہ موصوفہ واین مشترین مذکورین خریدہ اند زمین جاہائے
سکنی را بروجہ مسطور مع التقابض الصحیح فی البدلین ومکان الدرک الشرعی واین بمبیع بیع
بیع رالبیع بمن سیل وقیمت عدل بود بتقویم مقوم عدل بلایمین ولاغرور شرط فاسد وقابلین
بتصدیقہم وفکان ذلک فی یوم الحد بتاریخ نہم شہر ربیع الثانی فی ۱۰۶۰ھ الحال کما
ذکروا المقال کما سطر کتب بخط حامد طاہا حسینی المحضر من الشہود والعدول والنصاب
حصاد المحلب - میران سید حسن ابن سید مبارک ومیران سید ماہر وابن میران سید جلال
وسید قطب ابن میران شرف الدین - میران سید علی اکبر ابن میران سید محمود
وشیخ حبیب ابن خواجہ خضر ومیران سید نظام الدین ابن میران حسام الدین وسید
حامد ابن سید شمس الدین وسید محمد ناصر ابن میران سید ضیاء الدین وشیخ عبدالرسول
ابن شیخ

دستخط علامت	دستخط علامت	دستخط علامت
سید عالم ولد سید محمود	جعفر ولد سید محمد	عبدالجلیل ولد سید نظام
شہد بما فیہ	شہد بما فیہ الفقیر حقیر	شہد بما فیہ / شہد بما فیہ
مہر	قاضی سید شریف مہر	کتب بندہ سید نور / کتب بندہ سید عبدالحق

شاہجہان بادشاہ
ابن شیرخا خادم درگاہ

مہر

شہد بما فیہ کتب بندہ سید باقر — شہد بما فیہ شیخ منصور ابن خواجہ خضر — شہد بما فیہ نظام الدین ابن قطب الدین — شاہدات فقیر سلطان ابن — المشہد قاضی محمد صادق

مہر

قاضی سید شرف الدین ور آنسجے سید اعز الدین برادران حقیقی ابن شان
سید شہاب الدین متقی اگر دیزی کی ترقی کے واقعات یہ ہیں کہ مخدوم جہانیاں جہان گشت

یاکوئی دوسرے درویش بزمان سلطان محمد تغلق قریب ۷۵۰ھ وارد مانک پور ہوئے تھے اور شیوخ دامغانی کو بددعا دی تہی کہ وہ قوم تباہ ہوگئی جسکا مفصل بیان حالات عروج وتنزل اقوام شیوخ دامغانی مین ہوچکا ہے[سلہ] فقیر صاحب خاندان سادات گردیزی مین مدعو ہوئے تہے سید شرف الدین وسید اعز الدین برادران حقیقی کو دیکہہ کر کہ لباس انکا درویشانہ تہا اور سپاہانہ اسلحہ بدن پر آراستہ کیئے ہوئے تہے فقیر صاحب نے سوال کیا کہ درویشی را با اسلحہ چہ کار تب دونون بہائیون نے عرض کی کہ سوم بنسیان پرتاب گڈہ ہماری زمینداری کو تباہ وتاراج کرتے ہین اس لیئے ہم اون کے برسر مقابلہ ومجادلہ رہتے ہین فقیر نے فرمایا کہ مرحبا اے شرف الدین غازی ہمیشہ بر کفار غالب خواہد شد وسید اعز الدین راجی یعنی امیدوار عزویہ بعد چندروز کے سرکار دہلی سے سید شرف الدین کو عہدہ قاضی عطا ہوا اور سید اعز الدین کے علاقہ زمینداری کو ترقی ہوئی اس باعث سے انکو خطاب راجے بیائے مجہول عنایت ہوا چونکہ خطاب غازی عطیہ فقیر بصورت قاضی تہا اور راجے بیائے مجہول و راجی بیائے معروف بصنعت تجنیس خطی یکسان ہے اسلیئے لوگون نے یہہ سمجہا کہ مراتب مذکور عطیہ فقیر ہین راقم نے راجے بیائے مجہول کی بابت نہایت کوشش کے ساتہہ تحقیقات کی مگر اسکی اصلیت سیوائے اس کے اور کچہہ معلوم نہین ہوتی کہ سابق مین مرہٹون کے رئیسون کا یہہ ایک لقب تہا اور اب بہی مقامات پونہ وبمبئی مین راجے فرقہ موجود ہے پرگنہ کراری وچایل ضلع الہ آباد کے سادات جو علاقہ دار ہے سابق کی دستاویزات مین بہ لقب راجے لکہے ہوئے ہین۔ چنانچہ ابو الفضل وزیر شہنشاہ اکبر نے خاندیس کے رئیسون کو راجے کے خطاب سے مخاطب کرکے لکہا ہے۔ کیا عجب کہ سید اعز الدین ایک خطاب خاص سے مخاطب کیئے گئے ہون۔ راجے سید اعز الدین کے وقت کی کوئی عمارت مانکپور مین موجود نہین ہے اور نہ نشان قبر ہے۔ البتہ ان کے بیٹے سید راجے رستی شاہ کا مقبرہ او مزار موجود ہے اسکے پہلو مین چند مقابر پختہ اس خاندان کے ہین گمان غالب ہے کہ اسی گورستان مین انکی قبر بہی ہوگی۔ قاضی شرف الدین اور اونکی اولاد قریب تر کا کوئی مقبرہ معروف مانکپور مین نہین ہے شاید قاضی صاحب کو یا انکی اولاد قریب تر کو جاگیر موضع رسولپور یا دیگر مقامات مین عطا ہوئی ہے

[سلہ] دیکہو صفحہ کتاب ہذا۔

اور یہی باعث علیحدگی مانکپور سے ہوا۔

راجہ سید عبد الصمد علی اولاد راجہ سید اعز الدین اپنے وقت کے علاقہ دار کلان تھے سنہ ۹۷۳ھ مین خان زمان اور بہادر خان صوبہ داران کڑہ مانکپور و جونپور نے علم بغاوت بلند کیا تہا جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی انکی سرکوبی کی غرض سے براہ دلمؤ و راے بریلی وارد مانکپور ہوا اسوقت موسم برسات تہا اور دن بہی ختم ہو چکا تہا اندہیری رات مین عبور گنگ دشوار ہوا راجہ سید عبد الصمد علی گردیزی نے استقبال شاہی کیا اور ایسی خدمات کی انجام دہی مین مصروف ہوا کہ شہنشاہ اکبر کے دربار مین مقرب سلطانی ہو کر منصب پانصدی عنایت ہوا شہنشاہ اکبر کا ایسے وقت مین مانکپور آجانا سادات گردیزی کیواسطے ایک نعمت غیر مترقبہ تہی کیونکہ اسوقت سے اس قوم کی دربار مغلیہ مین پرشسش ہونے لگے اور وقتاً فوقتاً انکو عہدہ ہاے جلیلہ سرکار دہلی سے عطا ہوئے ہین

الغرض دوسرے روز علی الصباح بادشاہ بال سندر نام ہاتہی پہ سوار ہو کر معہ سرداران چیدہ کے مانکپور سے عبور دریاے گنگ کر کے کڑہ مین پہونچا اور خان زمان اور بہادر خان خبر پاکر جانب مشرق قصبۂ کڑہ سے علیحدہ ہو کر آمادہ جنگ ہوئے اور محاربۂ عظیم کے بعد خان زمان قتل ہو گیا اور بہادر خان بعد مقید ہونے کے مارا گیا اور کڑہ مانکپور مین جو سات برس سے بدعملی ہو گئی تہی تسلط ہو گیا اور یہہ لڑائی اوس مقام پر ہوئی تہی جو اب موضع فتحپور پرسکہی کے نام سے معروف ہے۔

قطعہ تاریخ وفات خان زمان تصنیف کردہ قاسم ارسلان خان

چو شد خان زمان باغی و تاغی — ز شہ اکبر کہ مثلش نیست دیگر
تفنگ خورد و ز عالم رفت و گردید — بہادر کشتہ از کردہ برادر
براے فتح شہ تاریخ جستم — خرد گفتہ مبارک فتح اکبر

۹۷۳ھ

نواب محمد عارف خان کو بعہد جہانگیر بادشاہ دہلی تقرب سلطانی ہوا اور منصب پانصدی حاصل ہوا اولاد انکی رسولپور ضلع راے بریلی مین ہے۔

راجے سید عبد القادر خان بزمانہ شاہجہان بادشاہ میر عدل شہر دہلی کے تھے
انکا منصب ہشت صدی کا تہا انکو سرکار دہلی سے موضع آئیمہ راجے محمد حیات کو معافی عطا ہوا
دیکھو صفحہ کتاب ہذا اور در باب عطائے منصب دو پروانہ حیات کی نقول تحریر کیجاتی ہے

شاہجہان بادشاہ
فضل خان خادم

مُہر پروانہ

یک لک ۴۲۹۴۶ ہزار ۹ دام

چون حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع مبلغ پانزدہ لک وچہل و دو ہزار نہصد وچہل وشش دام
از پرگنہ قریات پائیگاہ سرکار مانکپور صوبہ الہاباس از تغیر ابابکر از ابتدائے خریف نیمی سال و غیرہ
بموجب ضمن درروجہ جاگیر سیادت و تفاوت پناہ نجابت و عدالت دستگاہ راجے سید عبد القادر
میرعدل مقرر شد بتاریخ دوم ماہ شہر نور الہی ۵ سنہ روز چہارشنبہ مکرر بعرض مقدس رسید
می باید کہ چودہریان و قانونگویان و متصدیان مزارعان پرگنہ مذکور المبلغ را بجاگیر مشارٌ الیہ مقرر
ومفوض دانستہ مالواجی وحقوق دیوانی از قرار واقع و براستی بہ گماشتہ موصی الیہ جواب کردہ چیزے
قاصر و منکر نگردانند طریق جاگیر دار آنکہ در آبادانی و معموری آنجا نہایت سعی بکار دانند نوعے سلوک
باہر کہ رعایاء و برایا مرفہ الحال بودہ سرگرم زراعت و عمارت در امانت قدعہ الزام دانند تخلف و
انحراف نورانند تحریر فی التاریخ دوم ماہ شہر نور الہی ۵ سنہ —

شاہجہان بادشاہ
فضل خان خادم

مُہر پروانہ

چون حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع مبلغ چہار لک دام از پرگنہ قریات
پائیگاہ وغیرہ سرکار مانکپور صوبہ الہاباس من ابتدائے نصف خریف اترہیل بموجب ضمن درروجہ
انعام سیادت و نقابت پناہ راجے سید عبد القادر مقرر شد بتاریخ چہلم ماہ دے الہی سنہ
روز دوشنبہ بعرض مقدس رسید می باید کہ چودہریان و قانونگویان و متصدیان و رعایاء و مزارعان
پرگنات مذکورہ المبلغ را درروجہ انعام مشارٌ الیہ مقرر و مفوض دانستہ مالواجی وحقوق دیوانی از قرار

واقع وراستی بہ گماشتہ موصی الیہ جواب کردہ چیزے قاصر ومنکر نگردانند طریقہ مشارالیہ انکہ در آبادانی ومعموری انجا نہایت سعی بکار دانند ونوعے سلوک با ہر کہ رعایا وبرایا مرفہ الحال بودہ سرگرم زراعت وعمارت باشند درین باب قدغہ الزام دانند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزانند تحریر فی التاریخ پنجم ماہ الٰہی سنہ ۔

سید محمد رحیم گردیزی بعہد شاہجہان بادشاہ عہدہ کے میر عدل قصبۂ مانکپور کے تھے مکان ان کا محلہ منڈی مانکپور میں تہا یہہ محلہ اور مکان میر عدل مذکور اب نیست ونابود ہے انکی اولاد میں میر تصدق حسین عرف دڑی میاں ساکن موضع منڈوا پرگنہ ہتگام ضلع فتحپور میں اور سید محمد رحیم کی مہر میں یہہ سجا منقوش تہی یعنی (شاہجہان ز لطف بخش عمیم + داد عدالت بمحمد رحیم)۔

سید لطافت حسین بعد سید محمد رحیم میر عدل بلدہ مانکپور سرکار دہلی سے مقرر ہوئے انہون نے مانکپور میں اپنے نام سے ایک گنج آباد کیا تہا جسکا نام لطافت گنج تہا اب وہ نیست ونابود ہے۔

قاضی سید اسد اللہ کو عالمگیر بادشاہ دہلی نے عہدۂ قضا قصبۂ مانکپور عطا کیا اور جاگیر موضع بہجہا بہیٹ وتیواری پور انکی وجہ معاش میں عطا فرمائی اسوقت سے یہہ خاندان قصبہ سولیو سے منتقل ہوکر قصبۂ مانکپور میں آباد ہوا اور عہدہ قضا اس خاندان کا تا انتزاع سلطنت شاہ اودہ برقرار رہا عہد انگریزی میں عہدۂ قضا جاتا رہا لیکن عہدہ رجسٹری دستاویزات گورنمنٹ انگریزی نے عطا کیا تہا بعد چندے وہ بہی جاتا رہا مگر ایک سند عہدۂ قضا سرکار انگریزی نے قاضی سید عطا حسن کو عطا فرمائی۔

قطعہ سال تاریخ وفات قاضی عطا حسن تصنیف کردہ سید تجمل حسین ساکن مصطفےٰ آباد

محیط حلم سحاب کرم جہان کمال ‌ ‌ ‌ سخی کریم مسافر نواز بذل نگاہ
یگانہ گوہر دریائے دودمان نقی ‌ ‌ ‌ شگوفہ چمن گلشن حبیب اللہ
جناب قاضی سید عطا حسن مرحوم ‌ ‌ ‌ کہ او رضا بہ اللہ ورضایہ اوست اللہ
نوردچون بساط جہان بساط حیات ‌ ‌ ‌ خدا ش کرد بجنّات عدن منزل گاہ

	قلم نوشت بہ لوحِ مزار آن مغفور		عطا حسن بکند در بہشت اعلیٰ جاہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری	

سید محمد اکبر نبیرۂ قاضی سید اسد اللہ کو عالمگیر بادشاہ دہلی نے عہدۂ محتسب قصبۂ مانک پور عطا کیا تھا اب اولاد محتسب شریک اولاد قاضی سید اسد اللہ مانکپور مین بود و باش رکہتی ہے اور زمینداری پیشہ ہے۔

بعد عرصۂ بعید منجملہ اولاد سید امر اللہ برادر قاضی سید اسد اللہ سید حیدر حسین سید ببر علی ابنان میر خورم علی نے برشتہ نانہالی رسولپور سے منتقل ہو کر مانکپور مین ہمراہ قاضیان سکونت اختیار کی ہے اس لیئے اونکا شجرۂ خاندانی ہمراہ شجرۂ قاضی زادگان مانکپور تحریر ہوا۔

قطعہ سال تاریخ وفات سید ببر علی تصنیف کردہ سید سیف علی تخلص پرتو رئیس موضع منڈوا ضلع فتحپور

	آج سید ببر علی مرحوم ذاکرِ حضرت امام حسین انکو کہتے ہین سب جوانہ مرگ پرتو زار نے لکہی تاریخ		چمن خلد مین مقیم ہوئے فایز رتبۂ عظیم ہوئے در سینہ سے یہہ سقیم ہوئے داخلِ جنت النعیم ہوئے سنہ ۱۳۱۰ھ	

سید عبد الحامد بعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی منصب دار سلطانی تہے اولاد انکی موضع رسولپور مین موجود ہے۔

راجی سید محمد عرف دیوان سید راجے بعہد محمد شاہ عدلی گورنر صوبہ بہار تہے اور انکا منصب ہشت صدی تہا انہون نے قصبۂ سہسرام مین ایک عمدہ سرائے تعمیر کرائی تہی اور ایک سرائے ضلع بنارس مین کرم ناسا ندی پر تعمیر کرائی تہی جو مسافرون کی آسایش کیوجہ سے ایک بڑا قصبہ ہو گیا ہے اور یہہ قصبہ اب سرائے سید راجے کے نام سے معروف ہے مانکپور مین انہون نے عمارات سنگین و خشتی کا چہی بیٹی منحلات قصبۂ مانکپور مین تعمیر کرائی تہین جو اب منہدم ہو کر

کہو دگئین اور آپ کی قبر پختہ زیر درخت بیل اس عمارت منہدم کے پورب اب تک موجود ہے۔ دیوان سید راجے نے متعدد نکاح کیئے تہے زوجہ اولی سے راجی سید غلام علی ایک پسر تہے جنہون نے ترکہ پدری نہین لیا آپکی اولاد دختری نے عمارت اور جایداد انکی پائی اور دیوان صاحب کی ایک دختر مسماۃ نور فاطمہ عرف بلاقی بیگم تہین جنکا مقبرہ سنگین اور مسجد بلاقی پور پرگنہ مانکپور مین اب تک موجود ہے اور ان کا عقد سید فیاض حسین کے ساتہہ ہوا تہا جنکی اولاد ابتک زمینداری موضع کاجہی پٹی پر قایم ہے۔ سید عبد الغفار خان[۱] گردیزی معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ دہلی کا معتمد تہا جب سید عبد اللہ خان صوبہ دار الہ آباد معطوب ہوا تو جہاندار شاہ نے سید عبد الغفار خان کو صوبہ داری الہ آباد پر مامور کیا اور سید عبد الغفار خان بجمعیت بارہ ہزار سوار واسطے محاربہ سید عبد اللہ خان سادات بارہا کے مستعد پیکار ہوا سید عبد اللہ خان با فوج گران اسکا مقابل ہوا ایک سخت لڑائی کے بعد سید عبد الغفار خان معہ برادران خود قتل ہوگیا۔

سیف الدولہ[۲] نواب عبد الصمد خان دلیر جنگ بہادر بعہد فرخ سیر بادشاہ دہلی صوبہ دار لاہور وکشمیر تہا فرخ سیر نے سیف الدولہ کو بہمراہی سرداران سادات بارہا واسطے معرکہ آرائی معز الدین جہاندار شاہ کے متعین کیا تہا اور اس لڑائی مین جہاندار شاہ مارا گیا محمد شاہ کے عہد دولت مین سیف الدولہ نواب عبد الصمد خان دلیر جنگ خانہ نشین ہوگئے انکے بہت سے دیہات مقبوضہ تہے جہان ساربان شتران سکونت رکہتے تہے اوس مقام کا نام اب سروانی پور بگڑا ہوا نام ساربانی پور ہے انہون نے ایک گڈہی تعمیر کرائی تہی جو اب گڈہی صمد آباد کے نام سے معروف ہے اور مانکپور مین قطعہ اراضی تختہ نواب کے نام سے ابتک مقبوضہ اولاد دختری تہی لیکن اب وہ ضائع ہوگیا مانکپور مین نواب صاحب نے مکانات خشتی وسنگین گوشہ مشرق وجنوب تہا اس گڈہ مین تعمیر کرائے تہے جو اب نیست ونابود ہین مشہور ہے کہ نواب کے محل سے دہلی کا چراغ دکہلائی دیتا تہا بوجہ رفعت مکانات لوگون کا مبالغہ ہے البتہ یہہ عمارات شاہانہ ضرور تہی نواب آصف الدولہ بہادر والی ملک

[۱] دیکہو صفحہ ۳۸۹ کتاب تاریخ سیر المتاخرین جلد دوم۔

[۲] دیکہو صفحہ ۳۹۳ کتاب تاریخ سیر المتاخرین جلد دوم۔

اودھ نے پتھر اس مکان کے کھود واکر لکھنؤ مین منگوا لئے تھے جو اب امام باڑہ آصف الدولہ کے زیب و زینت ہین بباعث تخالف مذہبی یا کوئی اور سبب ہوگا فرمانروایان لکھنؤ نے علاقہ دیہات زمینداری نواب ضبط کرلیا تھا اور جب مسماۃ کنیز فاطمہ دختر نواب کا استغاثہ ہوا تو اوسوقت موضع عبدالواحد گنج جو اونکے دادا کا آباد کردہ تھا وجہ معاش مین نواب شجاع الدولہ بہادر نے بذریعہ فرمان عطا فرمایا تھا جسکی نقل تحریر کیجاتی ہے اس لئے انکی اولاد دختری کو کوئی تردد حاصل نہین ہوئی۔

سنہ ۱۱۸۱ھ
عدلی
صفدر جنگ محمد شاہ یار وفادار
الملک ابوالمنصور خان فدوی
نواب شجاع الدولہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ مانکپور بدانند بطور پیوست کہ موضع مبارکپور و دندولی و عبدالواحد گنج وغیرہ مسکن و آئیمہ پرگنہ مذکور رو یک ہزار روپیہ سالانہ بموجب پروانجات نواب و سرکار از قدیم سید عبدالصمد علیخان مرحوم مقرر و معاف قابض بودہ و یافتہ اند درین ولا سند مجدد می طلبند و مزاحمت دانند لہذا قلمی می شود کہ دیہات معافی و آئیمہ و مسکن و نقدی وغیرہ متروکہ المرقوم را از سنہ ۱۱۷۰ فصلی بمسماۃ کنیز فاطمہ بحال دانستہ بشد بجمع وجوہ از تکالیف ہمیشہ و بیگار و نذرانہ وغیرہ ابواب فوجداری و عملداری معاف دانستہ واگذارند و سالیانہ از تحصیل آنجا سال بسال می دادہ باشند و ہر سال سند مجدد نطلبند کہ صرف معیشت نمودہ بدعاگوئے حر المستعال درانند تا عدول حکم پیش خدا و رسول خدا بری الذمہ شدم مرقوم پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۴ جلوسی مطابق سنہ ۱۱۷۶ھ۔

خاندان قصبۂ مانکپور

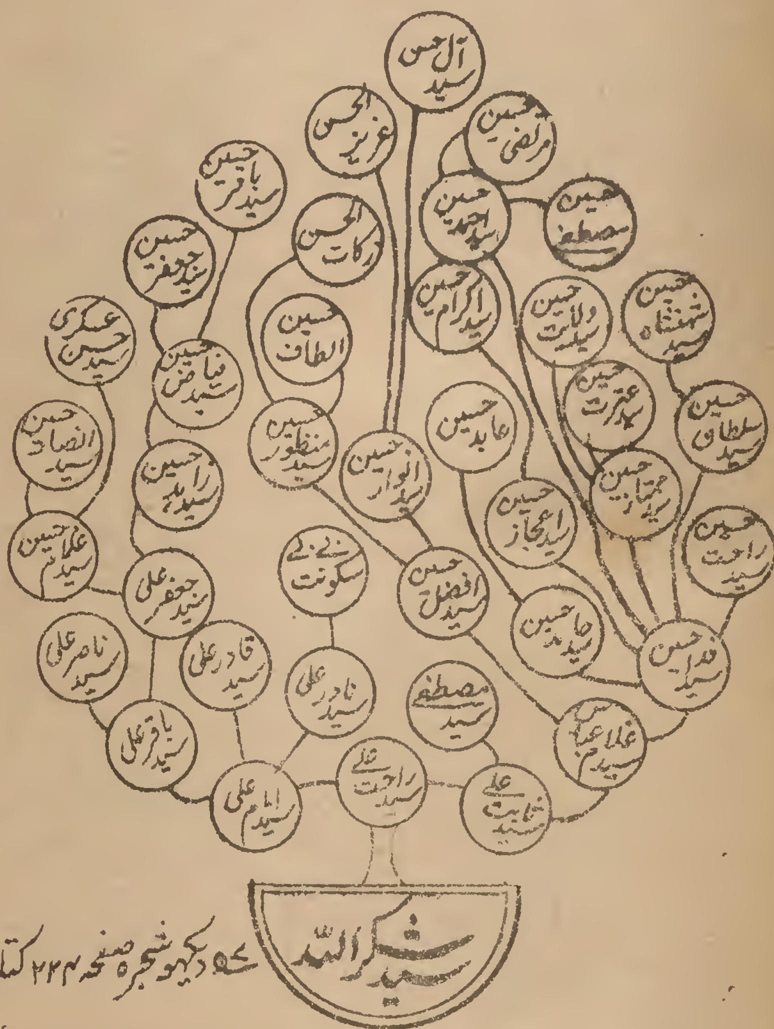
سید فتح اللہ
سید احمد
سید طٰہٰ
سید محمد
سید محمد زمان
سید محمد
سید غلام علی
سید غلام مصطفیٰ
سید یوسف
شاہ راجے راستی
سید حمزہ
سید مرتضیٰ
سید محمود
قطب الدین راجے
سید احمد
سید شمس الدین
سید شمس الدین
راجے اعزالدین
قاضی شرف الدین
سید محمود
سید اسمعیل
سید مسعود
سید حسام الدین مثنیٰ
سید شہاب الدین مثنیٰ
سید مبارک
سید محمد باقر
سید جعفر
سید سیف الدین
سید ضیاء الدین
سید علی الدین
سید محمد علی
سید نجم الدین
سید شمس الدین مثنیٰ
سید شریف الدین
[illegible]
سید [illegible]
سید رجن
سید حسام الدین
سید عبد اللہ
سید شکر اللہ
سید حسین
سید جلال الدین
سید حسن

سید محمد عرف شہاب الدین

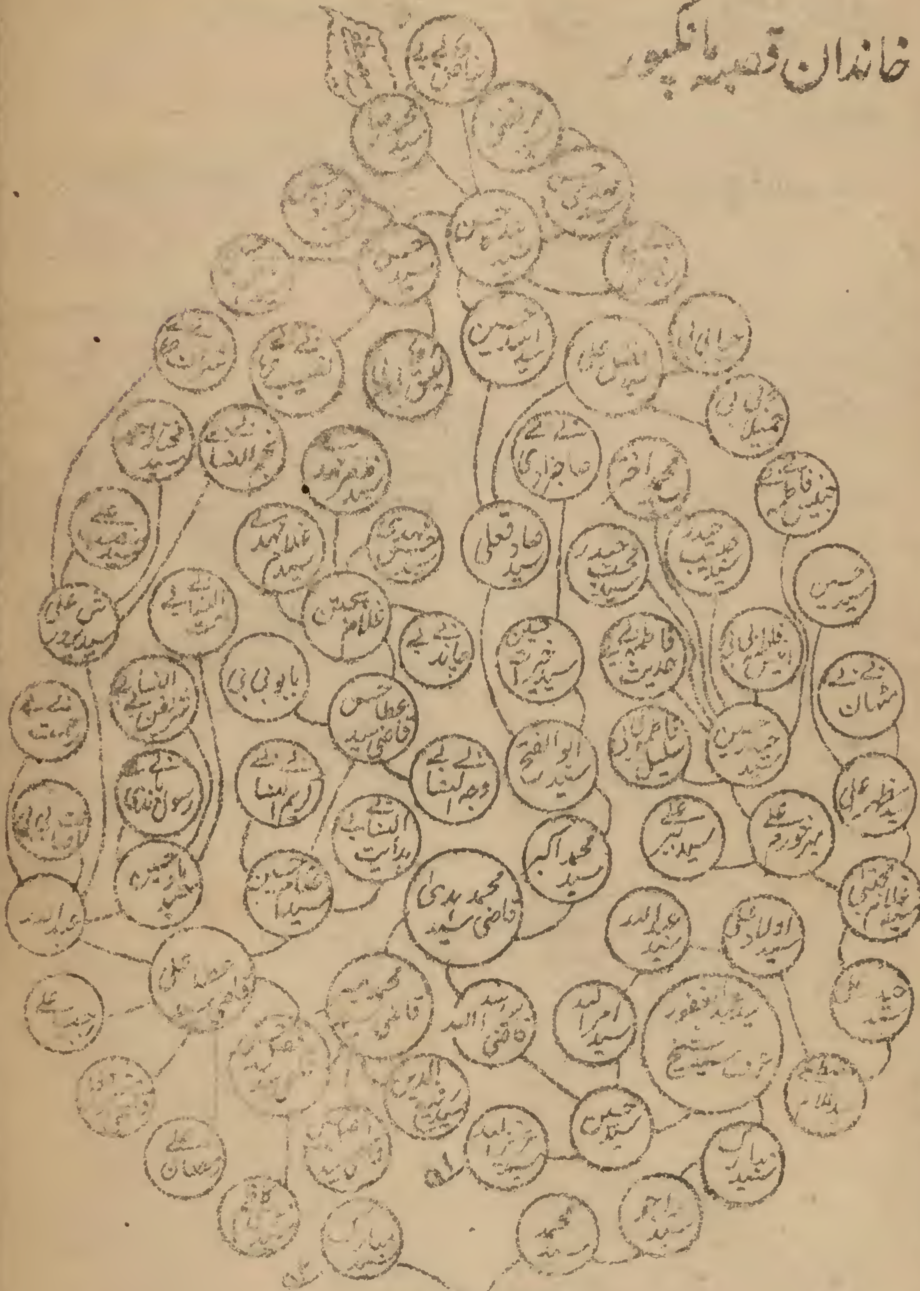
گردیزی ۵۲ دیکھو صفحہ ۲۰۷ کتاب ہذا

سادات موضع مصطفے آباد پرگنہ چایل ضلع الہ آباد

اس خاندان کا مورث سید اسمٰعیل بوجہ ملنے ترکہ ناہنالی کے قصبہ مانکپور سے منتقل ہو کر موضع مصطفے آباد ضلع الہ آباد مین آباد ہوا شجرہ حسب مندرجہ ذیل درج کتاب ہے۔



؎ دیکھو شجرہ صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا۔



سید شمس الدین
قاضی

۵؎ ذکر صفحہ ۴۲۲ کتاب ہذا

خاندان قصبۂ پانکپور

سید ظہور حسین

بی بی علیم النسا

بی بی امتیاز النسا

سید عباس حسین

سید امیر حسن

گوہر بی بی

بی بی عبادن

زوجہ سید لطف حسین

سید آفتاب علی

بی بی صاحب النسا

سید اولاد حسین

بی بی رحمان

سکینہ بی بی

کنیز بی بی

سید امام الدین حسین

سید زین الدین

سید منظور حسین

سید ریاض حسین

سید نور الدین حسین

سید مراد حسین

سید محمد وارث

سید کرم حسین

سید محمد تقی

سید عزیز اللہ

سلسلہ ۔۔۔ ۳۲۶ کتاب ہذا۔

خاندان قصبہ مانکپور

راجی راستی شاہ ۵۶ دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا۔

راجہ سید احمد شاہ

راجہ سید معظم

راجہ سید طٰہٰ ۵۶

سید شاہ راجے الشیخ

راجے سید نورالدین شاہ

راجے سید مزمل

سید حسام الدین

سید احمد

سید عبدالرسول

سید عبدالغفار

سید عبدالرحمن

سید عبدالکریم

راجے سید محمد

سید حسین

راجے سید داتی

سید فضل علی

سید روشن علی

بی بی صاحب جہ

سعادت بی بی

سید نجف علی

نجم النساء بی بی

سید حسن

سید محمد اکبر

سید شہاب الدین

سید علی

سید شہاب الدین

سید محمد تقی

سید احمد

سید احمد ثانی

راجے سید ندگی

راجے سید مبارک

سید ابوالعالی

راجے سید احمد

راجے سید مظفر

راجے سید حامد

سید بازید عرف حاجی بڑے

راجے سید مبارک

سید محمد راجے عرف دیوان سید

بلاقی بیگم

گھاسی بیگم

راجے سید غلام علی

سید محمد وارث

سید حسن علی

میر سیف علی

سید غلام علی

راجے سید محمد علی

راجے غلام علی

راجے سید ابوالقاسم

راجے سید علی بخش

بی بی سیدہ

میر لطف علی

میر حسین علی

راجے ابوطالب

راجے سید مراد

راجے سید ابراہیم علی

راجے سید بخشش علی

سید مزمل

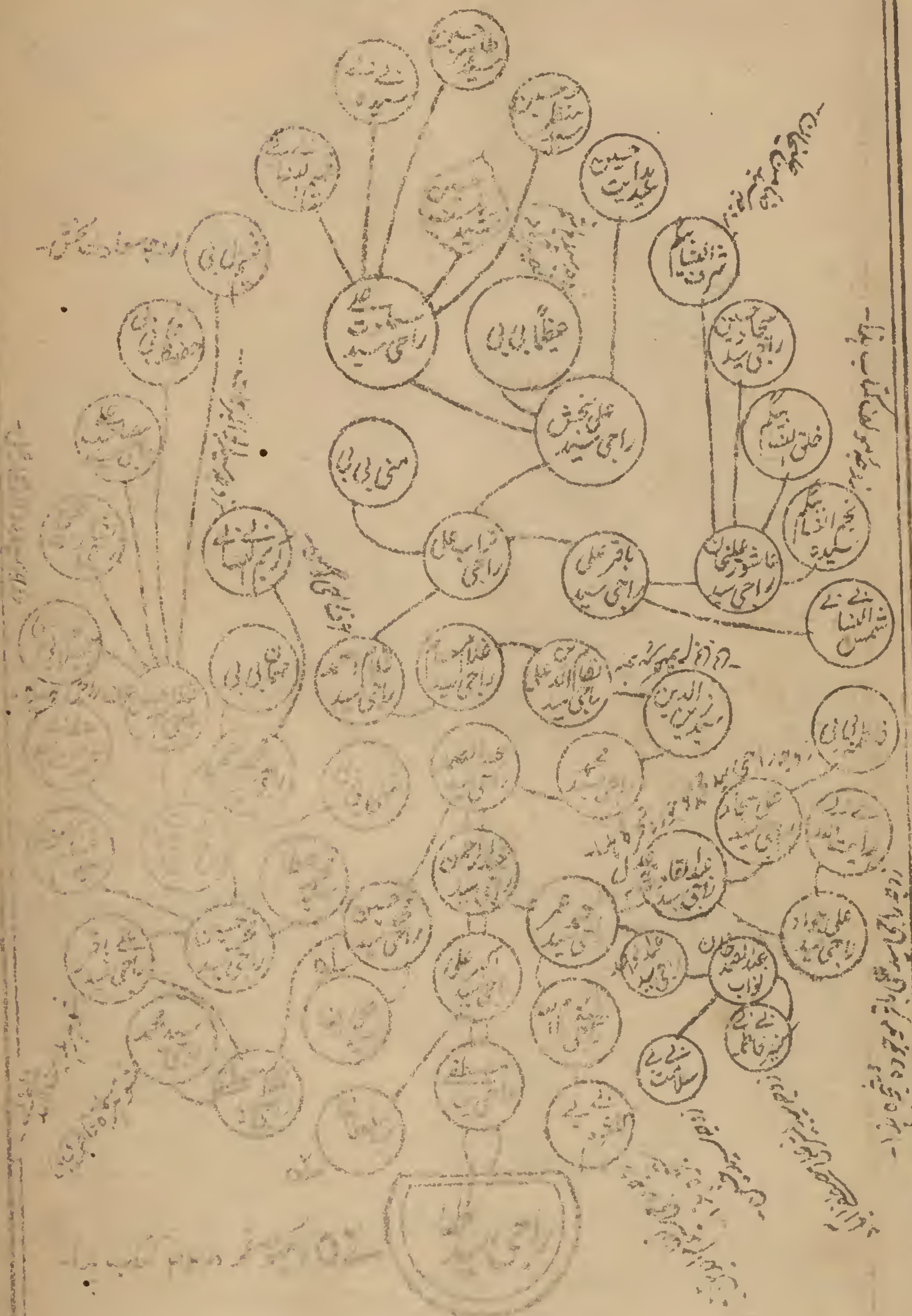
خاندان قصبۂ مانکپور

سید ممتاز حسین
عجیب النسا بی بی
علیم النسا بی بی
لیاقت حسین
مخدوم علی حسین
سید الیٰسین
بی بی عظیم النسا
سید منصور الحق
حفیظ النسا بی بی
رفیق النسا بی بی
میر علی بخش
علیم النسا بی بی
میر گمانی
سید نور الحسن
سید مظفر علی
سید محمد حسن
سید شمس الدین
سید زین الدین
وحید النسا بی بی
سید عباس علی
سید احمد
سید ولی الحق
سید جواد الحسن
قمر النسا بی بی
سید قطب الدین
حسن بانسی بی بی
محمد حسین
فرحت النسا بی بی
سید سراج الحق
سید امام بخش
سید امین الحق
الفت النسا بی بی
سید معین الحق
حسنین بانو بی بی
سید تجمل حسین
سید ابراہیم ثانی
صحت النسا بی بی
سید بندگی
عباد النسا بی بی
محمد حسین
سید نور الحق
بتول فاطمہ بی بی
سید نور الحق
سید عبد الحی
سید میر انجی
دیوان جیو عرف سید حمید
قدرت النسا بی بی
سید حسن علی
سید غلام مصطفیٰ
سید خدا بخش
سید ابراہیم
سید ابراہیم
سید امیر حسین
سید مدد علی
سید عبد الرسول
سید زبر علی
احسان فاطمہ
سید یٰسین
سید عبد الحق

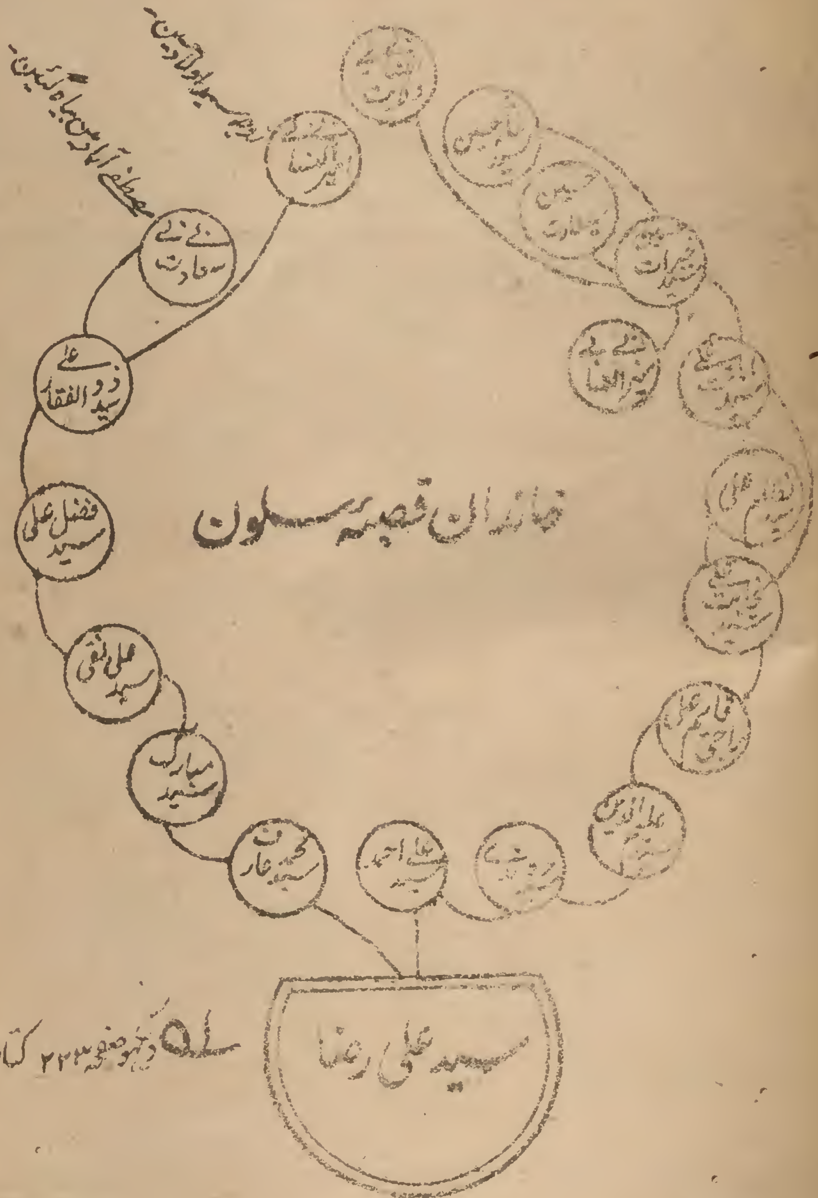
سید احمد ثانی

کا ۵ دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا۔

خاندان قصبہ مانکپور



خاندان قصبہ سلون



خاندان موضع منڈوا ضلع فتحپور و قصبۂ مانکپور

سید راجی سید مغلام

سید غلام محی الدین

سید مصطفیٰ

سید بکر اللہ

سید محمد رضا

سید محمد معصوم حی

بی بی علیم النسا

بی بی فہیم النسا

سید ظہور رحیم

سید عظیم اللہ

سید بختیاری

بی بی شہر النسا — زوجہ غلام سرور

میر جیبو

دیوان جیو

بی بی نجیب النسا

سید محمد علی

کلثوم بی بی

سید مظفر حسین

سید یاد حسین

میکو میاں

نشان بی بی

سید عبد الغنی

سید شعبان علی

سید تفضل حسین راجی سید

سید تغلق حسین

سید مشتاق حسین

بی بی فاطمہ

سید فرزند علی

سید نثار علی

ہدا بی بی — زوجہ سید نثار علی

سید امام علی

بی بی فہیم النسا

قاضی امید علی — مانکپور

سید امداد حسین

نیر بر علی

سید غلام عباس

سید تصدق حسین

سید یاد علی

لموگا بی بی — زوجہ میر سنجات علی وکیل ضلع کانپور

دیکھو شجرہ صفحہ ۲۲۰ کتاب ہذا

سادات گردیزی موضع اونچا گاؤن

یہہ موضع آبادی قصبۂ مانکپور سے جانب گوشۂ جنوب و مشرق دو میل کے فاصلہ پر
آباد ہے اس گانون کی وجہ تسمیہ ٹہیک طور سے معلوم نہین ہوتی کاغذات مین اسکا نام موضع
ایمہ اسبہون لکہا جاتا ہے - یہہ موضع عہد سلطان جلال الدین اکبر مین محال پائیگاہ
منجملہ چودہ محالات سرکار مانکپور مین واقع تہا اور اس محال کی آمدنی اصطبل شاہی
کے مصارف کے لئے مقرر تھی - ایمہ لفظ ترکی زبان بمعنی روزینہ و امیدگاہ یا خانۂ
امید کے ہین اور زبان ہندی مین اسکا ترجمہ آس بہون ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ آس بہون بگڑکے اسبہون کہلانے لگا اور بعد مین دونون الفاظ ترکی و ہندی
شامل ہوکر نام موضع لکہا جانے لگا اور عوام مین نام موضع اونچا گانون معروف ہے
اس موضع کے مورثان محلہ مہناری ٹولہ قصبۂ مانکپور مین سکونت رکہتے تہے کیونکہ
کاغذات پارینہ مین اونکی بود و باش کا پتہ اسیقدر چلتا ہے اور اب تک سادات
اونچا گانون کی ملکیت زمینداری محلہ مہناری ٹولہ مین چلی آتی ہے -

---

خاندان موضع اونچہ گاؤن

سید حیدر علی
بندہ علی
باقر علی
سید امجد علی
ہدایت النساء بی بی
سید اصغر علی
سید نجف علی
فاطمہ بانو بی بی
اشرف النساء بی بی
اشرف النساء بی بی
سید خیرات حسین
سید امداد علی
سید شوکت علی
سید ولایت علی
سید امتیاز علی
سید انور علی
سید ببر علی
حسینی بی بی
سید احمد علی
سید فضل علی
سید مہدی حسن
سید اشرف علی
سید مدد علی
علی حسین
سید حیدر علی
زیب النساء بی بی
سید لطف علی
محمد پناہ
محمد شریف
سید مردان علی
احمد حسین
سید مدد علی
سید تراب علی
سید خیراتی لقی
ضیاء اللہ
محمد سعید
سید رستم علی
سید افضل
سید محمد امین
سید نقر اللہ
سید زین الدین حسین
سید فضل حسین
سید عبدالشکور
سید مقصود علی
احمد علی
سید محمد ظریف
سید محمد مظفر
سید غلام رسول
امام الدین
سید بہار شہید
سید مظفر
سید محمد دوست
ناصر علی
سید بہار ثانی
سید علیم الدین
سید شاکر علی
سید عبدالحکیم
سید محمد ناصر
سید فرید الدین
سید محمد نعیم
سید فرزند علی
سید سرور علی
سید عبدالرحیم
سید محمد اعظم
بندہ علی
دختر
سید شرف الدین
سید علی نقا
سید جلال
دختر
سید علی اصغر
سید محمد ناصر
سید علی
سید جعفر
٥٧

مورث اونچہ گاؤن **سید سیف الدین** ٥٣ دیکھو شجرہ صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

خاندان موضع اوچہ گانوں

سید جعفر

سید اجمل — سید علی اصغر — سید اکبر علی — سید باقر — سید عبد الغنی — سید مسعود — دختر — سید طالب — سید اجمل

سید شاہ علی — سید کرم علی — زینب بی بی — میکن بی بی — محی بن مبارک اللہ — سید شہری — سید غلام علی — لوا بی بی — سید مبارک حسین — سید نادر علی — سید سیرور علی — سید غلام شہباز — تصدق حسین — اسد اللہ — جیادن بی بی — جیوا بی بی — سید محمود — سید جمن

سید سلامت علی — سید نذر علی — سید نثار علی — سید غلام الغنی — سید لبسا ون — سید جراون — بی بی تعزیہ — سید ذوالفقار علی — سید اکبر علی — بانادی بی بی — سید سبحان علی — سید مرزا علی — سید فتح اللہ — کرم بی بی — سید غلام فرید — احمد علی

دختر — سید گوہر علی — سید بدر علی — سید لطف علی — سید انام بخش — صاحبہ بی بی — بدر النسا بی بی — سید میران

سید مظفر علی — زہرہ بی بی — معصوم علی — رہنما علی — سید مدد بخش — احمد حسن — بی بی دہنان — غلام رسول

علیم النسا بی بی — صادق علی — سید نور علی — سید یاد حسین — سید باقر علی — احسان حسین — تراب علی

سید اشرف علی — سید ظہور علی — سید طاہر حسین — سید عوض علی — سید ظہیر حسین — سید محمد حسین — نور علی

عزیز النسا بی بی — سید رونق علی — سید مظفر حسین — سید عطا حسین — سید عابد حسین

سلہ

سلہ دیکھو صفحہ ۲۳۴ کتاب ہذا۔

سادات قصبۂ رسولپور ضلع رائے بریلی

یہہ قصبہ مانک پور سے جانب شمال بارہ ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی آبادی کا صحیح پتہ معلوم نہین ہوتا شاید سلطنت شرقیہ کے عہد دولت مین یا اس سے پہلے اولاد قاضی سید شرف الدین گردیزی مانک پور سے منتقل ہوکر یہان آباد ہوئی ہے اور قاضی سید عبدالرسول بن سید شمس الدین ابن قاضی سید شرف الدین کے نام سے اس آبادی کا نام معروف ہوا ہے کیونکہ خاندان قاضی اول مانک پور سے ہجرت کرکے رسول پور مین آباد ہوا اور بعد مین دوسرا گروہ راجپوت زادگان اور تیسرا سادات گردیزی ساکنان موضع چپا چپا مؤ آباد ہوئے ان تینون گروہون کے اولاد اب تک اس قصبہ مین موجود ہے -- اس قصبہ مین نواب رائے خان اور نواب محمد عارف خان وسید عبدالحامد خان اور سید عبدالغفار خان مشاہیر روزگار سے گذرے ہین -

---

خاندان موضع رسولپور ضلع رائے بریلی

سید اشفاق حسین
بڑے باندی
سید مبارک
سید قاسم علی
سید خاطر حسین
سید محمد نقی
سید براتی
سید بادی علی
سید سرفراز علی
سید حسین علی
دختر
بی بی باندی
دختر
سید علی
بتول فاطمہ بی بی
سید فرزند علی
سید فتح علی
سید فدا حسین
سید عبدالکریم
سید ریاض حسین
سید عاشق حسین
سید محمد عودا
ہمت علی
سید میران
سید فیاض حسین
سید سلطان علی
سید افضل الرحمن
سید عبدالقادر
بودھا بے بے
سید صادق حسین
سید محمد یسین
سید مبارک
میرجی
سید تفضل حسین
سید ابراہیم
سید عبدالرحیم
بی بی فاطمہ
ننھے سلامت
سید عبدالحلیم
سید اسد الرحمن
سید عبدالغفور
سید شرف الدین
سید شبیر علی
سید شہید علی
سید جعفر
سید محمد
سید محب الرحمن
سید کمال الدین
سید رفعت علی
سید قطب
سید محمود
سید شہاب الدین
سید یعقوب
سید نظام
سید آدم
سید علی
سید جمال

سید حسن

۵۴ دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

فاطمہ بتول بی بی

سید محمد شرف | سید مبارک | سید نجم الدین | سید محب علی | طفیل النساء بی بی | حور النساء بی بی

سید ظفر اللہ | سید محمد جان اللہ | سید امین الدین | عظیم النساء بی بی | سلیمن بی بی

شاہ جہنین کبیر سید | سید کبیر الدین | سید شیر علی | سید مراد اللہ | سید حامد | سیدہ النساء بی بی | سید حسن

سید مبارک | سید حامد | سید قطب الدین | سید مقصود علی | بوبو دہنیاں

سید حشمت علی | سید عبد الرشید | سید سلطان محمود | قاضی عبد الفتاح | سید علی | سید علی احمد

سید فرزند علی | سید علی حیدر | سید سلطان مسعود | سید علاء الدین | بی بی | سید ریاض حیدر | ننھی بی لاولد

سید اولاد علی | سید زین | سید سلطان محمد | سید عبد الجلیل | سید عبد الغفار | سید احمد حسین | سعید النساء بی بی

سید تراب علی | سید ذوالفقار علی | سید حبیب | بوبو جی | فاطمہ بی بی | بی بی | حمید النساء بی بی

سید علی | سید معظم | سید راحت علی | قاضی عبد الحامد | سید ایزد محمد | سید احسان حسین | سید فیاض حسین | عیوض النساء بی بی

سید عرب | سید امان اللہ | سید غلام محمد | سید حماد | سید عبد العزیز | سید کرم علی | سید نادر علی | سید فدا حسین | سید طفیل حسین

سید علی احمد | سید اکرم | سید راجو حافظ | سید عبد المجید | فاطمہ بی بی خیرات | سید عبد الحسین | سید نیاز علی

سید اکبر علی | سید کبیر | سید محمد | سید یعقوب | سید وزیر محمد | سید بندہ علی | سید عابد علی

سید فرید | سید فتح اللہ | سید زین اللہ | سید عبد الحکیم | سید عاشق محمد | سید عبد الرزاق

سید علاء الدین عیسیٰ زادہ اللہ | سید عبد الرزاق | سید عبد الحلیم

قاضی سید حمزہ

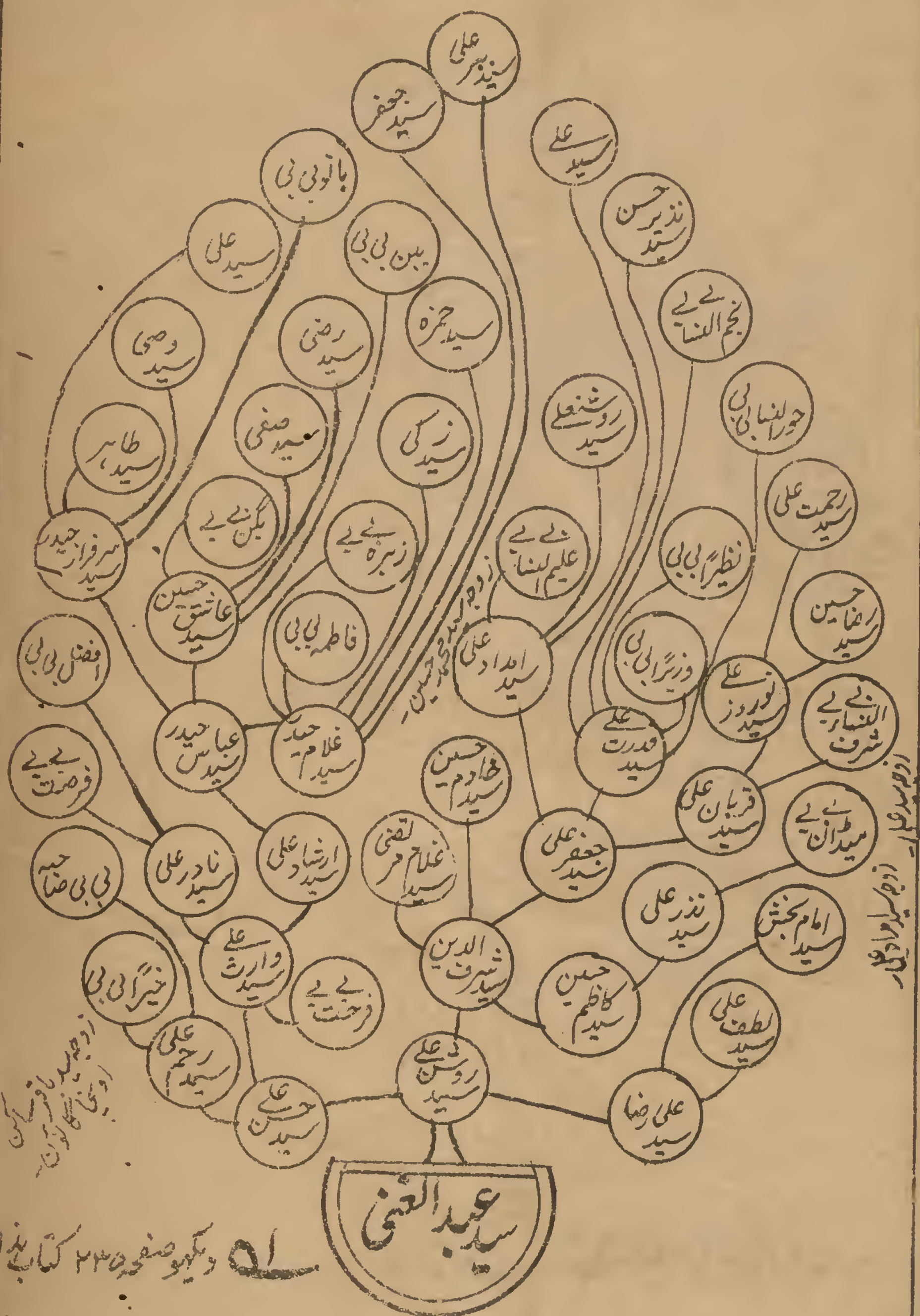
۵۲ دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

خاندان قصبۂ رسولپور ضلع رائے بریلی وقصبۂ کڑا ضلع الٰہ آباد

امتل بی بی
آتنان بی بے
سید گھسیٹی میاں
سید محمود علی
سید ریاست علی
سید حسن علی
ساکن قصبہ کڑہ
تحسین بی بے
واجد النساء بی بی
زینب النساء بی بی
سید علی اکبر
سید عاشق علی
ساکن قصبہ کڑہ
سید حیدر بخش
سید بابو
بی بے سعادت
سید ابراہیم بخش
سید بشارت علی
سید جہاؤ
سید جعفر
سید لطف علی
سید تصدق حسین
سید حسن بخش
سید حسن علی
سید ابوالعلی
سید سلطان حسین
سید ابوتراب
سید زور بخش
بی بے نجم النساء
کنیز بی بی
سید تراب علی
سید غلام ابراہیم
سید ابوالبرکات
سید محمد عارف خان
سید امین الدین حسین
ہما بی بی
بی بی صاحبہ
سید ابراہیم حسن
سید محمد فیاض
نواب راجی خانم
سید روشن علی
سید عبدالغفور
سید محمد زاہد
محمد وجیہ
سید چھجو
سید جلال
سید محمد مطلب
سید شمس الدین
سید محمد رضا
سید طالب مستغنی
سید محمد
نبی بی صاحبہ
سید عبدالشکور
سید یعقوب
سید عبدالرسول
سید مبارک

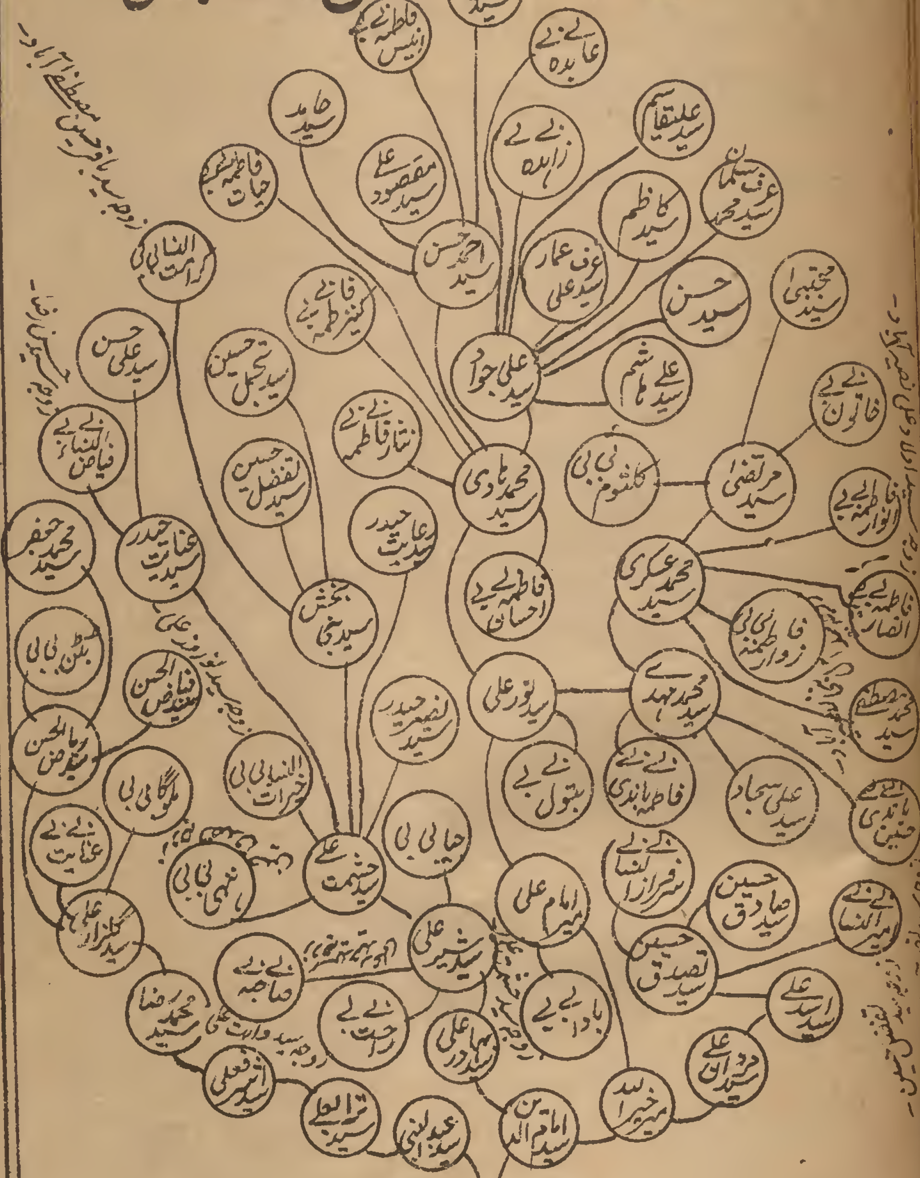
۵۲ دیکھو صفحہ ۲۲۶ کتاب ہذا

خاندان رسولپور ضلع رائے بریلی



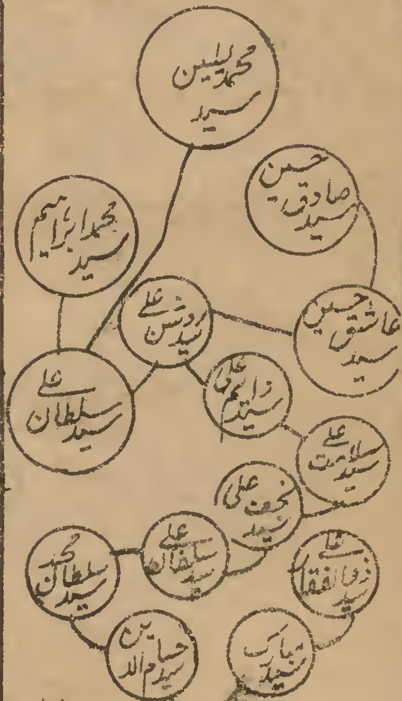
۵۱ دیکھو صفحہ ۲۲۵ کتاب ہذا

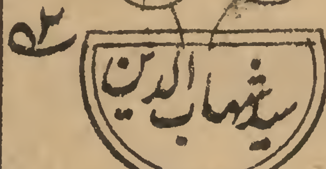
خاندان موضع رسولپور ضلع رائے بریلی



۵۶ دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

خاندان رسولپور ضلع رائے بریلی



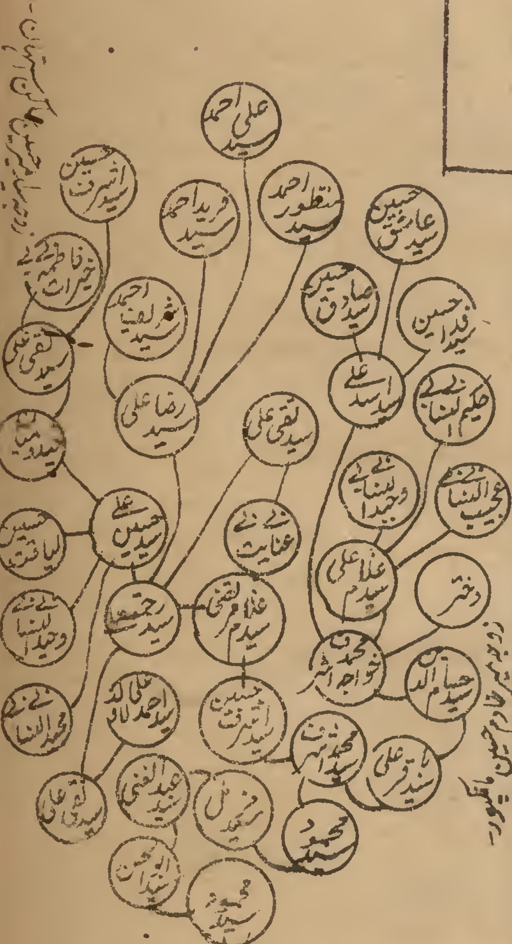


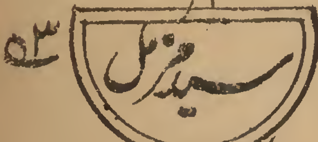
۲

دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا۔

خاندان محترم پور ضلع پرتاپگڈھ

دپورہ نظام پرگنہ اٹکرہ ضلع الہ آباد





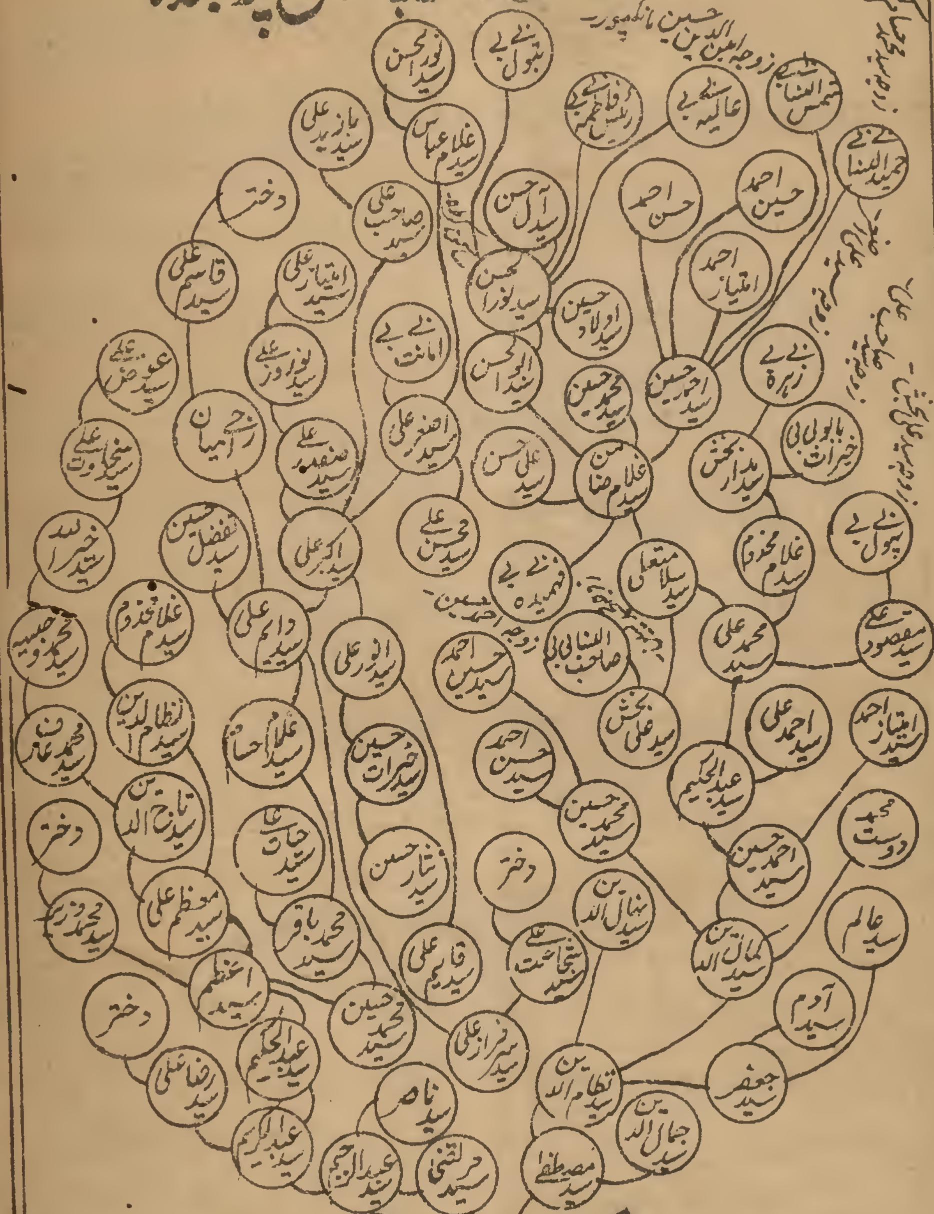
۳

دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا

سادات گرہری موضع بازید پور

یہہ موضع بازید پور قصبۂ مانک پور سے ۶ میل کے فاصلہ پر گوشۂ شمال و مغرب مین بالاے سڑک خام جو مانک پور سے براے بولی کو جاتی ہے واقع ہے اس موضع کو سید بازید عرف حاجی سید بڑے مانکپوری نے آباد کیا ہے اور براے برکت اس موضع مین ایک مسجد راجہ نور صاحب اپنے مورث کے نام سے تعمیر کرائی۔ پہلے سادات زیادہ آباد تھے جب یہہ موضع شامل علاقہ رامپور ہوگیا تو اوسوقت سے یہان کے سادات منتشر ہوکر مصطفے آباد و قصبۂ دلمؤ و مانکپور وکڑہ وغیرہ مین آباد ہوگئے صرف چند اشخاص اولاد سید بازید اس موضع مین آباد ہین جنکا شجرہ درج ذیل ہے۔

خاندان موضع بازید پور ضلع پرتابگڈھ



سادات گردیزی موضع مصطفےٰ آباد

یہہ موضع قصبۂ مانکپور سے جانب گوشۂ شمال و مغرب بفاصلہ ۱۲ میل بالاے سڑک خام جو مانک پور سے راے بریلی کو جاتی ہے واقع ہے اس موضع کا پہلا نام اونچاہار ہے اور مصطفےٰ آباد معروف ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجے سید مصطفےٰ نے بزمان جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی راجے سید نور صاحب کا مقبرہ مانکپور مین تعمیر کرایا ہے اور انہون نے موضع اونچاہار کو آباد کرکے اپنے نام سے معروف کیا کیونکہ راجے نور صاحب کی یادگار ایک مسجد یہان موجود ہے جسکو زمان حال مین سید نور الحسن اولاد راجے سید نور شاہ نے از سر نو مرمت کراکے درست کیا ہے اور راجے نور کے نام سے پہلے یہان ایک میلہ ہوا کرتا تہا جو میلہ شاہ نور کے نام سے مشہور تہا اس موضع مین تین گروہ سادات گردیزی آباد ہین گروہ اول قاضی زادگان جو دو برادر عینی سید عبد الخالق و سید عبد الجبار کی اولاد ہین اور سید عبد الجبار کی اولاد خاندان جبّاری کہلاتا ہے یہہ خاندان قاضی زادگان بعہد شاہجہان بادشاہ رسولپور سے منتقل ہوکر مصطفےٰ آباد مین آباد ہوا ہے - سید عبد الخالق کے دو بیٹے سید نجم الدین و سید معین الدین تہے سید نجم الدین تحصیل علوم کی غرض سے شہر دہلی مین تشریف لے گئے اور بعد اکتساب علوم جب آپ مصطفےٰ آباد واپس آئے تو انکے عشق مین ایک بیگم شاہی مسماۃ ماہ پرور وارد مصطفےٰ آباد ہوئین آپ کے ساتہہ اس بیگم کا عقد نکاح ہوا یہہ بیگم کہتے ہین کہ اپنے ہمراہ بہت مال و دولت لائین اور اس بیگم کا مقبرہ مصطفےٰ آباد مین اب تک موجود ہے سید نجم الدین نے عالیشان عمارت امام باڑہ کی تعمیر مصطفےٰ آباد مین کی جو ابتک موجود ہے مگر یہہ صاحب اولاد نہین تہے سید معین الدین برادر حقیقی ان کے منصب دار شاہی تہے اور انکی اولاد موجود ہے انہین نامی گرامی اشخاص گذرے ہین خصوص حسن صورت و ذکاوت اس خاندان کی مشہور و معروف ہے عہد شاہ اودہ مین بہی یہہ خاندان مشاہیر روزگار سے تہا شاعری اور طبیعت داری مین انکا حصہ ہے مولوی سید مظہر حسن علم فقہ و مناظرہ مین بیعدیل تہے ویسے ہی ان کے برادر خورد

مولوی سید محمد مہدی زبان عربی مین بیمثل ادیب تھے چونکہ مہمان نوازی اور فیاضی کا نمبر بڑھا ہوا تھا بہت سے دیہات اس خاندان کی ملکیت سے جاتے رہے شاہی معافیات کا کچھہ جزو اب بھی باقی ہے لیکن دریا دلی مین کمی نہین ہے دوسرا خاندان اولاد رلجے زادگان جنکا مورث اعلی میر محمد ماہ منصب دار شاہی رہا ہے خاندان مانکپور سے منتقل ہو کر مصطفی آباد مین بوجہ ملنے جاگیر کے آباد ہوا اس خاندان کے لوگ اولوالعزم اور بہادر ہیں عہد شاہ اودہ مین بوجہ عداوت قومی اس خاندان مین ایک ڈاکہ زنی واقع ہوئی تھی جسمین علاوہ خونریزی خاندان دو اشخاص خاندان سادات گردیزی مانکپور ایک سید اولاد حسین زخمی ہوئے اور دوسرے سید علی بخش شہید ہو گئے۔

قطعہ سال تاریخ

از ماتم آن صدر نشینان سعادت	سازم چه بیان انچه چو شد حالت جانکاه
هم نام حسین آنکه یکی بود دلاور	مردانه بجنگید در آن معرکه والله
زان هر دو برادر که بهم تیغ کشیدند	مجروح پئے گشت در آن حلقهٔ گمراه
القصه بهم جام شهادت بچشیدند	حق داد پریشان بجهان مسکن دلخواه
بر مهر و مه میر نجف هر که ستم کرد	عاجز به بیانش بود این بندهٔ درگاه
بر آل نبی انچه دغا کرد ستمگر	در دیدهٔ کونین شده دشمن الله
ایدل مه شوال دگر بست و نهم بود	در مصطفی آباد شد این واقعه جانکاه
قایم بجهان است ازین مصرعهٔ تاریخ	این حادثهٔ قاسم و عباس شده آه
	۱۳۳۲ھ

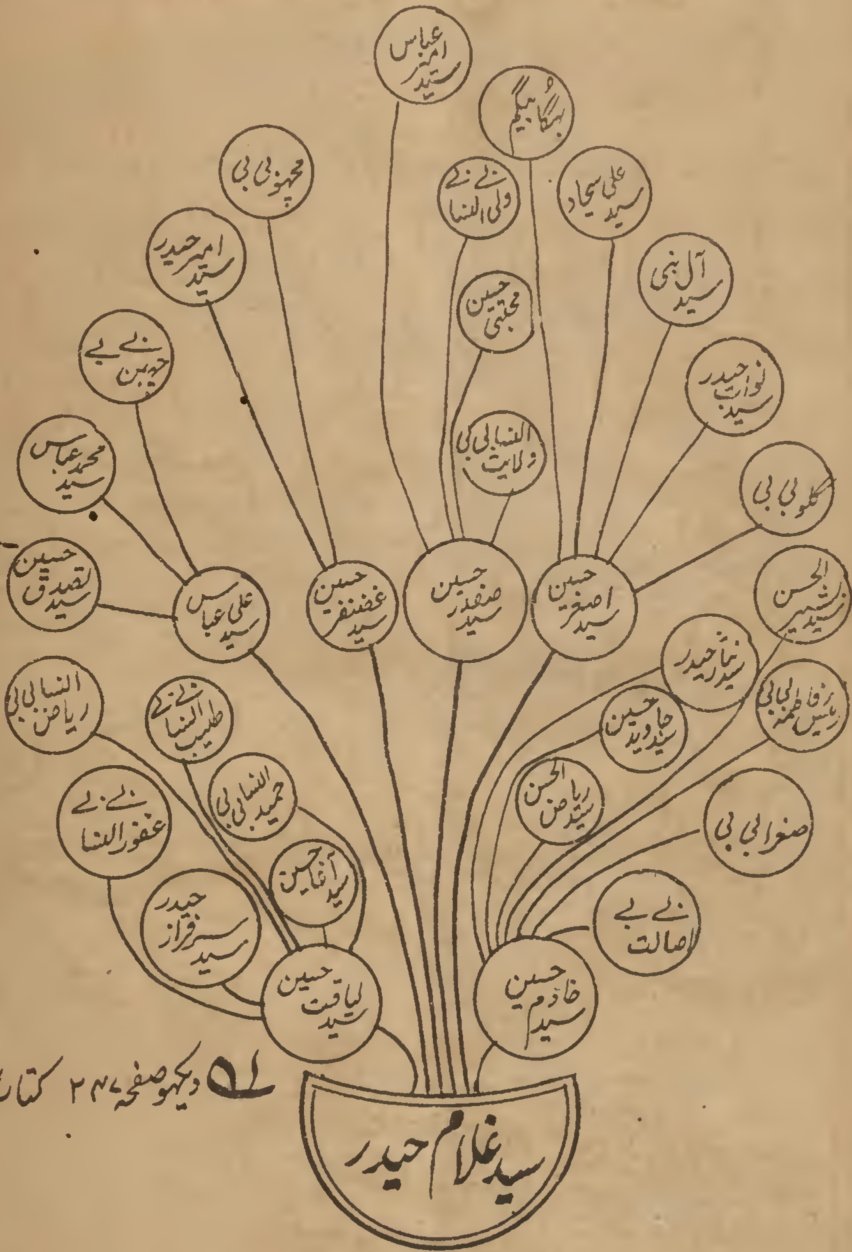
چونکہ فیاضی حصہ سادات تھا اسلئے بہت سے دیہات زمینداری اس خاندان کے قبضہ سے نکل گئے تیسرا خاندان سادات موضع چہاچہامؤ سے ہے جو چہچہ موے کہلاتے ہین اور اس خاندان کے لوگ کم آباد ہین اس موضع مین راجہ درشن سنگہ حاکم شاہ اودہ نے ایسی لوٹ مار کی کہ یہان کی جاگیرات مین زوال ہو گیا۔

خاندان مصطفے آباد ضلع راے بریلی

سید محمد نقی
سید وصی حسین
گنپو میاں
سید محمد تقی
سید محمد رضی الدین
سید عطا حسین
سید نجم الدین
سید محمد عسکری
سید نایب حسین
سید محمد نظیر
سید کاظم حسین
سید مرتضی حسین
مولوی مصحف حسین
سید فرزند حسین
سید عابد حسین
سید القاسم حیدر
سید واقف حسین
سید لطافت حسین
رقیہ بیگم
فاطمہ بیگم
سید حسین
سید اولاد حسین
سید وحید حیدر
سید انیس حیدر
سید طالب حسین
مولوی مظہر حسن
سکینہ بیگم
سید محمد آغا
سید محمد جواد
فاطمہ بیبی ولایت
سید عباس حیدر
حبیب النساء بی
سید نوروز علی
مولوی سید محمد مہدی
سید سجاد حسین
سید جعفر حسین
سید راحت حسین
سید محمد عباد
سید حضرت بخش
سید خورشید علی
سید وصی حیدر
سید امام بخش
سید احمد بخش
سید احمد حسن
سید محمد حسین
وحید النساء بی بی
سید اسد حسین
سید الہی بخش
سید قدرت علی
سید غلام نجف
سید محمد لیق
سید صابر علی
ربیب النساء
سید حسنین
سید علی بخش
سید غلام حیدر
سید غلام میر علی عرف بالو میاں
سید محمد عیسے
سید فرزند محمد
سید محمد حسین
سید رضا علی
سید غلام مخدوم
سید امین الدین
سید محمد حسن
عبادہ بی بی
سید نبی بخش
سید غلام امام
سید معین الدین
سید نجم الدین
سید عظیم الدین
سید عبدالجبار
سید عبدالخالق

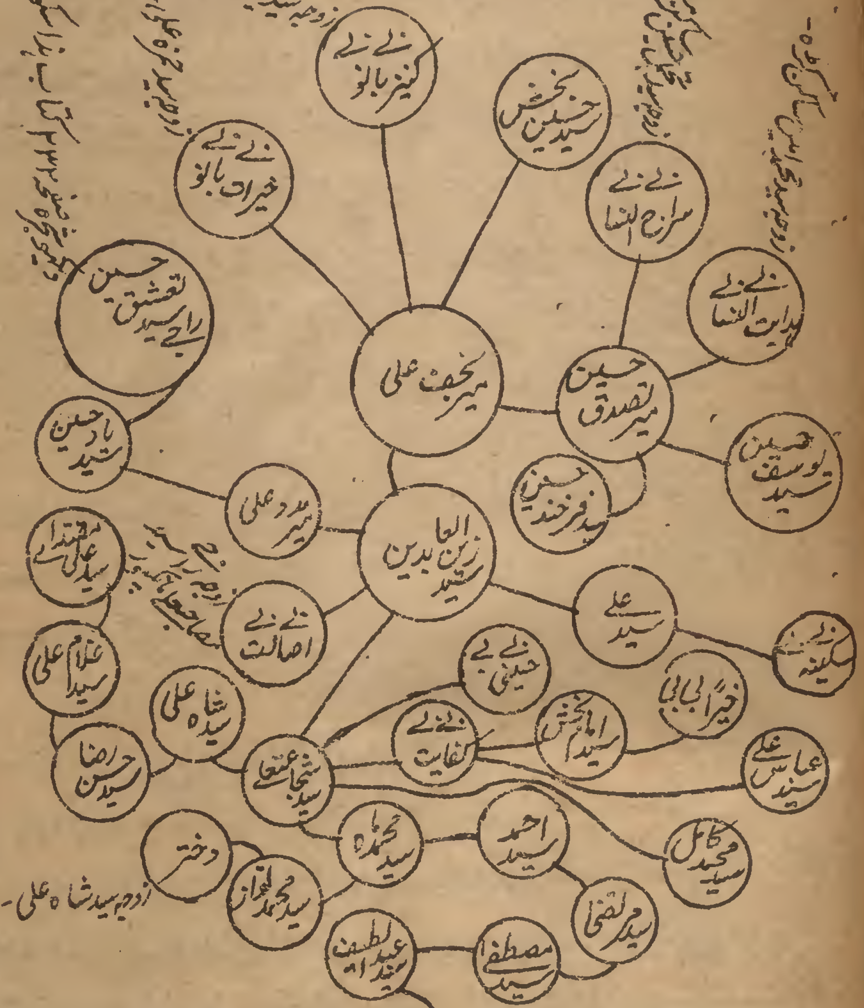
سید عبدالغفور

۵۱ دیکھو صفحہ ۲۳۷ کتاب ہذا



۵۷ دیکھو صفحہ ۲۴۷ کتاب ہذا

خاندان مصطفیٰ آباد ضلع رائے بریلی



خاندان حسامی پیرزادگان قصبۂ مانکپور

نقل[۱] ہے کہ بحکم یزید بادشاہ شام جب مدینہ طیبہ مین قتل عام ہوا تو اس زمانہ نا پرسان مین امیر حسن ابن عبداللہ ابن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ سے ہجرت کر کے ملک یمن مین تشریف لائے اور بوقت انقلاب سلطنت عباسیہ اولاد امیر حسن یمن سے منتقل ہو کر سرزمین فارس مین آئے چنانچہ مولانا محمد اسمٰعیل بن مولانا جلال الدین ابن مولانا برہان الدین بن شیخ جمال الدین ابن شیخ سراج الدین بن شیخ وجیہ الدین ابن شیخ نظام الدین بن شیخ تاج الدین ابن شیخ بہاء الدین بن شیخ علاء الدین ابن شیخ نصیر الدین بن شیخ نور الدین ابن امیر عبدالرحمن بن امیر حسن موصوف بزمان سلطنت شمس الدین التمش بادشاہ وارد ہندوستان ہوئے اور چند روز شہر دہلی مین قیام رکھ کر قصبہ مانک پور مین آئے اور اقامت گزین ہوئے بادشاہ دہلی نے ساٹھ بیگہ زمین بنابر تعمیر مسجد و خانقاہ عطا کی تب سے اولاد و اعقاب آپکی مانکپور مین بود و باش رکھتی ہے۔

شاہ محمد یوسف سجادہ نشین خانقاہ کا بیان ہے کہ مولانا جلال الدین پدر مولانا محمد اسمٰعیل مورث اعلیٰ ہمارے بوقت حکومت قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی مانکپور مین تشریف لائے اور بمقام ملک بٹن اراضی موضع جوکاپور مین اقامت گزین ہوئے اول مکانات مسکونہ ہمارے بزرگوار کے اس مقام پر تھے چنانچہ مولانا محمد اسمعیل پسر مولانا جلال الدین کی قبر یہین ہے اور جب یہہ مقام ویرانہ ہو گیا تو اولاد نے دوسرے مقامات پر جہان اسوقت خانقاہ شریف ہے مکانات تعمیر کرائے اور بود و باش اختیار کی۔

---

[۱] دیکھو دفعہ ۲۳ کتاب آئینۂ اودھ۔

[۲] دیکھو تواریخ ضلع پرتاب گڈھ مرتبہ گورنمنٹ انگریزی صفحہ ۳۷۔

نوٹ

نقل اول بیان ثانی کے متناقض ہے شاید ساٹھہ بیگہ زمین کے استحکام کی غرض سے نقل اول مین بیان زاید کیا گیا ہے۔

بانئ خاندان حسامی حضرت شاہ حسام الدین المعروف شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ بن مولانا خواجۂ خضرؒ عرف خواجۂ دانشمند ابن مولانا عبدالرزاقؒ بن مولانا محمد اسمعیلؒ مورث مرید او خلیفہ رشید حضرت نور قطب عالم پنڈوی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے ان کے مرشد نے درجۂ فقر مین ولایت مانکپور آپ کو عطا کی تھی اور اسوقت ولایت مانکپور مین صاحب ولایت شاہ نصیر الدین پہلوان رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنکو بعض نوشتہ جات مین شاہ نصیر الدین شاہ قلم بہی لکھا ہے شاہ حسام الحق صاحب کے مرشد نے وقت تفوض ولایت مانکپور فرمایا تھا کہ نصیر تا نصیر او حسام تا قیام۔ نقل ہے کہ جب شاہ حسام الحق صاحب ولایت مانکپور مین تشریف لائے تو نصیر الدین شاہ ولایت مانکپور نے ایک جام پانی سے بھر کر آپ کے پاس اس مطلب سے بھیجا تھا کہ اب آپ کی گنجایش نہین ہے درجواب اوس کے شاہ حسام الحق صاحب نے اوس جام مین گلاب کا پہول ڈالدیا جسکا مطلب یہہ تھا کہ اس پانی کو معطر کردونگا۔ اس نقل کی جو کچہہ اصلیت ہو لیکن دو سلطان در یک اقلیمی نمی گنجند۔ جب ایک شاہ ولایت موجود تھے تو دوسرے کی کیا ضرورت تھی البتہ شاہ نصیر الدین کی وفات ہو چکی ہو گی اور اونکا جانشین بہی ہو گا اوسوقت محل ارشاد مرشد شاہ حسام الحق صاحب باموقع تھا کہ نصیر تا نصیر او حسام تا قیام بلکہ اس کلمہ سے ایک بزرگی یہہ بہی ثابت ہوتی ہے کہ مرشد برحق نے شاہ حسام الحق صاحب کی اولاد تک کو درجۂ ولایت عطا کیا ہے کیونکہ لفظ قیام کے معنی تا قیامت کے ہین۔ حضرت شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بزمان حکومت فیروز تغلق بادشاہ دہلی تقریباً ۷۷۳ھ مین متولد ہوئے اور تاریخ چودہ ۱۴ رمضان ۸۵۳ھ کو بعمر ہشتاد ۸۰ سال راہی ملک بقا ہوئے فقرۂ شمع تجلی او مصرعۂ ؎ بملک لم یزلی پائے برد شاہ حسام۔ مادۂ سال تاریخ

وفات ہے آپ کا عرس سالانہ تاریخ مذکور پر ہوتا ہے اور اس عرس مین علاوہ روشنی ایک رسم گاگر یا پانی بھرنے کی ہے اور یہہ رسم آپ کے مرشد کا ایک طریقہ اختیار کردہ ذات خاص ہے -

حضرت بندگی شاہ قاسم حسامی جو پانچوین پشت اولاد شاہ حسام الحق صاحب مین ہین کہتے ہین کہ انکا عقد نکاح مسماۃ سلیمان خاتون بنت سلیم شاہ سوری بادشاہ دہلی کے ساتھہ ہوا ہے اور جنکا روضہ گنبد دار اندرون احاطہ خانقاہ ہے ہمایون بادشاہ دہلی نے بندگی شاہ قاسم صاحب کو خطاب سلطان العارفین سے لکہا ہے اور سات مواضع معاف عطا کئے تہے بعد عالمگیر بادشاہ نے تین موضع اور اضافہ کئے جملہ دس بہابت معافیات مین ہین جسکی آمدنی قریب مبلغ ... دو ہزار آٹہہ سو اٹہتر روپیہ کی ہے اور یہہ معافی خاندان کے وجہ معاش مین منقسم ہے اور مصارف خانقاہ اور عرس اور وارد وصادر کے واسطے موضع راجاپور نذر درگاہ ہے لیکن ان جملہ معافیات کا کوئی فرمان شاہی اسوقت خاندان مین موجود نہین ہے - اس خاندان کے مرید اور خلفا اقطاع ہند مین صاحب کشف و کمال گذرے ہین حضرت شاہ حسام الحق صاحب کے ملفوظ اور کتب پند و نصائح غیر مطبوعہ موجود ہین منجملہ اولاد عقاب شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ شاہ پیر عبد الکریم صاحب بڑے نامی گرامی درویش صاحب کشف و کمال ہوئے ہین ملک بنگالہ اور اوڑیسہ مین آپ کے کمالات کے معتقد ہوکر صدہا اہل ہنود اور دیگر اقوام اوس ملک کے دین اسلام مین آگئے -

نوٹ

راقم نے شہر کلکتہ مین ایک جوان خوبصورت درویش صفت کو دیکہا کہ جسکے جسم پر شنجرفی کفنی اور لنگی زیب بدن تہی اور لوگ اوس کے ہمراہ ایسے ہی لباس سے آراستہ تہے یہہ واقعہ لونئے چوک کا تہا دوسرے روز حسن اتفاق سے میرا اور انکا چند ساعت کیلئے اوس جہاز پر ساتہہ ہوا جو کلکتہ سے مٹیا برج کو جاتا تہا اور خوبی وقت سے جہاز مین موقع یکجائی نشست کا ہوا جوان درویش نے مجہہ سے میرا وطن دریافت کیا راقم نے جواب دیا کہ حقیر ساکن قصبۂ مانکپور ملک اودہ ہے جوان نے ہاتہہ بڑہایا اور مجہہ سے مصافحہ کیا راقم کو

تعجب ہوا کہ یہہ جوان اجنبی مجھپر اسقدر کیون مہربان ہوا تب مین نے استفسار کیا جوان نے
جواب دیا کہ مسلمان ہون اور متولی مندر جگناتھہ جی کا ہون جو سمندر کے کنارے ملک اڑیسہ
مین اہل ہنود کا معابد خانہ ہے پھر مین نے سوال کیا کہ جناب کے سر اقدس پر چوٹی مثل
اہل ہنود کے ہے اور آپ کے ہمراہ ہندو ہین یہہ کونسا طریق فقر ہے در جواب اس کے
جوان گویا ہوا کہ مورث اعلی ہمارے حضرت صالح بیگ مرید حضرت شاہ عبد الکریم
مانک پور کے ہین اور بباعث برکت مرشد برحق ایک روز جگناتھہ جی جنکی وفات کو
ہزارون برس گذر گئے تھے ہمارے مورث حضرت صالح بیگ سے ملاقات کی اور معتقد
ہو کر اہل ہنود کو ہدایت کی کہ کوئی شخص مسلمانون سے پرہیز نہ کرے اور آیندہ متولی
ہمارے مندر کا صالح بیگ اور اونکی اولاد ہوگی اوسوقت سے متولیان مندر کا سلسلہ
ہمارے خاندان مین اب تک ہے -

— پیر عبد الکریم صاحب کے مرید خلیفہ ارشد شیخ پیر محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ
سلون ہوئے جنکا ذکر خیر راقم بعد ختم واقعات خاندانی حسامی مفصل تحریر کریگا
نقل ہے کہ شاہ عبد الکریم صاحب روضۂ پاک حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی
سیدنا محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر حسنی الحسینی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مین چلہ کشی
مین مصروف تھے کہ حضور غوثیت سے بشارت ہوئی کہ میرا فرزند سید محمد قادری شہر
دہلی مین آپکا منتظر ہے پس آپ وہان جائین اور یاک نعمت میرے سلسلہ کی اوس سے
حاصل کرین چنانچہ حسب الارشاد شاہ عبد الکریم صاحب شہر دہلی مین داخل ہوئے
اور سید محمد قادری صاحب سے ودیعت عظمی جو آپ کے لئے امانت تھی حاصل کی سلسلہ
قادریہ اسوقت سے آپ کو تفویض ہوا[۱] - شاہ عبد الکریم صاحب نے تاریخ ۵ صفر ۱۰۵۷ھ
مقدس مطابق یازدہم سال جلوس شاہجہان بادشاہ بعمر ہفتاد و سال دنیا سے رحلت فرمائی
اس خاندان حسامی مین خدمت سجادہ نشینی اولاد ذکور کے متعلق تھی لیکن کبھی بہ نسبت

---

[۱] دیکھو کتاب مطالب رشیدی مصنفۂ مولانا تراب علی شاہ قلندر کاکوری -

بعد اولاد دختری نے بوجہ حاصل کرنے درجۂ خلافت خدمت سجادگی علیحدہ قایم کی جیسے سجادہ نشینان خانقاہ پائی گلی جنکا مفصل حال آیندہ لکھا جائیگا اور خانقاہ حسامی کی سجادہ نشینی متعلق اولاد ذکور رہی جب شاہ محمد عاشق صاحب سجادہ نشین خانقاہ حسامی نے تاریخ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۷۱ء کو وفات پائی اسوقت دو پسران نابالغ سجادہ نشین صاحب متوفی کے موجود تھے لیکن سید شاہ محمد اسمٰعیل صاحب جو اس خاندان مین رشتہ ناناہالی اور دامادی رکھتے تھے سجادہ نشین خانقاہ حسامی ہوئے اب تک سجادگی خانقاہ فاروقی صورت اور علوی سیرت مین تھی مگر اسوقت سے علوی صورت اور فاروقی سیرت مین آگئی سید شاہ محمد اسمٰعیل صاحب سجادہ نشین نے حج بیت اللہ شریف ادا کیا اور عمارات مسجد و چاہ و خانقاہ اور اوس کے ملحق مکانات جو بوجہ کہن سالی اور متواتر بارش کے شکستہ ہو گئے تھے اور بعض قریب انہدام تھے از سر نو تعمیر کرائے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے انکو بوجہ اعزاز سجادہ نشینی خانقاہ حاضری عدالت سے مستثنیٰ کردیا علمی لیاقت مین زبان فارسی کے ماہر تھے اور صرف و نحو عربی مین دستگاہ رکھتے تھے انتظام خانگی مین سنجیدہ تھے مگر ذی ولد نہین تھے اس لئے انہون نے اپنی زندگی مین سید شاہ احمد سعید اپنے بڑے بھتیجے کو اپنا خلیفہ کیا تھا چنانچہ بعد وفات حاجی سید شاہ محمد اسمٰعیل صاحب کے سید شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین خانقاہ ہوے سید شاہ احمد سعید صاحب اسم بامسمیٰ سعید تھے پر افسوس کہ انہون نے عالم شباب ہی مین بعارضہ فالج تاریخ ۱۲۔ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ کو دنیا سے رحلت فرمائی ان کے بھی کوئی اولاد ذکور نہین تھی اسلئے ان کے برادر اوسط سید شاہ زکی الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ ہوئے جو نہایت نیک ہین ۔

جدّی نسب نامہ سید شاہ زکی الدین صاحب سجّادہ نشین کا یہ ہے

سید شاہ زکی الدین[۱] بن سید شاہ ابو الحسن[۲] ابن سید مہدی[۳] بخش خان بن سید کریم بخش[۴] ابن سید محمد ہاشم[۵] بن سید فتح محمد[۶] ابن سید غلام بشیر[۷] بن سید محمد[۸] ابن سید بشیر[۹] محمد

بن سید حمزہ ابن سید شاہ جلال الدین بن سید محمد اسمٰعیل (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۱۱ کتاب ہذا)۔

سلسلہ بعیت وخلافت حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ نے بعیت اور خلافت حاصل کی۔	۱۴	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی سے اور انہوں نے
۲	حضرت شاہ نور قطب عالم پنڈوی سے اور انہوں نے	۱۵	حضرت خواجہ ابو اسحاق ابدال چشتی سے اور انہوں نے
۳	حضرت شیخ علاء الحق پنڈوی سے اور انہوں نے	۱۶	حضرت شیخ ممشاد علو دینوری سے اور انہوں نے
۴	حضرت اخی سراج الحق بن عثمان اودھی سے	۱۷	حضرت شیخ ہبیرہ بصری سے اور انہوں نے
۵	حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء سے اور انہوں نے	۱۸	حضرت حذیفہ مرعشی سے اور انہوں نے
۶	حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور انہوں نے	۱۹	حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اور انہوں نے
۷	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اور انہوں نے	۲۰	حضرت شیخ فضیل ایاض سے اور انہوں نے
۸	حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی سے اور انہوں نے	۲۱	حضرت شیخ عبدالواحد بن زید سے اور انہوں نے
۹	حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے اور انہوں نے	۲۲	حضرت خواجہ حسن بصری سے اور انہوں نے
۱۰	حضرت حاجی شریف زندنی سے اور انہوں نے	۲۳	حضرت علی علیہ السلام سے اور انہوں نے
۱۱	حضرت خواجہ مودود چشتی سے اور انہوں نے	۲۴	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے
۱۲	حضرت خواجہ ابو محمد یوسف چشتی سے اور انہوں نے	۲۵	ذات باری تعالیٰ عز اسمہٗ سے
۱۳	حضرت خواجہ ابو محمد چشتی سے اور انہوں نے		

شجرہ اولاد حضرت شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

وحید النساء بی بی
محمد ضیا
شاہ محمد رضا
شاہ محمد عاشق
محمد حیا
شاہ محمد عالم
عابدہ بی بی
شفیع الحق
عزیز بی بی
شاہ عالم
ریاض الحق
شاہ محمد یوسف
مقبول عالم
محمود عالم
محترمہ بی بی
سردار عالم
حیات النساء بی بی
شاہ احمد علی
اسرار عالم
مسعود عالم
عبد الحمید
مریم بی بی
امیجان بی بی
شاہ کریم الدین
شاہ سراج الحق
شاہ محمد علی
شاہ عالم
رحیم النساء بی بی
شاہ محمد مخدوم بخش
شاہ سلطان علی
سمیع النساء بی بی
عبد الولی
شاہ غلام فیض اللہ
مقصود عالم
شاہ عبد السمیع
شاہ بدر عالم
شاہ کرم علی
شاہ غلام عالم
صغیر النساء بی بی
شاہ اکبر علی
شاہ وزیر علی
سلطان علی
شاہ اعظم
شاہ غلام حسینی
فرصت بی بی
شفیع النساء بی بی
الفت بی بی
شاہ احمد
ذوالفقار علی
عبد الکریم
شاہ محمد محسن
طاہرہ بی بی
سلطان بازید
انور علی
اشرف علی
شاہ امیر علی
غلام محمد
شاہ دانیال
شاہ احمد حسن
شاہ محمد سمیع دہلی
شاہ کرم احمد
شاہ عبد اللہ
امداد علی
شاہ اسد علی
شاہ امام بخش
شاہ عبد القادر
راحت بی بی
محمد احمد
شاہ محمد بخش
غلام جیلانی
شیخ سلطان
سرفراز احمد
غلام معین الدین
سیدہ بی بی
شاہ قادر بخش
شاہ نصیر اللہ
شاہ سیف اللہ
شاہ عبد الصمد
شاہ بدر عالم
شاہ خلیل اللہ
شاہ سراج الدین
شاہ غلام مصطفی
شاہ علی احمد
شاہ غلام محمد
شاہ غلام مصطفی
حبیب النساء بی بی
بندگی شاہ قاسم
شاہ کریم احمد
شاہ نعمت اللہ
شیخ عبد العلی
بندگی شاہ احمد
شیخ احمد
شاہ حسن کلیم اللہ
شاہ فیض اللہ
شاہ نظام الدین میران
شاہ محمود مولوی
شاہ بڑے

حضرت شاہ حسام الحق

اولاد انکی قصبۂ زمانیہ اور شہر غازیپور میں آباد ہے۔

شجرہ خاندان حسامی اولاد شاہ خلیل اللہ جسمین اس خاندان کی اولاد دختری اور سجّادہ نشینان پاٹی گلی کا مذکور اور شجرہ نانہالی شامل ہے

سیدشاہ خلیل قطبی قصبۂ کڑا (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا) کا نکاح دختر شاہ علی رضا حسامی مانکپور کے ساتھ ہوا اور سید شاہ خلیل موصوف کے دو بیٹے سید شاہ باب اللہ و سید شاہ قاسم پیدا ہوئے۔ سید شاہ باب اللہ نے بعیت اور خلافت اپنے نانا شاہ علی رضا صاحب سے حاصل کی اس لئے بجائے شاہ علی رضا صاحب سجادہ نشین خانقاہ پاٹی گلی ہوئے اور سلسلۂ بعیت و خلافت چشتیہ خاندان حسامی مانکپور حسب صراحت ذیل ہے۔

نام	نمبر	نام	نمبر
حضرت شاہ بندگی احمد سے اور انہون نے	۶	سید شاہ باب اللہ نے بعیت وخلافت حاصل کی حضرت شاہ علی رضا سے اور انہون نے	۱
حضرت شاہ نظام الدین میران شہ سے اور انہون نے	۷	حضرت شاہ غلام مصطفے سے اور انہون نے	۲
حضرت شاہ فیض اللہ عرف قاضی شہ سے اور انہون نے	۸	حضرت شاہ غلام حسن سے اور انہون نے	۳
		حضرت شاہ خلیل اللہ سے اور انہون نے	۴
حضرت مخدوم شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ سے (دیکھو شجرہ صفحہ ۲۵۵ کتاب ہذا)	۹	حضرت بندگی شاہ قاسم سے اور انہون نے	۵

سید شاہ غلام حسن اولاد سید شاہ باب اللہ صاحب ایسے فیاض باکمال درویش تھے جن کے مریدون کی کثرت ملک بنگالہ مین زیادہ ہے اور کہتے ہین کہ قوم اجنا آپ کے تابع تھی اور آپ کو عمل یاحی ویاقیوم کا تھا آپ نے تاریخ ۲۔ جمادی الآخر ۱۲۰۶ھ مین وفات پائی

مادّہ سال تاریخ وفات اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے -

	بود دوم جمادی الآخر		شد بدر الیقا مدار وداد	۱۰۶۷ھ

اور عمارت و خانقاہ سید شاہ عبد اللہ کی تعمیر کردہ ہے اور کنج خانہ متصل دروازہ درگاہ حسامہ حسین شاہ غلام حسن صاحب چلہ کشی کرتے تھے اور وہ منہدم ہو گیا تھا ۱۳۱۶ھ مین سید شاہ فیاض الحسن صاحب سجادہ نشین باٹی گلی نے ازسرنو تعمیر کرایا ہے! ور موضع ابنائی بزرگ پرگنہ کڑا جو قاضی شمس الدین رئیس قصبہ کڑا نے اس خاندان مین نذر کیا تھا وہ اب تک بحقیت زمینداری مقبوضہ خاندان ہے نسب نامہ حیدری سجادہ نشین خانقاہ باٹی گلی یہہ ہے یعنی سید شاہ فیاض الحسن بن سید شاہ ابو الحسن ابن سید شاہ مخدوم بخش بن سید شاہ غلام حسن ابن سید شاہ غلام پیر بن سید شاہ باب اللہ بن سید شاہ خلیل (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا) اور سید شاہ باب اللہ مورث خاندان باٹی گلی نے جو بیعت اور خلافت اپنے جدّی خاندان سے حاصل کی اوسکا سلسلہ حسب مندرجہ ذیل ہے -

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	سید شاہ باب اللہ نے بیعت اور خلافت حاصل کی	۱۱	حضرت سید شاہ نظام غزنوی سے اور انہون نے
۲	حضرت شاہ محمد نقی سے اور انہون نے	۱۲	حضرت شیخ نور الدین سے اور انہون نے
۳	حضرت شاہ محمد تقی سے اور انہون نے	۱۳	حضرت شیخ شہاب الدین سُہروردی سے اور انہون نے -
۴	حضرت شاہ محمد متقی سے اور انہون نے		
۵	حضرت شاہ رفیع الدین سے اور انہون نے	۱۴	حضرت غوث الثقلین سید تاج الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے اور انہون نے
۶	حضرت شاہ نصیر الدین سے اور انہون نے		
۷	حضرت شاہ محمود سے اور انہون نے	۱۵	حضرت سید شاہ ابو سعید المبارک المخزومی سے اور انہون نے
۸	حضرت شاہ فیض المعروف پیر گوشائین سے اور انہون نے		
۹	حضرت شیخ شاہ قطب الدین بینا دل سے اور انہون نے	۱۶	حضرت سید شاہ خواجہ ابو الحسن نے اور انہون نے -
۱۰	حضرت سید شاہ نجم الدین سے اور انہون نے		

نمبر	نام
۱۷	حضرت خواجہ ابوالفرح سے اور انہوں نے
۱۸	حضرت شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز سے اور انہوں نے
۱۹	حضرت سید خواجہ عبدالعزیز سے اور انہوں نے
۲۰	حضرت سید ابوبکر ابوالقاسم سے اور انہوں نے
۲۱	حضرت سید خواجہ جنید بغدادی سے اور انہوں نے
۲۲	حضرت شیخ سرّی سقطی سے اور انہوں نے
۲۳	حضرت سید شیخ المعروف کرخی سے اور انہوں نے
۲۴	حضرت امام موسی الرضا علیہ السلام سے اور انہوں نے
۲۵	حضرت امام موسی الکاظم علیہ السلام سے اور انہوں نے
۲۶	حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور انہوں نے
۲۷	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے
۲۸	حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے
۲۹	حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے
۳۰	حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے اور انہوں نے
۳۱	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہوں نے
۳۲	ذات باری تعالی عز اسمہ سے

خانقاہ پانچ گلی مانکپور
ساکن موضع منڈوا ضلع فتحپور

بی بی عجیب النسا
بی بی عمیدا
سید مظہر حکیم
سیدہ شاہ فیاض الحسن
شاہ فضل الحق
سید مظہر رحیم
سید شاہ ابوالحسن
سیدہ شاہ عبید الحق
اخلاق النسا بی بی
سید مظہر کریم
سیدہ شاہ مخدوم بخش
بی بی فرید النسا
مولوی مظہر حسن
شاہ چراغ علی
میاں جیلوٹی
سید مظہر فرید
رحمت النسا بی بی
سید شاہ غلام حسن
شاہ محمد اسلم
سید مظہر حسین
سیدہ النسا بی بی
سید مظہر حسام
سید مظفر علی
دختر
شاہ شرف الدین
شاہ عبد المجید
شاہ صفدر حسین
عبد الکریم
لعل محمد
سید اشرف علی
روشن بی بی
شاہ فضل اللہ
شاہ عبد الحی
شاہ امام بخش
سید شاہ فرید
بی بی کریم النسا
شاہ غلام فضل اللہ
شاہ احمد اللہ
غلام معین الدین
سید شمس الدین
سید جہاں
میاں بیکان
محمد حیات
محمد حفیظ
سید رحمت اللہ
بی بی معصومہ
غلام ربیع
شاہ قطب الدین
پیر محمد
سیدہ شاہ قاسم
زوجہ سید شاہ خلیل
محمد خلیل
شاہ نظام الدین
غلام محمد
شاہ علی رضا
دختر
محمد سعید
شاہ غلام مخدوم
شاہ یار اللہ
شاہ غلام حسن
شاہ غلام مصطفےٰ
شاہ احمد علی
شاہ پیر محمد
شاہ مقصود علی
شاہ فقیر اللہ
شاہ یار اللہ
شاہ امام الدین حیات
بی بی انور النسا
شاہ غلام پیر
شاہ حسن قلی
جانی بی بی
شاہ محمد حسن
شاہ رستم علی
عفور النسا بی بی
نصیب النسا بی بی
شاہ محمد جعفر
عظمت بی بی
شاہ محمد عوض
فاطمہ بی بی
امت النسا بی بی
سید شاہ عبد اللہ
ظہیر النسا بی بی
سید محمد قاسم
منی بی بی
شاہ نور حسام
دختر
شاہ طہور حسام
شاہ فیض اللہ
بی بی جہان
سیدہ شاہ سراج الحسن
سید شاہ نور الحسن
صاحبہ النسا بی بی
بی بی صغیر النسا
امیر النسا بی بی
بی بی ہاجرہ

شاہ خلیل اللہ

۵۱ دیکھو صفحہ ۲۵۶ کتاب ہذا

حالات خاندان حسامی الکریمی پیرزادگان سلون

حضرت شیخ پیر محمد[1] صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ عبد الغنی[2] ابن ابو الفتح[3] جونپوری بن ملک العلماء مولانا شیخ اللہ داد[4] ابن مخدوم شیخ من اللہ[5] عرف شاہ اڈہن جونپوری بن شیخ بہاء الدین[6] ابن شیخ خلق اللہ[7] عرف نہتن جونپوری بن شیخ مبارک[8] ابن شیخ ابو الخیر[9] بن شیخ ناصر[10] ابن شیخ محمود[11] بن شیخ احمد[12] ابن شیخ محمد[13] جونپوری بن قاضی حمید الدین[14] ناگوری ابن شیخ معین الدین[15] ناگوری بن محمد عاشق[16] ابن شیخ نظام الدین[17] بن شیخ نور محمد[18] واعظ ابن شیخ حبیب اللہ[19] بن شیخ مخدوم شہاب الدین[20] ناگوری ابن شیخ کبیر[21] ناگوری بن شیخ عبد اللہ[22] یمنی ابن شیخ عبد العزیز[23] بن شیخ شائم[24] یمنی ابن عبد اللہ[25] مدنی بن حضرت عمر فاروق[26] رضی اللہ عنہ۔

شیخ پیر محمد صاحب ۹۹۴ھ میں بمقام سلون ضلع رائے بریلی میں متولد ہوئے اور لغرض حصول علم آپ قصبہ مانکپور میں مقیم تھے اور کالے مدرسہ واقع موضع بجھا بہیت متصل قصبہ مانکپور واسطے درس کے جایا کرتے تھے ایک روز حسب دستور مدرسہ کو جا رہے تھے اثناء راہ میں حضرت شاہ عبد الکریم صاحب مانکپوری سے ملاقات ہوگئی شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم سبق ہم سے پڑھا کرو آپ نے جواب دیا کہ لکل فن رجال یعنی ہر کارے و ہر مردے یہہ جواب دیکر آپ مدرسہ کو چلے گئے وہان پہونچکر یہہ حالت ہوئی کہ معلم و متعلم دونون خود فراموش تھے نہ شاگرد کو سبق یاد ہوتا تھا نہ اوستاد پڑھا سکتا تھا معلم نے شاگرد سے سبق کے نہ یاد ہونے کا سبب دریافت کیا تب آپ نے گذشتہ واقعات اثناء راہ کے بیان کئے اوستاد نے یہہ سنکر شاگرد کو ساتھ لیا اور خدمت مین شاہ عبد الکریم صاحب کے حاضر ہوکر معافی کے خواستگار ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ شیخ پیر محمد کو اب مین خود تعلیم دونگا چنانچہ اسوقت شیخ پیر محمد صاحب کا سبق ہدایہ و تفسیر بیضاوی کا تھا یہہ دونون کتابین شاہ عبد الکریم صاحب نے پڑھائین اور چھہ مہینے کے عرصہ مین جملہ علوم روحانیہ سے بھی مشرف کرکے اجازت جملہ سلاسل جو حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کو مختلف شیوخ سے ہوئی تھی اور خرقۂ کریمیہ ملبوس خاص مرحمت فرما کر صاحب ولایت

سلون کا فخر عطا کیا اور روقت رخصت ارشاد کیا کہ سید عبد الشکور و سید عبد الغفور جو صاحب حسب ولایت سلون تھے اون کے قبور پر مراقب ہو کر اون سے بھی اجازت قیام حاصل کرنا جب سلون مین تشریف لائے اوسوقت یہان ایک گروہ سنیاسیان ہنود محیط تھا انکو دیکھ کر طالب ظہور کرامات ہوئے آپ نے اونسے فرمایا کہ اظہار معجزات جس طرح انبیاء علیہم السلام فرض ہے ویسے ہی اخفائے کرامات اولیاء کرام پر واجب ہے مگر اونکا اصرار زیادہ ہوا تب آپ نے فرمایا کہ اپنی انکھین بند کرو چند ساعت بعد کہا کہ کہولدو اور ایک درخت املی کیطرف اشارہ کیا کہ جو درخت اب تک احاطہ خانقاہ سلون مین موجود ہے گروہ سنیاسی نے جانب درخت نظر کی دیکھا کہ ہر برگ درخت پر صورت آپ کی جلوہ گر ہے اس کرامات کے معائنہ سے سبنے اسلام قبول کیا اسوقت عمر شریف آپ کی اٹھارہ سال کی تھی اور ماقبل بیعت شاہ عبد الکریم صاحب کے سلسلہ چشتیہ مین بیعت آپکو سید شاہ احمدؒ گردیزی ابن راجے سید مبارک ابن راجے سید احمد بن راجے سید نور الحق رحمۃ اللہ علیہ مانکپور سے تھی۔ سید عبد الستار علی پوری نے جو آپکے خلفاء اجل مین ہین کتاب فہرس المریدین مین شمار آپکے مریدان علماء کا بقدر اڑہائی سو کے لکھا ہے آپ صاحب تصانیف اور تالیف بھی تھے ہندی اور فارسی مین کلام منظوم آپکے معروف ہین۔ دیوان سید بدر الدین جنکی درگاہ رائے بریلی مین ہے اور مخدوم سید علاء الدین سندیلوی آپکے خلفاء کبار سے ہین۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے آپ کو طلب کیا تہا جواب رقعہ جو آپ نے لکہا تہا نقل اوسکی تحریر کیجاتی ہے۔ محبا۔ فقیر را این حوصلہ نباید دہقانی را در مجلس سلطانی چہ کار۔ کرتبے دارم کہ چون گرسنہ می شوم مہمانی میکند و چون می خسپم پاسبانی میکند گاہے گاہے کسے از راہے می آید در کریم باز است و کریم ما بے نیاز اللہ بس باقی ہوس۔ اس جواب رقعہ پر بادشاہ نے موضع مرزا پور و موضع حکیم آباد عرف بالہی پور مصارف خانقاہ کے لئے معاف عطا کئے۔ آپ بعمر ایکسو پانچ سال تاریخ ۲۲۔ محرم سنہ ۱۰۹۹ھ کو راہی ملک بقا ہوئے اور یہہ قطعہ سال تاریخ وفات آپ کے روضہ پر کندہ ہے۔

	حضرت پیر محمد قطب دین سال تاریخ ۷۰ شہ ہر دوسرا		چون ز دنیا با دل آگاه رفت گفت ہاتف عارف باللہ رفت	

حضرت شاہ پیر محمد اشرف بن شیخ پیر محمد صاحب ۱۱۰۷ھ مین متولد ہوئے آپ مادرزاد ولی مشہور تھے سطر مستور اور حافظ قرآن پیدایشی تھے خوارق عادات بکثرت معروف ہین ایک مرتبہ آپ بغرض فاتحہ خوانی شاہ مینا صاحب مجذوب لکھنوی کے مزار شریف پر حاضر تھے عالم مراقبہ مین مجذوب صاحب نے ارشاد کیا کہ جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے اپنی قایم مقامی اور ولایت اور قطبیت آپکو عطا کی اوسی طرح ولایت دیار لکھنؤ ہم بھی آپ کو عطا کرتے ہین آپ نے بعمر نوے سال ۱۱۶۷ھ مین وفات پائی لفظ (ذات اللہ) مادّہ سال تاریخ وفات ہے آپ قریب قبر اپنے پدر عالیمقدار کے جانب غرب روضہ اشرفیہ مین مدفون ہوئے۔

حضرت شاہ محمد پناہ بن پیر محمد اشرف ۱۱۴۱ھ مین متولد ہوئے آپ وارد اجمیر تھے کہ دیوان سید امام الدین سجادہ نشین خانقاہ کو حضور خواجۂ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سے عالم خواب مین ارشاد ہوا کہ ہمارا عصا شیخ محمد پناہ سلونی کو دیدو چنانچہ عطیہ حضرت تبرکا اب تک اس خاندان مین موجود ہے اور شیخ حسام اللہ بجنوری آپ کے خلفاء ارشد سے ہین خوارق عادات[۵۲] آپ کے معروف ہین اور آپکی تصنیفات سے ایک رسالہ ذکر خفی وجلی مین بے مثل ہے آپ بعمر ۵۲ سال تاریخ ۱۸۔ رمضان ۱۱۹۳ھ کو سجدہ نماز تہجد مین راہی ملک بقا ہوئے مادہ سال تاریخ لفظ (ذات محمد) ہے روضہ اشرفیہ مین پائین قبر اپنے والد ماجد کے مدفون ہوئے۔

شاہ پیر کریم عطا صاحب بن شاہ محمد پناہ ماہ ربیع الآخر ۱۱۷۶ھ مین متولد ہوئے

---

۵۱ دیکھو کتاب لطائف کریمی اور خزاین اشرفی۔

۵۲ دیکھو کتاب چار آئینہ۔

مصرعہ سال تولد ؎ سند راستان کریم عطا ہے آپ کے خوارق عادات مین آپ کے
صاحبزادے شاہ محمد پناہ عطا صاحب نے ایک کتاب مفصل تالیف کی ہے نواب آصف الدولہ
بہادر ان کے زمان حیات مین وارد خانقاہ سلون ہوئے اور وقت ملاقات آپ نے
نواب سے کہا ؎ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را ٭ اس کے جواب مین نواب صاحب
نے یہہ شعر پڑہا ؎ نگہبانی ملک و دولت بلا است ٭ گدا بادشاہست نامش گدا ست
مگر اس کے بعد نواب سعادت علیخان نواب اودہ نے آپکو طلب کیا تہا آپ نے حاضری سے
انکار کیا اور لکہہ بہیجا کہ قطب از جا نمی جنبد نواب صاحب نے پہر کہلا بہیجا کہ اگر جنبد فقیر نے
جواب دیا نواب اودہ نیز جنبد اسپر نواب کی ناخوشی ہوئی اور باستثناء معافیات
بہو بیگم صاحبہ دیگر معافیات ضبط کر لین - آپ نے بعمر ۷۲ سال روز چہارشنبہ ماہ شوال
۱۲۴۵ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ وفات یہہ ہے -

	رفت بملک عدم شاہ سریر کرم گفت پناہ عطا از پے سال وفات		مہدی دین نبی ہادی راہ خدا قطب زمن بودہ است پیر کریم عطا

شاہ پیر کریم عطا صاحب وصلہ اشرفیہ مین جانب مشرق قریب قبر اپنے والد ماجد کے
مدفون ہوئے -

شاہ محمد پناہ عطا عرف جی میان صاحب بن شاہ کریم عطا تاریخ غرہ ذی الحجہ ۱۲۱۰ھ
مین پیدا ہوئے ظہیر الدین نام تاریخی ہے اور کنیت آپکی ابو الفضل ہے آپ علماء کبار مین سمجھے
اور خصوص علم ادب عربی مین عدیم النظیر تہے چار کتابین زبان عربی علوم ادب مین آپ کی
تصنیف کردہ قابل درس ہین اور ۶۵ کتب دیگر علوم و فنون مثل تواریخ و تصوف وغیرہ
مین تالیف ہین ۱۲۴۵ھ مین بحیات اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے
مصرعہ سال تاریخ سجادہ نشینی ؎ شد سلیمان خلیفۂ داؤد -

دوسرا قطعہ تاریخ مصنفہ میر نوروز علی صاحب رئیس مصطفیٰ آباد۔

جناب جی میاں مقبول داور ۔۔۔ جنھوں نے ترک کی دنیائے جیفہ
ہوئے مسند نشین حکم پدر سے ۔۔۔ کیا الفقر و فخری کا وظیفہ
کہا ہاتف نے بہر سال تاریخ ۔۔۔ کیا موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ

مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی اور مولوی رشید الدین خان و مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کی تحریرات سے علمی قابلیت کا اندازہ بخوبی معلوم ہو سکتا ہے قطع نظر اس کے آپ بان ہائے عربی و فارسی و ہندی بھاشا کے شاعر تھے آپ نے بعمر ۶۵ سال تاریخ ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ ہجری مین وفات پائی اور روضۂ اشرفیہ مین جانب شرق قریب قبر پیر کریم عطا صاحب مدفون ہوئے۔

شاہ محمد حسین عطا تخلص اشرفی ابن شاہ محمد پناہ عطا ماہ صفر ۱۲۲۳ھ ہجری مین متولد ہوئے خورشید علی اسم تاریخی ہے آپ بحین حیات اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے تاریخ سجادگی فقرہ (خلیفہ درگاہ کریمی) ہے اور مصرعہ ؏ ستودہ لبس کریمی بتوعطائے کریم۔ ۱۲۳۵ھ ہجری ہے تکمیل علوم عربیہ آپ نے مولوی عبد القادر ساکن دیوہ اور مولوی عبد الباسط جایسی سے کی اور شاعری مین حکیم نیاز محی الدین سلونی متخلص بہ امیر المخاطب امیر الشعرا سے آپ کو تلمذ تھا۔ ایک دیوان غزلیات بزبان اُردو آپ کی تصنیفات سے غیر مطبوع موجود ہے اور آپ علم موسیقی کے کامل مبقّر تھے آپ نے تاریخ ۲۱۔ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ مین وفات پائی اور روضۂ اشرفیہ مین قریب قبر شاہ پیر کریم عطا صاحب مدفون ہوئے مصرعہ سال تاریخ وفات بصنعت تخرجہ ؏ از محمد شدہ درگاہ مدینہ خالی + اعداد محمد خارج از مصرعہ ہین۔

مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا ابن شاہ محمد حسین عطا صاحب غرّہ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ وقت صبح صادق پیدا ہوئے اسم تاریخی خورشید میلون ہے چار سال اور چار ماہ کی عمر مین

رسم تسمیہ خوانی ہوئی گیارہ برس کی عمر مین ۱۲۷۶ھ کو حافظ قرآن ہوئے ۱۲۷۷ھ مین آپ کے والد ماجد نے خلعت خرقہ کریمیہ و دولت خلافت سے سرفراز کرکے تاریخ ۶ شوال ۱۲۸۲ھ کو کہ یوم عرس حضرت شاہ کریم عطا صاحب کا تھا آپ کو سجادہ کریمیہ اشرفیہ پر متمکن فرمایا بعد اس کے آپ تحصیل علوم عربیہ و فارسیہ مین مشغول ہوئے ۱۲۹۷ھ مین جب آپ کے والد ماجد کو سفر آخرت درپیش ہوا تو یوم وفات کی صبح کو مسند نشین سجادہ کریمیہ اشرفیہ ہوئے مصرعہ سے صبح ابوبکر بمسند نشست + سال تاریخ مسند نشینی ہے آپ کے خوارق عادات زیادہ ہین آپ زبان فارسی اور اُردو کے شاعر معروف تھے تاریخ ۸ جمادی الآخر روز شنبہ وقت دس بجے دن کے ۱۳۱۸ھ ہجری مین بعارضہ وبائے ہیضہ راہی ملک بقا ہوئے اور روضہ اشرفیہ مین جانب مشرق قبر جی میان صاحب مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات تصنیف کردہ مولف کتاب ہذا جسکے ہر مصارع سے مادۂ تاریخ ظاہر ہوتا ہے۔

۱۳۱۸ھ	سرمایہ حق شناس سجادہ نشین	امید موالات و فرازش درگاہ	۱۳۱۸ھ
۱۳۱۸ھ	ایام سرور ہشت جمادی اول	مفتاح وصال یافت آن عالیجاہ	۱۳۱۸ھ
۱۳۱۸ھ	بر تارک مرقد پاک بنویس	رضی اللہ عنہ انا للہ	۱۳۱۸ھ

قطعہ ثانی

شاہ ولایت سلوک مرشد کامل ولی
عالم و کامل فقیر ہادی روشن ضمیر
سالک راہ طریق مالک ملک عتیق
قدر رہ مستقیم صدر مقام عظیم
فیض عطا ابن عطا حضرت مہدی عطا
یافت چو حکم قضا رفت بہ پیش خدا

واقف اسرار حق ماہر علم وخفی
پیر عجب دستگیر پاک خفی و جلی
عارف کامل شفیق ارشدی و مرشدی
بدر حسام و کریم اشرفی و اوڈھینی
مسند او بوریا زینت سجادگی
واز ملک آمد ندا ادخلی جنتی
۱۳۱۸ھ

مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب ابن مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا صاحب تاریخ ۲۴ ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ ہجری کو متولد ہوئے اور پانچوین سال تسمیہ خوانی ہوئی سال تاریخ (نصر من اللہ فتح قریب) ہے اور ساتوین سال پیدایش سے حافظ قرآن ہوئے تاریخ ۱۷۔ ربیع الثانی یوم دوشنبہ ۱۳۰۳ھ کو رسم ختم حافظہ قرآن ہوئے جسکی سال تاریخ (انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا) ہے اور اسی سال سے درس فارسی شروع ہوا اور ۶ شوال ۱۳۰۹ھ ہجری مین بروز عرس حضرت شاہ پیر کریم عطا صاحب بیعت سلسلہ کریمیہ وچشتیہ حسامیہ مع دیگر سلاسل مثل قادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ وامامیہ وساداتیہ وطیفوریہ ومداریہ جو جو خاندان مین علی التواتر زینہ بزینہ وسینہ بسینہ چلی آتی تہین اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کین اور خرقہ کریمیہ زیب بدن کیا اور سنہ ۱۳۱۱ھ ہجری سے درس عربی شروع کیا عرصہ تین برس مین صرف ونحو وادب ومعانی اور قدرے فلسفہ مین میبذی تک اور علم مناظرہ وعقاید ختم کرکے تفسیر جلالین ونورالانوار وشرح وقایہ وترمذی عرصہ ڈیڑہ سال مین ختم کیا بعدہٗ اڈہائی سال مین باستثناء میر زاہد امور عامہ قاضی مبارک وصدرہ وشمس بازغہ علوم ریاضی وغیرہ کا مطالعہ کیا اور بعد وفات مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا صاحب اپنے والد ماجد کے ۱۳۱۵ھ مین بعمر ۲۰ سال سجادہ کریمیہ پر متمکن ہوئے سال تاریخ سجادہ نشینی مصرعہ ع مبارک تمکو ہیہ مسند نشینی + اور اسی سال مین تاریخ ۲۸۔ شعبان روز جمعہ آپ کی شادی کتخدائی دختر شاہ محمد حسام عطا صاحب کے ساتھہ ہوئی قطعہ سال تاریخ عقد

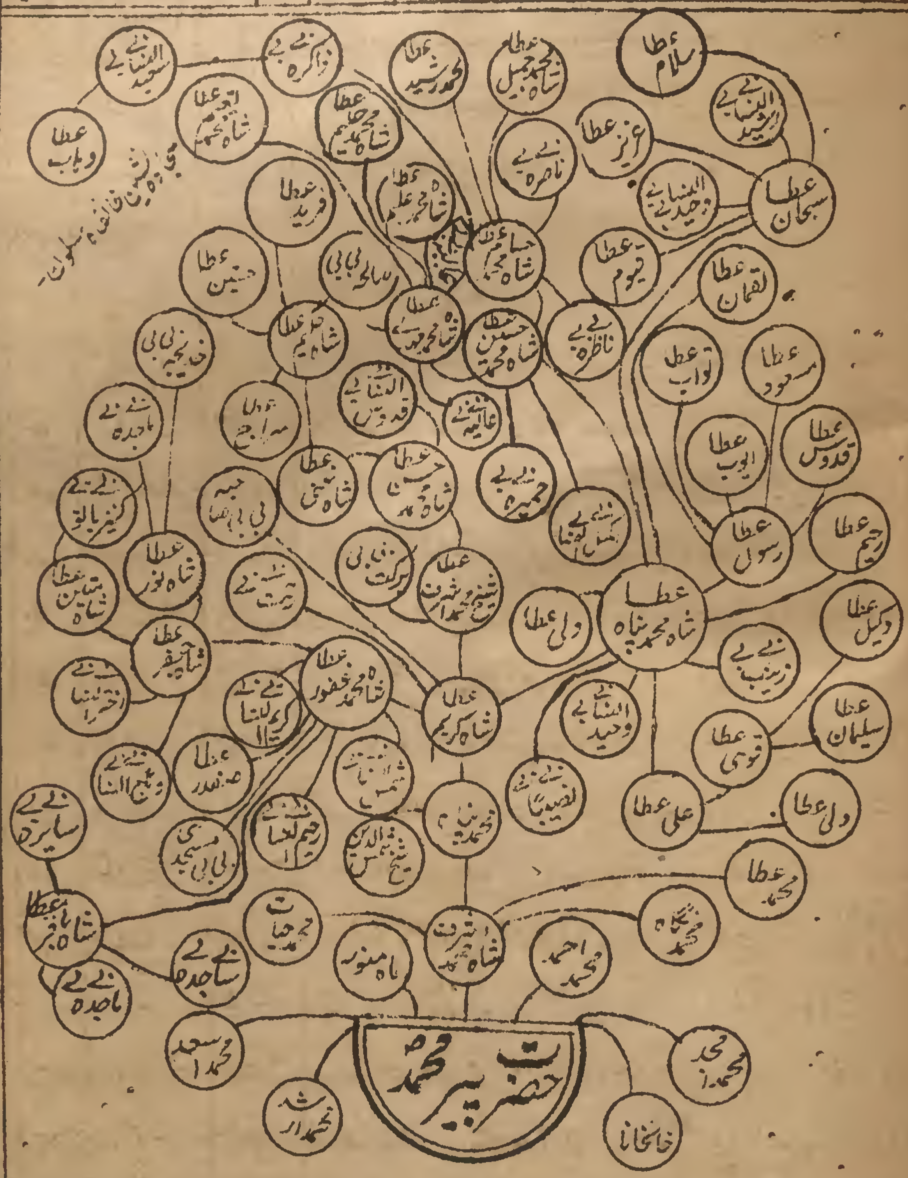
زرسم اہل سنت چون بعالم	بنائے عقد شاہ ماہا دند
ملایک مشورت کردند باہم	کہ برعرش برین عقدش بسازند
مبارکباد از ہاتف شنیدم	چو باخورشید ومہ پیوند دادند

۱۳۲۲ھ ہجری مین آپ فارغ التحصیل ہوئے چونکہ گیارہ برس کی عمر سے آپکو شوق تصنیف

وتالیف تھا اور زبان اُردو مین آپ کو تلمذ مولوی سید علی صاحب تخلص کامل لکھنوی سے ہوا لہذا تصنیف وتالیف مین جو کتب ہاے عربیہ وفارسیہ واُردو آپنے تحریر فرمائی اوسکی فہرست لکھتا ہون۔

نمبر	زمانۂ تصنیف	زبان	مضامین کتاب
۱	سنہ ۱۳۱۱ھ	اُردو	التسہیل الترکیب جسمین شرح مائۃ عامل کی ترکیب ہے۔
۲	سنہ ۱۳۱۲ھ	عربی	الخلاصہ شرح الخلاصہ فی النحو۔
۳	ایضاً	ایضاً	جزء السہل تکمیلہ شرح الشرح مائۃ عامل۔
۴	ایضاً	ایضاً	الکافی شرح الوافی۔
۵	ایضاً	ایضاً	المنطق فی المنطق جو مثل تہذیب کے ایک مختصر رسالہ ہے۔
۶	۱۳۱۶ھ	ایضاً	شرح مسند دارمی تا نصف۔
۷	ایضاً	ایضاً	شرح منتقی ابن جارود ایک خمس۔
۸	ایضاً	اُردو	دیوان غزلیات موسومہ چمنستان سخن غیر مطبوعہ۔
۹	سنہ ۱۳۱۷ھ	عربی	رسالہ سار العینین فی رفع رفع الیدین بتائید مذہب حنفیہ۔
۱۰	سنہ ۱۳۲۰ھ	اُردو	دیوان غزلیات موسومہ نظم رنگین مطبوعہ۔
۱۱	ایضاً	ایضاً	مثنوی مرآت حقیقت مطبوعہ۔
۱۲	ایضاً	ایضاً	غزلیات وقصاید ودیگر نظم مجموعہ۔
۱۳	سنہ ۱۳۲۲ھ	عربی	کشف القناع من وجہ السماع لقول محدثین۔
۱۴	ایضاً	ایضاً	الفضل العظیم فی النظر الی وجہ اللہ الکریم مسئلہ رویت باری تعالیٰ۔
۱۵	ایضاً	ایضاً	زجر العنید فی قول بجواز اللعن علیٰ یزید۔
۱۶	ایضاً	ایضاً	رسالہ القول المجید فی جواز اللعن علیٰ یزید۔

نمبر	سنہ تصنیف	زبان	مضامین کتاب	نمبر	سنہ تصنیف	زبان	مضامین کتاب
۱۷	۱۳۲۲ھ	اُردو	میلاد شریف منظوم	۲۱	۱۳۲۸ھ	ایضاً	الجزالمقرود فی النکاح المشروط
۱۸	۱۳۲۶ھ	ایضاً	مثنوی معراج عشق	۲۲	۱۳۲۹ھ	اُردو	شدالوثاق فی امر الطلاق
۱۹	۱۳۲۷ھ	عربی	تلمیح حاشیہ تلویح	۲۳	ایضاً	عربی	الحجج الناجدہ بالطلقات والثلاث واحدہ
۲۰	ایضاً	ایضاً	شرح الصدر فی احیای القدر				



خاندان شیوخ فاروقی فریدی مانک پور

مورث خاندان شاہ غلام[۱] جعفر بن ابو المعانی[۲] ابن شاہ نظام الدین[۳] بن شاہ مسعود[۴] ابن شاہ احمد[۵] بن شاہ نظام الدین[۶] ابن شاہ فرید الدین[۷] مسعود گنج شکر بن جمال الدین[۸] عرف جلال الدین ابن قاضی شعیب[۹] بن شاہ احمد[۱۰] ابن شاہ یوسف[۱۱] بن شیخ محمد[۱۲] ابن شیخ شہاب الدین[۱۳] بن شیخ احمد[۱۴] المعروف فرخ شاہ کاملی ابن خواجہ نصیر الدین[۱۵] بن محمود[۱۶] عرف نشیمان شاہ ابن سامان[۱۷] شاہ بن شاہ سلیمان[۱۸] ابن مسعود[۱۹] بن عبد اللہ[۲۰] ابن واعظ[۲۱] الاکبر ابن ابو الفتح[۲۲] ابن اسحاق[۲۳] بن ابراہیم[۲۴] ابن ادہم[۲۵] بلخی بن سلیمان[۲۶] ابن منصور[۲۷] بن خواجہ ناصر[۲۸] ابن عبد اللہ[۲۹] بن حضرت[۳۰] عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نوٹ

اس نسب نامہ مین ابراہیم بن ادہم بلخی تحریر ہے اور بعض حضرات کو اسمین کلام ہے کہ ابراہیم بن ادہم بادشاہ بلخ نسل عاجل سے تھا اوسکی نسل فاروقی نہین ہوسکتی بے شک یہہ اعتراض قابل تسلیم ہوسکتا ہے لیکن ایسے جلیل القدر خاندان مین اس طرح کی غلطی کا ہونا بھی قرین قیاس نہین ہے مگر تحقیقات انساب سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ نسل فاروقی ہندوستان مین بلخ اور بخارا سے آئی ہے ممکن ہے ابراہیم بن ادہم شہر بلخ مین سیوا ئے بادشاہ کوئی دوسرے شخص نسل فاروقی سے ہون چونکہ اس خاندان کے سلسلہ بیعت مین ابراہیم بن ادہم بادشاہ کا نام شامل ہے اسلئے غلط فہمی سے بعض لوگ ادہم بادشاہ کیجانب منسوب کرتے ہین اور یہہ سراسر اونکی غلطی ہے اِس خاندان کے نامی بزرگ حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر ہین جنکے اسم شریف سے یہہ نسل فریدی معروف ہے بابا فرید صاحب ۵۸۴ھ ہجری مین قصبہ کوٹھوال ضلع ملتان مین متولد ہوئے یہہ زمانہ ہندوستان مین سلطنت اسلامیہ کے کچھہ دن پہلے کا ہے اور آپ کے تین زوجگان تھین زوجہ اول مسماۃ ہزیرہ بے بے دختر سلطان غیاث الدین بلبن کے تھی دوسری مسماۃ سایرہ بے بے اور تیسری مسماۃ شکرہ بی بی کنیزک تھین جنسے بہت سی اولاد ہوئی چونکہ راقم کو خاندان شاہ غلام جعفر مانکپور ہی کا تذکرہ

لکھنا ہے اس لیئے دوم وسوم زوجگان کی اولاد کا اظہار کرنا باعث طوالت ہے اور مطالب کتاب ہذا سے علیحدہ ہے لہذا فروگذاشت کرکے صرف اسقدر تحریر کرتا ہے کہ زوجہ اول ہزیرہ بی بی کے بطن سے چھہ فرزند نرینہ یعنی عبد اللہ بیابانی وبدر الدین سلیمان وبہاء الدین عرف شہاب الدین ویعقوب ونظام الدین ونصیر الدین عرف نصیر اللہ اور تین دختران مسماتان فاطمہ بی بی وشریفہ بی بی ومستورہ بی بی متولد ہوئین اور منجملہ فرزندان پانچوین پسر شیخ نظام الدین ہین کہ جنکی نسل سے خاندان فریدی مانک پور ہے۔

شاہ غلام جعفر مورث خاندان بذریعہ فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی بعطائے معافیات چک علا اول وچک گنگا دہر وچک بینی وچک مرلی وچک علی آباد وچوکا پر سرام پور ۱۰۸۰ھ مین وارد مانک پور ہوکر وسط آبادی مانکپور قریب چاہ باولی اقامت گزین ہوا اس مقام پر پختہ عمارات انکی اولاد کی مقبوضہ ۱۲۶۸ھ تک تہی بوجہ وصلت ومصاہرت خاندان پیرزادگان پاٹی گلی مانک پوران لوگونکی سکونت اس خاندان مین ہوگئی مکانات پارینہ واقع باولی کی مرمت نہین ہوئی وہ منہدم ہوکر ویران ہوگئے لیکن عرس سالانہ اب بہی بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا بوریا مکان کی افتادہ دیوارون کی زمین پر تاریخ ۵۔ محرم کی شب مین ہوتا ہے مراسم عرس یہہ ہین کہ خاندان کے لوگ اور باشندگان قصبۂ مانکپور شربت کے گہڑے اور چراغ اپنے اپنے گہرون سے لیجاتے ہین بعد ختم مراسم فاتحہ شربت تقسیم بہی ہوتا ہے اور تبرکاً لوگ اپنے اپنے گہرون کو لیجاتے ہین اور حاجتمند چراغ روشن اوٹہا لیجاتے ہین اگر لیجانیوالے کے گہر تک چراغ جلتا رہا تو فال نیک خیال کرکے امید براری مطلب حاجتمند سمجہی جاتی ہے اور اگر درمیان راہ چراغ گل ہوگیا تو حاجت کے پورے ہونے مین ناامیدی ہوتی ہے دوسرے روز خاندان فریدی سے میٹھی کہچڑی تمام قصبۂ مانکپور مین تقسیم ہوتی ہے تاریخ وفات بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پانچوین محرم ۶۶۴ھ ہے۔

[1] کتب ہائے خزینۃ الاصفیا سیر الاقطاب۔

شجرہ مین شاہ غلام جعفر سے اسوقت تک صرف چھ پشت گذری ہین اس حساب سے فیصدی دو پشت ہوتی ہین جو علم الانساب کے خلاف ہین شاید درمیانی پشت فروگذاشت ہو گئی ہین۔۔ کیونکہ شاہ غلام جعفر سے اسوقت تک زمانہ قریب دوسو پچاس سال کے گذرا ہے۔۔



شجرہ دیکھو صفحہ ٢٧٠ کتاب ہذا

۱؎ شاہ عبدالغفور صاحب تخلص بقا علاقہ شاہین پور ضلع بجنور کے نایب ریاست ہین۔

۲؎ شاہ محمد ظہور صاحب سربراہ کار کورٹ آف وارڈس ضلع راے بریلی مین تھے۔

خاندان حکیم حیدر علی فاروقی مانکپور

مورث خاندان حکیم حیدر علی ہنگام غارتگری اقوام کھیچر قصبہ کڑہ سے منتقل ہو کر موضع بازید پور پرگنہ مانکپور مین آباد ہوا یہان سے واسطے تحصیل علوم عربی شہر دہلی مین جاکر علوم منطق و حکمت و تفسیر و حدیث عربیہ کی تکمیل کے بعد بعہدۂ میر منشی جنرل لیک صاحب بہادر رزیڈنٹ گوالیار پر ممتاز ہوا اور ایک عرصہ کے بعد اس عہدہ سے استعفاء دیکر اپنے وطن کیطرف مراجعت کی چونکہ موضع بازید پور شامل علاقہ رام پور تہا اور لال بیری سال صاحب رئیس علاقہ رام پور سے رابطۂ اتحاد تہا اسلئے رئیس موصوف نے مبلغ ایکسو روپیہ ماہانہ وظیفہ آپ کا مقرر کیا اور قطعہ جنگل واراضیات افتادہ واسطے آباد کرنے کے عنایت کیا اس زمین مین آپنے اپنے بزرگون کے نام سے موضع قطب الدین پور آباد کیا جو اسوقت قطب الدین پور کا نام بگڑا ہوا موضع قطبین پور مشمولہ موضع ریولی موجود ہے اور معافیات آبائی حکیم صاحب موصوف جو پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد اور پرگنہ کھکریڑو ضلع فتحپور مین واقع تہین وہ اولاد حکیم صاحب کے قبضہ سے جاتی رہین آپ کو عمل حزب البحر اور حرز یمانی مین کمال حاصل تہا آپ تاریخ دوم جمادی الآخر سنہ ١٢٦٣ھ کو ایک پسر مولوی عبد الغنی چہوڑ کر راہی ملک بقا ہوئے اور موضع بازید پور مین مدفون ہوئے اور مولوی عبد الغنی سنہ ١١٨٩ھ مین پیدا ہوئے اور آپ نے بعد تحصیل علوم عربیہ اور فارسیہ تکمیل علم منطق مولوی ظہور اللہ لکھنوی اور علم طب ملک الاطبا حکیم مرزا علیخان بہادر طبیب سلطانی سے اور علوم فقہ و تفسیر و حدیث ندوۃ العلما مولوی ذو الفقار علی سے اور علم جفر و حزب البحر و حرز یمانی اپنے پدر بزرگوار سے کی اور شادی کتخدائی آپ کی دختر سید شاہ شمس الدین خاندان پیرزادگان پاٹی گلی واقع قصبہ مانکپور کے ساتھہ ہوئی اور اس قرابت کی سبب سے آپ ساکن مانکپور ہوئے چونکہ سلسلہ درس و تدریس حصہ آبائی تہا اس لئے اوسکو زیادہ ترقی دی بزمان معین اکبر شاہ ثانی مابین سرکار انگلشیہ درباب حدود حکومت معاملہ درپیش تہا اور آپ کے علم اور فضل کی شہرت تہی دربار شاہی سے یہہ کام آپکے متعلق کیا گیا اور آپ نے نہایت ہلو بی کے ساتھہ کار مفوضہ کو انجام دیا کہ جسکے حسن خدمت مین

دربار شاہی سے منصب جلیلہ اور خطاب خان بہادر عطا ہوا اور سرکار شاہ اودہ سے آپ کو ایکسو ا بیگہ زمین معاف عطا ہوئی جس مین آپ نے موضع چک عبد الغنی اپنے نام سے آباد کیا جو اب تک مقبوضہ اولاد ہے آپ نے تاریخ ۸۔ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۵ھ کو وفات پائی۔

قطعہ سال تاریخ وفات بصنعت تخرجہ حرف میم مصنفہ شاہ حبیب دہلوی

	رخت رحلت چو زین جہان بربست		درسرائے بقا بحق پیوست	
	چون بجز گش گریست پیر و جوان		بہر ئی غم شکستہ پائے بخوان	۱۲۶۵ھ

قطعہ ثانی بصنعت تعمیہ لفظ آہ مصنفہ شاہ پیر محمد پناہ عطا صاحب سجادہ نشین خانقاہ سلون

	داخل جنت شد از حسن عمل		بود در عالم ولی عبد الغنی	
	بہر تاریخ وفات او فزا		آہ را بر مولوی عبد الغنی	۱۲۶۵ھ

شاہ قطب الدین احمد پسر شاہ عبد الغنی سنہ ۱۲۳۰ھ مین پیدا ہوئے اور خرقہ خلافت چشتیہ اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اور تحصیل علوم عربیہ شہر لکھنؤ مین کی اور خصوص علم طب مین آپ طبیب حاذق تھے آپ کی تصنیفات سے دو کتاب امواج حسامیہ و انوار العاشقین غیر مطبوع موجود ہین آپ ملنے نہ۔ رمضان سنہ ۱۲۸۴ھ مین وفات پائی اور مولوی شاہ قطب الدین احمد کے پسر حافظ شاہ محمد سمعیل کو اون کے برادر نسبتی سید ی خان بہادر مولوی عنایت حسین صاحب کو توال شہر حیدر آباد دکن نے طلب کر کے سرکار نظام حیدر آباد مین بعہدہ تحصیلداری مامور کرا دیا چونکہ حافظ صاحب ایک دیانتدار اور معزز خاندان سے تھے تھوڑے ہی عرصہ مین بعہدہ مددگار عدالت ممتاز ہوئے اور جب انتظام جدید ہوا تو عہدہ منصف عدالت پر منتقل ہوئے اور تاریخ نہ۔ رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ

مین بمقام جہاؤنی ہیگولی ضلع پربہنی ملک حیدر آباد مین راہی ملک بقا ہوئے اور اولاد آپ کی ملک برار عملداری گورنمنٹ قیصر ہند مین بعہدہاے جلیلہ ممتاز ہے۔



دیکھو شجرہ صفحہ ۱۲۸ الکتاب ہذا

خاندان افغانان مانکپور

گوتنی ایک موضع کا نام ہے جو قصبۂ مانک پور سے بفاصلۂ ۵ میل گوشۂ جنوب و مشرق مین لب دریائے گنگا واقع ہے اور اس موضع کی آبادی کا بانی کوئی خاص شخص نہین ہے کہتے ہین کہ راجہ مانک چند والی قصبۂ مانک پور کی گائین اور مویشی اس مقام پر چرا کرتی تہین اور گہاس تینی یہان بکثرت پیدا ہوتی تہی لہذا گہاس تنی اور گائے سے یہہ جملہ مرکب ہو کر اس مقام کا نام گوتنی معروف ہو گیا اول اقوام بہاٹ کی یہان آبادی ہوئی اور عملداری اسلام مین سادات گردیزی مانک پور کی زمینداری تہی شہاب خان مورث خاندان ہذا جو سوداگری پیشہ اور موضع جہانگیر آباد متصل قصبۂ کڑہ مین چندروزہ سکونت رکہتا تہا سادات گردیزی مانک پور سے اس موضع کو خرید کر لیا اور جہانگیر آباد سے منتقل ہو کر گوتنی مین سکونت اختیار کی اور اپنے بیٹے کے نام سے موضع گوتنی کا نام بدل دیا مگر وہ نام معروف نہین ہوا شہاب خان کی اولاد نہایت معزز اور نامور ہوئی اور سرکار دہلی اور لکہنؤ مین عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوئی گوتنی مین شہاب خان کے آباد ہونے کے بعد بزمان مختلف دوسری اقوام پٹہان یہان آباد ہوتی گئی اور آبادی کا نمبر مثل ایک قصبہ کے ہو گیا غدر ۱۸۵۷ء کے کچہہ دن پہلے خاندان ہذا اولاد شہاب خان اور مابین خاندان اقوام خٹک رنجش پیدا ہوئی اور محمد اسد خان ہذا کی رنجش سے خاندان خٹک کے تین اشخاص عبدالرحیم خان و محمد خان و الہ داد خان گوتنی سے ہجرت کر کے قصبۂ مانکپور مین سکونت پذیر ہوئے عبدالرحیم خان سوداگری پیشہ تہے ان کے تین بیٹے سعید خان و ابو سعید خان و عبدالمجید خان تہے مگر ان کو کوئی ثروت دنیاوی زیادہ تر حاصل نہین ہوئی اور سلسلہ نسل بہی صرف پسر اکبر سعید خان سے چلا مگر چہوٹے فرزند عبدالمجید خان نے جنگ جہادی مین مولوی شاہ امیر علی صاحب مجاہد کے شریک ہو کر درجہ شہادت حاصل کیا۔ دوسرے پٹہان محمد خان ان کے پانچ گہوڑے لشکر سواران شاہ اودہ مین بہرتی تہے اور ان کے پسر اکبر عبداللہ خان عہد شاہ اودہ مین عہدے کے تحصیلدار تہے اور بعد غدر ۱۸۵۷ء علاقہ گورا ضلع رائے بریلی مین منتظم ریاست رہے اور جب انہون نے وفات پائی تو ان کے چہوٹے بہائی عبدالعزیز خان انکی جگہہ مامور ہوئے مگر

وہ چندہی دنون مین ملازمت سے سبکدوش ہوکر خانہ نشین ہو گئے اس خاندان مین بذریعہ خریداری اب اولاد زمینداری پیشہ ہے۔تیسرے پٹھان الہ داد خان کے تین بیٹے تھے بڑے حاجی مولا داد خان عہد شاہ اودہ مین عہدہ کے تھانہ دار تھے اور عہد انگریزی مین زمینداری اور مہاجنی پیشہ رہے اور حج بیت اللہ ادا کرکے وفات پائی۔دوسرے بیٹے الہ داد خان کے حاجی رحیم داد خان تھے انہون نے متعدد حج بیت اللہ شریف ادا کئے اور آخری عمر مین ہندوستان سے ہجرت کرکے ساکن مکہ معظمہ ہوئے اور وہین وفات پائی انکی اولاد کی حالت زمینداری پیشہ ہے۔تیسرے بیٹے الہ داد خان کے محمد حیدر خان تھے یہہ اقبالمند تھے انہون نے لکڑی کی سوداگری مین بہت کچہ روپیہ پیدا کیا اور علاقہ زمینداری خرید کیا اور متعدد مکانات تعمیر کئے اب مانکپور مین ان سے زیادہ علاقہ زمینداری اور عمارات کسی دوسرے شخص کے پاس نہین ہے انکی اولاد کی حالت مثل دیگر شرفائے قصبۂ مانک پور کے ہے لیکن دولت کے ساتھہ دولت علم کی کمی ہے۔

حالات خاندان علوی مؤلف کتاب ہذا

سید حنیف[3] بن محمد حنفیہ[2] ابن حضرت[1] مرتضی علی علیہ السلام سرزمین عرب سے ہجرت کرکے قصبۂ صحرام نواح خواف مین جو مابین خراسان اور بغداد واقع ہے اقامت گزین ہوئے آپکے بیٹے سید احمد[4] کثیر الاولاد تھے منجملہ فرزندان قاری سید محمد[5] اور اون کے فرزند مولانا وجیہ الدین[6] اور اون کے بیٹے امیر سلیمان[7] مفسر بغرض حج بیت اللہ شریف شہر مکہ مین وارد ہوئے اور ان کے علم وفضل کی ایسی شہرت ہوئی کہ انہون نے اپنی بود وباش مکہ معظمہ مین اختیار کی یہان ان کے بیٹے مولانا مجید الدین[8] اور اونکے مولانا شمس الدین[9] صابر اور اون کے قاری سید عبد اللہ[10] اور اون کے قاری سید سلطان[11] پیدا ہوئے اور انکی شادی کتخدائی دختر سید شاہ عبد الرزاق بن حضرت غوث العظیم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھہ ہوئی اور ان سے امیر ابراہیم[12] پیدا ہوئے اور ان کے فرزند حاجی الحرمین قاری سلطان حسین[13] متولد ہوئے اور انہون نے سکونت مدینہ طیبہ مین رکھی اور ان کے سید عبد المجید آستانۂ پاک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربان ہوئے اور انکے

بیٹے قاری شمس الدین[15] خسرو اور ان کے بیٹے سید عبدالصمد[16] اور انکے بیٹے سید عبداللہ[17] پیدا ہوئے سید عبداللہ وارد قصبۂ صحرام ہوئے اور انکے بیٹے سید محمد صدیق[18] المعروف ابو محمد خافی بوجہ ظلم و تظلم حکام ایران مع قبایل وارد قصبہ یسوی من مضافات شہر بخارا ہوئے یہان اس خاندان کے بزرگوار مین روضۂ اقدس حضرت خواجۂ احمد یسوی پیر ترکستان ایک شہرت خاص رکھتا ہے ابتک اسلحہ بندی ترکون مین روضۂ اقدس پر ہوتی ہے لیکن ابو محمد صاحب یہان چندروز ہی قیام پذیر رہے اور ہمراہی امیر تیمور صاحب قران ہندوستان مین آئے اور چندروز شہر ملتان مین قیام کر کے شہر لاہور مین اقامت گزین ہوئے اور یہان ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ بڑے بیٹے قاضی نجم الدین ساکن پٹیالہ ہوئے اور انکی نسل یہان سے تمامی ہند مین منتشر ہوئی چھوٹے بیٹے امیر نصیر الدین[19] اور انکے اولاد کا قیام شہر بنارس و غازی پور زمانیہ مین رہا بہت سی اولاد آپ کی یہان سے مقامات ہند مین پہلی منجملہ اولاد امیر نصیر الدین کے ایک بیٹے امیر حبیب اللہ[20] شہر اودہ مین ساکن ہوئے اور انکے بیٹے امیر سیف الدین[21] نے قصبہ کاکوری متصل شہر لکھنؤ مین سکونت مستقل اختیار کی اور انکے بیٹے مولانا نظام الدین[22] عبداللہ المعروف بھکاری شاہ قصبۂ کاکوری مین سنہ ۸۹۰ھ مین متولد ہوئے یہہ بزرگ اپنے اسلاف کی یادگار اور عالم باعمل اور درویش کامل تھے پابند شریعت تھے مزامیر نہین سنتے تھے مولانا ضیاء الدین محدث مدنی اور قاضی عبدالطیف ہراتی کے شاگرد تھے آپ کی تصنیفات سے منبع اور تصوف مین معارف اور ترجمہ ملہمات فارسی ہین آپ نے تاریخ ۸۔ ذیقعدہ سنہ ۹۸۱ھ کو بعمر ۹۱ سال وفات پائی مزار شریف قصبۂ کاکوری مین موجود ہے۔ اولاد آپکی اقطاع ہند مختلف مقامات مین آباد ہے آپ کی اولاد کو سرکار دہلی اور لکھنؤ اور گورنمنٹ انگریزی سے عہدہ ہاے جلیلہ اور مراتب عالیہ عطا ہوئے کہ ہندوستان مین دوسری نسل کو ایسی ترقی روزافزون نہین ہوئی اور علم و فضل اور طبیعت داری مین اس نسل کے آدمیون کا خاص حصہ ہے۔ یہہ خاندان سادات علوی[25] سے ہے چونکہ سلسلہ بیعت اور طریقت اس خاندان مین سالہا سے چلا آتا ہے اسلئے خطاب شیخ ہر بزرگ خاندان کے ساتھ استعمال ہونے لگا اور رفتہ رفتہ آخر قوم

---

[25] دیکھو تاریخ سیر المتاخرین اور منبع الانساب۔

شیخ زادگان معروف ہوگئی مولانا نظام الدین عبداللہ عرف بہکاری شاہ کے چہہ فرزند۔
شیخ عبداللہ۔ شیخ فتن۔ حافظ شہاب الدین۔ شیخ خواجہ۔ شیخ بمن۔ شیخ عالم متولد ہوئے
اور منجملہ فرزندان مذکور شیخ عبداللہ اور حافظ شہاب الدین کی اولاد قصبہ کاکوری مین
سکونت پذیر رہے مابقی فرزند انکی نسل مختلف مقامات ہند مین آباد ہوئی چنانچہ مولانا شیخ عالم[23]
جد نامدار مولف کتاب ہذا اور انکے بیٹے ملا عبدالباسط[24] مقرب سلطانی ہوکر شہر دہلی مین تشریف
لائے اور ان کے بیٹے مولانا خلیل احمد[25] عہدہ قضا سرکار بداؤن شاہان دہلی سے عطا ہوا اسلئے
وہ ساکن شہر بداؤن ہوئے اور انکی اولاد اس نواح مین پہیلی اور مولانا خلیل احمد کے دو بیٹے
ایک قاضی شہاب الدین دوسرے قاضی شمس الدین[26] متولد ہوئے قاضی شہاب الدین اور
انکی اولاد شہر بداؤن مین رہی اور مولانا شمس الدین کے بیٹے مولانا محمد طالب کو سرکار
کمپنی بہادر انگریزی نے عہدہ مفتی شہر کلکتہ عنایت کیا پس انہون نے شہر کلکتہ مین سکونت
اختیار کی اور ان کے دو بیٹے مفتی محمد زمان[27] اور مولوی محمد امان پیدا ہوئے اور مفتی محمد زمان
کے مولانا محمد مسیح[28] پیدا ہوئے اور عہدہ قاضی القضات کلکتہ پر ممتاز ہوئے اور انکے بہی دو بیٹے
ایک مولوی غلام مرتضی جو ساکن شہر کلکتہ رہے اولاد انکی محلہ کولہوٹولہ مین موجود ہے دوسرے
بیٹے منشی غلام مصطفے خان امتحان وکالت صدر نظامت آگرہ پاس کرکے شہر کانپور مین بغرض
کار وکالت تشریف لائے اور نواب گنج متصل کانپور مین اقامت گزین ہوئے مکانات
تعمیر کردہ آپ کے ابتک موجود ہین اور بعہد جناب سر جارج کیمبل رابرٹس صاحب بہادر
باتقایہ نواب گورنر آگرہ بعہدہ میر منشی ایوان گورنری پر ممتاز ہوئے اور شہر آگرہ مین تشریف لیگئے
اور خطاب خانصاحب گورنمنٹ عالیہ سے عطا ہوا اور بعہد جناب سر جارج طامس صاحب بہادر
گورنر آگرہ بعمر ۵۴ سال رہگرائے عالم بقا ہوئے اور اندرون احاطہ درگاہ حضرت مولانا
شاہ ابوالعلا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدفون ہوئے مزار شریف آپ کا جو سنگ سرخ سے
تعمیر ہوا تہا اب تک موجود ہے۔ قطعہ سال تاریخ وفات مصنفہ مؤلف کتاب ہذا۔

[illegible]	این ملجم کہ بزد تیغ ستم بہ نمازش کہ ستم کرد قضا		بود در سجدہ علی ذیشان جدّ امم بود میان رمضان	۱۲۵۵ھ [illegible]

منشی غلام مصطفی خان علوم عربیہ کے عالم اور زبان فارسی کے پورے محقق اور شاعر تھے آپ کی تصنیفات مین نثر پرآشوب شہر رنگون اور نظم مین مثنوی دل آویز غیر مطبوع موجود ہین مرحوم مغفور کے ایک فرزند منشی احمد اللہ خان تخلص مایوس ۱۲۴۸ھ مین بمقام کانپور متولد ہوئے وقت وفات اپنے پدر عالیقدر کے نہایت کم سن تھے بسرپرستی عالیجناب نواب گورنر بہادر آگرہ کالج آگرہ مین زبان انگریزی اور فارسی کی تعلیم پائی اور بعمر اٹھارہ سال نایب سررشتہ دار فوجداری ضلع بجنور مین ممتاز ہوئے اور اسی سال مین آپ کی شادی کتخدائی دختر شیخ یوسف علیخان رئیس شہر نجیب آباد کے ساتھ ہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۵۱ء مین ایک فرزند عبد اللہ سلمہ مؤلف کتاب ہذا متولد ہوا اور اسی سال مین آپ بعہدۂ تحصیلداری ضلع دہرہ دون مین ممتاز ہوئے اور اس درمیان مین آپ کی والدہ ماجدہ اور مؤلف کتاب ہذا کی جدّہ نے بقضائے الٰہی شہر نجیب آباد مین دنیا سے رحلت فرمائی۔ قطعہ سال تاریخ وفات مصنفۂ مؤلف کتاب ہذا

۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ھ	فیض بی بی چو رفت از دنیا بود بست و ششم ربیع اول گفت عتیق نبیرہ اش تاریخ		سیّدہ ذات پاک جدّہ آہ صدمۂ ہولناک جدّہ آہ شد نصیب زیر خاک جدّہ آہ ۶۲ ۱۲ ھ	۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ھ

آپ برائے تعزیت اپنی مادر گرامی کے وارد شہر نجیب آباد ہوئے اور عالی جناب نواب محمود خان صاحب والی نجیب آباد سے مشرف بہ ملاقات ہوئے اور جناب نواب ممدوح کے اصرار پر آپ نے عہدۂ تحصیلداری سے استعفاء دیدیا تب جناب نواب ممدوح نے عہدۂ دیوان ریاست پر آپ کو سرفراز فرمایا چونکہ آپ کے عزیزون کا اقتدار شاہ اودہ کے یہان بڑھا ہوا تھا آپ شہر لکھنؤ مین آئے اور سرکار شاہ اودہ سے آپ کو عہدہ کمان افسری شہر لکھنؤ عطا ہوا اس بعد اسکے غدر ۱۸۵۷ء واقع ہوا اور جب صوبہ اودہ مین تسلط ہو گیا تو گورنمنٹ انگریزی نے عہدۂ نائب تحصیلداری مقام تحصیل بہار ضلع پرتابگڈہ آپکو عطا کیا چنانچہ ۱۸۵۹ء سے سکونت آپکی قصبہ مانکپور مین ہو گئی اور جب آپ اس عہدہ سے سبکدوش ہوئے

تو امتحان دیگر پیشۂ قانونی اختیار کیا چونکہ عملداری سرکار انگریزی اس صوبہ مین جدید قایم ہوئی تھی اسلیئے اس پیشہ کو بڑا فروغ ہوا آپ زبان اردو کے شاعر تھے آپکی تصنیفات سے ایک دیوان غزلیات غیر مطبوع موجود ہے آپ نے بتاریخ ۱۷ - شہر جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ شب یکشنبہ وقت ۱۲ بجے مطابق ۱۳ - نومبر ۱۸۹۷ء کو بعارضہ تپ محرقہ ایک ہفتہ بیمار رہ کر مقام قصبۂ بانکیپور بعمر ۶۸ سال وفات پائی اور باغ منصوبہ خود واقع موضع ایمہ راجے محمد حیات مین مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات تصنیف کردہ مؤلف کتاب ہذا -

بنگر از دیدۂ عبرت بگلستان جہان — کہ بیک لمحہ درین باغ بہار ست خزان
باغبان دوش چنین نالہ زحسرت میکرد — گل درین باغ بسے بود بسے سرو روان
طوطئ ہند کہ خاموش شد از جور قضا — پدرم بود یکے بلبل گلزار جنان
احمد اللہ کہ معروف بہ نائب صاحب — عرفئ عصر بہ تدبیر فلاطون زمان
فارسی و عربی ہندی و انگلش آموخت — بود در علم و ہنر لایق و فائق ہمہ دان
خوش قلم خوش رقم و منشئ انشا پرداز — شاعرے بود کہ در ملک معانی خاقان
زاین سبب آمدہ مایوس تخلص بدلیل — بعدم رفت کسے رفت دلے پر ارمان
زرہ اندوخت کہ بسیار کو الفت داشت — بود آن بحر کرم صاحب جود و احسان
علوئی نسل بانساب علی مشہور — جد اعلی کہ بہند آمدہ اند از توران
پشتئ دیرینۂ اولاد از پشت بہ پشت — مفتئ شرع متین مولوئی با ایمان
گر کسے حاجت تصدیق کند احم باشد — سیر کن نسخہ تاریخ عیان اچہ بیان
حیف از مرگ مفاجات مفرنیست کسے — چہ امیر و چہ فقیر و چہ وزیر و سلطان
داد پیغام قضا پیک اجل واویلا — آفتاب ہنر ما زیر زمین شد پنہان
شب یکشنبہ در آن متصل نصف اللیل — ساعت ہجر ہمین است میان تن و جان ۱۳۱۵ھ
بود آن ہفدہم شہر جمادی الآخر — آخری جامہ چو پوشید بروے خندان
گریہ کردند بصد نوحہ ہمہ اولاداش — در غم مرگ پدر قیس حزین مرثیہ خوان

بکجا ہست کہ جوئیم ترا اے یوسف
آہ گر وصل تو حاصل شود از گریہ من
یاد کن قیس حدیث نبوی صبر بس است
احمد اللہ کہ شد فدیۂ احمد اللہ
حور و غلمان و ملک قیس چنین می گویند

بہ کجا رفت ندیدیم مثال تو جوان
تا بہ محشر پئے دیدار تو باشم گریان
چہ کنند چارۂ تدبیر چہ سازد انسان
مرحبا گفت بر آن از در جنت رضوان
روح مرحوم شدی داخل گلزار جنان
۱۸ - جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ.

احمد اللہ
سید علی اوسط
اچھی بیگم
آمنہ بیگم
صغری بیگم
منشی عطاء اللہ
تصدق حسین
اکبری بیگم
بانذی بیگم حسن
عابد حسین
منشی اسد اللہ
بسم اللہ بیگم
قیصر مرزا
حامد حسین
عباسی بیگم
منشی عبد اللہ خان
مؤلف کتاب ہذا

منشی احمد اللہ خان
پدر مؤلف کتاب ہذا

حالات خاندان نانہالی مؤلف کتاب ہذا

شیخ عبداللہ[4] بن قاسم[3] ابن محمد[2] بن حضرت ابوبکر[1] صدیق رضی اللہ عنہ ۹۴ھ میں ہمراہی محمد بن قاسم سپہ سالار فوج اسلام ملک عرب سے بوسیلہ حملہ مجاہدانہ وارد ہندوستان ہوا بعد فتحیابی ملک گجرات جب لشکر اسلام شہر قنوج میں داخل ہوا تو شیخ عبداللہ بھی شہر قنوج میں پہونچے اور جب لشکر اسلام قنوج سے واپس ہوا تو شیخ عبداللہ اور چند دیگر اہل عرب نے نواح قنوج مثل بداؤن وغیرہ کے بود و باس اختیار کی یہہ اول مسلمان نسل صدیق اکبر سے ہین جنہون نے سکونت ہندوستان اختیار کی ہے اور انکے کئی فرزند متولد ہوئے منجملہ پسران شیخ عبدالرؤف نے بداؤن سے ہجرت کرکے قصبہ آنولہ مین بود و باش پسند کی اور انکی اولاد کو ترقی ہوئی بوجہ مرور ایام بہت لوگ اس نسل سے مختلف مقامات ہند مین منتشر ہوکر آباد ہوئے چنانچہ شیخ عبدالواحد[1] بن عبداللہ[2] ابن اسحاق[3] - بن برہان الدین[4] ابن شیخ محمد[5] بن سراج الدین[6] ابن صلاح الدین[7] بن عبدالقادر[8] ابن محمد حیات[9] بن ابراہیم[10] ابن شیخ مالک[11] بن قاضی ابوبکر[12] ابن محمد طیب[13] بن یحیٰی[14] ابن ابوسعید[15] بن اسمٰعیل[16] ابن النعمان[17] بن شیخ داؤد[18] ابن شیخ اسلم[19] بن محمد ہاشم[20] ابن نوراللہ[21] بن شیخ صالح[22] ابن عبدالواسع[23] بن عبداللہ[24] ابن عبدالرحمن[25] بن عبدالرؤف[26] شہر دہلی مین سکونت رکھتے تھے اور ہمراہ نواب نجیب الدولہ وارد شہر نجیب آباد ہوئے گو کہ اس شہر کو نواب ممدوح نے آباد کیا تھا لیکن اس شہر کے قریب گوشۂ شمال و مغرب مین ایک قلعہ سنگین کی بنیاد ڈالی جسکا نام قلعہ پتھر گڈھ معروف ہوا اس قلعہ کی تعمیر کا انتظام شیخ عبدالواحد کے سپرد تھا ہنوز یہہ تعمیر اختتام کو نہین پہونچی تھی کہ نواب ممدوح نے بقضائے الٰہی وفات پائی نواب کے بیٹے نواب ضابطہ خان نے اپنے نام سے ایک آبادی موسومہ ضابطہ گنج آباد کی اور قلعہ کی تعمیر کی جانب کچھہ توجہ نہین کی اس لئے شیخ عبدالواحد شہر نجیب آباد مین مسکن گزین ہوگئے ان کے بیٹے شیخ غلام پیر متولد ہوئے اور انکے دو بیٹے بڑے یوسف علی اور چھوٹے فضل علی پیدا ہوئے شیخ یوسف علی قوی ہیکل جوان تھے جو اپنے

وقت کے رستم تھے سرکار راجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کی فوج مین ملازمت اختیار کی اور عہدہ
جنرل فوج پر ممتاز ہوئے اور راجہ نے خطاب خان بہادر سے یاد فرمایا کابل کے محاربات مین
انہون نے بڑی جانبازی سے شاہ شجاع الملک والئی کابل کو شکست دیکر گرفتار کیا اور
جب محبوس نے شیخ سے یہہ کہا کہ تو مسلمان ہے اور مجھے قید کر کے حاکم غیر مسلم کے پاس
لئے جاتا ہے بروز قیامت کیا جواب دیگا یہہ سنکر فورًا رہا کر دیا بوجہ رہائی شجاع الملک راجہ
رنجیت سنگہ بہادر کو ملال خاطر ہوا اسیر شیخ نے ترک ملازمت کر کے اپنے وطن کیطرف مراجعت
کی یہان عملداری سرکار انگریزی ہو چکی تہی بوجہ رئیس ہونے اس دیار کے حکام انگریزی
نے آپ کو عہدۂ تحصیلداری عطا کیا آپ لکھے پڑھے نہین تھے احکام پر بجائے دستخط آپ کے
بعلامت نشان ہلال ہوتی تہی اور آپ کی یادگار مین مکانات پختہ و دیوانخانہ محلہ شمالی
شہر نجیب آباد مین ابتک موجود ہین اور قبر آپ کی بیرون شہر جانب دکھن بالائے سڑک
بجنور ایک مسجد کے گوشۂ جنوبی مین واقع ہے عمارات اور دیہات زمینداری اولاد
عقاب نے ضائع اور تلف کر دیئے۔ قطعہ سال تاریخ وفات شیخ یوسف علی خان
تصنیف کردہ مؤلف کتاب ہذا۔

والئ لاہور کہ رنجیت سنگہ — راجہ کہ شہزادۂ عالی جناب
شیخ کہ در لشکر لاہور بود — یوسف علی خان بہادر خطاب
رستم پنجاب لقب پہلوان — پنجہ کہ پیچید در آن پیچ و تاب
یافت دران عہدۂ سالار فوج — بود شجاع و بجہان انتخاب
تاخت برآورد و بکابل رسید — راجہ و سالار شدہ فتحیاب
شاہ مسلمان بشکایت گرفت — شیخ رہا کرد ز راہ ثواب
دید چو این واقعہ رنجیت سنگہ — آمدہ در جوش بصد پیچ و تاب
گفت کہ اے شیخ ستم کردئی — دشمن ما دوستی شیخ و شتاب
ترک ادب کرد و برنجید شیخ — چون بشنید این سخن لاجواب

جدّ والش حامئ اسلام بود
ہیچ نہ گفتہ مگر از جوشش غم
شیخ ولی بود رئیس دیار
شد چو در آن سلطنت انگریز
داد باو عہدۂ تحصیلدار
قیس کہ جاوید نماند کسے
شد چو روان حکم قضا و قدر
واقعہ جانسوز رقم میکنم
یوسف علی چون پدر و مادرام
از اجل افسوس کہ پژمردہ شد
بشانزدہ ذیقعدہ بہ یوم الخمیس

سوخت دل شیخ برنگ کباب
در وطن خویش در آمد شتاب
نام درخشندہ کہ چون آفتاب
شیخ نجکام شدہ فیضیاب
بود یکے حاکم آتی جناب
زیست بدنیاست چو نقش برآب
افسر نے ماند نہ جائے خطاب
نالہ گستم آہ بحال خراب
در چمن دہر بشکل گلاب
آن گل گلزار بعہد شباب
رفت زجان آہ کہ جنت مآب
۱۶- ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ھ روز پنجشنبہ

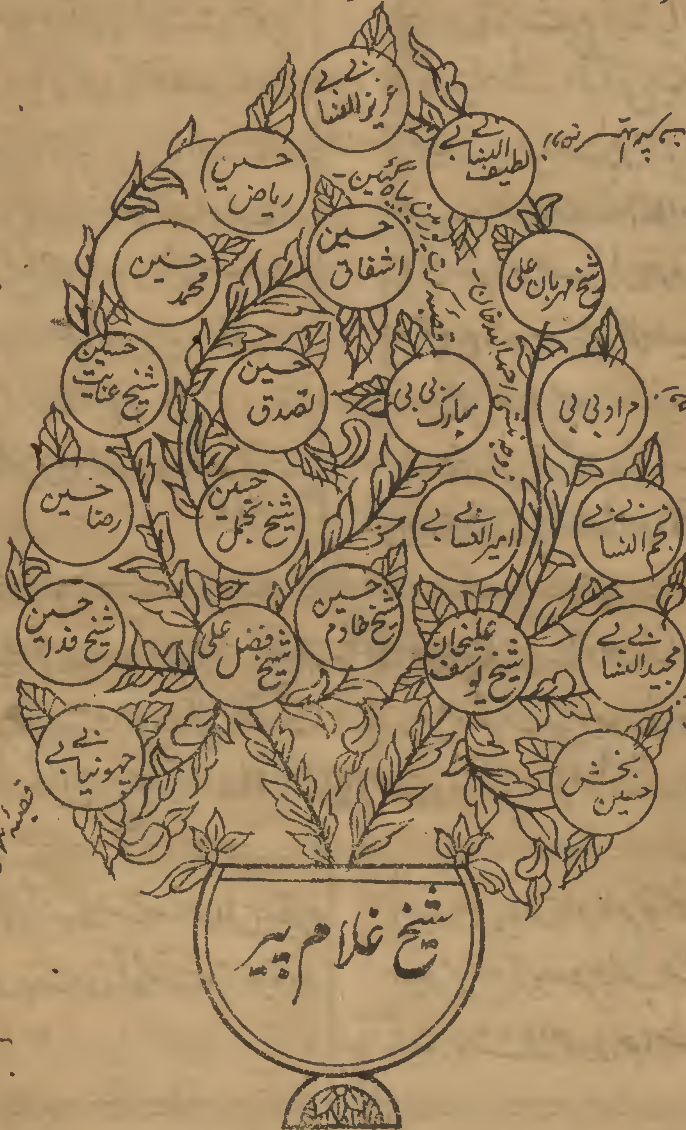
آپکے فرزند اور زوجہ بوجہ ضایع ہو جانے ملکیت زمینداری کے مؤلف کتاب ہذا کے پاس نجیب آباد سے ہجرت کرکے قصبۂ مانک پور مین سکونت پذیر ہوئے اور یہین وفات پائی۔ قطعہ سال تاریخ وفات نعمت بی بی جدّہ فاسدہ مؤلف کتاب ہذا۔

از وفات تو دگرگونہ شد احوال حقیر
چارشنبہ کہ بہ سہ روز گذشت از ذیقعدہ

پرورش یافتہ ام نام تو نعمت بی بی
یعنی این کرد سفر جانب جنت بی بی
۳۰- ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۵ھ روز چہارشنبہ

شیخ فضل علی برادر خورد شیخ یوسف علی خان کو نواب محمود خان والی نجیب آباد نے عہدہ کمیدان فوج عنایت کیا چونکہ یہہ خاندان صاحب سیف تہا اس لئے رُو بہا دریارہ

آپکا پاس و لحاظ کرتے تھے شیخ فضل علی ضعیف ہو گئے تھے اور غدر ۱۸۵۷ء مین ریاست نواب ضبط ہو گئی شیخ فضل علی نے محلہ رمپورہ شہر نجیب آباد مین سکونت اختیار کی اور دنیا سے رحلت فرمائی اولاد کی اب حالت شریفانہ ہے اور شہر نجیب آباد مین آباد ہے -



حالات خاندانی نانہال زوجۂ مؤلف کتاب ہذا

مسماۃ سیدہ نجم النساء بیگم زوار کربلائے معلی زوجہ مؤلف کتاب ہذا بنت راجے سید عاشور علیخان رئیس قصبۂ مانکپور کا شجرہ و حالات خاندان جدی حالات سادات زیدی مین تحریر ہو چکے ہین اب سیدہ موصوفہ کا نسب نامہ مادری لکھا جاتا ہے یعنی سیدہ نجم النساء بیگم بنت سیدہ جعفری بیگم بنت مولانا سید فدا علی اخباری لکھنوی بن مولوی احمد علی ابن مولوی حسن علی بن مولوی سید جعفر ابن مولوی سید محمد بن مولوی سید خلیل ابن سید شمس الدین بن سید محمد ہاشم ابن سید جواد بن سید علی اکبر ابن سید بدر الدین بن قاضی علی حسین ابن مفتی نواب علی بن مفتی محمد نقی ابن مفتی محمد تقی بن مولانا حسن طاہر بن سید محمد جعفر بن سید اسمعیل ابن مولانا حسن بن علامہ عصر مولانا ابو الحسن عرف سید رضی ابن حسین بن موسی ابن محمد بن سیدنا حضرت امام موسی الکاظم علیہ السلام یہ خاندان موسوی مفتی زادگان شہر دہلی سے ہے مولوی سید احمد علی میر منشی عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے تھے اولاد اکبر آپکی مولانا سید فدا علی اخباری بعہد نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ شہر دہلی سے حسب طلب بادشاہ لکھنؤ مین تشریف لائے اور بادشاہ نے نہایت تعظیم کے ساتھہ آپ کو رکھا اور آپکا عقد نکاح مسماۃ شکرہ بیگم بنت سید علی ابن میر مہتاب شاہ کشمیری جو شش صغیر شاہ اودہ کے ساتھہ ہوا مولانا فدا علیصاحب اخباریون کے مجتہد اور علم جفر کے کامل اوستاد تھے مولوی گلشن علی بنارسی اور میر محمد شاہ محدث لکھنوی کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل تھا آپ کی شہرت خدادا دستکر آپ کے والد بزرگوار مولوی احمد علی شہر کلکتہ سے لکھنؤ کو آرہے تھے اثناء راہ مین بیمار ہوئے اور بمقام قصبۂ زمانیہ ضلع غازیپور بقضائے الہی رہگرائے عالم بقا ہوئے اور وہین مدفون ہوئے۔

شجرۂ نسب مولانا فدا علی صفحہ ۲۸۸ مین ہے۔



قطعہ سال تاریخ ختم کتاب تصنیف کردہ عالیجناب مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب
سجادہ نشین خانقاہ قصبہ سلون

تصنیف لطیف بے تعصّب بہر سن اختتام خامہ		گردید کہ از وجود معدوم تاریخ صحیح کرد مرقوم	

قطعہ سال تاریخ طبع کتاب ہذا مصنفہ مؤلف کتاب ہذا

للہ الحمد کہ حالات کہن تازہ ہوئے چشم انصاف سے گر اہل نظر دیکھیں گے تمیس لو قوم سے کہدو یہ نوید مطبوع		سب قلمبند ہوئے تھے جو پورا مذکور داد تالیف کی تب دینگے مؤلف کو ضرور طبع ہاں اب ہوئی تاریخ کرہ مانگیور	

کاتب الحروف حقیر محمد فصیح اللہ خوشنویس نقشہ نویس منیجر قیصر ہند پریس شاہ گنج مستقر الہ آباد